(حصہ اول)
عورتوں کے مسائل
ہمشیرہ
محمد صدیق عطاری قادری
زاویہ پبلشرز
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۔ لاہور

ھمشیرہ

محمد صدیق عطاری قادری

8-C (محی الدین بلڈنگ) داتا دربار مارکیٹ، لاہور
فون: 042-7248657
موبائل: 0300-4505466 - 0300-9467047
Email: zaviapublishers@yahoo.com

2011ء

بار اول............1000

ہدیہ.............250

زیرِ اہتمام........نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

رائے صلاح الدین کھرل ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

﴿ملنے کے پتے﴾

اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی 051-5536111

احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی 051-5558320

کتاب گھر، کمیٹی چوک، راولپنڈی 051-5552929

مکتبہ بابا فرید، چوک چشتی قبر، پاکپتن شریف 0301-7241723

مکتبہ قادریہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی 0213-4944672

مکتبہ برکات المدینہ، بہادر آباد، کراچی 0213-4219324

مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی 0213-2216464

اقراء بک سیلرز، فیصل آباد 041-2626250

مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد 0333-7413467

مکتبہ سخی سلطان، حیدر آباد 0321-3025510

مکتبہ قادریہ، سرکلر روڈ، گوجرانوالہ 055-4237699

مکتبہ المجاھد، بھیرہ شریف 048-6691763

کتب خانہ حاجی مشتاق احمد، بوہر گیٹ ملتان 061-4545486

رانل بک کمپنی، کمیٹی چوک، اقبال روڈ، راولپنڈی 051-5541452

علامہ فضل حق پبلیکیشنز دربار مارکیٹ لاہور 0300-4798782

مکتبہ متینویہ، سیفیہ، بھاولپور 0301-7728754

فہرست مضامین

باب ۱۸: روزے کا بیان 189

باب ۱۹: تراویح کا بیان 204

باب ۲۰: اعتکاف کا بیان 207

باب ۲۳: حرمت مصاہرت کا بیان

باب ۲۴: رضاعت کا بیان

باب ۲۵: شادی کی رسومات

باب ۲۶: طلاق کا بیان

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

انتساب

اس کتاب کو منسوب کرتی ہوں۔

''امام الائمہ سراج الامۃ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ''

کی طرف کہ جن کی فقہی بصارت کے متعلق امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''اگر وہ کہیں کہ یہ سونے کی سواری ہے تو وہ دلائل قائم کر کے ثابت کر سکتے ہیں کہ یہ سونے کی سواری ہے''۔اور......

''عاشقوں کے امام امامِ اہلسنّت مجدد دین وملت حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ'' کی بارگاہ میں کہ جن کی ذات پر یہ حدیث صادق آتی ہے۔فخر کائنات سرورِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:''ہر صدی کے اختتام پر اللہ تعالیٰ ایک مجدد ضرور بھیجے گا امت کیلئے اس کا دین تازہ کردے گا''۔جنہوں نے فتاویٰ رضویہ کی صورت میں امت مسلمہ پر عظیم احسان کیا،جس کو اس کتاب کیلئے مطالعہ کرتے ہوئے قلبی کیفیات نے یہ آگاہی دی کہ فتاویٰ رضویہ صرف فقہ کے موضوع پر ہی نہیں بلکہ یہ تصوف کو بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔اور......

''سیدی مرشدی ملجائی،امیر اہلسنّت عاشق رسول حضرت علامہ مولانا ابوالبلال محمد الیاس عطاری قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ''۔

کی خدمت بابرکت میں کہ جن کی نگاہِ فیض نے کتنے گم گشتہ راہ لوگوں کو عشق رسول ﷺ کی چاشنی عطا کردی اور اس کی ضو پاشیوں سے دلوں کو منور کیا۔اور......

عالی مرتبت جلیل منزلت سراپا وقار و تمکنت علامہ مولانا اشفاق رضوی دامت برکاتہم

العالیہ اور صاحبِ شرافت و کرامت استادِ مکرم حضرت مولانا عبدالحمید چشتی دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں کہ جن کی شفقتیں اور محنتیں ظاہری علوم کا باعث بنیں اور......

''حضرت استاذ الاساتذہ فقیہ جلیل مفتی علامہ ابوبکر عطاری صاحب دامت برکاتہم العالیہ'' کی خدمت میں جن کی حوصلہ افزائی اس کتاب کومنظرِ عام پر لانے کا سبب بنی۔

☆......☆......☆

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

حضور ﷺ کا حکم ہے کہ علم (عین) کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ نیز صحابیات رضی اللہ عنہن نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لئے کوئی خاص دن مقرر کریں کہ مردوں کی شرکت کے بغیر ہم آپ ﷺ سے دین سیکھ سکیں۔ (الحدیث)

سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی افضلیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان سے نظامِ مصطفیٰ ﷺ کا آدھا حصہ پھیلا ہے۔

زیر نظر کتاب ''النور والضیاء فی مسائل النساء'' المعروف ''خواتین کے مسائل کا حل'' مصنفہ عزیزہ صادقہ مسماۃ نصرت فاطمہ قادری عطاری سلمہا و بہا ونصر ہا اللہ تعالیٰ بجاہ السید فاطمہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چند مقامات سے دیکھا۔ عام سلیس اردو میں مسلمان عورتوں کیلئے عام فہم ہونے کی وجہ سے ان شاء اللہ تعالیٰ بہت مفید ہوگی، جہیز میں دینے کے قابل ہے۔ مصنفہ نے اختصار و جامعیت سے کتاب لکھی۔ مزید قرآنی آیات واحادیث پر مشتمل میری کتاب ''روحانی زیور'' بھی موجود ہے اللہ تعالیٰ دونوں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور موصوفہ کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین متین کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

رقمہ محمد منظور احمد فیضی

مہتمم جامعہ فیض الاسلام وشیخ الحدیث جامعہ فیضیہ رضویہ احمد پور شرقیہ

ضلع بہاولپور

حال مقیم وخویدم الحدیث جامعۃ المدینہ گلستان جوہر کراچی۔ 23 ذوالقعدہ، 1422ھ

☆.....☆.....☆

عرض مصنفہ

خواتین کے مسائل سے متعلق ''باقاعدہ'' کتابوں کی کمی ہے جو کتابیں ہیں وہ بھی عام خواتین کو سمجھنے میں ذرا دشواری ہوتی ہے۔ اکثر اسلامی بہنیں مختلف سوالات کرتی رہتی تھیں۔ سوچا کیوں نہ ان کو کتابی شکل دے دی جائے تاکہ سب کو نفع حاصل ہو۔ کچھ ان کے جوابات اور کچھ روزمرہ زندگی سے متعلق سوالوں کے جواب جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ انداز عام فہم رکھا ہے تاکہ ہماری بہنیں بآسانی سمجھ سکیں۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے اور اس کتاب میں میری جن طالبات نے میرے ساتھ حصہ لیا ہے اللہ عزوجل ان کو اجر عظیم عطا فرمائے اور مولیٰ عزوجل اس کتاب کا نفع عام فرمائے۔

خواتین کی بارگاہ میں درخواست ہے کہ اپنے مسائل سمجھنے کیلئے فقہ حنفی کی مایہ ناز کتاب ''بہارِ شریعت'' کا ضرور ضرور مطالعہ کیا کریں۔ اس کے علاوہ ''سنی بہشتی زیور'' جس کے مصنف حضرت خلیل احمد خاں برکاتی (رحمۃ اللہ علیہ) ہیں اور ''جنتی زیور'' نیز ''روحانی زیور'' کا ضرور مطالعہ کریں۔

کنیز درِ مرشد

نصرف فاطمہ قادری عطاری

☆......☆......☆

باب نمبر ا:

عقائدِ متعلق باری تعالٰی

اللہ ﷻ کے متعلق عقیدہ

سوال: ایک مسلمان کو اللہ رب العزت سے متعلق کیا عقیدہ رکھنا چاہئے؟

جواب: ایک مسلمان کو اللہ رب العزت سے متعلق جو عقیدہ رکھنا چاہئے اس کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد باری تعالٰی ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝

"تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی"۔ (اخلاص، کنزالایمان)

دوسری جگہ ارشاد ہوا: "اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا۔ اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی میں سمائے ہوئے آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ (بقرہ: ۲۵۵، کنزالایمان)

واجب الوجود سے مراد

سوال: شاگرد پوچھتی ہے کہ "واجب الوجود" سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہمیں اللہ تعالٰی سے متعلق یہ عقیدہ بھی رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالٰی "واجب الوجود" ہے اور باقی تمام مخلوق "ممکن الوجود" ہے اور واجب الوجود سے مراد یہ ہے کہ اس کا وجود ضروری اور عدم (نہ ہونا) محال ہے۔ وہ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے یعنی ازلی ہے۔ اور "ابدی" ہے یعنی ہمیشہ رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کا سننا اور دیکھنا

سوال: نجمہ کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دیکھنے اور سننے کا کیا معنی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اس کی شان کے لائق ہیں وہ سنتا ہے وہ دیکھتا ہے، وہ کلام فرماتے ہے، لیکن وہ ہماری طرح سننے کیلئے کان اور کلام کیلئے زبان دیکھنے کیلئے آنکھ اور ارادے کیلئے ذہن کا محتاج نہیں کیونکہ یہ چیزیں جسمانیت پر دلالت کرتی ہیں اور خدا تعالیٰ جسم اور جسمانیت سے پاک ہے۔ وہ پست سے پست آواز کو سنتا ہے اور باریک سے باریک چیز کو دیکھتا ہے۔ بلکہ اس کا دیکھنا اور سننا ان ہی چیزوں پر منحصر نہیں۔ بلکہ ہر موجود کو دیکھتا اور سنتا ہے۔

آیات متشابہات

سوال: قرآن میں جو ارشاد باری تعالیٰ ہے ''یدالله فوق ایدیهم . ثم استوی علی العرش، فثم وجه الله'' سے کیا مراد ہے؟ جبکہ ''وَجہ'' کا معنی چہرہ، استویٰ کے معنی برابر، یَدْ کے معنی ہاتھ ہے۔ یہ چیزیں رب تعالیٰ کی شان کے کیسے لائق ہیں؟

جواب: اس قسم کے الفاظ جو بظاہر جسم پر دلالت کرتے ہیں ان کا ظاہری معنی لینا گمراہی اور بدمذہبی ہے۔ ایسی آیات متشابہات کہلاتی ہیں۔ ان کا مطلب عقل وفہم سے ماورا ہے۔ اس قسم کی آیتوں پر ایمان لانا ضروری ہے مطلب بیان کرنا درست نہیں۔ ایسی آیات کی تاویل کی جاتی ہے مثلاً ید اللہ میں دست قدرت، وجہ اللہ میں ذات اور استویٰ میں توجہ مراد ہے لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ بلا ضرورت تاویل کرنے کے بجائے ان کے حق ہونے کا یقین رکھا جائے۔

رزق کی کشادگی

سوال: میری دوست سوال کرتی ہیں کہ ''میں رزق کے سلسلے میں بہت پریشان ہوں۔ بعض کو اتنا کشادہ رزق اور بعض کو اتنا کم کیوں دیا جاتا ہے؟ کیا یہ ظلم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ رازق ہے، وہ ہر شے کو رزق دیتا ہے۔ حتیٰ کہ کسی کونے میں جال بنا کر بیٹھی ہوئی مکڑی کے رزق کو پر لگا کر اڑا دیتا ہے اور اس کے پاس پہنچا دیتا ہے حدیث پاک ہے بے شک بندے کا رزق اس کو ایسے تلاش کرتا ہے جیسے اس کو موت تلاش کرتی ہے۔ اللہ

ﷻ جس کا رزق چاہے وسیع فرماتا ہے اور جس کا رزق چاہے تنگ فرما دیتا ہے ایسا کرنے میں اس کی بے شمار حکمتیں ہیں۔ ہمارے ساتھ جو کرے اس کا ایسا کرنا ظلم نہ ہوگا۔ کیونکہ ہم سب اس کی مخلوق ہیں اپنی چیز کے ساتھ جو کچھ کرے وہ ظلم نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر اگر میرا پین ہے میں چاہوں اس کو توڑ دوں خواہ اس سے لکھوں، خواہ اس کو پھینکوں، ظلم نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ میری چیز ہے۔

لیکن اس سلسلے میں حلال ذرائع سے احتراز نہ کرے جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ ''رزق میں دیر ہونا تمہیں اس پر نہ اکسائے کہ تم اللہ ﷻ کی نافرمانی سے رزق حاصل کرنے لگو''۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کیلئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے''۔ (الطلاق: ۲۸)

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے حضور اقدس کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر اپنی مفلسی اور محتاجی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم گھر میں داخل ہوا کرو سلام کر کے (سیدھے پیر سے) داخل ہوا کرو۔ خواہ کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام ''السلام علیک یا ایھا النبی'' عرض کرو اور ایک بار قل ھو اللہ شریف پڑھو''۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا، پھر اللہ ﷻ نے اس کو اتنا مالا مال کر دیا کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں کی بھی خدمت کی''۔ (تفسیر قرطبی القول البدیع)

آپ کی دوست کو چاہئے کہ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ مندرجہ بالا نسخہ پر عمل کرے۔ اور اس قسم کے جملے نہ بولے، ایسے جملے منہ سے نکالنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کم رزق دے تو یہ ظلم نہ ہوگا اور اگر زیادہ رزق دے تو اس کا فضل ہے۔ سب اسی کے بندے ہیں۔ یہ عقیدہ رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ کیلئے اوپر والا کہنا

سوال: ہم چند سہیلیاں محو گفتگو تھیں تو ہماری ایک دوست نے کسی بات پر بولا کہ "اوپر والا جانے" اسی طرح کسی کے متعلق بولی کہ "فلاں کا گھر تو اللہ میاں کے پچھواڑے ہے"۔ ایسے کلمات کا کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ "جہت" سے پاک ہے، اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کیلئے "اوپر والا" بولنا کفر ہے جیسا کہ بحر الرائق میں حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "یکفر بوصفہ تعالیٰ بالفوق اور بالتحت" اللہ عزوجل کی اوپر اور نیچے صفت بتانا کفر ہے۔ اسی طرح شرح عقائد نسفی میں حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں "اذالم یکن فی مکان لم یکن فی جھة لاعلو ولا سفل ولا غیر ھما"۔

"جب وہ مکان سے پاک ہے تو اس کیلئے جہت نہیں ہے نہ اوپر نہ نیچے اور نہ اس کے علاوہ"۔

لیکن اگر کوئی یہ جملہ بلندی و برتری کے معنی میں استعمال کرے تو قائل پر "حکم کفر" نہ کریں گے۔ مگر اس قول کو برا ہی کہیں گے اور کہنے والی کو ایسے قول سے روکیں گے لہٰذا ایسے قول سے احتراز یعنی بچنا ضروری ہے۔ اسی طرح دوسرا جملہ بھی "کفریہ جملہ" ہے ایسے جملے بولنے سے احتراز چاہئے، ایسے جملہ بولنے میں تجدید ایمان و تجدید نکاح ضروری ہے۔

اللہ عزوجل کیلئے حاضر و ناظر کا عقیدہ رکھنا

سوال: ماہ پارہ کہتی ہے کہ "اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے" ایسا عقیدہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب: حاضر و ناظر کے جو معنی لغت میں ہیں ان معنی کے اعتبار سے ان الفاظ کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر بولنا جائز نہیں۔ حاضر کے لغوی معنی ہیں "نزدیکی، صحن، حاضر ہونے کی جگہ، جو چیز کھلم کھلا آنکھوں کے سامنے بے حجاب ہو"۔ اور ناظر کے لغوی معنی آنکھ کے ڈھیلے کی سیاہی، جبکہ نظر کے معنی ہیں "تفکر و تدبر اور کسی چیز کا اندازہ کرنا، آنکھ سے کسی چیز میں تامل کرنا۔ ان دونوں کے لغوی معنی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کو ان سے پاک سمجھنا "واجب ہے" ان کا اللہ عزوجل پر اطلاق بغیر تاویل کے نہیں ہوسکتا اور اگر حاضر و ناظر بہ معنی شہید و بصیر اعتقاد

98093

رکھے۔ یعنی "ہر موجود اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے اور ہر موجود کو دیکھتا ہے"۔ تو یہ عقیدہ حق ہے مگر اس عقیدے کو لفظ حاضر و ناظر سے بولنا نہیں چاہئے۔ لیکن اگر کوئی شخص اس لفظ کو اللہ ﷻ کے بارے میں بولے تو کفر نہ ہوگا، اس میں حضور کے معنی مجازاً "علم" اور نظر کے معنی "رویت" لئے جائیں گے۔ پھر یہ علیم و بصیر کے معنی میں ہو جائیں گے۔

(فتاویٰ فیض الرسول، وقار الفتاویٰ)

اللہ تعالیٰ کی طرف برے کام کی نسبت کرنا

سوال: جب کوئی غلط کام ہو جاتا ہے تو بھی لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ایسا منظور تھا۔ کیا ایسا کہنا صحیح ہے؟

جواب: برے کام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا بے ادبی ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ "جو تجھے بھلائی پہنچے وہ اللہ (ﷻ) کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے"۔ (النساء) بس برے کام کرنے پر تقدیر یا مشیت الٰہی کی طرف منسوب کرنا بہت بری بات ہے اس لئے اچھے کام کو اللہ ﷻ کے فضل و کرم کی طرف منسوب کرنا چاہئے اور برے کام کو شامت نفس سمجھنا چاہئے۔ (عقائد اسلامیہ)

اللہ تعالیٰ کو تو یا تم کہنا

سوال: اللہ تعالیٰ کیلئے "تو" یا "تم" کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات میں کثرت کا شائبہ بھی نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اللہ ﷻ کیلئے ایسے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں جن میں کثرت کا شائبہ ہو۔ ہر زبان میں واحد اور جمع کے صیغے علیحدہ ہوتے ہیں اصل میں جمع کا صیغہ کثرت کیلئے ہے اور کبھی کبھی تعظیم کیلئے بول دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں کسی نبی علیہ السلام سے کوئی ایسی بات یا جملہ منقول نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کیلئے جمع کے صیغے پر مشتمل ہو ہر جگہ واحد کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود اپنے لئے جو جمع کے صیغے استعمال کئے ہیں۔ وہ اس لئے کہ متکلم خود اپنے لئے جب جمع کا صیغہ استعمال کرتا ہے تو اس سے مقصود، مخاطب پر اپنی عظمت ظاہر کر کے فرمانبرداری کرنے پر مائل کرنا ہوتا ہے۔
لہٰذا اللہ تبارک تعالیٰ کیلئے "تو" کا صیغہ یعنی صیغہ واحد استعمال کرنا چاہئے۔ جبکہ تم کا

صیغہ استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس میں کثرت کا شائبہ ہے۔اس سے احتراز چاہئے۔

(ملخصاً وقار الفتاوی، جلد اول)

اللہ ﷻ کو اللہ میاں کہنا

سوال: اللہ تعالیٰ کیلئے بعض لوگ ''اللہ میاں'' بولتے ہیں، کیا یہ کہنا صحیح ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو ''میاں'' نہیں کہنا چاہئے۔ کیونکہ اردو زبان میں میاں ''مالک'' کو بھی کہتے ہیں اور شوہر کو بھی کہتے ہیں۔ جس لفظ میں اچھے اور برے دونوں معنی کا احتمال ہو اس کا استعمال اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں کرنا چاہئے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

ایا ما تدعو فله الاسماء الحسنی

جس سے معلوم ہوا کہ خدائے پاک کے تمام نام اچھے اور خالص ہونے چاہئیں۔ قبیح معنی والے نام اس کیلئے استعمال نہیں ہو سکتے۔ رب کی شان ''ارفع واعلیٰ'' ہے بلکہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں رَاعِنَا بولنے سے روکا گیا تھا کیونکہ اس کے دو معنی ہیں ایک اچھے اور دوسرے برے فرمایا گیا۔ ''**یا ایھا الذین امنو لا تقولو راعنا وقولو انظرنا**'' جب بارگاہِ نبوی ﷺ میں ایسے مشترک لفظ کا استعمال جائز نہیں جس میں قبیح معنی کا بھی احتمال ہو تو بارگاہِ الٰہی ارفع واعلیٰ ہے۔ (فتاویٰ نعیمیہ)

حضرت مفتی اعظم ہند نوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لیکن ان کا بولنا گناہ نہیں مگر یہ لفظ اس کی جناب میں برا ہے اس کی عزت وشان کے لائق نہیں۔ (فتویٰ مصطفویہ)

ہمارے درمیان خدا موجود ہے کا مطلب

سوال: بعض لوگ جب کسی جگہ بیٹھ کر گفتگو کرتے ہیں تو کہتے ہیں ''ہمارے درمیان خدا موجود ہے'' اس جملہ کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: یہ جملہ نہیں بولنا چاہئے اس لئے کہ اللہ ﷻ جگہ اور مکان سے پاک ہے عقائد نسفی میں ہے ''**لا یتمکن فی مکان**'' یعنی وہ مکان سے پاک ہے۔

قرآن مجید میں جو مذکور ہے ''**مایکون من نجوی ثلثة الاھو رابعھم**'' اس آیت کریمہ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مشاہدہ فرماتا ہے اور ان کے رازوں کو جانتا ہے اس کا

یہ مطلب نہیں کہ ان کے درمیان خدا تعالیٰ موجود ہوتا ہے۔ تفسیر جلالین میں ہے "ھو رابعھم" یعنی از روئے علم ان کا رابع ہے۔

علامہ صاوی نے فرمایا! "قوله لعلمه اتی و سمعه و بصره و متعلق بهم قدرته وارادته" ترجمہ: "از روئے علم سے مراد یہ ہے کہ سننے اور دیکھنے کے ساتھ۔ ان کیساتھ اللہ ﷻ کی قدرت اور ارادہ متعلق ہے اور جو قرآن مجید میں ہے "ان الله مع الصابرين" کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت (ان صابرین) کے ساتھ ہے "کما هو مذكور في التفاسير"، المعينة بالعون والنصر" یعنی اللہ کی مدد اور نصرت صابرین کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرنا

سوال: جھوٹ کی نسبت (معاذ اللہ) اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف کرنا کیسا؟

جواب: اہلسنّت والجماعت کے نزدیک اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے ہر عیب محال ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب جھوٹ وغیرہ سے منزہ اور پاک ہے۔ جبکہ بدمذہب کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، براہین قاطعہ) اور بعض لوگ تو وقوع کذب کے بھی قائل ہیں (یعنی نعوذ باللہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے جھوٹ سرزد ہوا) مشہور تفسیر جس کو تمام مدارس میں پڑھایا جاتا ہے۔ تفسیر بیضاوی میں علامہ قاضی بیضاوی فرماتے ہیں۔ اله ومن اصدق من الله حديثا "کون ہے جو اللہ سے بات کا سچا ہو" انكار ان يكون احد اصدق منه فانه لا يتطرق الكذب الى خبره بوجه لانه نقص وهو الى افله تعالىٰ محال.

یعنی اس آیت میں اس بات کی نفی ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا نہیں کہ جھوٹ [illegible] تعالیٰ کی خبر کی طرف راہ نہیں پاتا۔ کیونکہ جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ کیلئے محال ہے۔ اور سارے اسلاف صالحین علماء کا یہی عقیدہ رہا ہے چنانچہ نبراس میں ہے۔

یعنی تمام ملت کا اس بات پر اجماع (اتفاق) ہے کہ جھوٹ خداوند تعالیٰ کیلئے محال ہے۔ بدمذہب کذب باری تعالیٰ پر فرمانِ خداوندی "ان الله على كل شيء قدير" ترجمہ: "اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ سے استدلال کرنے کی کوشش ناکام کرتے ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ آیت

میں لفظ شئی استعمال ہوا ہے۔تو یہ جاننا ضروری ہے کہ شئی کس کو کہتے ہیں؟ اس کو بیان کرتے ہوئے صاحب شرح نفسی فرماتے ہیں کہ "الشئی عندنا هو الموجود" یعنی ہمارے نزدیک موجود ہی کو شئی یعنی چیز کہتے ہیں۔ایک جگہ فرمایا کہ "المعدوم ليس شئی" یعنی معدوم (جو نہ ہو) اس کو شئی نہیں کہا جا سکتا۔اب یہ حضرات بتائیں کہ کذب باری تعالیٰ موجود ہے یا معدوم: اگر کہیں کہ موجود ہے تو دکھائیں؟ اور اگر کہیں معدوم ہے تو اس کو چیز نہیں کہا جا سکتا اور جب شئی نہیں تو اس کے متعلق اس آیت سے استدلال صحیح نہیں کہ آیت میں تو شئے کی بات ہے۔اور اگر معتزلہ نے جو شئی کی تعریف کی ہے کہ "مایصیح وجوده" جا کا وجود صحیح ہوا اس کو پیش کرے تو اول یہ کہ اپنا اصول چھوڑ کر معتزلہ کا اصول اختیار کرنا۔اور ثانی کہ بالفرض اگر مان لیا جائے کہ شئی سے "ما يصيح وجوده" مراد لینا صحیح ہے تو وہ جھوٹ کو "ما يصيح وجوده" ثابت کریں جبکہ اس کا وجود تو صحیح نہیں ہے اس کا کرنا گناہ ہے۔

یہاں شئی سے مراد "چاہے چیز" یعنی خدا تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے جیسا کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے شئی کی تفسیر شاءہ سے فرمائی۔یعنی ہر اس چیز پر قادر ہے جس کو چاہے۔تفسیر جلالین میں بھی شئی کی تفسیر شاءہ سے کی گئی ہے۔لہٰذا مفسرین نے یہاں شئی سے چاہی ہوئی چیز مراد لی ہے۔اور کذب کو باری تعالیٰ کا چاہنا کسی آیت، حدیث، اقوالِ علماء اور مفسرین سے ثابت نہیں، لہٰذا اس آیت کریمہ سے مخالفین کا دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا۔

(تسبیح الرحمٰن، غزالی زمان علامہ شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ)

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کی ذات میں موجود ہے اور ہر عیب یا نقصان یا نقص والی بات اللہ عزوجل کیلئے محال اور ناممکن ہے۔لہٰذا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔اس بے عیب ذات کو عیبی بتانا ہے۔لہٰذا خود یاد رکھئے کہ ہر عیب اللہ تعالیٰ کیلئے محال ہے اور اللہ تعالیٰ ہر محال سے پاک ہے۔" یہ سمجھ نہیں آتا کہ رب عزوجل کیلئے امکانِ کذب ثابت کر کے منکرین کون سی رب عزوجل کی بڑائی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ایسے عقائد سے اللہ عزوجل محفوظ فرمائے۔آمین۔

(الامان والحفیظ)

☆......☆......☆

باب نمبر ۲:

رسالت کا بیان

دعا میں اغثنی یارسول اللہ (ﷺ) کہنا

سوال: ستدس اسحاق سوال کرتی ہیں دیکھا گیا ہے کہ اجتماعی دعا وغیرہ میں اغثنی یا رسول اللہ، اغثنی یا رسول اللہ (ﷺ) بھی کہتے ہیں اور اسی طرح کبھی "یا رسول اللہ انظر حالنا یا حبیب اللہ اسمع قالنا" بھی کہتے ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ کلمات دعا میں کہنا درست ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: اس مسئلے کیلئے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ غیر اللہ یعنی انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام کو ندا کرنا اور ان سے مدد طلب کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ یہ جائز ہے اور قرآن وحدیث سے اس کا جواز ثابت ہے۔ علماء اہل سنت کی متعدد تصانیف اس مسئلے پر تفصیلی دلائل کے ساتھ موجود ہیں۔

مثلاً اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی "الامن والعلیٰ" اور مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کی "جاء الحق" اور "رحمت بوسیلہ اولیاء"۔

یہاں مختصر توضاحت کی جاتی ہے قرآن کریم میں ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى۔ اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ (مائدہ ۲)

فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ۔ (الکہف ۹۵) تو میری مدد طاقت سے کرو۔

قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے) کہا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف۔ (آل عمران ۵۲)

مندرجہ بالا آیات میں بیان فرمایا گیا کہ دوسرے انسانوں سے مدد مانگنا جائز ہے۔ حصن حصین میں حدیث نقل کی گئی ہے۔

یا عباد اللہ اعینوتی، یا عباداللہ اعینونی. یا عباد اللہ اعینونی. جب مدد لینا چاہے تو کہے کہ "اے اللہ! کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔
(صفحہ:۱۷۵، تاج کمپنی کراچی)

دیوبندیوں کے عالم مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں ایک سوال کے جواب میں جس میں یہ پوچھا گیا کہ مندرجہ ذیل اشعار کا پڑھنا کیسا ہے؟

یا رسول اللہ انظر حالنا　　یا حبیب اللہ اسمع قالنا

انـنـی فی بـحـرهم مغرق　　خذیدی سهل لنا اشکالنا

اور

یـا اکـرم الـخـلـق مـالی من الوذبه

سـواکَ عـند حلول الحادث العمم

جواب دیا، ایسے اشعار کا نہ پڑھنا منع ہے اور نہ اس کے مؤلف پر طعن ہوسکتا ہے۔

(صفحہ۱۵۵، مطبوعہ: علمی کتاب گھر کراچی)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ سوال میں مذکورہ اشعار پڑھنا جائز ہیں۔ لہٰذا دعا و دیگر میں یہ اشعار پڑھنے جائز ہیں۔ (وقار الفتاویٰ جلد اول، صفحہ 90-89)

یا رسول اللہ ﷺ، یا علی رضی اللہ عنہ یا غوث رضی اللہ عنہ، کہنا کیسا

سوال: علیشاہ صبا سوال کرتی ہیں کہ میری دوست (نگہت) کہتی ہے کہ "یا رسول اللہ" ﷺ، یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، یا علی رضی اللہ عنہ کہنے والا مشرک ہے۔ اس وجہ سے میری اس سے نااتفاقی ہوگئی۔ لہٰذا آپ بتائیے کہ یارسول اللہ ﷺ، یاغوث رضی اللہ عنہ، یا علی رضی اللہ عنہ کہنا جائز ہے، یا ناجائز؟ کو منع کرنے والے یا مشرک کہنے والوں کیلئے از روئے شرع کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا. (نور:۶۳)

"رسول ﷺ کے پکارے کو آپس میں ایسے نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے"۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو پکارنے سے منع نہیں کیا بلکہ اوروں کی طرح پکارنے سے منع کیا۔

مذکورہ آیت کی تشریح میں تفسیر روح البیان اور خازن وغیرہ میں لکھا کہ "محمد ﷺ کہہ کر نہ پکارو بلکہ القاب کے ساتھ پکارو یعنی یارسول اللہ، (ﷺ) یا حبیب اللہ (ﷺ) وغیرہ"۔ ترمذی شریف، ابن ماجہ اور طبرانی وغیرہ عثمان ابن حنیف سے مروی ہے کہ ایک نابینا شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے عافیت دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، "اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے تو صبر کر کہ یہ تیرے لئے بہتر ہے"۔ انہوں نے عرض کی، "یا رسول اللہ ﷺ دعا کریں"۔ تو حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ "اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو پھر یہ دعا پڑھو"۔

اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بمحمد نبی الرحمہ یا محمد انی قد توجہت بک الی ربی فی حاجتی ھزہ لتقضی اللھم فشفعہ فی (قال ابو اسحٰق ھذا حدیث صحیح) (سنن ابن ماجہ، ماجاء فی شہر رمضان۔ ماجاء فی صلوٰۃ الحاجۃ)

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں تیرے نبی الرحمۃ کو وسیلہ بناتا ہوں۔ یا محمد ﷺ بیشک میں آپ ﷺ کے وسیلہ سے اپنے رب رب تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ اپنی ایک ضرورت کے بارے میں کہ میری یہ ضرورت پوری ہو جائے"۔

اے اللہ! تو میری طرف متوجہ ہو۔

ابو اسحٰق کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

عثمان بن حنیف راوی حدیث فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے کہ گویا کبھی اندھے نہ تھے۔ اس حدیث میں حضور ﷺ کو ندا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے، حضور ﷺ کی حیات دنیاوی کے بعد بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور علماء و مشائخ اس پر عمل کرتے رہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو ان کی حاجت کیلئے یہ طریقہ بتایا۔ انہوں نے عمل کیا اور ان کی حاجت پوری ہو گئی۔

علامہ سیوطی علیہ الرحمتہ نے اپنی کتاب "طلوع العوم واللیتہ" میں اور "مجربات عزیزی" میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمتہ نے لکھا کہ یہ دعا مذکورہ صحابی ﷺ کے ساتھ خاص نہ تھی اب بھی کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ یہ عمل کرے۔

عالمگیری جلد اول کتاب الحج اور آداب زیارت قبر نبی کریم ﷺ میں ہے:

ثم یقول السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشھد انک رسول اللہ.

ترجمہ: "پھر کہے سلامتی ہو آپ ﷺ پر اے اللہ کے نبی ﷺ! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں"۔

اور اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے مواجہ میں کھڑے ہو کر کہے:

السلام علیک یا امیر المؤمنین السلام علیک یا مظھر الاسلام والسلام علیک یا مکسر الاصنام. (عالمگیری جلد اول، کتاب المناسک، مطلب زیارۃ النبی ﷺ)

"سلامتی ہو آپ ﷺ پر اے امیر المومنین (مسلمانوں کے سردار) سلامتی ہو آپ ﷺ پر اے اسلام کے ظاہر کرنے والے سلامتی ہو آپ ﷺ پر اے بتوں کے توڑنے والے"۔

قصیدہ بردہ شریف میں جو معمول مشائخ میں سے ہے علامہ بوصیری علیہ الرحمتہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ   سواک عند حلول الحادث العمم

(الطیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ شریف، صفحہ ۱۲۷۸، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

ترجمہ: "اے تمام مخلوق کے افضل ترین آپ ﷺ کے علاوہ میرا کوئی نہیں جس سے میں عام حادثات کے نزول کے وقت پناہ وسہارا لے سکوں"۔

امام زین العابدین ﷺ اپنے قصیدے میں فرماتے ہیں:

یا رحمۃ للعالمین   ادرک لزین العابدین

"اے سارے جہاں کی رحمت زین العابدین کا ہاتھ پکڑ لیجئے"۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قصیدہ نعمان میں حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا:

یا سید السادات جئتک قاصدا ارجو رضاک واحتمی بحماک

(رحمۃ الرحمان شرح قصیدۃ النعمان، صفحہ ۲۶ مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ سیالکوٹ)

"اے سرداروں کے سردار میں آپ ﷺ کے پاس ارادے سے آیا ہوں"۔

آپ ﷺ کی خوشنودی کا طلبگار ہوں، اپنی حمایت سے میری دستگیری فرمائیے۔

یہ تمام ندائیں حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد کی ہیں۔ تمام مسلمان نماز میں التحیات پڑھتے ہیں اور اس میں **السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** کہتے ہیں اور "**ایھا النبی**" اور "یا نبی" کہنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مسلم شریف حدیث ہجرت میں ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ شریف میں داخل ہوئے تو مرد اور عورتیں چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدام گلی کوچوں میں متفرق ہو کر پکار رہے تھے:

یا محمد ﷺ یا رسول اللہ ﷺ یا محمد ﷺ یا رسول اللہ ﷺ کثیراً کثیراً۔ (جلد دوم، صفحہ ۴۱۹ قدیمی کتب خانہ کراچی)

درمختار میں ہے کہ کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر قبلہ رو سورۃ فاتحہ پڑھے اور اس کا ثواب حضور ﷺ کو ہدیہ کرے اس کے بعد احمد ابن علوان کے لئے اور یہ کہے:

"**یا سیدی احمد ابن علوان ان لم ترد علی ضالتی والا نزعتک من دیوان الاولیاء.** (جلد ۳، صفحہ ۳۵۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

"اے میرے سردار احمد ابن علوان اگر آپ نے میری گمشدہ چیز مجھے واپس نہ لوٹائی تو میں آپ کا نام اولیاء کی فہرست سے نکال دوں گا"۔

ان تمام عبارات سے معلوم ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ اور اولیاء کرام کو "یا" سے ندا کرنا جائز ہے۔

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ومشائخ وعلماء کا معمول رہا ہے جو اس کو ناجائز یا شرک کہتا ہے وہ جاہل یا سخت بدعقیدہ وگمراہ ہے۔

وہ صرف اس وقت سنیوں پر یہ فتویٰ نہیں لگاتا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ان تمام مشائخ وعلماء پر جو چودہ سو سال میں گزرے سب پر یہ فتویٰ لگاتا ہے۔

اور اس کا یہ فتویٰ اس کے عقیدے کی خرابی اور گمراہی پر دلیل واضح ہے۔

بزرگوں سے توسل کرنا

سوال: ماہ نور زہرہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی کسی بزرگ، یا پیران پیر دستگیر وغیرہ کے توسل سے دعا مانگے، جبکہ اس کا عقیدہ یہ ہے فاعل حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے تو کیا اس طرح کہنا ازروئے شرع جائز ہے؟

جواب: ہر کام کا فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہے زبان و بیان کے قواعد کے مطابق فعل کی نسبت دو طرح کی ہوتی ہے، کبھی فاعل حقیقی کی طرف نسبت کی جاتی ہے اور کبھی متعلقات فعل میں سے کسی کو فاعل بنا کر اس کی طرف فعل کی نسبت کر دی جاتی ہے۔ اس کی مثالیں ہر زبان میں بکثرت موجود ہیں۔ مثلاً اردو میں کہا جاتا ہے کہ ''نہر جاری ہے''۔ حالانکہ نہر جاری نہیں ہوتی بلکہ پانی جاری ہوتا ہے۔ بادل آیا اس نے بہت پانی برسایا''۔ جب کہ بادل پانی نہیں برساتا اللہ تعالیٰ پانی برساتا ہے۔ ''فلاں دوا سے بیمار اچھا ہو گیا''۔ جب کہ اللہ تعالیٰ بیمار کو اچھا کرتا ہے۔ دوا اچھا نہیں کرتی، مسلمان یہ یقین رکھتا ہے کہ یہ کام اللہ تعالیٰ کرتا ہے، لیکن اس کے باوجود وہ یہ جملے بولتا ہے۔ اس کا مسلمان ہونا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ ان جملوں میں اسنادِ مجازی کا استعمال کیا گیا ہے۔ اسلئے یہ نہ کفر ہے نہ حرام ہے۔

فصاحت و بلاغت کی تمام کتب میں یہ مثالیں لکھی ہیں۔ مثلاً ''مختصر المعانی'' اور ''متون'' وغیرہ میں ہے:

انبت الربیع البقل۔ یعنی موسم بہار نے سبزی اگائی۔

(مختصر المعانی، صفحہ ۹۱ مکتبہ فاروقیہ ملتان)

اگر یہ جملہ کافر پڑھتا ہے تو یہ اسنادِ حقیقی ہے کیونکہ کافر موسم بہار کو فاعل حقیقی سمجھتا ہے اور جب مسلمان بولتا ہے تو یہ اسناد مجازی ہے۔ اس لئے کہ مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حقیقتاً اگانے والا اللہ تعالیٰ ہے اور موسم بہار سبب ہے۔

لہٰذا یہ اسناد مجازی ہے اس سے معلوم ہوا کہ کہنے والے کا مسلمان ہونا اسنادِ مجازی ہونے کی دلیل ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لِاَهَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا. (مریم:۱۹)

جبرئیل امین جب حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آئے تو انہوں نے کہا'' کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں''۔

ہر مسلمان جانتا ہے کہ اولاد دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔جبرئیل امین علیہ السلام نے اس فعل کی نسبت اپنی طرف مجازاً کی۔اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں دوسری جگہ فرماتا ہے:

تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ. (محمد:۲۷) فرشتے ان کی روح قبض کریں گے۔

جبکہ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ. (زمر:۴۲) اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ موت کا فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور ملائکہ کی طرف نسبت مجازی ہے۔لہٰذا سوال میں جو صورتیں مذکور ہیں کہ جب مسلمان یہ الفاظ بولتا ہے تو اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی طرف مجازاً نسبت کرتا ہے۔یہ جائز ہے۔تفصیل کیلئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی الامن والعلیٰ کا مطالعہ کیجئے۔(وقار الفتاویٰ، جلد ۱، صفحہ 108-107)

ختم نبوت کا عقیدہ

سوال: ربیکا حامد سوال کرتی ہیں کہ قادیانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان کے بعد جو بھی نبی (معاذ اللہ) آئے گا وہ نبوت کے اس اعلیٰ مرتبے کو نہ پہنچے گا جس پر آنحضرت ﷺ فائز تھے، البتہ نبوت کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔(معاذ اللہ) آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں مندرجہ بالا سوال کی وضاحت کر دیں؟

جواب: قرآن کریم میں ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا. (احزاب:۴۰، کنز الایمان)

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ہاں اللہ کے رسول ﷺ ہیں اور

سب نبیوں (علیہم السلام) میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

حدیث شریف میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

ان رسول الله ﷺ قال ان مثلی و مثل الانبیاء علیهم السلام من قبلی کمثل رجل بنٰی بیتا فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاویة فجعل الناس یطوفون به ویعجبون ویقولون هلا وضعت هذه اللبنة ، قال: انا اللبنة وانا خاتم النبیین. (صحیح بخاری، جلد اول، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین ﷺ)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور انبیاء سابقین علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسی کسی نے ایک محل بنایا پھر اسے سجایا اور آراستہ کیا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی تو لوگ اس کے گرد گھومنے اور حیرت کرنے لگے اور کہنے لگے یہ اینٹ کیوں نہ لگائی گئی (کہ عمارت اور اس کا حسن مکمل ہو جائے) آپ ﷺ نے فرمایا میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین (آخری نبی ﷺ) ہوں"۔

امام مسلم بن حجاج القشیری علیہ الرحمۃ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے اس حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں:

فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبیاء علیهم السلام

(صحیح مسلم، جلد دوم، کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النبیین)

یعنی وہ اینٹ کی جگہ میں ہی ہوں، میں آیا تو سلسلۂ نبوت اختتام پذیر ہو گیا۔

عن سعد بن ابی وقاص قال خلف رسول الله ﷺ علی بن ابی طالب فی غزوة تبوک فقال یا رسول الله ﷺ تخلفنی فی النساء والصبیان فقال اما ترضی ان تکون من بمنزلة هارون من موسیٰ غیر انه لا نبی بعدی. (مسلم جلد دوم، کتاب الفضائل، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ)

"یعنی حضرت سعد ابن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو (مدینہ میں)

جانشیں بنایا تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا مرتبہ میرے نزدیک وہی ہو، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام کا تھا، بجز اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی علیہ السلام نہیں ہے"۔

مندرجہ بالا آیاتِ قرآنی اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ ہر قسم کی نبوت خواہ وہ ظلی ہو یا بروزی، تشریعی ہو یا غیر تشریعی ہو، نبی کریم ﷺ پر ختم ہو چکی ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ کے بعد کسی بھی حیثیت سے کسی نبی کے آنے کو ماننے یا ممکن بتانے والا آیاتِ قرآنیہ اور احادیث کا منکر ہے اور قرآن وحدیث کا منکر کافر و مرتد ہے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنا

سوال: نور الہدیٰ سوال کرتی ہیں کہ "**الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ**" اور "**صلی اللّٰہ علیک یا رسول اللّٰہ**" یہ درود وسلام کب سے ہیں اور کہاں سے ثابت ہے؟ کیا حضور پاک ﷺ یا خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے زمانے میں یہ درود شریف تھا؟

جواب: معراج میں نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں عرض کیا، "**التحیات للّٰہ والصلوٰۃ والطیبات**" اس کے جواب میں اللہ ﷻ نے فرمایا۔

"**السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ**"

"تشہد" نماز میں پڑھنا واجب قرار دیا گیا ہے۔ **السلام علیک ایھا النبی** اور **السلام علیک یا نبی اللّٰہ** میں کوئی فرق نہیں ہے۔ فتاویٰ درمختار، طحطاوی وغیرہ نے التحیات کی بحث میں یہ لکھا کہ یہاں اللہ کے کلام کو نقل کرنے کی نیت سے نہیں پڑھے گا بلکہ اپنی جانب سے انشاء سلام کی نیت کرے گا۔ (حوالہ درمختار مع الشامی، جلد اول، صفحہ ۳۷۷ مکتبہ رشیدیہ)

لہٰذا جب نماز میں التحیات پڑھنے کا حکم ہے تو "**یا نبی سلام علیک**" پڑھنے کا حکم بھی ثابت ہو گیا۔

بخاری ومسلم میں ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسولَ اللہ ﷺ! اللہ نے قرآن میں ہمیں حکم دیا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. (احزاب:۵۶)

اس میں سلام پڑھنے کا طریقہ ہمیں سکھا دیا، یعنی التحیات سکھادی، اب درود بھی سکھا دیجئے۔ تو حضور ﷺ نے درود ابراہیمی سکھا دیا۔ (بخاری، جلد دوم، کتاب التفسیر، باب قولہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا)

تو اس سے معلوم ہوا قرآن کریم پر عمل کرنے کیلئے سلام کا طریقہ یہی ہے جو التحیات میں ہے۔ (وقار الفتاویٰ، جلد اول، صفحہ 128-127)

وحی صرف انبیاء علیہم السلام کیلئے خاص ہے

سوال: ثمین حیدر سوال کرتی ہیں کہ کیا وحی صرف انبیاء علیہم السلام کیلئے خاص ہے؟

جواب: جی ہاں! وحی نبوت انبیاء علیہم السلام کیلئے خاص ہے جو اسے کسی غیر نبی کیلئے مانے کافر ہے۔ نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے، اس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔

ولی کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القا ہوتی ہے اس کو الہام کہتے ہیں اور وحی شیطانی کہ القا من جانب شیطان ہو، یہ کاہن ساحر اور دیگر کفار و فساق کیلئے ہوتی ہے۔

نبوت اللہ تعالیٰ کی عطا ہے

سوال: فصیحہ عباد سوال کرتی ہیں کہ میری دوست یہ کہتی ہے کہ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام خوب عبادتیں کرتے تھے، خوب ریاضتیں اور اللہ کی اطاعت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ پھر جب اس قابل ہو جاتے (معاذ اللہ) تو انہیں اللہ منصب نبوت پر فائز کر دیتا اور جب چاہتا ان سے یہ منصب لے لیتا۔ (معاذ اللہ) کیا یہ عقیدہ درست ہے؟

جواب: فصیحہ بی بی آپ کی دوست کا عقیدہ انتہائی غلط اور حد کفر تک پہنچا ہوا ہے۔ اس بارے میں مصنف بہار شریعت مولانا امجد علی اعظمی صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ اپنی مایہ ناز تصنیف بہار شریعت میں فرماتے ہیں کہ:

"نبوت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعے سے حاصل کر سکے، بلکہ محض عطائے الٰہی ہے کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے۔ ہاں! دیتا اسی کو ہے جسے اس منصب عظیم کے قابل بناتا ہے۔ جو قبل حصولِ نبوت تمام اخلاق رذیلہ (برے اخلاق) سے پاک اور تمام اخلاق فاضلہ (اخلاق حسنہ) سے مزین ہو کر جملہ مدارجِ ولایت طے کر چکتا

ہے اور اپنے نسب، جسم، قول، فعل و حرکات و سکنات میں ہر ایسی بات سے منزہ (پاک) ہوتا ہے جو باعث نفرت ہو۔

اسے عقل کامل عطا کی جاتی ہے جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زائد ہے۔ کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اس کے لاکھویں حصہ تک نہیں پہنچ سکتی۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ. اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔ (کنز الایمان) (انعام ۱۲۴)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. (جمعہ ۴) یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (کنز الایمان)

اور جو اسے کسبی مانے کہ آدمی اپنے کسب و ریاضت سے منصب نبوت تک پہنچ سکتا ہے کافر ہے۔ جو شخص نبی ﷺ سے نبوت کا زوال جائز جانے کافر ہے۔

(بہار شریعت، جلد ۱، حصہ اول)

انبیاء علیہم السلام معصوم ھیں

سوال: مسکان ضیاء احمد سوال کرتی ہیں، انبیاء کرام معصوم عن الذنب ہیں، کیا کسی اور مخلوق کو اللہ نے یہ خصوصیت دی ہے۔ نیز کیا اولیاء کرام بھی معصوم ہیں؟

جواب: نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی ﷺ اور ملک (فرشتہ) کا خاصہ ہے، کہ نبی ﷺ اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ ''اماموں'' کو انبیاء علیہم السلام کی طرح سمجھنا گمراہی اور بددینی ہے۔

نوٹ ضروری: اس طرح بعض خواتین کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں کے ساتھ ''معصوم'' لگاتی ہیں۔ ایسا کہنا شرعاً غلط ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام و فرشتوں کے سوا کوئی اور مخلوق معصوم نہیں۔

عصمت انبیاء علیہم السلام کے یہ معنی ہیں کہ ان کیلئے حفظ الٰہی (اللہ کی حفاظت) کا وعدہ ہو لیا۔ جس کے سبب ان سے گناہ کا صادر ہونا شرعاً محال ہے۔ یعنی ناممکن ہے۔

بخلاف ائمہ و اکابر اولیاء کہ اللہ ﷻ انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ ان سے گناہ ہوتا نہیں مگر ہو تو

شرعاً محال بھی نہیں ہے۔ (بہارِ شریعت، صفحہ ۸، حصہ اول)

اسی طرح انبیاء علیہم السلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کیلئے باعث نفرت ہو جیسے کذب و خیانت و جہل وغیرہ صفاتِ ذمیمہ سے نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروت کے خلاف ہیں، قبل نبوت اور بعد نبوت بالاجماع معصوم ہیں۔ اور کبائر گناہ وغیرہ سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعمد صغائر سے بھی قبل نبوت اور بعد نبوت معصوم ہیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا علم غیب

سوال: شازمہ بتول سوال کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں علیہم السلام کو غیب کا علم دیا کہ وہ ہر غیب کو جانتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ بھی عالم الغیب ہے۔ اس بات کی وضاحت کردیں کہ اللہ کے علم غیب اور نبیوں علیہم السلام کے علم غیب میں کیا فرق ہے؟ نیز انبیاء کرام علیہم السلام کے علم غیب کی نفی کرنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی۔ زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی علیہ السلام کے پیش نظر ہے، مگر یہ علم غیب ان کو اللہ کے دیئے سے ہے۔ لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا اور علم عطائی اللہ عزوجل کیلئے محال ہے کہ اس کی کوئی صفت، کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں بلکہ ذاتی ہے۔ جو لوگ انبیاء علیہم السلام بلکہ سید الانبیاء ﷺ سے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن کریم کی اس آیت کے مصداق ہیں:

اَفَتُؤْ مِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ. (بقرہ: ۸۵)

تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔ (کنز الایمان)

کہ آیت نفی دیکھتے ہیں اور ان آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السلام کو علوم غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے۔ انکار کرتے ہیں حالانکہ نفی و اثبات دونوں حق ہیں کہ نفی علم ذاتی کی ہے کہ یہ خاصہ الوہیت ہے، اثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیاء علیہم السلام ہی کی شایانِ شان ہے اور منافی الوہیت ہے اور کہ کہنا کہ ہر ذرے کا علم نبی علیہ السلام کیلئے مانا جائے تو خالق و مخلوق کی مساوات لازم آئے گی، باطل محض ہے کہ مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ عزوجل کیلئے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے اور یہ نہ کہے گا مگر کافر۔

ذراتِ عالم متناہی ہیں اور اس کا علم غیر متناہی ورنہ جہل لازم آئے گا اور یہ محال کہ خدا جہل سے پاک ہے نیز ذاتی اور عطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحتاً ایمان واسلام کے خلاف ہے کہ اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو جایا کرے تو لازم ہے کہ ممکن وواجب، وجود میں معاذ اللہ مساوی ہو جائیں کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود اور وجود میں مساوی کہنا صریحاً کفر ہے، کھلا شرک ہے۔

انبیاء علیہم السلام غیب کی خبر دینے کیلئے ہی آتے ہیں کہ جنت و نار حشر ونشر و عذاب و ثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں؟

ان کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل وحواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام ''غیب'' ہے۔

نوٹ: اولیاء کرام کا بھی علم غیب عطائی ہوتا ہے مگر بواسطہ انبیاء کے۔

(بہار شریعت، صفحہ ۹، حصہ اول)

انبیاء کرام علیہم السلام کا پیغام الٰہی پہنچانا

سوال: علیزہ ناصر سوال کرتی ہیں کہ کیا نبی علیہ السلام کی تعظیم ضروری ہے اور کیا سارے پیغام الٰہی انہوں نے پہنچائے؟ میرے بہنوئی یہ کہتے ہیں کہ گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ کا پیغام حق نہیں پہنچایا (معاذ اللہ) اس لئے حضور ﷺ دنیا میں تشریف لائے۔ کیا یہ عقیدہ درست ہے؟ اگر نہیں تو ایسا کہنے والے کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟

جواب: نبی علیہ السلام کی تعظیمِ فرض عین بلکہ اصلِ تمام فرائض ہے، کسی نبی علیہ السلام کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے۔

اور رہا سوال پیغام الٰہی پہنچانے کا تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر بندوں کیلئے جتنے احکام نازل فرمائے انہوں نے وہ سب پہنچا دیئے جو یہ کہے کہ کسی حکم کو نبی علیہ السلام نے چھپا رکھا تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے نہ پہنچایا وہ کفر ہے۔

احکام تبلیغیہ میں انبیاء علیہم السلام سے سہو ونسیان محال ہے۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ آپ کے بہنوئی کے عقائد غلط اور حد کفر تک پہنچ چکے ہیں وہ ان سے توبہ کریں۔

کرامت و استدراج کا فرق

سوال: رشنا علی سوال کرتی ہیں کہ ولیوں سے خلاف عادت کوئی بات ظاہر ہو تو اسے کرامت کہا جاتا ہے۔ جب کہ دیکھا یہ گیا ہے کہ آج کے نقلی و جعلی پیر و فقیر سے کوئی ایسی بات صادر ہو جائے تو اسے بھی کرامت کہہ دیتے ہیں، اگر چہ اس کے عقائد کافرانہ ہوں کیا ایسا کہنا درست ہے؟

جواب: رشنا بی بی آپ کے سوال کے جواب کیلئے سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ کرامت، معجزہ، استدراج وغیرہ کسے کہا جاتا ہے۔

ارھاص: نبی علیہ السلام سے جو بات خلافِ عادت قبل نبوت ظاہر ہو اس کو ارھاص کہتے ہیں۔

معجزہ: نبی علیہ السلام سے جو بات خلافِ عادت بعد نبوت ظاہر ہو اس کو معجزہ کہتے ہیں۔

کرامت: ولی سے جو ایسی بات صادر ہو اس کو "کرامت" کہتے ہیں۔

معونت: عام مومنین سے جو صادر ہو اسے "معونت" کہتے ہیں۔

استدراج: بیباک فجار یا کفار سے جو ان کے موافق ظاہر ہو اس کو استدراج کہتے ہیں۔

اھانت: اور ان کے خلاف ظاہر ہو تو "اہانت" ہے۔

لہٰذا ایسے جعلی فقیر سے خلافِ عادت بات واقع ہونے کو کرامت نہیں کہتے۔

انبیاء کرام علیھم السلام کی حیات

سوال: عروبہ مشتاق سوال کرتی ہیں کہ میرے دادا ابا کہتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام قبروں میں اسی طرح رہتے ہیں جس طرح زندہ زمین پر رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ کھاتے پیتے بھی ہیں کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جی ہاں! مندرجہ بالا عقیدہ الحمد للہ درست و صحیح ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح بحیات حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں، جہاں چاہتے آتے جاتے ہیں، تصدیق وعدۂ الٰہیہ کیلئے ان کو ایک آن کیلئے موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہو گئے۔

ان کی حیات، حیاتِ شہداء سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ فلہٰذا شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا۔ ان

کی بی بی (زوجہ) بعد عدت نکاح کر سکتی ہے۔ بخلاف انبیاء علیہم السلام کے وہاں یہ جائز نہیں ہے۔ (کہ انبیاء کرام زندہ ہیں)۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، صفحہ ۱۰)

محبت رسول، ایمان کی اصل ھے

سوال: کیا حضور ﷺ کی محبت کے بغیر کوئی ایمان والا ہو سکتا ہے؟

جواب: حضور ﷺ کی محبت مدارِ ایمان بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے۔ جب تک حضور ﷺ کی محبت، ماں باپ، اولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو۔ آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ حضور ﷺ کی اطاعت عین اطاعت الٰہی ہے۔ اطاعت الٰہی بے طاعت حضور ﷺ ناممکن ہے۔ یہاں تک کہ آدمی اگر فرض نماز میں ہو اور حضور ﷺ اسے یاد فرمائیں تو فوراً جواب دے اور حاضر خدمت ہو اور یہ شخص کتنی ہی دیر تک حضور ﷺ سے کلام کرے بدستور نماز میں ہے۔ اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں۔

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ ﷺ

تعظیم رسول ﷺ بعد وصال

سوال: کیا سرکار ﷺ کی تعظیم وصالِ ظاہری کے بعد بھی ہے؟ یا صرف حیاتِ ظاہری تک تھی؟

جواب: حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر جس طرح اس وقت تھی کہ حضور ﷺ اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے۔ اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے۔ جب حضور ﷺ کا ذکر آئے تو بکمال خشوع و خضوع و انکسار باادب سنے اور نام پاک سنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

اللهم صلى على سيدنا و مولانا محمد معدن الجود و الكرم و اله الكرام و صحبه العظام و بارك و سلم

اور حضور ﷺ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نام پاک لکھے تو اس کے بعد ﷺ لکھے۔ بعض لوگ براہِ اختصار "صلعم"، "ؐ"، لکھتے ہیں۔ یہ محض ناجائز و حرام ہے اور محبت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل و اصحاب مہاجرین:

انصار وجمیع متعلقین ومتوسلین سے محبت رکھے اور حضور ﷺ کے دشمنوں سے عداوت رکھے۔

اگر چہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ کے ہی کیوں نہ ہوں اور جو ایسا نہ کرے وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کی محبت میں اپنے سب عزیزوں، قریبیوں، باپ، بھائیوں اور وطن کو چھوڑا۔

اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ورسول ﷺ سے بھی محبت ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی الفت۔ ایک کو اختیار کریں کہ ضدیں جمع نہیں ہوسکتی۔ چاہے جنت کی راہ اختیار کی جائے یا جہنم کی۔

نیز علامت محبت یہ ہے کہ شانِ اقدس ﷺ میں جو الفاظ استعمال کئے جائیں، ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں، کوئی ایسا لفظ جس میں کم تعظیمی کی بو بھی ہو، کبھی زبان پر نہ لائے۔ اگر سرکار ﷺ کو پکارے تو نام پاک کے ساتھ ندا نہ کرے کہ یہ جائز نہیں بلکہ یوں کہے، یا نبی اللہ، یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ ﷺ۔

جانِ ایمان ہے محبت تیری جانِ جاناں
جس کے دل میں یہ نہیں خاک مسلماں ہوگا

اگر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلہ سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ کھڑا ہوکر سر جھکائے ہوئے صلوٰۃ وسلام عرض کرے۔ بہت قریب نہ جائے اور نہ ادھر ادھر دیکھے، اور خبردار! خبردار! آواز کبھی بلند نہ کرنا کہ عمر بھر کا کیا دھرا اکارت جائے اور محبت کی نشانی یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ کے اقوال وافعال، احوال، لوگوں سے دریافت کرے اور ان کی پیروی کرے۔ (بہارِ شریعت، صفحہ ۱۲، حصہ اول)

خالق کل کے نائب اکبر

سوال: کیا سرکار ﷺ اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں؟

جواب: حضور اقدس ﷺ اللہ ﷻ کے نائب مطلق ہیں، تمام جہان حضور ﷺ کے تحتِ تصرف کردیا گیا۔ جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں اور جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنت سے محروم ہے۔ تمام زمین ان کی ملک ہے، تمام جنت ان کی

جاگیر ہے، ملکوت السمٰوات والارض حضور ﷺ کے زیر فرمان، جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس ﷺ میں دے دی گئیں۔ رزق، خیر، ہر قسم کی عطائیں حضور ﷺ ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔

دنیا و آخرت حضور ﷺ کی عطا کا ایک حصہ ہے، احکام شرعیہ حضور ﷺ کے قبضہ میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کیلئے جو چاہیں حلال فرمادیں اور فرض چاہیں معاف فرمادیں۔

آقا ﷺ کی اس صفت اعلیٰ کے بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے　　باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا　　خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

انبیاء کرام علیهم السلام کی توهین کے الفاظ کهنا

سوال: عرشیہ جلیس حسن سوال کرتی ہیں کہ میری دوست نے پچھلے دنوں ایک درس قرآن میں شرکت کی۔ اس درس قرآن میں درس دینے والی خاتون نے حضرت آدم علیہ السلام کے خلد سے اتارے جانے کو اس شعر سے تعبیر کیا۔

بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے (معاذ اللہ)

اور مزید کہا کہ ایک عزت سے نکلنا ہوتا ہے اور دوسرا اس شعر کے مصداق۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے لغزشیں واقع ہوئیں کہ اس کا اس طرح ذکر کرنا درست ہے اور ایسا کہنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں ان کا ذکر تلاوت قرآن اور روایت حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے۔

وہ اس کے پیارے بندے ہیں، اپنے رب تعالیٰ کے لئے جس قدر چاہیں تواضع فرمائیں، دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا اور خود ان کا اطلاق کرے گا تو مردود بارگاہ ہوگا۔ پھر ان کے یہ افعال جن کو ذلت و لغزش سے تعبیر کیا جائے۔ ہزار ہا حکم و مصالح (مصلحت) پر مبنی، ہزار ہا فوائد و برکات کے مثمر ہوتے ہیں۔

ایک لغزش آدم علیہ الصلوٰۃ السلام کو دیکھئے اگر وہ نہ ہوتی تو جنت سے نہ اترتے، دنیا آباد

نہ ہوتی، نہ کتابیں اترتی نہ رسول علیہم السلام آتے، نہ جہاد ہوتے، لاکھوں کروڑوں ثوابات کے دروازے بند رہتے، ان سب کا فتح باب ایک لغزش آدم کا نتیجہ مبارک کا ثمرہ طیبہ ہے۔

بالجملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی لغزش من وتو کس شمار میں ہیں، صدیقین کی حسنات سے افضل واعلیٰ ہے۔ (حسنات الابرار سیئات المقربین)۔ (بہار شریعت، صفحہ ۱۳)

ایسا کہنے والی کافر ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں ادنیٰ سی تنقیص بھی کفر ہے۔ جب کہ مندرجہ بالا عبارت صریح وسخت بے ادبی پر مشتمل ہے۔ نہایت ضروری امر یہ ہے کہ ایسے درس قرآن وغیرہ کی محفلوں میں شرکت سے اپنے آپ کو کوسوں دور رکھیں کہ ان وعظ کرنے والیوں کے اپنے دین وایمان کا کچھ پتہ نہیں ہوتا اور یہ دوسروں کے دین وایمان کے بھی درپے ہوتی ہیں۔

شفاعت کبریٰ کیا ھے؟

سوال: زرمین ابوبکر سوال کرتی ہیں کہ شفاعت کبریٰ کیا حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے؟

جواب: قیامت کے دن مرتبۂ شفاعت کبریٰ حضور ﷺ کے خصائص سے ہے کہ جب تک حضور ﷺ فتح باب شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو مجالِ شفاعت نہ ہوگی، بلکہ حقیقتاً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں۔ حضور ﷺ کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ ﷻ کے حضور مخلوقات میں صرف حضور ﷺ شفیع ہیں اور یہ شفاعت کبریٰ مومن، کافر، مطیع، عاصی سب کیلئے ہے کہ وہ انتظار حساب جو سخت جانگزا ہوگا۔ جس کیلئے لوگ تمنائیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیئے جاتے، اور اس انتظار سے نجات پاتے، اس بلا سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور ﷺ کی بدولت ملے گا جس پر اولین وآخرین، موافقین ومخالفین، مومنین وکافرین، سب حضور ﷺ کی حمد کریں گے۔ اسی کا نام ''مقام محمود'' ہے۔

شفاعت کی اور اقسام بھی ہیں، مثلاً بہتوں کو بلاحساب جنت میں داخل فرمائیں گے، جن میں چار ارب نوے کروڑ کی تعداد معلوم ہے۔ اس سے بہت زائد اور ہیں جو اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ کے علم میں ہیں۔ بہتیرے وہ ہوں گے جن کا حساب ہو چکا ہے اور مستحق جہنم ہو چکے ان کو جہنم سے بچائیں گے اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے اور بعضوں

کے درجات بلند فرمائیں گے اور بعضوں سے تخفیف عذاب فرمائیں گے۔

ہر قسم کی شفاعت حضور ﷺ کیلئے ثابت ہے۔ شفاعت بالوجاہۃ، شفاعت المحبت، شفاعت بالاذان ان میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

انبیاء و رسل علیہم السلام کا مقام

سوال: طیبہ ابوبکر سوال کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو افضل الانبیاء علیہم السلام کہا جاتا ہے، کیا اللہ ﷻ کے ہاں تمام نبیوں اور رسولوں علیہم السلام کا مرتبہ یکساں نہیں ہے؟

جواب: ہر نبی اور رسول علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے ہاں خاص مقام اور مرتبہ ہے۔ مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء علیہم السلام کو رتبے کے لحاظ سے اعلیٰ اور ارفع کیا اور فضیلت دی ہے۔ مرتبے میں سب سے اعلیٰ و افضل "حضور محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، آپ ﷺ تمام انبیاء کرام علیہ السلام کے سردار اور تاجدار ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد درجہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ ان کے بعد درجہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ ان کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور ان کے بعد حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درجہ ہے۔

باقی انبیاء علیہم السلام فضیلت کے لحاظ سے ان پانچوں انبیاء علیہم السلام کے درجات کے بعد ہیں۔ ان پانچوں حضرات کو مرسلین اولوالعزم کہا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "یہ رسول علیہم السلام ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جس کے درجوں کو بلند کیا۔ (بقرہ ۲۵۳)

لواء الحمد کیا ہے؟

سوال: آفرین سوال کرتی ہیں کہ لواء الحمد کسے کہتے ہیں؟

جواب: حضور اقدس ﷺ کو اللہ ﷻ مقام محمود عطا فرمائے گا کہ تمام اولین و آخرین حضور ﷺ کی حمد و ستائش کریں گے۔ حضور اقدس ﷺ کو ایک جھنڈا مرحمت ہوگا۔ جس کو لواء الحمد کہتے ہیں۔

تمام مومنین حضرت آدم علیہ السلام سے آخر تک سب اسی کے نیچے ہوں گے۔

(بہار شریعت صفحہ ۲۲ جلد اول)

☆ ☆ ☆

باب نمبر ۲:

ملائکہ (فرشتے)

فرشتوں کی پیدائش

سوال: زہرہ سوال کرتی ہیں کہ اللہ ﷻ نے فرشتوں کو کس چیز سے پیدا فرمایا ہے؟ اور کیا فرشتوں سے گناہ سرزد ہو سکتے ہیں؟

جواب: فرشتے اجسام نوری ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں

وہ وہی کرتے ہیں جو حکم الٰہی ہے، خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ قصداً، نہ سہواً، نہ خطأ، وہ اللہ کے معصوم بندے ہیں ہر قسم کے صغائر و کبائر گناہ سے پاک ہیں۔

فرشتوں کے کام

سوال: معصومہ شبیر احمد سوال کرتی ہیں کہ فرشتوں کو اللہ ﷻ نے کن کاموں پر معمور فرمایا ہے؟

جواب: ان کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں۔ بعض کے ذمہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں وحی لانا، کسی کے متعلق پانی برسانا، کسی کے متعلق ہوا چلانا، کسی کے متعلق روزی پہنچانا، کسی کے ذمہ ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانا، کسی کے متعلق بدنِ انسان کے اندر تصرف کرنا، کسی کے متعلق انسان کے دشمنوں سے حفاظت کرنا، کسی کے متعلق ذاکرین کا مجمع تلاش کر کے اس میں حاضر ہونا، کسی کے متعلق انسان کے نامۂ اعمال لکھنا، بہتوں کا دربارِ رسالت میں حاضر ہونا، کسی کے متعلق سرکار ﷺ کی بارگاہ میں مسلمانوں کا صلوٰۃ و سلام پہنچانا، بعضوں کے متعلق مُردوں سے سوال کرنا، کسی کے ذمہ روح قبض کرنا، بعضوں کے ذمہ عذاب کرنا، کسی کے متعلق صور پھونکنا، اور ان کے علاوہ اور بہت سے کام ہیں جو ملائکہ انجام دیتے ہیں۔

فرشتوں کی تعداد

سوال: ذوبار یہ وقار سوال کرتی ہیں کہ فرشتوں کی تعداد کیا ہے؟

جواب: ان کی تعداد وہی جانے جس نے ان کو پیدا کیا اور اس کے بتائے سے اس کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ، چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ جبرائیل، میکائیل واسرافیل وعزرائیل علیہم السلام اور یہ سب ملائکہ پر فضیلت رکھتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، صفحہ ۱۳، حصہ اول)

کسی کو عزرائیل یا منکر نکیر کہنا

سوال: طارم نایاب سوال کرتی ہیں کہ ایک آفس میں جاب کرتی ہوں، آفس کا (Peon) چپڑاسی کافی کرخت شکل کا ہے۔ اکثر لوگ اسے کبھی منکر نکیر (علیہ السلام) سے تعبیر کرتے ہیں (معاذ اللہ) اور اگر کبھی باس کی طرف سے کوئی اچانک پیغام لے کر آجائے تو اسے عزرائیل (علیہ السلام) کہا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر ''تم عزرائیل کی طرح بے وقت ہی نازل ہوتے ہو''۔ (معاذ اللہ) کیا اس طرح کے کلمات کہنا درست ہے کہ جس میں فرشتوں کی شان میں گستاخی کا پہلو نکلتا ہے؟

جواب: کسی بھی فرشتے کیساتھ ادنیٰ گستاخی کفر ہے۔ جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا مبغوض کو دیکھ کر کہتے ہیں ملک الموت یا عزرائیل آگیا یہ قریب بکلمہ کفر ہے۔ (بہارِ شریعت)

چنانچہ اسی طرح کسی انسان کی صورت وشکل کی کرختگی وغیرہ کو ملک الموت یا دیگر فرشتوں سے تعبیر کرنا کفر ہے۔ ایسے کلمات مذاق میں بھی نہ کہے جائیں اور نوکر وچپڑاسی وغیرہ کو اپنے سے کمتر، حقیر نہ سمجھیں کہ اللہ عزوجل کے نزدیک عہدے اور شکل وصورت کی قطعی اہمیت نہیں بلکہ بارگاہِ عالی میں انسان کا تقویٰ اسے بلند مرتبے پر فائز کرتا ہے۔

☆......☆......☆
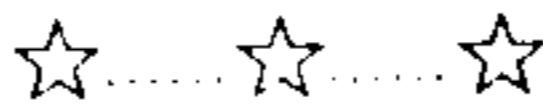
باب نمبر۴:

تقدیر و قسمت

قسمت اور تقدیر کیا ھے؟

سوال: عائدہ نورالحسن سوال کرتی ہیں کہ مجھے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات قرآن و حدیث کی روشنی میں عنایت فرمائیں۔

(i) عموماً کوئی شخص تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ کامیاب کرتا ہے لیکن بعض دفعہ باوجود کوشش کے بھی انسان منزلِ مقصود سے محروم رہتا ہے اور آخر کار قسمت اور تقدیر کا معاملہ آجاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کی قسمت میں تعلیم نہیں تھی وغیرہ۔

(ii) قسمت اور تقدیر کی وضاحت کریں کہ کہاں تک انسان کے بس میں ہے کہاں تک انسان کے بس سے باہر ہے کیونکہ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میرے حکم کے بغیر پتہ بھی نہیں ہلتا''۔ اور دوسری جگہ قاتل اور زانی کیلئے قصاص اور کوڑوں کی سزا کا حکم ہے، حالانکہ خدائے قدوس نے جیسے اور جس جگہ موت لکھی ہے اسی طریقے اور جگہ پر آئے گی۔ جب تقدیر میں لکھا ہے کہ زید، عمرو کے ہاتھ سے مارا جائے گا اور فلاں کا فلاں کے ہاتھ سے نقصان ہوگا تو پھر جزا اور سزا کا کیا معنی اور بہتر تعلیم حاصل کرنا اور بلند مقام پر فائز ہونے کیلئے کوشش کیسی، اس کی قسمت میں ہوگی تو مل جائے گی؟

جواب: تقدیر کا معاملہ ایسا ہے کہ اس پر ایمان لانا فرض ہے اور اس میں بحث کرنا اور کرید کرنا سخت منع ہے۔ عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو تقدیر میں لکھ دیا ہم وہی کرنے پر مجبور ہوگئے۔ نہ وہ لکھتا نہ ہم یہ کام کرتے یہ خیال غلط ہے بلکہ تقدیر کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات قدیم ہیں اور اس کا علم بھی قدیم ہے۔ وہ جانتا تھا اور جانتا ہے کہ میں دنیا اور اس میں یہ یہ چیزیں اور اتنے انسان پیدا کروں گا وہ یہ یہ کام کریں گے وغیرہ۔ کوئی ایسی چیز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علم سے باہر ہو۔ لہٰذا اپنے اس علم کے مطابق لوحِ محفوظ پر لکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ کا علم غلط نہیں ہوسکتا۔ جو اس نے جانا صحیح جانا اور انسان وہی کرتا ہے

جس کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے جانتا ہے اور جو اس نے لکھا ہے اس کا مقصد یہ ہوا کہ انسان جو کچھ کرتا ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ "چونکہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا میں کرتا ہوں" بلکہ اللہ تعالیٰ اگر نہ لکھتا جب بھی یہ انسان ایسا ہی کرتا اس کے اعمال کو اس کے کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے جانتا تھا، لہٰذا انسان نہ اللہ تعالیٰ کے علم کی وجہ سے یہ کرتا ہے نہ لکھنے کی وجہ سے۔ اس امر کے سمجھنے کیلئے یہ مثال دی جاتی ہے۔ کوئی شخص کسی ڈاکٹر سے معائنہ کرائے ڈاکٹر اس کے حالات دیکھ کر یہ بتادے کہ اس مریض پر آئندہ دل کا دورہ پڑ جائے گا یا فالج گر جائے گا۔ اس کے کچھ دن بعد جیسا ڈاکٹر نے کہا تھا ویسا ہو گیا تو کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ ڈاکٹر نے کہا تھا اس لئے یہ بیماری ہو گئی اگر نہ کہتا تو نہ ہوتی۔ ڈاکٹر کا علم ظنی ہے اس کے خلاف بھی ہو سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے علم میں غلطی کا شائبہ بھی نہیں ہو سکتا۔ (یہاں تک تقدیر کی وضاحت ہوئی)۔

انسان کو خود یہ معلوم نہیں اس کی تقدیر میں کیا لکھا ہے، لہٰذا یہ تقدیر کا مکلف نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کا مکلف ہے۔ اسے حکم دیا گیا کہ نیکی کے کام کرو برائی سے بچو قتل نہ کرو، زنا نہ کرو وغیرہ۔ اس نے قتل کیا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کیا لہٰذا مجرم ہوا۔

قاتل یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ تقدیر میں ایسا ہی لکھا تھا لہٰذا میری کوئی خطا نہیں۔ اس لئے کہ تمہیں یہ معلوم ہی نہ تھا کہ میرے ہاتھ سے فلاں شخص قتل ہوگا لہٰذا تم اس کے مکلف نہ تھے اور جس چیز کے مکلف تھے اس کے حکم کے خلاف کیا اور یہ جرم ہے۔

انسان کو یہ حکم دیا کہ وہ دنیاوی اسباب کو کام میں لائے، اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرے اور ممنوعات سے اپنے آپ کو بچائے، اللہ تعالیٰ سے کامیابی کی امید رکھے اور ناکام ہونے کی صورت میں اپنی کوشش کو کوتاہی سمجھے اور راضی بہ رضائے الٰہی ہو کر خاموشی اختیار کرے یہ نہ کرے کہ تقدیر پر بھروسہ کرے اسباب کو چھوڑ دے یا یہ کہ اسباب پر عمل کرے اور تقدیر کے متعلق زبان درازی کرے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ "اونٹ کو رسی سے باندھ کر اللہ تعالیٰ پر توکل کریں یا کہ کھلا چھوڑ کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں"۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "اونٹ کو باندھ دو پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو"۔ یعنی اسباب کو ترک کر دینا عقل کے خلاف

ہے۔ (وقار الفتاویٰ، صفحہ 339-338 جلد اول)

تقدیر کا لکھا

سوال: تمثین فضل الحق سوال کرتی ہیں کہ: (i) تقدیر کیا ہے؟ (ii) تقدیر کو اللہ تعالیٰ نے جو بری یا بھلی پیدا فرمائی تو اس میں کیا کیا لکھا ہوتا ہے؟ (iii) کیا چوری کرنا، زنا کرنا، قتل کرنا، کسی کا گھر جلانا، کسی سے محبت کرنا وغیرہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے؟ (iv) کیا تقدیر بدل سکتی ہے تو اس کے پیدا ہوتے ہی کیوں اللہ تعالیٰ اچھی اور بری تقدیر بنا دیتا ہے۔ جب کہ وہ اچھی اور بری باتیں پہچاننے کی عقل نہیں رکھتا ہے؟

جواب نمبر ۱: اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے موافق ہر بھلائی، برائی کو مقدر فرما دیا ہے اسے ''تقدیر'' کہتے ہیں۔

نمبر ۲: انسان کو جو کچھ نفع نقصان پہنچنے والا ہے اور وہ جو کچھ اچھائی برائی کرنے والا تھا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوحِ محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے۔ یہ نہیں کہ جیسا لکھ دیا گیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا لکھا گیا۔

نمبر ۳: چوری اور زنا وغیرہ انسان اپنے اختیار سے کرتا ہے اور اس فعل کے کرنے کی قدرت منجانب اللہ ہوتی ہے۔ اسی لئے اس فعل پر انسان سے مواخذہ ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ انسان نہ تو ''مجبورِ محض ہے اور نہ مختارِ کل''۔

نمبر ۴: رہا سوال یہ کہ تقدیر بدل سکتی ہے یا نہیں تو اس سوال کو مندرجہ ذیل تقدیر کی اقسام سے سمجھنا آسان ہے۔

تقدیر کی تین قسمیں ہیں۔ (i) مبرم حقیقی۔ (ii) معلق محض۔ (iii) معلق شبیہ بہ مبرم۔

ان میں مبرم حقیقی کا بدلنا ناممکن ہے اور معلق محض اکثر اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی دعاؤں سے ٹل جاتی ہے اور معلق شبیہ بہ مبرم تک صرف خاص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ ایک چیز کا کسی انسان کیلئے نہ ملنا اگر مبرم حقیقی میں سے ہے تو کوشش کرنے پر نہیں مل سکتی ہے اور اگر قضائے مبرم حقیقی نہ ہو تو ذکر و اذکار یا بزرگوں کی دعاؤں سے مل سکتی ہے۔ اور آنے والی بلا ٹل سکتی ہے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے "ان الدعاء یرد القضاء" یعنی بیشک دعا قضا (تقدیر) کو ٹال دیتی ہے۔

نمبر ۵: انسان پیدا ہونے کے بعد جو کچھ نیکی اور بدی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پیدا ہونے سے بہت پہلے ازل ہی میں اپنے علم سے وہ سب کچھ لکھ چکا ہے۔ تقدیر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے۔ ان میں زیادہ غور و فکر کرنا سبب ہلاکت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مسئلے میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے تو کسی اور کی کیا حقیقت ہے۔

تقدیر حق ہے، اس کے انکار کرنے والے کو سرکار ﷺ نے اس امت کا "مجوس" بتایا ہے۔

(فتاویٰ فیض الرسول، صفحہ نمبر 6-7 جلد اول، کتاب العقائد)

تقدیر پر ایمان لانا

سوال: ذوبیہ اکرام سوال کرتی ہیں کہ کیا تقدیر پر ایمان لانا ایمان کیلئے ضروری ہے کیا اس کا انکار کرنے والا کافر ہوگا؟

جواب: جی ہاں! تقدیر پر ایمان لانا ایمان کیلئے ضروری ہے اور تقدیر کا انکار بندے کو ایمان سے خارج کر دیتا ہے اس لئے مسئلہ تقدیر بڑا نازک ہے، کسی صورت میں اللہ تعالیٰ سے شکوہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ تقدیر کے منکر کے ساتھ تعلقات رکھنا بھی درست نہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا "تقدیر کے منکر اس امت کے مجوس (آگ پوجنے والے) ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھو۔ (ابوداؤد شریف، بہشتی زیور صفحہ ۵۲۹)

تقدیر پر بحث و مباحثہ

سوال: عائشہ محمود خان سوال کرتی ہیں، ہم دوستوں کے درمیان یوں ہی باتوں میں تقدیر کی بحث چل پڑی اور یہ بحث کافی سنگین صورتحال اختیار کر گئی، چند دوستوں نے کہا کہ تقدیر کے معاملے میں بحث نہیں کرنی چاہئے کیا تقدیر پر بحث کرنا درست ہے؟

جواب: تقدیر کے امور کو ہر وقت زیر بحث بنائے رکھنا ہلاکت و بربادی کی دلیل ہے، اس

لئے علماء نے اس پر بے جا بحث کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (سنی بہشتی زیور، صفحہ ۵۹۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار ﷺ تشریف لائے اور ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اس وقت تقدیر پر بحث و تکرار کر رہے تھے تو سرکار ﷺ کا چہرہ مبارک غیظ و غضب و ناراضگی کی وجہ سے انار کے دانے کی طرح سرخ ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ کیا میں یہی بات تمہارے پاس دے کر بھیجا گیا ہوں تم سے پہلے لوگوں نے جب تقدیر میں بحث کی وہ ہلاک ہو گئے، میں تمہیں قسم دے کر منع کرتا ہوں میں تمہیں قسم دے کر منع کرتا ہوں تقدیر میں بحث نہ کرنا۔ (ترمذی شریف)

چنانچہ آپ کا فعل صریح احکام کی خلاف ورزی ہے۔ ایسے معاملات (تقدیر) میں بحث کرنا درست عمل نہیں ہے۔

☆.....☆.....☆

باب نمبر۵:

برزخ وقیامت

عالم برزخ کیا ھے؟

سوال: ذنیرہ احمد سوال کرتی ہیں کہ عالم برزخ کسے کہتے ہیں؟ اور کیا اس میں تمام لوگوں کو جانا ہوگا؟

جواب: دنیا اور آخرت کے درمیان ایک عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں۔ مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام انس وجن کو حسب مراتب اس میں رہنا ہوگا اور وہ عالم اس دنیا سے بہت بڑا ہے۔ دنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ بچے کو۔ برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول)

زندگی مقرر ھے

سوال: کہکشاں حامد کہتی ہیں کہ میرے ماموں کی وفات پچھلے دنوں وسط شہر میں بم کے دھماکے کے باعث ہوگئی۔ میری نانی کو فقط یہی افسوس ہے کہ اگر میں اپنی چیزیں لینے نہ بھیجتی تو ماموں اس طرح حادثے کے نذر نہ ہوتے۔ جب کہ میرا موقف یہ ہے کہ اگر ماموں گھر میں بھی ہوتے تب بھی انہیں موت آنی تھی۔ سوال یہ ہے کہ آیا میرا موقف درست ہے یا میری نانی کا؟

جواب: جواباً عرض ہے کہ آپ کا موقف درست ہے۔

ہر شخص کی جتنی زندگی مقرر ہے اس میں نہ زیادتی ہوسکتی ہے نہ کمی، جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے اس وقت عزرائیل علیہ السلام قبض روح کے لیے آتے ہیں۔ (بہارِ شریعت)

لہٰذا یہ کہنا درست نہیں کہ فلاں جگہ نہ جاتے تو موت نہ آتی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی موت کا ایک دن اور وقت معین کر رکھا ہے اور موت اسی مقررہ دن اور وقت پر آئے گی۔

مرنے کے بعد روح اور جسم کا تعلق

سوال: اقصیٰ ارسلان سوال کرتی ہیں کیا مرنے کے بعد انسان کے جسم اور روح ...

درمیان تعلق ہوتا ہے؟

جواب: مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدنِ انسانی کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ اگر چہ روح بدن سے جدا ہوگئی مگر بدن پر جوگزرے گی روح ضرور اس سے آگاہ و متاثر ہوگی۔ جس طرح حیاتِ دنیا میں ہوتی ہے بلکہ اس سے زائد۔ دنیا میں ٹھنڈا پانی، سرد ہوا، نرم فرش، لذیذ کھانا یہ سب باتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں مگر راحت و لذت روح کو پہنچتی ہے اور اس کے برعکس بھی جسم ہی پر وارد ہوتے ہیں اور کلفت و اذیت روح پاتی ہے۔ روح کے لیے خاص راحت والم کے الگ اسباب ہیں جن سے سرور یا غم پیدا ہوتا ہے۔ بعینہ یہی سب حالتیں برزخ میں ہیں۔

مرنے کے بعد روح کا مقام

سوال: سلویٰ آصف سوال کرتی ہیں کہ مسلمان کی روح مرنے کے بعد کہاں ہوتی ہے۔ کیا تم مسلمانوں کی روحیں یکساں مقام رکھتی ہیں، نیز کافروں کی روحیں کہاں ہوتی ہیں؟

جواب: مرنے کے بعد مسلمان کی روح حسبِ مراتب مختلف مقامات میں رہتی ہیں۔ بعض کی قبر پر، بعض کی چاہِ زم زم شریف میں، بعض کی آسمان و زمین کے درمیان، بعض کی پہلے دوسرے ساتویں آسمان تک اور بعض کی آسمانوں سے بھی بلند اور بعض کی روحیں زیرِ عرش قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں۔ مگر کہیں ہوں اپنے جسم سے ان کا تعلق بدستور رہتا ہے۔ جو کوئی قبر پر آئے اسے دیکھتے ہیں۔ پہچانتے ہیں، اس کی بات سنتے ہیں۔

روح کا دیکھنا قبر ہی سے مخصوص نہیں بلکہ اس کی مثال حدیث میں یہ فرمائی کہ ایک طائر (پرندہ) پہلے قفس میں بند تھا اور اب آزاد کر دیا گیا۔

ائمہ کرام فرماتے ہیں:

ان النفوس القدسیہ اذ تجردت عن العلائق البدنیہ اتصلت بالملاء الاعلی وتریٰ وتسمع الکل کالمشاھد۔

بیشک پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں تو عالمِ بالا سے مل جاتی ہیں اور سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں حاضر ہیں۔

حدیث میں فرمایا: ''جب مسلمان مرتا ہے تو اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے''۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''روح را قرب و بُعد مکانی یکساں راست''۔ (روح کے لیے دور و نزدیک اور مکاں کی حیثیت نہیں رہتی)

کافروں کی خبیث روحیں بعض کی ان کے مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں۔ بعض کی چاہ برہوت میں کہ یمن میں ایک نالا ہے۔ بعض کی پہلی دوسری ساتویں زمین تک، بعض کی اس کے بھی نیچے سجین میں اور وہ کہیں بھی ہو جو اس کی قبر پر یا مرگھٹ پر گزرے اسے دیکھتے، پہچانتے، بات سنتے ہیں، مگر کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں کہ قید ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، صفحہ ۱۴ تا ۱۵)

قیامت کی نشانیاں

سوال: سیمن فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ میری دادی اکثر کہتی ہیں کہ قیامت کی کئی نشانیاں ظاہر ہوچکیں اب قیامت قریب ہی ہے۔ کیا قیامت کی نشانیاں ظاہر ہوگئی ہیں، نیز یہ بھی بتائیں کہ قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟

جواب: بے شک زمین و آسمان اور جن و انس و ملک سب ایک دن فنا ہونے والے ہیں صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیے ہمیشگی و بقا ہے۔ دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی جو کہ درج ذیل ہیں:

(۱)۔ علم اٹھ جائے گا یعنی علماء اٹھا لئے جائیں گے۔ یہ مطلب نہیں کہ علماء تو باقی رہیں اور ان کے دلوں سے علم محو کر دیا۔ (۲) جہل کی کثرت ہوگی۔ (۳) زنا کی زیادتی ہوگی اور اس بے حیائی کے ساتھ زنا ہوگا جیسے گدھے جفتی کرتے ہیں، بڑے چھوٹے کا لحاظ پاس نہ ہوگا۔ (۴) مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔ (۵) مال کی کثرت ہوگی۔ نہرِ فرات اپنے خزانے کھول دے گی یہ وہ سونے کے پہاڑ ہوں گے۔ (۶) دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انگارہ لینا، یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا۔ (۷) وقت میں برکت نہ ہوگی، یہاں تک کہ سال مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ہفتے کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن ایسا ہو جائے

گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہوگئی۔ یعنی بہت جلد جلد وقت گزرے گا۔ (۸) زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا کہ اس کو تاوان سمجھیں گے۔ (۹) علم دین پڑھیں گے مگر دین کیلئے نہیں (۱۰) گانے باجوں کی کثرت ہوگی وغیرہ وغیرہ۔

اس کے علاوہ بھی دیگر کئی نشانیاں ہیں یہاں بطورِ اختصار چند پیش کی گئی ہیں۔ یہ نشانیاں (قربِ قیامت) ظاہر ہوچکی ہیں۔ گناہوں کی کثرت، بدکاری کی کثرت عام ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ ہر دم توبہ و استغفار کرتا رہے اور اللہ عزوجل سے ہر دم پناہ و عافیت طلب کرتا رہے اور اپنے دین وایمان کی بقاوسلامتی کیلئے دعا گو رہے۔

مرنے کے بعد زندہ ہونا

سوال: تسکین ظفر سوال کرتی ہیں کہ مرنے کے بعد جسم کے اعضاء سب علیحدہ ہوجاتے ہیں، تو قیامت کے دن کس طرح اٹھیں گے کیا ان کو یکجا کردیا جائے گا؟

جواب: جسم کے اجزاء اگرچہ مرنے کے بعد متفرق ہوگئے اور مختلف جانوروں کی غذا بن گئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء کو جمع فرما کر قیامت کے دن اٹھائے گا، قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن، ننگے پاؤں، ناختنہ شدہ اٹھیں گے۔ کوئی پیدل، کوئی سوار اور ان میں بعض تنہا سوار ہوں گے اور کسی سواری پر دو، کسی پر تین، کسی پر چار کسی پر دس ہوں گے۔ کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدانِ حشر کو جائے گا کسی کو ملائکہ کرام گھسیٹ کر لے جائیں گے، کسی کو آگ جمع کرے گی۔ یہ میدانِ حشر ملک شام کی زمین پر قائم ہوگا۔

(بہارِ شریعت، جلد ۱، صفحہ ۱۹)

باب نمبر ٦:

وضو کا بیان

قرآن سے وضو کے فرائض کا ثبوت

سوال: قرآن پاک کی کس آیت سے وضو کے فرائض ثابت ہوتے ہیں؟

جواب: اللہ عزوجل قرآن مجید کی سورۃ المائدہ میں ارشاد فرماتا ہے:

''اے ایمان والو! جب تم نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ''۔ (کنزالایمان، مائدہ:٦)

حدیث مبارک میں ہے:

''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو قبول نہیں کرتا''۔

وضو پر بشارت کی حدیث پاک

سوال: آقا ﷺ کی امت کیلئے وضو کرنے کی بشارت کس حدیثِ مبارک سے ثابت ہے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن میری امت اس حال میں لائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ آثارِ وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے''۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں ہے کہ ''جہاں تک مومن کے وضو کا پانی پہنچے گا وہاں تک اس کو زیور پہنایا جائے گا''۔ (مسلم شریف، جلد اول، صفحہ ١٢٧)

وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

سوال: فائزہ کی عادت ہے کہ وضو کرنے سے پہلے، بسم اللہ شریف پڑھتی ہے۔ بسم اللہ شریف پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: وضو میں بسم اللہ شریف پڑھنا سنت ہے اور حدیث مبارک سے اس کی بڑی فضیلت ثابت ہے کہ

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ:
''جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہوگیا اور جس نے بغیر بسم اللہ کہے وضو کیا، اس کا اتنا ہی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا''۔ (دار قطنی، بیہقی)

وضو میں عضو دھونے کے معنی

سوال: عائشہ پوچھتی ہیں کہ کسی بھی عضو کے دھونے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصے پر کم از کم دو بوند پانی بہہ جائے، بھیگ جانے پر تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے اس سے وضو اور غسل ادا نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت، جلد ا، صفحہ ۸، حصہ دوم)

سر کا مسح کرتے ہوئے وضو ٹوٹ جانا

سوال: شمیم وضو کر رہی تھی کہ سر کا مسح کرتے ہوئے اس کا وضو ٹوٹ گیا؟ اب اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وضو کرنے کے درمیان اگر وضو ٹوٹ گیا تو پھر شروع سے وضو کرے یہاں تک کہ اگر چلو میں پانی لیا اور ہوا خارج ہوگئی تو یہ چلو کا پانی بیکار ہوگیا اس پانی سے کوئی عضو نہ دھوئے۔ بلکہ دوسرے پانی سے پھر وضو کرے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ا، صفحہ ۲۵۵، رضا فاؤنڈیشن)

اعضاء کو تین تین بار دھونا

سوال: عقیلہ کی آنکھ فجر کیلئے دیر سے کھلی اب اگر وہ ہر عضو تین تین بار دھوتی ہے تو نماز کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہے وہ کیا کرے؟

جواب: عقیلہ کو چاہئے کہ فرائض ہی کی تکمیل کرے اور وضو کے فرائض چار ہیں۔ (۱) چہرہ دھونا۔ (۲) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔ (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (۴) ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا۔

وضو میں دھونے کی حد

سوال: سائرہ بانو پوچھتی ہیں کہ وضو میں دھونے کی کیا حد ہے؟

جواب: شروع پیشانی سے یعنی جہاں سے بال جمنے کی ابتدا ہو۔ ٹھوڑی تک طول میں اور

عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک منہ ہے اس حد کے اندر جلد کے ہر حصے پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔ (بہار شریعت، جلد ا، صفحہ ۸، حصہ دوم)

وضو میں بھنوؤں کا دھونا

سوال: شاہدہ پوچھتی ہیں میری بھنویں بہت گھنی ہیں اور پانی جلد تک نہیں پہنچتا تو کیا اس طرح وضو ہو جائے گا۔

جواب: بھنوؤں کے بال گھنے ہوں کہ کھال بالکل دکھائی نہ دے تو جلد کا دھونا فرض نہیں لوں کو دھونا فرض ہے اور اگر بھنوؤں کے بال گھنے نہ ہوں تو جلد تک پانی پہنچانا فرض ہے۔

(بہار شریعت، جلد ا، صفحہ ۸، حصہ دوم)

وضو میں منہ دھوتے ہوئے سختی سے بند کرلینا

سوال: راحیلہ کی عادت ہے کہ منہ دھوتے ہوئے ہونٹوں کو سختی سے بھینچ لیتی ہے کیا اس طرح اس کا وضو ہو جائے گا؟

جواب: لبوں کا وہ حصہ جو عادتاً لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے اس کا دھونا فرض ہے کہ اگر کوئی خوب زور سے لب بند کرے کہ اس میں اس کا کچھ حصہ چھپ گیا کہ اس پر پانی نہ پہنچا تو وضو نہ ہوگا۔ (بہار شریعت، جلد ا، صفحہ ۸، حصہ دوم)

وضو میں ناک کی لونگ ہلانا

سوال: شازیہ ناک میں لونگ پہنتی ہے اور وہ لونگ کو ہٹا کر پانی نہیں پہنچاتی کیا اس صورت میں اس کا وضو ہو جائے گا؟

جواب: ناک میں لونگ پہنی ہوئی ہے تو لونگ ہٹا کر پانی بہانا فرض ہے ہاں اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں۔ (بہار شریعت، جلد ا، صفحہ ۸، حصہ دوم)

وضو میں آنکھیں زور سے بند کرلینا

سوال: نوشین وضو کرتے ہوئے آنکھیں زور سے بھینچ لیتی ہے اس طرح پانی آنکھوں پر صحیح طریقے سے نہیں پہنچتا ایسی صورت میں علماء کرام کیا فرماتے ہیں؟

جواب: منہ دھوتے وقت آنکھیں زور سے بھینچ لیں کہ پلک کے متصل ایک خفیف سی تحریر بند

ہوگئی اور اس پر پانی نہ بہا اور وہ عادتاً بند کرنے سے ظاہر ہوتی ہوں تو وضو ہو جائے گا۔ مگر ایسا نہیں کرنا چاہئے اور اگر کچھ زیادہ ڈھلنے سے رہ گیا تو وضو نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت، جلد ا، صفحہ ۹، حصہ دوم)

"منیہ" میں مذکور ہے کہ! "منہ اور آنکھیں چہرہ دھوتے وقت اتنی زور سے بند نہ کریں کہ کچھ حصہ پلک یا ہونٹ کا خشک رہ جائے"۔

چلو میں پانی لے کر کھنیوں تک گرانا

سوال: رضیہ کی عادت ہے کہ وہ وضو کا پانی چلو میں لے کر کہنیوں تک گرا لیتی ہے اس طرح پانی ہاتھوں میں ہر جگہ نہیں پہنچتا کیا اس طرح اس کا وضو ہو جائے گا؟

جواب: پانی چلو میں لے کر بہانے سے ہاتھوں کی بعض جگہیں سوکھی رہ جاتی ہیں جبکہ وضو میں ہر عضو پر دو بوند پانی پہنچنا فرض ہے لہٰذا وضو میں ہاتھ دھونے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ناخنوں سے لے کر کہنیوں تک اچھی طرح مل کر دھوئیں کہ ایک بھی بال سوکھا نہ رہ جائے۔ بالوں کی جڑوں پر پانی بہہ گیا لیکن کسی ایک بال کی نوک پر پانی نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت، جلد ا، صفحہ ۹، حصہ دوم)

لمبے ناخن اور وضو

سوال: کیا لمبے ناخنوں سے وضو پر کوئی اثر پڑے گا یا نہیں؟

جواب: لمبے ناخن کی وجہ سے پانی انگلیوں کے پوروں پر نہ پہنچے گا اور پوروں سے کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا فرض ہے لہٰذا اگر پانی نہ پہنچے تو وضو نہ ہوگا اور لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں لہٰذا ناخنوں کو کاٹ کر رکھنا چاہئے۔ ناخن بڑھانا اور نہ ترشوانا فطرتِ انسانی کے خلاف ہے۔ (شرح نور الایضاح، صفحہ ۲۲)

وضو میں کھنیوں پر پانی بھانا

سوال: صائمہ وضو کرتے وقت پانی کہنیوں سے بہانا شروع کرتی ہیں اور ناخنوں پر ختم کرتی ہیں اس صورت میں کیا ان کا وضو ہو جائے گا؟

جواب: وضو کا صحیح طریقہ تو یہ ہے کہ پوروں سے پانی بہانا شروع کیا جائے اور کہنیوں پر ختم کیا جائے۔ مذکورہ صورتحال میں وضو کیا جائے تو وضو تو ہو جائے گا لیکن پانی انگلیوں کی جانب سے ڈالنا سنت ہے اور اس میں سائنسی تحقیق یہ ہے کہ پوروں سے دھونا شروع کرتے ہیں تو

جراثیم انگلیاں کے پوروں سے ہٹ کر کہنیوں کی سمت چلے جائیں گے جبکہ اگر اس کے برعکس کیا جائے تو کہنیوں کے جراثیم انگلیوں کے پوروں میں جمع ہو جائیں گے جو صحت کیلئے مضر ہیں۔ اسی طرح ہندیہ، میں اور بدائع میں مذکور ہے کہ ''پانی انگلیوں کی جانب سے ڈالنا سنت ہے''۔ (ہندیہ، جلد ا، صفحہ ۸)

مسح کسے کہتے ہیں

سوال: شاہانہ سوال کرتی ہیں کہ مسح اصل میں کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسح کا مفہوم یہ ہے کہ تر ہاتھ مسح والی جگہ پر پھیرا جائے اگر دو تین بار مسح کیا تو یہ مسح کے بجائے دھونا شمار ہوگا اور ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (شرح نور الا یضاح، صفحہ ۴۷)

''ایک مرتبہ مسح کرنا سنت ہے''۔ (بدائع)

وضو میں مسح کرنا بھول جانا

سوال: مصباح وضو کے اندر مسح کرنا بھول گئی پھر اس کو اعضائے وضو کے خشک ہونے کے بعد یاد آیا تو اس نے صوفیہ سے پوچھا کہ مجھے وضو کے اعادہ کی ضرورت ہے یا محض مسح کرلوں؟ صوفیہ کہتی ہے کہ وضو ہرگز درست نہیں کیونکہ وضو کا ایک رکن باقی رہ گیا دوسرے اعضائے وضو کا پے در پے دھونا شرط ہے یعنی وضو اتنی دیر میں کیا کہ ہاتھ دھو رہی تھی تو منہ خشک ہو گیا یا پیر دھونے تک ہاتھ خشک ہو گیا۔ تو وضو نہ ہوا اس سلسلے میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں؟

جواب: بے شک چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے بغیر مسح کے وضو نہ ہوا مگر بعد میں جو مسح کیا اس سے فرض وضو ادا ہو گیا۔ جو نماز ایسے وضو سے پڑھی جائے ادا ہو جائے گی۔ وضو میں ترتیب شرط نہیں۔ کیونکہ وضو کی ترتیب سنت ہے یہ فوت ہو گئی۔ یونہی پے در پے دھونا بھی سنت ہے۔ کسی عذر سے وضو پے در پے نہ کیا تو خلاف سنت نہیں اور ظاہر ہے کہ بھولنا بھی عذر ہے البتہ ترتیب کی سنت فوت ہو گئی۔

''مراقی الفلاح'' میں ہے کہ ''وضو میں ترتیب سنت مؤکدہ ہے''۔ (صفحہ ۴۱)

سر کے نیچے لٹکے ہوئے بالوں کا مسح

سوال: ام حبیبہ سوال کرتی ہیں کہ کیا سر کے پیچھے لٹکے ہوئے بال (یعنی چوٹی) کا مسح

کرنے سے مسح ہو جائے گا؟

جواب: سر کے لٹکے ہوئے جو بال ہوتے ہیں ان پر مسح کرنے سے مسح نہیں ہوگا۔

(بہارِ شریعت، جلد ۱، حصہ دوم، صفحہ ۹)

لپ اسٹک ہٹائے بغیر وضو کرنا

سوال: رابعہ سوال کرتی ہیں کہ آج کل میک اپ کا رواج بدقسمتی سے عام ہو گیا ہے اور عورتیں لپ اسٹک کو ہٹائے بغیر وضو کر لیتی ہیں یہاں تک کہ لپ اسٹک لگی ہوئی ہو اور نماز تک پڑھ لیتی ہیں اس مسئلے میں علمائے کرام کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: مذکورہ چیزیں ناپاک ہیں تو ان کا جسم پر لگانا ہی جائز نہیں نماز میں جسم تو کیا کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا بھی ضروری ہے اور اگر پاک ہیں تو اگر یہ چیزیں چہرے کی رنگ اور ہیئت کو بدلتی ہیں تو اس کا استعمال مکروہ ہے۔ حتیٰ کہ تیمم کرنے والے کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ مٹی کو چہرے پر اس طرح نہ لگائے کہ جس سے ہیئت چہرہ متغیر ہو جائے۔ اگر ہونٹوں پر لپ اسٹک لگی ہو تو اس کو چھڑا کر نماز پڑھے۔ کیونکہ نماز میں لپ اسٹک لگانا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ نعیمیہ، صفحہ ۲۱)

مسکارا اور آئی لائنر چھڑائے بغیر وضو کرنا

سوال: شہناز کی آنکھوں پر مسکارا اور آئی لائنر لگا ہوا تھا اور اس نے ان کو چھڑائے بغیر وضو کیا کیا اس طرح اس کا وضو ہو جائے گا؟

جواب: آنکھوں پر مسکارا یا آئی لائنر لگا ہوا ہو تو اس کو چھڑا کر وضو کیا جائے کیونکہ اس کی تہہ آنکھوں پر یا پلکوں پر رہ جاتی ہے جس سے پانی وہاں تک نہیں پہنچتا۔ پلک کا ہر بال پورا دھونا فرض ہے اگر اس میں کیچڑ وغیرہ کوئی سخت چیز جم گئی ہو تو اس کو چھڑانا فرض ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد ۱، صفحہ ۹، حصہ دوم)

وضو میں تنگ انگوٹھی پہنے رہنا

سوال: ثناء اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں اتنی تنگ انگوٹھی پہنتی ہے کہ وضو کرنے میں پانی اس کے نیچے نہیں پہنچتا کیا اس صورت میں اس کا وضو ہو جائے گا؟

جواب: اگر چھلے یا انگوٹھیاں اتنی تنگ ہوں کہ پانی نیچے نہ بہے تو اتار کر دھونا فرض ہے اور

اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اگر ڈھیلے ہوں تو بے ہلائے بھی نیچے پانی بہہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔ اسی طرح کنگن، کڑے اور چوڑیوں کا بھی یہی حکم ہے۔ (بہار شریعت)۔ اسی طرح "طحطاوی" میں مذکور ہے کہ "اگر انگوٹھی تنگ ہو اور پانی نہ پہنچتا ہو تو ہلانا واجب ہے"۔ یہ ادب ہے اسی طرح انگوٹھی ڈھیلی ہو تو ہلائے اور اگر تنگ ہو لیکن پانی پہنچنے کا علم ہو تا کہ مبالغہ وضو اچھی طرح ہو جائے۔ (منیہ، درمختار، تنویر الابصار، جلد ا، فصل الغسل)

نیل پالش اور وضو

سوال: کلثوم کے ناخنوں پر نیل پالش لگی تھی اور اس نے اس حالت میں وضو کر کے نماز پڑھ لی اس صورت میں اس کا وضو اور نماز ہو جائے گی۔

جواب: ناخنوں پر نیل پالش لگی ہو تو وضو نہیں ہوتا۔ کیونکہ نیل پالش کی تہہ ناخنوں پر جم جاتی ہے جس کے سبب اس کے نیچے پانی نہیں پہنچتا۔ "کیونکہ کہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرہ برابر بھی دھلنے سے رہ جائے گی تو وضو نہ ہوگا"۔ (بہار شریعت، جلد ا، حصہ ۲، صفحہ ۹۰)

اس حالت میں اگر نماز پڑھ لی تو نماز بھی نہ ہوئی اور نماز کا اعادہ ضروری ہے کیونکہ وضو ہی نہ ہوا تو نماز کس طرح ہوگی۔ نیل پالش میں اسپرٹ ہوتا ہے اور اسپرٹ ناپاک ہے اس لئے اس سے ہر عورت کو بچنا چاہئے۔

چمک یا افشاں لگے ہاتھوں پر وضو کرنا

سوال: مائرہ نے ہاتھوں گلیٹر Gletter (چمک والی) چوڑیاں پہنی ہوئی تھیں اور چوڑیوں کی چمک ہاتھوں پر لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ہاتھوں پر چوڑیوں کی چمک یا افشاں وغیرہ لگ جائے تو اس کو چھڑا کر وضو کرنا فرض ہے کیونکہ اگر جرم دار چیز لگی ہو جو پانی پہنچنے میں مانع ہو (رکاوٹ کا سبب بنتی ہو) تو اس کو چھڑا کر وضو کرنا فرض ہے۔

تنگ چوڑیاں پہن کر وضو کرنا

سوال: میری دوست شافعہ ہاتھوں میں ہمیشہ چوڑیاں بھر بھر کر پہنی رہتی ہے اور وہ اتنی تنگ ہوتی ہیں کہ وضو میں پانی بھی ہاتھوں کی جلد پر نہیں پہنچتا۔ میں اسے کہتی ہوں کہ

ایسی چوڑیاں پہن کر وضو صحیح طور پر نہیں ہوتا لیکن وہ کہتی ہے کہ پانی پہنچ جاتا ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اتنی بھر بھر کر چوڑیاں پہننا کہ جس کی وجہ سے پانی اعضاء وضو پر صحیح طور پر نہ پہنچ سکے ان کو اتار کر وضو کرنا چاہئے "اگر چوڑیاں اتنی تنگ ہوں اور زیادہ پہنی ہوں تو ان کو اتار کر پانی پہنچانا فرض ہے اور اگر چوڑیاں اتنی ڈھیلی ہوں کہ ہلا کر دھونے سے پہنچ جاتا ہے تو ہلا کر دھونا ضروری ہے اور اگر اتنی ڈھیلی ہوں کہ بے ہلائے بھی پانی پہنچ جاتا ہو تو ہلانا ضروری نہیں"۔

(بہار شریعت ،جلد ا،صفحہ ۹،حصہ دوم)

شیر خوار بچی کا دودھ کی قے کرنا

سوال: فرحانہ نے اپنی شیر خوار بچی کو اپنی گود میں اٹھایا تھا کہ اس بچے نے قے کی اور اس کے کپڑوں پر دودھ ڈال دیا اس صورت میں کپڑا پاک رہے گا یا نہیں؟

جواب: شیر خوار بچی نے قے کی اور دودھ ڈال دیا اگر وہ منہ بھر قے ہے تو نجس ہے درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کردے گا لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا ہے تو پاک ہے۔ (درمختار)

وضو کا مستحب طریقہ

سوال: افشاں سوال کرتی ہے کہ وضو کرنے کا مستحب طریقہ کیا ہے؟

جواب: وضو کرنے والے کو چاہئے کہ اپنے دل میں وضو کا ارادہ کر کے قبلے کی طرف منہ کر کے کہیں اونچی جگہ بیٹھے اور "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر پہلے دونوں ہاتھ تین مرتبہ گٹوں تک دھوئے پھر مسواک کرے پھر تین مرتبہ چلو میں پانی لے کر تین بار کلیاں کرے کہ ہر بار منہ کے اندر ہر پرزے پر پانی بہہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کرے، پھر تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ جہاں تک نرم حصہ ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہہ جائے۔ اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے پھر تین مرتبہ اس طرح چہرہ دھوئے کہ ماتھے پر بال جمنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک داہنے کان کی لو سے بائیں کان کی لو تک سب جگہ پانی بہہ جائے اور کوئی جگہ بھی پانی بہنے سے نہ رہ جائے پھر تین مرتبہ کہنی سمیت یعنی کہنی سے کچھ اوپر ہاتھ

دھوئے پھر اسی طرح تین مرتبہ بایاں ہاتھ دھوئے۔ پھر ایک بار پورے سر کا مسح کرے پھر دونوں پاؤں دھوئے پہلے داہنا پاؤں پھر بایاں، ٹخنوں سمیت تین تین بار دھوئے۔ (ہمارا اسلام)

وضو کے بعد کی دعا نہ پڑھنا

سوال: وضو کے بعد اگر دعا نہ پڑھی جائے تو کیا کامل وضو ہوگا؟ وضو کے بعد کی دعا پڑھنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: وضو کرنے کے بعد اگر دعا نہ پڑھی جائے تو وضو ہو جائے گا مگر دعا پڑھنے پر جو ثواب حاصل ہوتا ہے وہ اس سے محروم رہ جائے گی۔ جو شخص وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھے تو آسمان کے آٹھوں دروازے اس کیلئے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (رسائل عطاریہ حصہ اول)

وضو کے بعد پڑھنے کی دعا

اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین

"اے اللہ عزوجل! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک ہونے والوں میں سے بنادے"۔

اور وضو کے بعد بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لے کہ شفائے امراض ہے اور آسمان کی طرف منہ کرکے "کلمہ شہادت" اور "سورۃ القدر" پڑھ لیں۔ (بہار شریعت، جلد اول)

"جو وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سورۃ القدر (پوری سات مرتبہ) پڑھ لیا کرے تو ان شاء اللہ عزوجل اس کی نظر کبھی کمزور نہ ہوگی"۔ (رسائل عطاریہ)

وضو کرتے وقت دانتوں میں پھنسی چھالیہ کا چھڑانا

سوال: میری دادی جان پان کھاتی ہیں ان کے دانتوں میں چھالیہ پھنس جاتی ہے کیا وضو میں کلی کرتے وقت اس کا چھڑانا ضروری ہے اور اگر نہ چھڑائیں تو کیا وضو ہو جائے گا؟

جواب: دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں اگر چھالیہ کے دانے یا گوشت کے ریشے وغیرہ پھنس گئے ہوں تو ان کا چھڑانا ضروری ہے اگر چھڑانے میں ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو تو معاف ہے۔ (بہار شریعت، جلد ۱)

وضو میں ترتیب قائم رکھنا

سوال: آج کل لوگ بے ترتیب وضو کرتے ہیں کیا وضو میں ترتیب قائم رکھنا ضروری ہے؟

جواب: ترتیب قائم رکھنا سنت ہے اگر کسی نے بے ترتیب وضو کیا تو وضو تو ہو جائے گا مگر سنت کا تارک ہوگا۔ "بحر" میں اس طرح مذکور ہے "ترتیب سنت مؤکدہ ہے یعنی جو ترتیب قرآن میں آئی ہے اس کے موافق کرنا یعنی پہلے منہ، پھر ہاتھ، پھر سر کا مسح کرنا، پھر پاؤں دھونا"۔ (درمختار، جلد اول، صفحہ ۲۲)

اعضائے وضو کو پے درپے دھونا

سوال: شاہین سلیم سوال کرتی ہیں کہ کیا اعضاءِ وضو کو پے درپے دھونا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں ولاء یعنی اعضاء کا پے درپے دھونا سنت ہے اس طرح دھونا کہ ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو دھوئے۔ (بحر، جلد ۱، صفحہ ۲۷)

"صاحب بدائع" نے کہا ہے کہ "وضو کے دوران کسی ایسے عمل میں مشغول نہ ہو جو کہ وضو سے متعلق نہ ہو یہ ولاء ہے"۔ (بدائع، جلد ۱، صفحہ ۲۲)

وضو میں کسی عضو کا دھلنے سے رہ جانا

سوال: ہما کو یہ یاد نہیں کہ اس کا کون سا عضو دھونے سے رہ گیا ہے اب اس کیلئے کیا حکم ہے آیا وہ نئے سرے سے وضو کرے یا رہنے دے؟

جواب: یہ یاد رہے کہ کوئی عضو دھونے سے رہ گیا مگر معلوم نہیں کونسا عضو تو بایاں پاؤں دھولے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۶)

مصنوعی دانتوں کے ساتھ وضو کرنا

سوال: میری دوست سائرہ کے چند دانت نکل گئے ہیں ان کی جگہ وہ ایسے مصنوعی دانت لگوانا چاہتی ہے جو لگ جانے کے بعد اتر یا نکل نہیں سکتے اب معلوم یہ کرنا ہے کہ ایسے مصنوعی دانتوں کے ساتھ وضو ہو سکتا ہے؟

جواب: ضرورتاً مصنوعی دانت لگوانے میں کوئی شرعی رکاوٹ نہیں ان دانتوں کے لگوانے کی صورت میں وضو ہو جائے گا۔ (وقار الفتاوی، جلد اول)

وضو میں انجکشن یا ڈرپ لگانا

سوال: کیمرا سوال کرتی ہیں کہ انجکشن یا ڈر[illegible] [illegible] منہ سے دوائی پینے سے کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: انجکشن [illegible] [illegible] یا منہ سے دوا پینے سے وضو تو نہیں [illegible] مگر انجکشن اور ڈرپ لگوانے سے کبھی کبھی کچھ خون [illegible] بہتا ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ایسی مجبوری ہے کہ نہیں اٹھ سکتے اور وضو کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو تیمم کر کے نماز پڑھ سکتی ہے مگر بعد میں دہرائی جائے۔

وضو میں مسواک کرنا

سوال: تمین کو یہ معلوم کرنا ہے کہ وضو میں مسواک کرنا آیا سنت مؤکدہ ہے یا غیر مؤکدہ؟ اگر سنت مؤکدہ ہے تو براہِ کرم اس کی وضاحت فرمائیں؟

جواب: اس بارے میں ہمارے فقہاءِ کرام کا اختلاف ہے کہ مسواک کرنا سنت ہے یا مستحب۔

علامہ علاء الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ نے ''درمختار'' میں لکھا، یعنی مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے جیسا کہ جوہرۂ نیرہ میں ہے ہمارے آقا ﷺ نے فرمایا، ''جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے ستر حصے افضل ہے جو بے مسواک کئے پڑھی گئی''۔

بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ:

''جو شخص مسواک کا عادی ہو اسے مرتے وقت کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا''۔

طحاوی میں مذکور ہے کہ:

''مسواک سنت مؤکدہ ہے مردوں اور عورتوں دونوں کیلئے جس کیلئے مسواک تکلیف دہ ہو وہ نہ کرے''۔ (طحاوی، صفحہ ۴۳)

بے وضو نماز پڑھنا

سوال: فرخندہ سوال کرتی ہیں کہ بے وضو نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: بے وضو نماز پڑھنا سخت حرام و گناہ ہے بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علمائے کرام کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو اس بے وضو نماز ادا کرنے والے نے

عبادت کی بے ادبی اور توہین کی اور یہ کفر ہے۔

اعضائے وضو کتنی مرتبہ دھوئے جائیں

سوال: آصفہ سوال کرتی ہے کہ اعضائے وضو کتنی مرتبہ دھوئے جاتے ہیں؟

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ جو ایک ایک بار وضو کرلے (یعنی ہر عضو کو ایک ایک بار دھوئے) تو ایسا کرنا فرض ہے اور جو دو دو بارہ کرے اس کو دونا ثواب ہے اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں علیہم السلام کا وضو ہے یعنی سنت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۷)

دکھتی آنکھوں سے پانی بہنا

سوال: عالیہ کی آنکھ دکھتی ہے جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے ہر وقت پانی بہتا ہے آنکھ سے بہنے والے پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: آنکھ دکھتے وقت آنکھ سے جو پانی بہتا ہے وہ نجس ناقص ہے اس سے بہت لوگ غافل ہیں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ایسی حالت میں کرتے وغیرہ سے آنسو پونچھ لیتے ہیں حالانکہ ایسا کرنے سے کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۶)

دانتوں میں سے خون نکلنا

سوال: افشین کے دانتوں میں سے خون نکلا لیکن خون اتنا کم تھا کہ اس سے تھوک کے رنگ میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی کیا ایسی صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: منہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے تو وضو توڑ دے گا ورنہ نہیں غلبہ کی شناخت یوں ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے گا اور اگر تھوک کا رنگ نہ بدلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۴)

وضو میں منہ بھر قے آنا

سوال: شہلا نے پانی پیا اور تھوڑی دیر بعد وہی شفاف پانی قے میں آیا کیا اس سے بھی وضو ٹوٹ گیا یا نہیں؟

جواب: اگر وہ پانی معدے تک پہنچ گیا۔ اب وہی پانی صاف شفاف قے میں آیا۔ اگر منہ بھر ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا کیونکہ وہ پانی نجس ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۴)

سونے کی حالت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے

سوال: ریحانہ مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر لیٹی کہ نیند آ گئی جب وہ بیدار ہوئی تو بنا وضو کئے نماز کیلئے کھڑی ہوگئی اس کی دوست نے کہا کہ تمہیں نیا وضو کر کے نماز پڑھنی چاہئے تو اس نے کہا کہ میرا وضو نہیں ٹوٹا دوبارہ وضو کیوں کروں۔ آیا اس صورت میں ریحانہ کو وضو کرنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: اگر غافل ہو کر سوئی اور سرین خوب جمے نہ تھے تو سو جانے سے وضو جاتا رہتا ہے کیونکہ سونے کی حالت میں اعضاء کے ڈھیلا پڑ جانے کی وجہ سے ہوا کے نکلنے کا احتمال ہوتا ہے۔

نیند دو شرطوں سے وضو کو توڑ دیتی ہے:

(۱)۔ دونوں سرین اس وقت خوب نہ جمے ہوں۔ (۲) غافل ہو کر سو جائے۔

لہٰذا جب یہ دونوں شرطیں ہوں گی تو وضو چلا جائے گا اگر بیٹھے بیٹھے جھومی تو وضو نہ جائے گا۔

نماز کے دوران قہقہہ لگا کر ہنسنا

سوال: رخسانہ عصر کی نماز پڑھ رہی تھی کہ نماز کے دوران بے اختیار اس نے اتنی زور سے قہقہہ لگایا کہ اس کے پاس بیٹھی اس کی بہن نے سن لیا۔ آیا اس صورت میں وضو فاسد ہو گیا یا نہیں؟

جواب: قہقہہ نجاست نہیں ہے لیکن چونکہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو رکوع وسجود والی نماز میں قہقہہ لگاتے ہوئے دیکھ کر وضو ٹوٹنے کا حکم فرمایا۔ لہٰذا بالغ کا رکوع وسجود والی نماز میں ایسا قہقہہ لگانا کہ آس پاس والے سنیں تو وضو توڑ دیتا ہے اور اگر اتنی آواز میں ہنسا کہ خود اس نے سنا، پاس والوں نہ سنا تو وضو نہ جائے گا البتہ نماز جاتی رہے گی۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۵)

وضو کر کے کپڑے بدلنا

سوال: سکینہ بی بی سوال کرتی ہیں کہ کیا کپڑے بدلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: عوام میں مشہور ہے کہ گھٹنا یا سر کھلنے سے وضو جاتا رہتا ہے یہ محض بے اصل بات ہے کپڑے بدلنے سے وضو برقرار رہتا ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۵)

وضو کے درمیان شک ہونا

سوال: رابعہ کو درمیانِ وضو میں کسی وضو کے دھونے میں شک واقع ہوا۔ اب اس صورتحال میں وہ کیا کرے گی کیا محض شک کی بناء پر وہ دوبارہ وضو کرے گی؟

جواب: اگر یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھولے اور اگر اکثر شک ہوتا ہے تو اس کی طرف التفات نہ کرے۔ یونہی اگر بعد وضو کے شک ہو تو اس کا کچھ خیال نہ کرے اور اگر وسوسہ ہے تو اسے ہرگز نہ مانے کہ یہ شیطان کا دھوکہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۶)

جنبی کو غسل سے پہلے وضو کرنا

سوال: عالماس جنابت (غسل کی حاجت) کی حالت میں ہے کیا وہ اس حال میں وضو کر سکتی ہے؟

جواب: جنبی (جس پر غسل فرض ہو) کو کھانے، پینے اور سونے کیلئے وضو کرنا سنت ہے۔ کیونکہ فی الحال غسل کی صورت میں فوراً طہارت حاصل نہیں کر سکتی تو کم از کم وضو کر کے کچھ تو پاکیزگی حاصل کرلے۔

کتب حدیث کو چھونے کیلئے وضو کرنا

سوال: حمیرا حدیث کی کتب کو چھونے سے پہلے وضو کرتی ہے آیا قرآن پاک کی طرح حدیث کو چھونے کیلئے وضو کرنا فرض ہے؟

جواب: حدیث کی کتب کو چھونے کیلئے وضو کرنا مستحب ہے کیونکہ یہ نہایت اہم اور بابرکت ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ وضو کر کے اس کو چھوا جائے۔

وضو کی حالت میں گانا گانا یا سننا

سوال: فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ وضو کی حالت میں گانا گانے یا سننے سے وضو پر کوئی اثر پڑتا ہے؟

جواب: لغو اشعار پڑھنے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے کیونکہ برے اشعار پڑھنا گناہ ہے اور وضو گناہ کا کفارہ ہے۔ (شرح نور الایضاح، صفحہ ۶۲، مکتبہ ضیائیہ)

ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا

سوال: حنا نے ایک ہی وضو سے عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھ لیں آیا ایک وضو سے دو تین نمازیں پڑھنا درست ہے؟

جواب: اس طرح کرنے سے نماز تو ہو جائے گی لیکن ہر نماز کے وقت تازہ وضو کیا جائے تو نماز کی عظمت میں مزید اضافہ ہوتا ہے کیونکہ ہر نماز کیلئے تازہ وضو کرنا مستحب ہے۔ (نور الایضاح)

وضو کی حالت میں خون کا بہنا

سوال: شاہدہ مشین پر سلائی کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھوں میں سوئی لگ گئی اور خون بہنا شروع ہو گیا اس طرح اس کا وضو برقرار رہے گا یا نہیں۔

جواب: اگر خون یا پیپ ایسی جگہ سے نکل کر بہا جس کا وضو میں دھونا فرض ہے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر خون صرف ظاہر ہو یا چمکے یا ابھرے لیکن بہے نہیں تو ایسی صورت میں وضو فاسد نہیں ہوگا۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۳)

وضو کی حالت میں پھوڑے سے خون کا بہنا

سوال: مدیحہ کے پیر میں پھوڑا تھا اس نے اسے اپنے ہاتھ سے نچوڑا جس کی وجہ سے خون بہنے لگا۔ کیا اس صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: پھوڑا یا پھنسی نچوڑنے سے خون بہا اگرچہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتی اور خون بہتا جب بھی وضو جاتا رہا۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۴)

وضو کی حالت میں بے اختیار قے آنا

سوال: ثمرین نے عشاء کے چار فرض پڑھے تھے کہ بے اختیار اسے قے آئی۔ کیا قے آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: قے چاہے کھانے یا پانی یا صفرا کی ہو۔ اگر منہ بھر ہے تو وضو توڑ دیتی ہے منہ بھر کے یہ معنی ہیں کہ اسے بے تکلف نہ روک سکے۔ (بہارِ شریعت)

ہاتھ پاؤں کے خلال کرنے کا طریقہ

سوال: خلال کرنے کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: الٹے ہاتھ کی انگلیوں کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں میں اوپر سے نیچے کی طرف داخل کریں اور پھر اوپر لے کر آئیں۔ اسی طرح الٹے ہاتھ میں سیدھے ہاتھ کی انگلیاں ڈال کر خلال کریں۔

پانوں کے خلال کا طریقہ

اپنے سیدھے پیر کی چھنگلی میں الٹے ہاتھ کی چھنگلی داخل کرے اور سیدھے پیر کے انگوٹھے پر ختم کرے اور الٹے پیر کے انگوٹھے سے شروع کرے اور اسی طرح کرے کہ چھنگلی الٹے پیر کے انگوٹھے میں داخل کرے اور الٹے پیر کی چھنگلی پر ختم کرے۔

وضو کے درمیان دنیاوی باتیں کرنا

سوال: اکثر دیکھا گیا ہے کہ عورتیں وضو کے دوران دنیاوی باتیں کرتی ہیں جب ان سے کہا جائے کہ وضو کے درمیان باتیں نہ کریں تو کہتی ہیں شرع میں ایسی کوئی قید نہیں۔ کیا دنیاوی گفتگو کرنا درست ہے؟

جواب: وضو کے دوران دنیاوی کلام کرنا مکروہ ہے جبکہ بغیر حاجت ہو۔

(شرح نور الایضاح، صفحہ ۲۵، مکتبہ ضیائیہ)

چھنگلی سے کانوں کا مسح کرنا

سوال: ایمان کانوں کا مسح (چھنگلی) یعنی چھوٹی انگلی سے کرتی ہے کیا کانوں کا مسح کرنے کا یہ طریقہ درست ہے؟

جواب: کانون کے مسح کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کلمے کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصے کا مسح کرے اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح کا مسح کرے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۲)

وضو کے بعد اعضاء نہ پونچھنا

سوال: امینہ وضو کرنے کے بعد اپنے اعضاء پونچھتی نہیں ہے کیا اعضاء کو پونچھنے میں کوئی قباحت ہے؟

جواب: اعضاءِ وضو بغیر ضرورت نہ پونچھے اور اگر پونچھے تو بے ضرورت خشک نہ کریں

قدرے نمی باقی رہنے دے کہ روزِ قیامت پلہ حسنات میں رکھی جائے گی۔
(فتاویٰ رضویہ، جلد اول، صفحہ ۲۳۹، رضا فاؤنڈیشن)

اپنے دامن یا آنچل سے بدن نہیں پونچھنا چاہئے۔ ردالمحتار میں ہے:
"دامن سے ہاتھ منہ پونچھنا بھول پیدا کرتا ہے"۔

وضو میں منہ ایک ہاتھ سے دھونا

سوال: آج کل دیکھا گیا ہے کہ وضو میں لوگ ایک ہاتھ سے منہ دھوتے ہیں کیا اس طرح انکا وضو ہو جائے گا۔

جواب: ایک ہاتھ سے منہ دھونا رافض و ہنود کا شعار ہے اور وضو میں ایسا کرنا مکروہ ہے۔
(بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۲)

وضو کرنا کب فرض ہے

سوال: آمنہ سوال کرتی ہے کہ وضو کرنا کب فرض ہے؟

جواب: اگر وضو نہ ہو تو نماز اور سجدۂ تلاوت اور قرآن کریم کو چھونے کیلئے وضو کرنا فرض ہے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۲)

یعنی یہ امور وضو کے بغیر ادا ہی نہیں ہوتے قرآن پاک زبانی پڑھنا ہو تو وضو فرض نہیں تاہم مستحب ہے نماز کیلئے وضو کی فرضیت قرآن و سنت سے ثابت ہے اور حدیث شریف میں ہے "اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو قبول نہیں کرتا"۔ نماز جنازہ بھی نماز ہے اور سجدۂ تلاوت بھی نماز کی طرح ہے اگرچہ یہ دونوں کامل نماز نہیں ہیں تاہم نماز ہونے کی وجہ سے ان کے لئے وضو فرض ہے قرآن پاک کو طہارت کے بغیر ہاتھ لگانے سے منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "اس قرآن پاک کو پاک لوگ ہاتھ لگائیں"۔

طواف کعبہ کیلئے وضو

سوال: طوافِ کعبہ کیلئے وضو کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: طوافِ کعبہ کیلئے وضو کرنا واجب ہے۔ (بہار شریعت، نور الایضاح، جلد ا، صفحہ ۱۲)

مسح کرنے کا طریقہ

سوال: عفت کہتی ہیں کہ مسح کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: وضو میں سر کا مسح کرنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ! اول پوری ہتھیلیاں انگلیوں کے سرے تر کر کے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کے علاوہ ایک ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کا سر اور دوسرے ہاتھ کی باقی تین انگلیوں کے سرے سے ملائے اور پیشانی کے بال (جہاں سے جمنا شروع ہوتے ہیں) پر رکھ کر گدی تک مسح کرتے ہوئے اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں پھر وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتے ہوئے آگے تک واپس آئے۔ (الجوہرۃ النیرہ)

پاؤں میں دھاگہ بندھا ہوا اور وضو کرنا

سوال: اقراء کے پاؤں میں درد تھا اس لئے اس نے پاؤں کے انگوٹھے میں اتنا کھینچ کر دھاگہ باندھ لیا کہ اس کے نیچے پانی نہیں پہنچتا۔ کیا اس طرح وضو ہو جائے گا؟

جواب: بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے انگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کر دھاگہ باندھ لیتے ہیں کہ پانی دھاگے کے نیچے تک نہیں پہنچتا۔ جس کی وجہ سے وہ حصہ خشک رہ جاتا ہے۔ لہٰذا اقراء کو اس سے بچنا چاہے کیونکہ اس صورت میں وضو نہیں ہوتا ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۹)

وضو میں گٹوں کا دھونا بھول جانا

سوال: سعدیہ پاؤں دھوتے ہوئے گٹوں کو دھونا بھول گئی اس طرح وضو کامل ہو جائے گا؟

جواب: وضو میں گھائیاں اور انگلیوں کی کروٹیں، تلوے، ایڑیاں، کونچیں سب کا دھونا فرض ہے اگر ان میں سے ایک بھی چیز چھوٹ جائے تو وضو نہ ہوگا۔ کیونکہ پاؤں گٹوں تک دھونا وضو میں فرض ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۹)

وضو میں نیت کرنا بھول جانا

سوال: صبرین وضو کرتے ہوئے نیت کرنا بھول گئیں کیا بغیر نیت کئے وضو ہو جائے گا؟

جواب: وضو پر ثواب پانے کیلئے حکم الٰہی بجالانے کی نیت سے وضو کرنا ضروری ہے نیت نہ کرنے سے وضو تو ہو جائے گا ثواب نہیں ملے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۰)

وضو کی نیت کا طریقہ

سوال: شائستہ پوچھتی ہیں کہ وضو کی نیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نیت میں اس طرح کہے کہ "میں نیت کرتی ہوں وضو کی حکم الٰہی بجالانے کی پاکی حاصل کرنے کیلئے اور نماز کے جائز ہونے کیلئے"۔

وضو میں خلال نہ کرنا

سوال: شازمینہ وضو میں خلال نہیں کرتی، خلال کے بغیر کیا وضو صحیح ہو جاتا ہے؟

جواب: خلال نہ کرنے کی حدیث مبارک میں سخت وعید آئی ہے۔ "دارقطنی" میں ہے کہ "اپنی انگلیوں کا خلال کرو، جو اپنی انگلیوں کا خلال نہیں کرتا قیامت کے دن اللہ ﷻ انہیں آگ سے خلال کرائے گا"۔

خلال کرنا "سنت مؤکدہ" ہے اور سنت مؤکدہ کا ترک ایک بار برا اور عادت بنا لینے والا گنہگار ہوگا۔ (شامی، جلد ۱، صفحہ ۱۱۷)

حضور سراپا نور ﷺ نے حضرت لقیط بن صبرہ سے فرمایا کہ "جب تم وضو کرو پورا کرو اور انگلیوں کا خلال کیا کرو"۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "انگلیوں کا خلال کیا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہاری انگلیوں کا خلال آگ سے نہ کرے"۔ (طبرانی)

وضو میں بسم اللہ بھول جانے

سوال: آمنہ حسن سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی وضو کرنے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول گئی تو کیا آخر میں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: شامی اور بحرالرائق میں درج ہے کہ "اس کا اعتبار یعنی (بسم اللہ پڑھنے کا) شروع میں ہوگا اگر شروع میں پڑھنا بھول جائے اور درمیان میں پڑھ لے تو سنت ادا نہ ہوگی بہ خلاف کھانے کے اگر کھانے میں درمیان میں پڑھ لے تو سنت ادا ہو جائے گی وجہ یہ ہے کہ وضو فعل واحد ہے اور کھانا گویا ہر لقمہ سے شروع ہوتا ہے"۔ (بحرالرائق، جلد ۱، صفحہ ۲۰)

ہندیہ صفحہ ۲۳۰ میں اس طرح ہے کہ "بہتر یہ ہے کہ وضو کے درمیان میں پڑھ لے تا کہ وضو بسم اللہ سے خالی نہ رہے"۔ نورالایضاح میں تحریر ہے کہ "بسم اللہ ہر عضو کے دھونے سے

پہلے پڑھ لے تو یہ بھی آداب میں سے ہے"۔

وضو سے پہلے دعا پڑھنا

سوال: نگہت امام سوال کرتی ہیں کہ میری دوست نازش وضو کے شروع میں صرف بسم اللہ ہی نہیں بلکہ "بسم اللہ العلی العظیم و الحمد للہ علی دین الاسلام" پڑھتی ہے کیا اس کی شرع میں دلیل ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، "اے ابو ہریرہ جب تم وضو کرو تو بسم اللہ والحمد للہ کہہ لیا کرو جب تک تمہارا وضو باقی رہے گا اس وقت تک تمہارے محافظ فرشتے کراماً کاتبین تمہارے لئے برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے"۔ (معجم طبرانی)

انگلیوں کا خلال کب کرے

سوال: فاطمہ فاروق سوال کرتی ہیں کہ انگلیوں کا خلال کس وقت کرے؟

جواب: انگلیوں کا خلال تین دفعہ دھونے کے بعد ہے۔ کیونکہ یہ تین دفعہ کی سنت ہے۔

(بحر الرائق، جلد ۱، صفحہ ۲۲)

اور اس کا وقت ہاتھوں کی کہنیوں سے دھونے کے بعد ہے کیونکہ یہ فرض کی تکمیل کیلئے ہے اور صاحب ہدایہ کا کہنا اکمال للفرض بھی اس بات پر دلیل ہے کیونکہ پہلے ہاتھ دھونا گٹوں تک سنت وہاں اکمال فرض کا نہیں ہے، یہاں اکمال فرض کا ہی ہے اسی لئے اس وقت دھونا چاہئے۔ اگرچہ بعض علماء نے ہاتھوں کو گٹوں تک دھوتے وقت لکھا ہے۔

گردن کا مسح کرنا

سوال: رابعہ خاتون سوال کرتی ہیں کہ گردن کا مسح کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ: "گردن کا مسح قیامت کے دن خیانت سے امان ہوگا"۔ حضرت علامہ عبدالحی لکھنوی سعایہ میں لکھتے ہیں کہ: "یہ ضعیف ہے لیکن فضائل مِن ضعاف پر عمل ہوسکتا ہے"۔ طحطاوی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ: "اس کا کرنا بہتر ہے چھوڑنے سے اور کلام اس کے نہ ہونے میں نہیں ہے بلکہ تاکید میں ہے"۔ (طحطاوی، صفحہ ۴۱)

وضو کرتے وقت زیادہ پانی بہانا

سوال: شمیم ایمن سوال کرتی ہیں کہ وضو کرتے وقت اگر پانی زیادہ بہایا جائے کہ اعضاء وضو اچھی طرح دھل جائیں تو یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: ''تنویر الابصار'' میں ہے کہ ''وضو میں اسراف نہ کرے''۔ ''قاموس'' میں ہے کہ 'اسراف کہتے ہیں فضول خرچی جو غیر طاعت میں ہو''۔ شرعی معنی یہ ہے کہ حاجت سے زیادہ پانی استعمال کرنا، مزید مذکور ہے کہ اسراف مکروہ تحریمی ہے مکروہ تحریمی اس وقت ہوگا کہ جب کہ مقدار مسنون میں زیادتی اعتقاداً ہو کہ تین بار سے زیادہ ہونے کو سنت جانے۔

(شامی، طحطاوی)

اسراف حاجت شرعیہ سے زائد استعمال کو کہتے ہیں، تو خواہ نہر کے کنارے پر ہی کیوں نہ ہو۔ (بحرالرائق مستحبات وضو، جلد۱، صفحہ۲۹)

اگر ضرورتاً زیادہ پانی بہائے تو حرج نہیں بہرحال وضو میں نہ کمی کرے نہ زیادتی کرے، میانہ روی بہتر ہے۔

باب نمبر ۷:

غسل کا بیان

قرآن و حدیث سے غسل کی فرضیت

سوال: کیا قرآن وحدیث سے غسل کی فرضیت ثابت ہے؟

جواب: قرآن پاک میں اللہ ﷻ سورۃ المائدہ میں ارشادہ فرماتا ہے:"وان کنتم جنبا فاطھروا" اگر تم جنب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ (یعنی غسل کرو)۔ حدیث: ابوداؤد ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا"ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو"۔

غسل کے بعد وضو کرنا

سوال: شبانہ نے غسل کرنے کے بعد نماز پڑھ لی۔ تو اب اس صورت میں کیا وضو کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے؟

جواب: جن اعضاء پر وضو میں پانی بہانا فرض ہے غسل میں ان اعضاء پر پانی بہہ جاتا ہے اس ضمن میں حدیث ہے کہ:"ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ غسل کے بعد وضو نہ فرماتے"۔ (ترمذی شریف)

پس اگر غسل کے بعد کوئی حدث واقع نہ ہوا تو وضو کرنا ضروری نہیں۔

جُنب کسے کہتے ہیں

سوال: عظمٰی سوال کرتی ہیں کہ جب کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس شخص پر غسل کرنا فرض ہو اسے جب کہتے ہیں۔

غسل میں دیر کرنا

سوال: فائزہ پر غسل ظہر کی نماز کے وقت فرض ہو چکا تھا اسی اثناء میں اس نے اتنا وقت گزار دیا کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ غسل کرنے میں اس نے جو دیر لگائی ہے کیا وہ اس پر گناہگار ہوگی اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: جس شخص پر غسل فرض ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے، حدیث میں ہے کہ! ''جس گھر میں جب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر اتنی دیر کر چکی کہ نماز کا آخر وقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے اب تاخیر کرے تو گنا ہگار ہو گی''۔

(ملخصاً فتاویٰ رضویہ جلد ششم، صفحہ ۲۹۳ مع تخریج رضا فاؤنڈیشن، بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۲۲)

غسل کے فرائض

سوال: ماہ گل پوچھتی ہیں کہ غسل کے کتنے فرائض ہیں؟

جواب: غسل کے تین فرائض ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیا یا ان میں سے کسی میں کوئی کمی کر دی تو غسل نہ ہوگا۔ (عامہ کتب فقہ)

(۱) کلی کرنا۔ (۲) ناک میں پانی چڑھانا۔ (۳) تمام بدن پر پانی بہانا۔

غسل میں کلی کیسے کریں

سوال: ام ایمن سوال کرتی ہیں کہ غسل میں کس طرح کلی کریں کہ فرض ادا ہو جائے؟ کیا منہ میں تین مرتبہ پانی لے کر کلی کر دینے سے غسل کا فرض ادا ہو گیا؟

جواب: آج کل بہت بے علم اس کلی کرنے کے معنی منہ میں کچھ پانی لے کر اگل دینے کو سمجھتے ہیں زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک نہیں پہنچاتے یوں غسل نہیں اترتا اور نہ اس غسل سے نماز ہو سکتی ہے اور نہ ہی قرآن پاک کو ہاتھ لگایا جا سکتا ہے بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہہ میں دانتوں کی جڑ میں، دانتوں کی کھڑکیوں میں حلق کے کنارے تک پانی پہنچایا جائے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی سخت چیز جو پانی کے بہنے کو روکے گی دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں وغیرہ میں حائل ہو تو لازم ہے کہ اس کو جدا کر کے کلی کرے ورنہ غسل نہ ہو گا ہاں اگر جدا کرنے میں حرج اور اذیت ہو جس طرح پان کی کثرت سے جڑوں میں جم کر متحجر ہو جاتا ہے کہ جب تک زیادہ ہو کہ آپ ہی جگہ نہ چھوڑ دے چھڑانے کے قابل نہیں ہوتا یا عورتوں کے دانتوں میں مسی کی ریخیں جم جاتی ہیں کہ ان کے چھیلنے میں دانتوں اور مسوڑھوں میں ضرر کا اندیشہ ہے تو جب تک یہ حالت رہے گی اس قدر کی معافی ہو گی۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ا، صفحہ ۴۴۰، رضا فاؤنڈیشن)

ناک میں پانی چڑھانے کا طریقہ

سوال: ناک میں پانی چڑھانا جو غسل میں فرض ہے اس کی تعریف کیا ہے؟

جواب: استنشاق (یعنی ناک میں پانی چڑھانا) کی تعریف یہ ہے کہ ناک کے دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا اور یہ اس طرح سے ہو سکے گا کہ پانی لے کر سونگھے اور اوپر کو چڑھائے کہ وہاں تک پہنچ جائے لوگ اس کا بالکل خیال نہیں رکھتے اوپر ہی پانی ڈالتے ہیں کہ ناک کے سرے کو چھوکر گر جاتا ہے ناک کے بانسے میں جتنی نرم جگہ ہے ان سب کا دھونا فرض ہے لیکن اگر وہ پانی کو نہیں سونگھے گا پانی اوپر نہیں پہنچے گا اسلئے کہ ہماری ہتھیلی نیچے ہے اور ناک اوپر تو نیچے سے پانی نہیں پہنچ سکتا اس لئے سونگھنا ضروری ہے اگر نہ سونگھا تو غسل ہرگز نہیں اترے گا جب تک سارا نرم بانسہ سخت ہڈی کے کنارے تک پورا نہ دھل جائے یہاں تک کہ علماء فرماتے ہیں کہ اگر ناک کے اندر رینٹھ ہو تو لازم ہے کہ پہلے اسے صاف کرے ورنہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے تو غسل نہ ہوگا۔ لیکن روزہ دار ناک کی نرم ہڈی تک پانی نہ پہنچائے (فتاویٰ رضویہ، جلد۱، صفحہ۴۴۲، رضا فاؤنڈیشن)

غسل میں ناک کی لونگ کو حرکت دینا

سوال: حفصہ نے جنابت کا غسل کیا اس کی ناک میں لونگ تھا کہ جس کو اس نے حرکت نہیں دی، کیا اس کا غسل ہو گیا یا نہیں؟

جواب: اگر ناک میں نتھ یا لونگ پہنی ہو تو اس کو حرکت دینا ضروری ہے اگر وہ تنگ ہو تو نتھ کے سوراخ میں پانی بہانا ضروری ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ۱۹)

غسل میں جسم پر پانی بہانا

سوال: آنسہ سوال کرتی ہیں کہ جسم پر پانی بہانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: عورتوں کو جسم پر پانی بہانے میں ان اعضاء پر خاص احتیاط سے پانی بہانا چاہئے۔ ڈھلی ہوئی پستان اٹھا کر، پستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر، ناف کا سوراخ، شرمگاہ کا ہر گوشہ، گردن کے نیچے، بغل کے نیچے، کانوں کے پیچھے اور تمام بدن پر اچھی طرح پانی بہانا چاہئے۔ سر کے بالوں سے تلوؤں کے نیچے تک جسم کے ہر پرزے سے ہر رونگٹے کی بیرونی

سطح پر پانی کا قطروں کے ساتھ بہہ جانا علاوہ اس موقع یا حالت کے جس میں حرج ہو۔ بلا حرج جسم کے ہر حصے پر جو ممکن ہو دھونا فرض ہے لوگ غسل میں بے احتیاطیاں کرتے ہیں جن سے غسل نہیں ہوتا نمازیں اکارت ہو جاتی ہیں کچھ لوگ غسل میں تیل کی طرح پانی چپڑ لیتے ہیں یا بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور اسی پر اکتفا کرتے ہیں حالانکہ یہ مسح ہوا غسل میں قطروں اور پانی کا بہنا ضروری ہے جب تک ایک ایک ذرے پر پانی بہتا ہوا نہ گزرے گا غسل نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ا، صفحہ ۴۵۰، رضا فاؤنڈیشن)

"غسل میں پانی کا بہانا قطرے ٹپکنا ہے"۔ (درمختار)

ہاتھوں میں پھنسی ہوئی چوڑیاں پہنے غسل کرنا

سوال: شمائلہ نے غسل کیا جبکہ اس کے ہاتھوں میں پھنسی ہوئی چوڑیاں اور انگوٹھیاں تھیں اور اس نے انہیں اتارے بغیر ہی غسل کیا اس صورت میں وہ پاک ہوگی یا نہیں؟

جواب: کلائی ہر بال کی جڑ سے نوک تک پانی بہانا ضروری ہے اگر چوڑیاں ڈھیلی ہوں تو ان کو ہٹا ہٹا کر پانی بہانا ضروری ہے اور اگر تنگ ہوں تو ان کے نیچے پانی بہانا فرض ہے اور یہی حکم انگوٹھیوں کا ہے اگر بالوں کے اوپر سے بہہ جائے اور جڑوں تک نہ پہنچے تو غسل نہ ہوگا۔

مذکورہ صورت میں شمائلہ کو دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے کہ چوڑیوں کو ہٹائے بغیر ان کے نیچے پانی نہ بہا اور پانی بہانا فرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ا، صفحہ ۴۴۴، رضا فاؤنڈیشن)

غسل میں ضروری احتیاطیں

سوال: غسل میں کن کن چیزوں کی احتیاط ضروری ہیں اگر کسی نے بھول کر کسی عضو کو نہ دھویا تو کیا اس کا غسل ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: غسل میں خاص طور پر بازو کا پہلو، پیٹھ کا ہر ذرہ، پیٹ کے بلٹیں اٹھا کر دھونا، ناف میں انگلی ڈال کر دھونا اگر اس میں پانی بہنے میں شک ہو، ران اور پیڑو کا جوڑ، بغلیں، ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ، کان کا ہر گوشہ اور اس کے سوراخ کا منہ، کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہانا ضروری ہے اگر ان میں سے کوئی عضو بغیر دھلے رہ گیا تو غسل نہ ہوگا، غسل کرتے وقت ان اعضاء کو دھونے میں خاص احتیاط کرنی ضروری ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ا)

گندھی ہوئی چوٹی کھولے بغیر غسل کرنا

سوال: خیر النساء سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی کی چوٹی گندھی ہو اور اس نے بغیر کھولے غسل کر لیا تو ایسی صورت میں غسل ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: عورت کیلئے اپنی مینڈھیوں کی جڑوں تک پانی پہنچانا کافی ہے ان کو کھولنے کی ضرورت نہیں اور اگر چوٹی سخت گندھی ہو کہ اس کی جڑوں تک پانی نہیں پہنچے گا تو ان کو کھول کر پانی بہانا فرض ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد ۱، صفحہ ۴۵۰، رضا فاؤنڈیشن)

بوجھ اٹھانے سے منی خارج ہونا

سوال: فریدہ کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ ان کے بوجھ اٹھانے سے منی خارک ہوئی کیا ایسی صورت میں ان پر غسل واجب ہوگا؟

جواب: بوجھ اٹھانے کی وجہ سے منی اپنی جگہ سے خارج ہوئی یعنی جدا ہوئی اور شہوت کی وجہ سے نہ نکلی تو غسل واجب نہیں وضو جاتا رہے گا۔ (بہار شریعت، حصہ دوم صفحہ ۲۰)

غسل کے بعد منی خارج ہونا

سوال: نجمہ بیگم کے غسل کے بعد منی خارج ہوگئی کیا اب ایسی صورت میں دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے۔

جواب: جماع کے بعد غسل کیا بعد میں منی خارج ہوئی تو اگر غسل سے پہلے اور جماع کے بعد پیشاب کر لیا یا تقریباً چالیس قدم چلی اور اس کے نہانے کے بعد بقیہ منی نکلی تو غسل کے اعادہ کی ضرورت نہیں پیشاب کئے بغیر یا چالیس قدم چلے بغیر غسل کے بعد منی نکلی تو غسل کا اعادہ کرنا ہوگا۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۲۱)

عورت کی ران پر جماع کرنا

سوال: زرینہ سوال کرتی ہیں کہ اگر عورت کی ران پر جماع کیا تو کیا دونوں پر غسل فرض ہوگا؟

جواب: عورت کی ران پر جماع کیا تو غسل عورت پر فرض نہ ہوگا، صرف مرد کو غسل کرنا ہوگا۔

(بہار شریعت، جلد ۱، حصہ دوم، صفحہ ۲۱)

عورت غسل کے بعد مرد کی منی پائے

سوال: فرخندہ سوال کرتی ہیں کہ اگر عورت غسل کرے اور اس کے بعد مرد کی منی پائے تو کیا دوبارہ غسل کرے؟

جواب: غسل جماع کے بعد عورت کے جسم سے مرد کی بقیہ منی نکلی اس پر غسل واجب نہیں ہوگا، البتہ وضوٹوٹ جائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۲۲)

غسل کیلئے نیت ضروری ہے

سوال: کیا غسل کی نیت ضروری ہے؟

جواب: اگر غسل کرنے سے پہلے نیت کر لی جائے تو اس پر ثواب ملتا ہے۔ بغیر نیت کے غسل تو ہو جائے گا مگر ثواب سے محروم رہے گی۔ نیت اس طرح کرے "نیت کرتی ہوں میں غسل کی نماز کے جائز ہونے اور پاکی حاصل کرنے اور اللہ ﷻ کی رضا کیلئے"۔

عورت کے مقام سے سفید رطوبت نکلنا

سوال: عورت کے پیشاب کے مقام سے جو سفید رطوبت نکلتی ہے کیا وہ ناپاک ہے؟ اگر وہ کپڑے پر لگ جائے تو کیا کپڑا پاک کرنا ہوگا؟

جواب: عورت کے پیشاب کے مقام سے جو سفید رطوبت نکلتی ہے وہ ناپاک نہیں ہے۔ اگر وہ بیماری کے سبب سے نہیں ہے اور رحم سے نہیں آئی کیونکہ رحم سے نکلنے والی رطوبت ناپاک ہے۔ عموماً یہ رطوبت سفید ہی ہوتی ہے۔ اگر یہ رطوبت کپڑے پر لگ جائے تو کپڑے کا پاک کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔

حائضہ سے پچھلے مقام میں جمع کرنا

سوال: ایک شخص اپنی بیوی کے پاس قربت کیلئے گیا تو معلوم ہوا کہ وہ حائضہ ہے اس نے زبردستی اس کے پیچھے والے مقام میں جماع کرلیا۔ آیا اب وہ عورت اپنے شوہر کے پاس جائے، اور کیا اس عمل پر گناہ ہوگا۔

جواب: حالت حیض میں ناف سے لے کر گھٹنوں تک کسی مقام سے نفع (استمتاع) حرام ہے۔ نہ کہ پیچھے مقام میں وطی کی یہ اشد حرام ہے۔ سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ''پیچھے کے مقام اور حیض میں جماع کرنے سے بچو'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''وہ ملعون ہے''۔ ابوداؤد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ جو ایسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا اور ترمذی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں روایت کرتے ہیں کہ ''جو شخص مرد یا عورت کے پیچھے مقام میں وطی کرے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا''۔ (فتاویٰ امجدیہ، حصہ اول، صفحہ ۲۸)

غسل کے وقت کلمہ پڑھنا

سوال: عموماً عورتوں کا یہ گمان ہے کہ وہ کلمہ پڑھ کر غسل کرتیں ہیں اور سمجھتی ہیں کہ بغیر کلمہ پڑھے پاک نہیں ہونگی کیا یہ عمل صحیح ہے؟

جواب: غسل کے وقت کلمہ پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ غسل کو اس کے طریقے سے ادا کیا جائے اس موقع پر کلمہ پڑھنے کی حاجت نہیں ہے اور برہنہ کلمہ وغیرہ نہیں پڑھنا چاہئے۔

☆......☆......☆

باب نمبر ۸:

تیمّم کا بیان

تنگئ وقت کے سبب نماز کیلئے تیمم کرنا

سوال: بشریٰ ایسے وقت میں سو کر اٹھی کہ صرف وضو کر کے نمازِ فجر ادا کر سکتی ہے مگر اس کو غسل کی حاجت ہے ایسی صورت میں وہ کیا کرے؟

جواب: تیمم کر کے نماز وقت میں پڑھ لے بعد میں غسل کرے نماز کا اعادہ کرے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد۳، صفحہ ۳۰۷)

پاؤں میں زخم کی صورت میں تیمّم کرنا

سوال: صائمہ کا ایک پاؤں عارضی فیل پایہ میں مبتلا ہے اس وجہ سے پاؤں کا دھونا اس کے حق میں مضر ہے کیا ایسی صورت میں صائمہ تیمم کر لے؟

جواب: اس صورت میں تیمم کی اجازت نہیں ہو سکتی بلکہ ضرر نہ ہو تو پاؤں دھونا فرض ہے ہوگا۔ اگر ضرر ہے تو مسح کرنے کا حکم لازم ہوگا، مثلاً ٹھنڈے وقت میں پاؤں کا دھونا ضرر کرتا ہے گرم وقت میں پاؤں دھوئے اور سرد وقت میں پاؤں پر مسح کرے یا سرد پانی سے دھونا نقصان دیتا ہے تو گرم سے پاؤں دھوئے مسح نہ کرے یا پاؤں کے ایک حصے پر پانی ضرر پہنچاتا ہے دوسرے پر نہیں اور وہ دوسرا حصہ یوں دھو سکتا ہے کہ نقصان والے حصے کو پانی نہ پہنچے تو اس حصہ کا دھونا فرض اور اس حصہ پر مسح کرلے پھر جتنے عضو پر مسح کا حکم ہوگا اس پورے ٹکڑے پر بھیگا ہاتھ ایک ایک ذرے پر پہنچنا لازم ہوگا اگر کوئی حصہ خشک رہا وضو نہ ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد۲، رضا فاؤنڈیشن)

قرآن پڑھنے کی نیت سے تیمّم کرنا

سوال: جمیلہ سوال کرتی ہیں کہ اگر قرآن پڑھنے کی نیت سے تیمم کیا ہو تو کیا اس تیمم سے نماز پڑھ سکتی ہے؟

جواب: اس تیمم سے نماز نہیں پڑھ سکتی جس میں فقط تیمم کی نیت کی یا قرآن مجید پڑھنے کی نیت سے تیمم کیا اور وہ جنبی بھی نہ تھا۔ (بہار شریعت، جلد اول، حصہ دوم)

اعضائے وضو پر زخم کی صورت میں تیمم کرنا

سوال: مہرین نقی سوال کرتی ہیں اگر تمام اعضائے وضو پر زخم نہ ہو صرف چند پر ہو تو کیا تیمم کر سکتے ہیں؟ اس کا طریقہ کیا ہوگا؟

جواب: بے وضو کے اکثر اعضائے وضو میں جنب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا چیچک نکلی ہو تو تیمم کرے۔ ورنہ جو حصہ بدن کا اچھا ہو اس کو دھوئے اور زخم کی جگہ اور بوقت ضرر اس کے آس پاس بھی مسح کرے اور مسح بھی ضرر کرے تو اس عضو پر کپڑا ڈال کر مسح کرے۔

(بہار شریعت، جلد ا، حصہ دوم صفحہ ۳۱)

پانی میسر نہ ہونے کی صورت میں تیمم کرنا

سوال: حمیرا پوچھتی ہیں کہ ان کی کزن کہیں دور دراز کے علاقے میں جا رہے تھے راستے میں نماز کا وقت ہوا قریب ڈھونڈنے سے ایک کنواں دکھائی دیا وہاں ڈول اور رسی نہ تھی نہ اس قسم کی دوسری چیزیں تھیں کیا ایسی صورت میں وہ تیمم کر سکتی ہے؟

جواب: ایسی جگہ جہاں ڈول اور رسی نہ ہو کہ پانی بھرے تو تیمم جائز ہے اگر کسی دوسرے ساتھی کے پاس ڈول رسی ہے اور وہ کہتی ہے کہ ٹھہر جائیں میں فارغ ہو کر تجھے دوں گی تو مستحب ہے کہ انتظار کرے اور اگر انتظار نہ کیا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی نماز ہو جائے گی۔ (بہار شریعت) ''ابو داؤد حضرت ابو سعید خدری ﷜ سے راوی حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ ''پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگر چہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (غسل، وضو) کرے کہ یہ اس کیلئے بہتر ہے''۔ ''ابو داؤد دارمی نے ابو سعید خدری ﷜ سے روایت کی فرماتے ہیں: ''دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا ان کے ساتھ پانی نہ تھا پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا ان میں ایک صاحب نے وضو کر کے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا پھر جب حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سنت کو پہنچا اور تیری

نماز ہوئی اور جس نے وضو کر کے اعادہ کیا تھا اس سے فرمایا تجھے دونا ثواب ہے"۔

عورت کو پاک ہونے پر تیمم کرنا

سوال: فرحت سوال کرتی ہیں کہ بسا اوقات حیض کے منقطع ہونے پر پانی میسر نہیں آتا کیا ایسے میں پانی کا انتظار کریں یا تیمم کر کے نماز پڑھ لیں؟ نیز کیا وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح سے کیا جاتا ہے؟

جواب: حیض و نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔ وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح کا ہے (بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ ۳۱)

تیمم کا طریقہ

سوال: شکیلہ سوال کرتی ہیں کہ تیمم کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو مار کر لوٹ لیں اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں اس سے سارے منہ کا مسح کریں، پھر دوسری مرتبہ یونہی کریں اور دونوں ہاتھوں کا ناخن سے کہنیوں سمیت مسح کریں۔ (بہارِ شریعت)

تیمم میں ناک کی لونگ اتارنا

سوال: نازش فرید سوال کرتی ہیں کہ اگر ناک میں لونگ پہنا ہو تو کیا تیمم کے وقت اسے نکالنا ضروری ہے؟

جواب: عورت ناک میں لونگ پہنے ہو تو نکال دے ورنہ لونگ کی جگہ باقی رہ جائے گی اور نتھ پہنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ نتھ کی وجہ سے کوئی جگہ باقی تو نہیں رہی۔

(بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۳۵)

سردی میں تیمم کرنا

سوال: ثروت بخاری سوال کرتی ہیں کہ کیا سردی میں تیمم کرنا جائز ہے؟ جبکہ گرم پانی میسر نہ ہو؟

جواب: اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو لحاف وغیرہ کوئی

ایسی چیز اس کے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے اور سردی کے ضرر سے بچے نہ آگ ہے جسے تاک سکے تو تیمم جائز ہے۔ حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ!''جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لئے دونا ثواب ہے''۔ (طبرانی)

تیمم میں آنکھیں زور سے بند کرنا

سوال: سلمیٰ تیمم کرتے ہوئے آنکھیں زور سے بند کرلیتی ہیں کیا اس طرح تیمم ہو جائے گا؟

جواب: جس طرح وضو کرتے ہوئے اس امر کا خیال رکھا جاتا ہے اسی طرح اگر تیمم میں آنکھوں کو زور سے بند کرلیا تیمم نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۳۵)

زیورات کو اتار کر تیمم کرنا

سوال: ایمن سوال کرتی ہیں کہ کیا زیورات پہنے ہوئے ہوں تو تیمم کیا جاسکتا ہے یا ان کو اتار کر تیمم کیا جائے؟

جواب: ایمن کو چاہئے کہ انگوٹھی چھلے پہنے ہو تو انہیں اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے خاص طور پر تمام عورتوں کو اس میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے کنگن، چوڑیاں جتنے زیور پہنے ہوں سب کو ہٹا کر یا اتار کر جلد کے ہر حصے پر ہاتھ پہنچائیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۳۵)

مسجد میں جانے کیلئے تیمم کرنا

سوال: فرح بشیر سوال کرتی ہیں کہ کیا مسجد میں جانے کیلئے تیمم کر سکتے ہیں جبکہ پانی موجود ہے؟

جواب: سلام کا جواب دینے یا درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے یا سونے یا بے وضو مسجد میں جانے یا زبانی قرآن پڑھنے کیلئے تیمم جائز ہے اگرچہ پانی پر قدرت ہو۔

(بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۳۴)

بخار کی صورت میں تیمم کرنا

سوال: فائزہ کو شدید بخار ہے ڈاکٹر نے ان کو پانی استعمال کرنے سے منع کیا ہے ایسی صورت میں وہ کیا کرے؟

جواب: ایسی بیماری جو کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتی ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظاہراً فاسق نہ ہو کہہ دیا کہ پانی نقصان کرے گا، محض خیال ہی خیال میں بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمم ناجائز ہے یوں ہی کافر، فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔ صحیح مسلم شریف بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”ان باتوں میں جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین ہیں ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کی مثل کی گئیں اور ہمارے لئے تمام زمین مسجد کر دی گئی اور جب پانی نہ پائیں زمین کی خاک ہمارے لئے پاک کرنے والی بنائی گئی“۔

باب نمبر۹:

حیض ونفاس کا بیان

حیض کسے کہتے ھیں

سوال: حیض کسے کہتے ہیں حیض کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے بلا ولادت جو خون نکلتا ہے اسے حیض کہتے ہیں۔ حیض کا حکم قرآن پاک سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کہ: ''اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم! تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں۔ پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں تمہیں اللہ نے حکم دیا بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو''۔ (بقرہ:۲۲۲)

حیض کے بارے میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''حیض ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم پر لکھ دیا ہے''۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۱)

حیض کی حکمت

سوال: اللہ تعالیٰ نے حیض میں کیا حکمت پوشیدہ رکھی ہے؟

جواب: عورت بالغہ کے بدن میں فطرتاً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہو جاتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا کے کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانے میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں اس کی جان پر بن جائے یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانے میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا وہ خون آکر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

(بہارِ شریعت، جلد ۱، حصہ دوم، صفحہ ۴۲)

حیض کی مدت

سوال: فردوس کو پہلے دو دن حیض آ کر رک گیا پھر اس کے بعد خون آیا ہی نہیں تو کیا وہ خون حیض میں شمار ہوگا یا نہیں؟

جواب: فردوس کو دو دن حیض آ کر رک گیا پھر اس کے بعد خون آیا ہی نہیں تو یہ خون حیض میں شمار نہیں ہوگا کیونکہ حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور تین راتیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس راتیں ہیں ایک منٹ بھی کم ہے تو حیض نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۶۲)

خون حیض کے رنگ

سوال: میری دوست ثمینہ کو سبز رنگ کا حیض کے دنوں میں خون آیا کیا اس کا شمار حیض میں ہوگا؟

جواب: آپ کی دوست ثمینہ کو جو سبز رنگ کا خون آیا ہے اس کا شمار حیض میں ہی ہوگا۔ کیونکہ حیض کے چھ رنگ ہیں۔ سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، میالہ اگر ان رنگوں میں سے بارہ کے دن میں خون آئے تو وہ حیض ہے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۶۳)

حیض یا استحاضہ

سوال: عظمی کو سات دن حیض آیا اس کے بعد عظمی کو دس دن بعد دوبارہ خون آیا۔ آیا یہ خون حیض کا ہے یا استحاضہ کا ہے؟

جواب: دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے اگر پورے پندرہ دن نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو وہ استحاضہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۶۳)

عادت کے مطابق حیض آکے دوبارہ آنا

سوال: نبیلہ کی عادت کے مطابق حیض آیا پھر دس دن بعد حیض دوبارہ آیا تو یہ حیض میں شمار ہوگا یا نہیں؟

جواب: دو حیضوں کے درمیان کم از کم پندرہ دن کا فاصلہ ہونا ضروری ہے اگر پندرہ دن سے پہلے حیض آ جائے تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ میں شمار ہوگا۔ (ردالمحتار)

پہلی مرتبہ حیض کا آنا

سوال: سعدیہ کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اب تک مسلسل جاری ہے اور بیچ میں پندرہ دن بھی نہ رکا تو اس کے نماز، روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں جاری رہا یہاں تک کہ بیچ میں پندرہ دن کے لیے بھی نہ رکا تو جس دن سے خون آنا شروع ہوا۔ اس روز سے ۱۰ دن تک حیض اور باقی ۲۰ دن استحاضہ کے سمجھے اور جب تک یہ جاری رہے یہی قاعدہ برتے اور اگر اس سے بیشتر حیض آچکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حیض کے تھے ہر ۳۰ دن میں اتنے دن حیض کے سمجھے باقی جو دن بچیں وہ استحاضہ کے ہوں گے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۴)

عمر بھر حیض کا خون نہ آنا

سوال: نگہت کو عمر بھر خون نہیں آیا یا آیا مگر تین دن سے کم آیا تو اس کے لیے نماز، روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نگہت کو عمر بھر خون نہیں آیا مگر تین دن سے کم آیا ایسی صورت میں وہ عمر بھر پاک رہے گی اور اگر ایک بار تین دن رات خون آیا پھر بالکل نہ آیا تو فقط تین دن رات حیض کے ہیں باقی وہ ہمیشہ کے لیے پاک رہے گی۔ (ردالمختار)

حیض کے زمانے کی نماز، روزہ کا حکم

سوال: کسی عورت کو دس دن خون آیا، اس کے بعد سال بھر تک پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا اس زمانے میں اس کے لیے نماز، روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں وہ نماز، روزے کیلئے ہر مہینہ میں دس دن حیض کے سمجھے اور بیس دن استحاضہ۔ (ردالمختار)

عادت سے ہٹ کر خون آنا

سوال: میری دوست امبرین کی ایک عادت مقرر نہیں ہے کبھی چھ دن حیض کے اور کبھی سات دن ہوتے ہیں اب اس کو جو خون آیا وہ بند ہوتا ہی نہیں اس کے لیے نماز، روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایسی صورت میں نماز، روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار

دیئے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے (جب کہ رمضان ہو) مگر سات دن پورے ہونے کے بعد نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے۔ (بدائع)

ایک دو دن خون آکر بند ہوجانا

سوال: صائمہ کو ایک دو دن خون آکر بند ہو گیا اور شروع ہوئے دس دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر خون آیا اور دسویں دن بند ہو گیا اس صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: ایسی صورت میں دسواں دن حیض کا ہے اور اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو دو صورتیں ہیں اگر پہلے کی عادت معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حیض، باقی استحاضہ اور اگر پہلے کی عادت معلوم نہیں تو دس دن حیض کے باقی استحاضہ۔ (بدائع)

حج پر روانگی کے وقت حیض آنا

سوال: کرن کو حج پر جاتے ہوئے حیض آیا تو ایسی صورت میں وہ کیا کرے؟

جواب: حج پر جاتے ہوئے اگر حیض آجائے تو ایسی صورت میں وہ عورت احرام باندھے اور اگر موقع ہو تو غسل بھی کرے۔ اس غسل سے عورت پاک شمار نہ ہوگی بلکہ صفائی کے لیے ہوگا۔

طلوع و غروب کے وقت حیض آنا

سوال: میری بہن شازیہ کو کرن چمکنے یعنی طلوع و غروب کے علاوہ کسی اور وقت حیض شروع ہوا تو کون سا وقت شمار کیا جائے گا؟

جواب: طلوع و غروب کے علاوہ اگر کسی اور وقت حیض شروع ہوا تو وہی چوبیس ۲۴ گھنٹے کا ایک دن اور رات شمار ہوگا مثلاً آج صبح کو ۹ بجے شروع ہوا تو کل صبح ٹھیک ۹ بجے ایک دن رات شمار ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۲)

حیض والی کے ساتھ کھانا کھانا

سوال: حیض والی عورت کے ہاتھ کی روٹی پکی ہوئی کھانا جائز ہے یا ناجائز اور اپنے ساتھ اس کو کھلانا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: حیض والی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی جائز ہے اور اسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز

ہے۔ حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں ''یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ ٹھہراتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا! جماع کے سوا ہر شے کرو''۔ لہٰذا اس حدیث پاک سے پتہ چلتا ہے کہ حیض کے دنوں میں عورت کو الگ رکھنا یہودیوں کے فعل سے مشابہت رکھتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۱)

دس دن سے زیادہ خون آنا

سوال: خالدہ کو دس دن اور دس رات سے زیادہ خون آیا تو وہ خون حیض میں شمار ہوگا یا نہیں؟

جواب: خالدہ کو دس دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے اور دس دن سے زیادہ ہے تو استحاضہ ہے اگر پہلے سے اسے حیض آ چکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہوا استحاضہ ہے۔

(بہار شریعت، جلد دوم، صفحہ ۴۲)

9 سال کی عمر سے پہلے خون آنا

سوال: میری بہن کو ۹ سال کی عمر سے پہلے خون آنا شروع ہوا تو کیا حیض میں شمار ہوگا؟

جواب: ۹ برس کی عمر سے پہلے جو خون آیا وہ استحاضہ ہے۔ (بہار شریعت، جلد اول، حصہ دوم)

60 سال کی عمر میں خون حیض آنا

سوال: میری خالہ ساٹھ سال کی ہیں اس عمر میں بھی ان کو حیض آتا ہے کیا یہ خون حیض میں شمار ہوگا یا نہیں؟

جواب: ''بہارِ شریعت حصہ دوم'' میں حیض کی انتہائی عمر ۵۵ برس مذکور ہے اگر اس عمر کے بعد کسی عورت کو خون آئے تو وہ استحاضہ ہے پچھلی صورت میں اگر خالص خون آئے یا جیسے پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے اور اگر اسی رنگ کا نہ آیا یا دنوں کی گنتی میں کچھ فرق ہو گیا تو استحاضہ ہے استحاضہ میں نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے۔

حدیث شریف: صحیحین میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

''فاطمہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں فرمایا نہیں یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں تو خون دھو اور نماز پڑھ''۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۶۸)

کم از کم حیض کی مدت 72 گھنٹے ھے

سوال: مجھے کرن چمکنے کے وقت حیض شروع ہوا اور تین دن تین راتوں کے بعد کرن چمکنے کے وقت ہی حیض منقطع ہوا کیونکہ حیض کی مدت ۷۲ گھنٹے ہے لیکن اس طرح ۷۲ گھنٹے پورے نہ ہوئے کیا یہ حیض میں شمار ہوگا؟

جواب: ۷۲ گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے ہاں اگر صبح کو کرن چمکتے ہی شروع ہوا اور تین دن تین راتیں ہو کر کرن چمکتے ہی کے وقت ختم ہوا تو گھنٹوں ہی سے شمار ہوگا اور ۲۴ گھنٹے کا ایک دن رات لیا جائے گا۔

حیض والی کو چھپ کر کھانا

سوال: کنیز حیض و نفاس کی حالت میں چھپ کر کھانا کھاتی ہے کیا چھپ کر کھانا ضروری ہے اور کیا حیض و نفاس والی کو روزہ دار کی طرح رہنا ضروری ہے؟

جواب: حیض و نفاس والی کو اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہراً، روزہ دار کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں۔ (جوہرہ) ''چھپ کر کھانا بہتر ہے خصوصاً حیض والی کیلئے''۔

(بہار شریعت)

حالت حیض میں جماع کرنا

سوال: اگر کسی نے حالت حیض میں جماع کر لیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی نے حالت حیض میں جماع کیا تو حرام ہے اور سخت گناہگار ہے۔

(بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۷۵)

عادت سے زیادہ دن خون آنا

سوال: رابعہ کو تین دن خون آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینے ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے لیکن خون آنا بند نہ ہوا تو اب کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں اس کا حکم یہ ہے کہ اب اس کی عادت بدل گئی وہ دن حیض میں شمار ہوں گے۔

حائضہ کا کھانا پینا الگ کرنا

سوال: حبیبہ کے گھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حیض و نفاس کے دنوں میں کپڑے برتن غرض کہ کھانا پینا بھی الگ کر دیتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: حیض و نفاس کی حالت میں عورت کو ساتھ کھلانے یا اس کا جوٹھا کھانے میں حرج نہیں ان کے کپڑے برتن کھانا پینا الگ یا مثل نجس جاننا یہ سب ہندوؤں کی رسمیں ہیں ایسی بیہودہ رسموں سے احتیاط لازم ہے۔ صحیح مسلم میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ: "زمانۂ حیض میں میں پانی پیتی پھر حضور ﷺ کو دے دیتی تو جس جگہ میرا منہ لگا تھا حضور ﷺ وہیں دہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حیض میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر حضور ﷺ کو دے دیتی تو حضور ﷺ اپنا دہن شریف اس جگہ پر رکھتے جہاں میرا منہ لگا تھا"۔

روزے کی حالت میں حیض آنا

سوال: بانو کو روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو ایسی صورت میں اس کے روزے کا کیا حکم ہے اگر یہ روزہ نفل تھا تو اس کی قضا ہو گی یا نہیں؟

جواب: روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو روزہ جاتا رہا اس کی قضا کرے۔ اگر روزہ فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب ہے۔ (عالمگیری)

حائضہ سے غسل سے پہلے جماع کرنا

سوال: نگہت بی بی پوچھتی ہیں کہ اگر کوئی عورت حیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں رکھتی تو کیا جماع جائز ہے؟

جواب: عورت حیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غسل کرے اور غسل کا تیمم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں ہے جب تک کہ اس تیمم سے نماز نہ پڑھ لے نماز پڑھنے کے بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو غسل نہ کیا صحبت جائز ہے۔ (درمختار، ردالمختار)

حیض کی حالت میں قرآن چھونا یا پڑھنا

سوال: رفعت حائضہ (حیض والی) ہے کیا وہ ایسی حالت (حالت حیض) میں قرآن شریف پڑھ اور چھو سکتی ہے یا نہیں، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: حیض ونفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا، دیکھ کر ہو یا زبانی یا اس کو چھونا اگرچہ اس کی جلد، چولی، حاشیہ کو ہاتھ لگے یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے حرام ہے۔ (عامہ کتب)

حیض کی حالت میں مکہ شریف پہنچنا

سوال: ارم حالت حیض میں مکہ شریف پہنچ گئی تو ایسی صورت میں وہ کیا کرے؟

جواب: اگر حیض کی حالت میں مکہ شریف پہنچ گئی تو طوافِ قدوم نہ کرے اور اگر پاک ہو جائے اور وقت ہو تو یہ طواف کرے اور اگر وقت نہ ہو اور حج کے افعال شروع ہو گئے تو طواف معاف ہو گیا۔

حالت حیض میں عربی آیات لکھنا

سوال: شہناز اسلامیات کی طالبہ ہے اور اس میں اسے قرآن پاک کی آیات وترجمے لکھنے پڑتے ہیں کیا وہ حالت حیض میں ایسی عبارت لکھ سکتی ہے؟

جواب: حالت حیض میں ایسی عبارت لکھنا مکروہ ہے اگرچہ وہ اس کو پڑھے نہیں۔

نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے حیض بند ہونا

سوال: شاہدہ کو حیض اس وقت بند ہوا کہ نماز میں صرف اللہ اکبر کہہ سکے تو ایسی صورت میں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر غسل کرنے کے بعد اللہ اکبر اور نیت کا وقت باقی ہو تو نیت باندھ کر نماز شروع کرے اگرچہ نیت کے بعد وہ وقت بھی نکل جائے تو نماز پوری کرے ایسی صورت میں نماز قضا کرنی پڑے گی۔

حائضہ سانس توڑ کر ھجے سے قرآن پڑھائے

سوال: خدیجہ سوال کرتی ہیں کہ میں ایک مدرسے میں قرآن وقاعدہ وغیرہ پڑھاتی ہوں حیض کے دنوں میں میرے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: معلمہ کوحیض ونفاس ہوتو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھانے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۲)

59سال میں حیض آنا

سوال: زلیخابی بی جن کی عمر ۵۹ برس ہے، ان کو اب تک خون آتا ہے آیا یہ خون حیض ہے؟ اگر نہیں تو روزے، نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: ''بہارِ شریعت حصہ دوم میں حیض کی انتہائی عمر ۵۵ سال مذکور ہے اگر اس عمر کے بعد کسی عورت کو خون آئے تو وہ استحاضہ ہے پچھلی صورت میں اگر خالص کون آئے یا جیسے پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے، اگر استحاضہ ہے تو نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے۔

حدیث: صحیحین میں اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ'' فاطمہ بنت ابی جحش رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں فرمایا نہیں یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں تو خون دھو اور نماز پڑھ''۔ (بہارِ شریعت)

حیض کی حالت میں نماز کا حکم

سوال: سائرہ بانو سوال کرتی ہیں کہ حیض کے دنوں میں نہ پڑھنے والی نمازوں کا کیا حکم ہے؟ اور اس کی قضا کتنے عرصے میں کرلینی چاہئے؟

جواب: حیض کے دنوں میں حائضہ عورت پر نمازیں معاف ہیں اور ان کی کوئی قضا نہیں ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۸)

نفلی روزہ کی حالت میں حیض کا آنا

سوال: فضیلہ نے نفلی روزہ رکھا دوپہر میں اس کو حیض آ گیا، اب اس کے بقیہ روزے کا کیا حکم ہے؟ اور کیا اس روزے کی قضا رکھنا ہوگی؟

جواب: روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہوگیا تو وہ روزہ جاتا رہا۔ اس کی قضاء رکھے۔ فرض تھا تو قضا فرض اور نفل تھا تو واجب ہے (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۳)

زمانۂ حیض میں چھوٹ ہونے روزوں کی قضا

سوال: حیض کے دنوں میں رمضان کے فرض روزے رہ جاتے ہیں کیا ان فرض روزوں کی قضا ہے؟

جواب: حیض کے دنوں میں رمضان کے روزے ہونے پر ان کی قضا رکھنا فرض ہے۔

نفاس کی تعریف

سوال: نفاس کسے کہتے ہیں؟

جواب: بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون عورت کے آگے کے مقام سے آتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔ (عامہ کتب)

نفاس کی مدت

سوال: عظمیٰ کی خالہ سوال کرتی ہیں کہ کیا نفاس کی بھی کوئی مدت مقرر ہے اور اگر ہے تو کتنی؟

جواب: نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک دن بھی خون آیا تو یہ نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کی مدت چالیس دن اور رات ہے۔ (عامہ کتب)

بچہ کی پیدائش سے پہلے خون آنا

سوال: میری بھابھی پوچھتی ہیں کہ بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا اس کا شمار کس میں ہوگا حیض میں یا نفاس میں؟

جواب: بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا اس کا شمار نفاس میں نہیں بلکہ اس کا وہ خون استحاضہ میں شمار ہوگا اگرچہ وہ بچہ آدھا باہر آ گیا ہو۔ (درمختار)

حمل ساقط ہونے سے پہلے یا بعد خون آنا

سوال: صغریٰ بی بی کو حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد میں تو اس خون کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد میں تو پہلے والا استحاضہ ہے اور

بعد والا نفاس ہے یہ اس صورت میں ہے کہ جب کوئی عضو بن چکا ورنہ پہلے والا اگر حیض ہوسکتا ہے وہ حیض ہے ورنہ استحاضہ۔ (درمختار، ردالمحتار)

پیدائش کے 40 دن کے اندر خون آنا

سوال: میری باجی کو بیٹا ہونے کے بعد چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا اور کبھی نہیں اور پندرہ دن کا فاصلہ بھی رہا اس خون کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں آیا تو سب نفاس ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہوجائے۔ (درمختار)

حمل ساقط ہونے کے بعد خون مستقل جاری رہنا

سوال: رضیہ کو حمل ساقط ہوا اور اسے یہ معلوم نہیں کہ کوئی عضو بنا تھا یا نہیں نہ یہ یاد ہے کہ حمل کتنے دن کا تھا کہ اس سے عضو کا بننا یا نہ بننا معلوم ہوجاتا اور حمل ساقط ہونے کے بعد خون ہمیشہ کو جاری ہوگیا اس خون کا کیا حکم ہے؟

جواب: حمل ساقط ہوا اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی عضو بنا تھا یا نہیں، نہ یہ یاد کہ حمل کتنے دن کا تھا (کہ اس سے عضو کا بننا نہ بننا معلوم ہوجاتا یعنی ایک سو بیس دن ہوگئے ہیں تو عضو بن جانا قرار دیا جائے گا) اور بعد اسقاط کے خون ہمیشہ کو جاری ہوگیا تو اسے حیض کے حکم میں سمجھے کہ حیض کی جو عادت تھی اس کے گزرنے کے بعد نہا کر نماز شروع کردے اور عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد۔ (ردالمحتار)

چالیس دن سے زیادہ خون آنا

سوال: فاطمہ کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا اور اسے یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچے کے پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا اس بارے میں بتایئے کہ یہ خون نفاس کا ہے یا استحاضہ کا؟

جواب: کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن تک نفاس ہے اور جتنا زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے جیسے عادت تیس دن کی تھی اور اس بار پینتالیس ۴۵ دن آیا تو تیس دن نفاس کے

ہیں اور پندرہ دن استحاضہ کے۔ (درمختار، ردالمختار)

حیض و نفاس کی حالت میں روزہ و نماز کا حکم

سوال: میری پھوپھی حیض ونفاس کے دنوں کی فرض نمازوں اور فرض روزوں کے بارے میں پوچھتی ہیں کہ کیا ان کی قضا ہے؟

جواب: حیض ونفاس کی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے بلکہ نمازیں معاف ہیں ان کی قضاً بھی نہیں ہاں روزوں کی قضاً اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

حالت حیض میں اذان کا جواب دینا

سوال: فاطمہ حالت حیض میں اذان کا جواب دینے لگی کہ رقیہ نے اسے اذان کا جواب دینے سے منع کردیا کہ حالت حیض میں اذان کا جواب نہیں دیتے بتائیے کہ اس حالت میں اذان کا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: حیض ونفاس والی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے؟ (عامہ کتب)

حالت حیض میں سنی ہوئی آیت سجدہ کا حکم

سوال: زلیخا نے حالت حیض میں آیت سجدہ سنی ایسی حالت میں اس پر سجدۂ تلاوت کا کیا حکم ہے؟ کیا آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ تلاوت واجب ہوگیا یا نہیں؟

جواب: حیض ونفاس والی پر سجدۂ شکر اور سجدۂ تلاوت کرنا حرام ہے اور یہ آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔ (درمختار، ردالمختار)

حالت حیض میں مسجد میں جانا

سوال: میمونہ کا گھر مسجد سے قریب ہے اس کا ۳ سال کا بیٹا دوڑ کر مسجد میں چلا جاتا ہے کیا وہ حالت حیض میں اپنے بیٹے کو بلانے مسجد میں جاسکتی ہے؟

جواب: حیض ونفاس والی کو مسجد میں جانا یا خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو حرام ہے یوں ہی مسجد سے گزرنا بھی حرام ہے ہاں عیدگاہ کے اندر جانا یا ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے۔ (ردالمختار)

حالت حیض میں شوہر کے ساتھ رہنا

سوال: بعض گھرانوں میں یہ رواج ہے کہ حالت حیض ونفاس میں عورت اپنے شوہر کے ساتھ نہ کھا پی سکتی ہے اور نہ سو سکتی ہے اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: عورت حیض ونفاس کی حالت میں شوہر کے ساتھ کھا پی سکتی ہے بلکہ دونوں ایک پلنگ پر سو بھی سکتے ہیں بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے۔ (درمختار، ردالمختار)

ہاں ہمراہ سونے میں شہوت کا غلبہ ہو اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے اور اس کا غالب گمان ہو تو ساتھ سونا گناہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۲)

حالت نماز میں حیض کا حکم

سوال: شاہدہ نماز پڑھ رہی تھی کہ اسے حیض آ گیا اس نماز کی قضاً اس پر واجب ہے یا نہیں؟

جواب: نماز پڑھتے میں اگر حیض آ گیا یا بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز معاف ہے البتہ اگر نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہے۔ (عالمگیری)

حالت حیض میں جماع کو جائز جاننا

سوال: منور جہاں سوال کرتی ہیں کہ حیض ونفاس کی حالت میں جماع کا شرعی حکم کیا ہے اور اس کو جائز جاننا کیسا ہے؟

جواب: حیض ونفاس کی حالت میں جماع (ہمبستری) حرام ہے ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کر لیا تو سخت گنہگار ہوا اس پر توبہ فرض ہے اور آمد کے زمانے میں کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب ہے۔

(درمختار، ردالمختار)

پاک ہونے کے بعد بقیہ دن گزارنا

سوال: عابدہ حیض سے پاک ہوگئی اور دن کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تو کیا وہ اسے روزے کی مثل گزارے گی؟ اور کیا اس روزے کی قضا اس پر واجب ہے یا نہیں؟

جواب: حیض، نفاس والی پاک ہوئی اور کچھ دن باقی رہ گیا تو اسے روزے کی مثل

گزارے اور اس روزے کی قضا واجب ہے۔ (درمختار)

حیض و نفاس کی حالت میں جزدان والا قرآن چھونا

سوال: فائزہ پوچھتی ہیں کہ قرآن مجید جزدان میں لپٹا ہو تو کیا حیض و نفاس والی عورت اسے چھو سکتی ہے؟

جواب: اگر قرآن مجید جزدان میں ہو تو حیض و نفاس کی حالت میں اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔ (عامہ کتب)

ناپاکی میں پہنے ہوئے دوپٹے سے قرآن چھونا

سوال: مریم پوچھتی ہیں کہ کیا حیض و نفاس والی عورت اپنے پہنے ہوئے دوپٹے سے قرآن مجید چھو سکتی ہے؟

جواب: حیض و نفاس والی کرتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل یا کسی ایسے کپڑے سے قرآن پاک چھوئے جس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو یہ سب حرام ہے۔ (عامہ کتب)

حیض و نفاس کی حالت میں ذکر اللہ کرنا

سوال: مدیحہ کی عادت ہے کہ ہر وقت تسبیحات اور ذکر اللہ عزوجل کرتی ہے کیا حیض و نفاس کی حالت میں تسبیحات اور ذکر اللہ عزوجل کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: حیض و نفاس کی حالت میں قرآن مجید کے علاوہ دوسرے اذکار مثلاً کلمہ شریف، درود شریف، استغفار وغیرہ بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

حیض و نفاس کی حالت میں نئے کپڑے نہ پہننا

سوال: میری بہن کی عادت ہے کہ وہ حیض و نفاس کے دنوں میں پہنے جانے والے کپڑوں کو دوبارہ نہیں پہنتی ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: حیض و نفاس کے دنوں میں استعمال کئے جانے والے کپڑوں پر اگر نجاست نہ لگی ہوئی ہو تو انہیں اپنے استعمال میں لانا اور نماز، روزہ کرنا جائز ہے اور ان کپڑوں کو ایک بار پہن کر پھینک دینا اسراف ہے۔

حالت حیض میں دعائے قنوت پڑھنا

سوال: میری خالہ حیض و نفاس کی حالت میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں پوچھتی ہیں کہ کیا حالت حیض میں دعائے قنوت پڑھ سکتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: حیض ونفاس کی حالت میں دعائے قنوت پڑھنا مکروہ ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۶)

حالت حیض میں تسبیح ہاتھ میں لینا

سوال: میری دادی مجھے حالت حیض میں تسبیح ہاتھ میں لینے سے منع کرتی ہیں کیا حالت حیض میں تسبیح ہاتھ میں لے سکتے ہیں؟

جواب: حیض ونفاس کی حالت میں تسبیح ہاتھ میں لینا جائز ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: ''حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلیٰ اٹھا دینا، عرض کی کہ میں حائضہ ہوں فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے''۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہے کہ جس طرح مصلیٰ اٹھانا جائز ہے اسی طرح تسبیح ہاتھ میں لینا بھی جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۴۱)

حیض و نفاس میں نماز کے اوقات کیسے گزارے

سوال: فاطمہ پوچھتی ہیں کہ حیض ونفاس کی حالت میں نماز کے اوقات میں کیا کرنا بہتر ہے؟

جواب: نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکرِ الٰہی، درود شریف اور دوسرے وظائف مثلاً شجرہ، دعائیں وغیرہ پڑھ لیا کریں جتنی دیر نماز پڑھتی تھی تا کہ عادت رہے۔ (عالمگیری)

حیض و نفاس میں کلمہ و درود پڑھنا

سوال: نورین کی خالہ کلمہ شریف، درود پاک اور استغفار پڑھنے کے بارے میں پوچھتی ہیں کہ کیا حیض ونفاس کی حالت میں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید کے علاوہ اور دوسرے اذکار مثلاً کلمہ شریف، درود شریف، استغفار

وغیرہ بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہیں اور ان چیزوں کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے اور ویسے بھی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں۔ (درمختار، ردالمختار)

عربی زبان کے علاوہ ترجمۂ قرآن چھونا

سوال: امبر اور عروسہ میں یہ بحث چل رہی ہے کہ امبر کہتی ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ اگر فارسی میں ہو یا کسی بھی زبان میں ہو اس کا حکم قرآن مجید کا سا ہے جبکہ عروسہ اس سے اختلاف کرتی ہے بتائیے کہ قرآن مجید کا ترجمہ کسی بھی زبان میں ہو تو اس کے پڑھنے اور چھونے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن مجید کا ترجمہ فارسی، اردو، انگریزی یا کسی اور زبان میں ہو اس کے چھونے اور پڑھنے میں قرآن مجید کا سا حکم ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

حالت حیض میں قرآن کی آیت کو چھونا

سوال: مہر النساء کو حالت حیض میں ایک کاغذ پر کوئی سورت لکھی ہوئی ملی اس کو چھونے اور پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: کاغذ کے پرچے پر کوئی سورت یا آیت لکھی ہو تو اس کو چھونا حرام ہے۔

(درمختار، عالمگیری)

حیض و نفاس کے خون سے کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال: اگر کپڑوں پر حیض و نفاس کا خون لگ جائے اس کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نجاست اگر دَل دار ہے جیسے پاخانہ، گوبر اور خون وغیرہ تو دھونے میں گنتی کی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی بار دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار، پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار، پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ حصہ اثر یا رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی دور کرنا لازم ہے ہاں اگر اس کا اثر مشکل سے جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھو لیا پاک ہو گیا۔ (عالمگیری و منیہ)

حدیث: صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: ''ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے، فرمایا جب تم میں کسی کا کپڑا حیض سے آلودہ ہو جائے تو اسے کھرچے پھر پانی سے دھوئے تب اس میں نماز پڑھے''۔

حالت حیض میں زمین سے قرآنی آیت کا اٹھانا

سوال: حالت حیض و نفاس میں اگر قرآن کی آیت کسی کاغذ پر لکھی ہوئی زمین پر ملے تو اسے اٹھائیں یا کیا کریں؟

جواب: حالت حیض و نفاس میں اگر قرآن کی آیت کسی کاغذ پر لکھی ہوئی زمین پر ملے تو اسے دوسرے کپڑے سے (یعنی ایسا کپڑا جو جسم کے تابع نہ ہو) اس سے اٹھالیں۔

☆......☆......☆

باب نمبر ۱۰

اشیاء پاک کرنے کے طریقے

چینی کے برتن پاک کرنے کا طریقہ

سوال: سکینہ امتیاز سوال کرتی ہیں کہ چینی کے برتن اگر ناپاک ہو جائیں تو ان کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: چینی کا برتن ہو یا کوئی بھی ایسی چیز ہو جس میں نجاست جذب نہ ہوئی جیسے لوہے، تانبے، پیتل تو اسے فقط تین دفعہ دھو لینا کافی ہے اس سے وہ پاک ہو جائے گا۔

(بہار شریعت، حصہ دوم صفحہ ۵۷)

پلاسٹک کے برتن کو پاک کرنا

سوال: بلقیس بی بی سوال کرتی ہیں کہ بچے کا پیشاب پلاسٹک کے ٹب پر لگ گیا اس ٹب کو کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب: یہ فقط دھو لینے سے پاک ہو جائے گا کیونکہ اس میں نجاست جذب نہ ہوئی کیونکہ ایسی چیز جس میں نجاست جذب نہ ہوئی اسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے۔

شیشے کی چیز کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال: تہمینہ جاوید سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی شیشے کی چیز نجس ہو جائے تو اسے کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب: شیشے کی تمام چیزیں، آئینہ اور لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جس میں مسام نہ ہوں کپڑے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں۔

(بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۳۴)

لوہے کی اشیاء پاک کرنے کا طریقہ

سوال: جویریہ شاہد سوال کرتی ہیں کہ لوہے کی کسی چیز پر نجاست لگ جائے تو اسے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: لوہے کی اشیاء مثلاً چھری، چاقو، تلوار وغیرہ صرف پونچھنے سے پاک ہو جائیں گی بشرطیکہ نہ زنگ ہو نہ ہی نقش و نگار ہو۔ اگر ایسی صورت ہو تو دھونا ضروری ہے پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔ اسی طرح سونے، چاندی، پیتل وغیرہ کی چیزیں اگر نجس ہو جائیں تو پونچھنے سے پاک ہو جائیں گی اگر نقش ہوں یا زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے کہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۵۴)

نجس زمین کیسے پاک ہوگی

سوال: آنسہ آمین سوال کرتی ہیں کہ زمین پر بچے نے پیشاب کر دیا اب اس زمین کو کیسے پاک کیا جائے کہ اس پر نماز وغیرہ پڑھ سکیں؟

جواب: زمین اگر پیشاب سے نجس ہو جائے اور اس کو دھونے کی حاجت ہو تو پس اگر زمین نرم ہے تو تین بار پانی بہانے سے پاک ہو جائے گی اور اگر سخت ہے تو فقہا نے کہا ہے کہ پانی ڈالیں پھر کسی چیز سے رگڑیں پھر اون یا کسی پاک کپڑے سے پونچھیں اور اس طرح تین بار عمل کریں تو پاک ہو جائے گی اور اگر اس پر اتنا پانی ڈالا جائے کہ اس کی نجاست متفرق ہو جائے یا ختم ہو جائے اور اس کی بو اور رنگ باقی نہ رہے تو پاک ہو جائے گی۔ (فتاویٰ قاضی خان عالمگیری)

نوٹ: عموماً عورتیں بچے کے پیشاب کرنے کے بعد کسی کپڑے سے اس پیشاب کو پونچھ لیتی ہیں اس طرح پونچھتی ہیں کہ پیشاب اردگرد پھیلا دیتی ہیں یہ طریقہ غلط ہے۔ زمین دھوپ سے خشک ہونے یا ہوا سے خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے اور ''بحر الرائق'' میں ہے کہ ''زمین کے اس حکم میں وہ سب چیزیں شامل ہیں جو زمین کے قائم مقام ہیں۔ اینٹ، ماربل، موزائیک'' (Mouzique)

زمین کا ناپاک ہونا

سوال: آمنہ حق سوال کرتی ہیں کہ بچے نے زمین پر پیشاب کر دیا اور وہ خشک ہو گیا اگر اس پر پانی پڑا تو کیا وہ زمین دوبارہ ناپاک ہو جائے گی؟

جواب: اگر زمین خشک ہو کر پاک ہو جائے اور پھر اس پر پانی پڑا تو اصح یہ ہے کہ ''نجاست عود نہیں کرتی''۔ لہٰذا وہ زمین پاک ہے۔ (قاضی خان، عالمگیری)

شہد پاک کرنے کا طریقہ

سوال: شبینہ ناز سوال کرتی ہیں کہ شہد میں اگر کچھ نجاست پڑ جائے تو کیسے پاک ہوگی؟

جواب: شہد میں نجاست پڑ جائے یا وہ ناپاک ہو جائے تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ اس میں پانی ڈال کر اتنا جوش دیں کہ جتنا تھا اتنا ہی ہو جائے تین مرتبہ یوں ہی کریں پاک ہو جائے گا۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۵۶)

کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

سوال: ارمین خان سوال کرتی ہیں کہ کپڑے پاک کیسے کئے جائیں اور اگر نجاست کا رنگ رہ جائے تو کیا وہ کپڑے ناپاک شمار کئے جائیں گے؟

جواب: کپڑے پاک کرنے کے دو طریقے ہیں، آپ کو جو بھی آسان لگے وہ اپنا لیں۔

کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ

1۔ سب سے پہلے کپڑے پر لگی نجاست کے اثر کو ختم کیا جائے اس کیلئے صابن، سوڈا وغیرہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ نجاست کا اثر ختم ہونے کے بعد اس کپڑے کو بالٹی میں ڈال دیں اور بالٹی کو پورا بھر لیں پھر اس بالٹی میں مزید آدھی بالٹی جتنا پانی بہالے یعنی نلکے کے نیچے مزید اتنی دیر تک بالٹی رکھیں کہ آدھی بالٹی جتنا پانی گر جائے۔ اس کیلئے وقت کا اندازہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ اگر پوری بالٹی چھ ۶ منٹ میں بھرتی ہے تو تین منٹ پانی بہادیں اب اس کپڑے کو نچوڑ لیں یہ کپڑا پاک ہے۔

دوسرا طریقہ: ۲۔ نجاست کو دور کردیں اب اس کپڑے کو تین مرتبہ دھوئیں اور تین بار نچوڑیں تو یہ کپڑا پاک ہو جائے گا، نیز نچوڑنے کیلئے ضروری ہے کہ ہر بار پوری قوت سے نچوڑا جائے کہ ایک قطرہ بھی کپڑے میں باقی نہ رہے اور پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑتے وقت ہاتھ پاک کرنے بھی ضروری ہیں۔ تیسری مرتبہ کپڑا بھی پاک ہو جائے گا اور ہاتھ بھی۔

بہارِ شریعت میں ہے کہ "اگر نجاست دور ہوگئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازمی ہے ہاں اس کا اثر بدقت (یعنی مشکل سے) جائے گا تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھولیا (دھونے سے مراد اتنا نچوڑا تین بار کہ ایک قطرہ بھی پانی کا باقی

نہ رہا) تو کافی ہے۔

جو کپڑے نچوڑے نہ جاسکیں انہیں پاک کرنا

سوال: حشمت جہاں سوال کرتی ہیں کہ کام والے کپڑے (مثلاً جس پر سلمٰی وغیرہ کا کام ہو) جو نچوڑے نہ جاسکتے ہوں ان کو کیسے پاک کیا جائے؟

جواب: اگر ایسے کپڑے ہیں جو نچوڑے نہ جاسکتے ہوں ان کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے تو وہ دو مرتبہ اور دھوئیں تیسری بار جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو وہ کپڑا پاک ہوگیا۔ اسے ہر مرتبہ سکھانا ضروری نہیں بلکہ جیسے ہی پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے دوبارہ دھولیں۔ (بہار شریعت)

قالین کو پاک کرنا

سوال: ثمینہ ناز سوال کرتی ہیں کہ بچے نے قالین پر پیشاب کردیا اس قالین کو کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب: جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں جیسے چٹائی، قالین وغیرہ اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو دھو کر کسی اونچی جگہ لٹکا دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔ یونہی دو مرتبہ اور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہوگیا وہ چیز پاک ہوگئی اسے ہر مرتبہ کے بعد سکھانا ضروری نہیں۔

نوٹ: یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں بلکہ اگر مختلف وقتوں، بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔

چھوٹے بچے کا پیشاب بھی ناپاک ھے

سوال: فرحت کے شیر خوار بچے نے پیشاب کردیا اب فرحت کا یہ کہنا کہ چھوٹے بچے کا پیشاب پاک ہے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: دودھ پیتے بچے یا بچی کا پیشاب ناپاک ہے۔ یہ نجاست غلیظہ ہے، یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہے یہ بالکل غلط ہے ان کا پیشاب بدن یا کپڑے پر لگا ہے تو اس کو پاک کرنا ضروری ہے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۵۴)

پھوڑے سے پانی بہنا

سوال: صائمہ دولت خان سوال کرتی ہیں کہ ناف یا پستان پر پھوڑے سے پانی بہے اس پانی کا کیا حکم ہے اور اسی میں نماز پڑھی تو نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

جواب: دکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے یا ناف یا پستان سے درد کے ساتھ پانی نکلے نجاست غلیظہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۵۰)

نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے اور ایک درہم سے زیادہ ہو تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔ بے پاک کئے نماز پڑھ لی تو نہ ہوگی اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوگا اور اگر بہ نیت استخفاف (نماز کو ہلکا جان کر) پڑھی تو کفر ہے۔ اگر نجاست غلیظہ درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے بے پاک کئے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہے یعنی اس نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گناہگار بھی ہوئی نیز اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کئے نماز ہوگئی مگر خلافِ سنت ہوگی اور اس کا اعادہ (یعنی دوبارہ پڑھنا) بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ ۵۰)

بچے کا کپڑوں پر دودھ کی قے کرنا

سوال: ممتاز یاسمین سوال کرتی ہیں کہ بچے نے دودھ کی الٹی کردی تو کیا کپڑا ناپاک ہوجائیگا؟

جواب: شیرخوار بچے نے دودھ ڈال دیا تو یہ نجاستِ غلیظہ ہے بشرطیکہ وہ دودھ منہ بھر ہو۔

(بہارِ شریعت، جلد ۱، صفحہ ۵۰)

فرش پر پیشاب کا خشک ہوجانا

سوال: فرش پر بچے نے پیشاب کردیا پھر وہ ہوا سے خشک ہوگیا۔ کیا اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ناپاک زمین اگر خشک ہوجائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے تو پاک ہوگئی، خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ سے۔ مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۵۵)

اگر اس زمین پر سے پیشاب کا اثر ختم ہوگیا اور کوئی بو وغیرہ بھی نہیں تو اس جگہ پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

باب نمبر ۱۱:

اذان کا جواب دینے کے احکام

عورت کو اذان کا جواب دینا

سوال: کیا عورت کو اذان کا جواب دینا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں، عورت کو بھی اذان کا جواب دینا ضروری ہے۔ حدیث پاک میں ہے ابن عسا کر نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اے گروہِ زنان جب تم بلال (رضی اللہ عنہ) کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ محو کر دے گا''۔

(بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۸)

اذان کا جواب دینے کا طریقہ

سوال: فرحین سوال کرتی ہیں کہ اذان کا جواب دینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جب مؤذن کو اذان کہتے سنو تو جو وہ کہتا ہے تم بھی کہو۔ مؤذن جو اذان میں کلمات کہے جواب میں وہی کلمات دہرائیں اور جب مؤذن اشهد ان محمد ارسول الله (ﷺ) کہے تو سننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگا لے اور کہے قرة عيني بك يا رسول الله (ﷺ) اللهم متعني بالسمع والبصر جب مؤذن حي على الصلوٰة، حي على الفلاح کہے تو جواب میں لاحول ولا قوة الا بالله کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے بلکہ اتنا لفظ اور ملا لے ماشاء الله كان ومالم يشالم يكن. امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص اشهد ان محمد ارسول الله سن کر یہ کہے ''مرحبا يا حبيبي وقرة عيني بك يا رسول الله ﷺ'' اور اپنے انگوٹھے چوم لے اور آنکھ سے لگالے کبھی اندھا نہ ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

جب اذان ختم ہو جائے تو درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

"اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ آت سیدنا و مولانا محمد ن الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ وابعثہ مقاما محمود ن الذی وعدتہ واجعلنا فی شفاعتہ یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد. (ردالمختار)

ترمذی ونسائی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جو اذان سن کر یہ دعا پڑھے اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

اذان ختم ہونے کے بعد جواب دینا

سوال: محفوظہ سوال کرتی ہیں کہ اذان ختم ہوئے زیادہ دیر نہیں گزری تو کیا اذان کا جواب دے سکتے ہیں؟

جواب: اگر بوقت اذان جواب نہ دیا اور اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو جواب دے سکتے ہیں۔ (درمختار)

فجر کی اذان کا جواب

سوال: فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں کیا کہنا چاہئے

جواب: فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں صدقت وبررت وبالحق نطقت کہے۔

کن لوگوں پر اذان کا جواب ضروری نہیں

سوال: نوشین گلزار سوال کرتی ہیں کہ کن کن لوگوں پر اذان کا جواب نہیں ہے؟

جواب: (۱)۔حیض ونفاس والی عورت۔ (۲) خطبہ سننے والے۔ (۳) نمازِ جنازہ پڑھنے والے۔ (۴) جماع میں مشغول یا جو قضائے حاجت میں ہو۔ ان لوگوں پر اذان کا جواب نہیں۔

نماز کے علاوہ اذان دینا

سوال: فائزہ سوال کرتی ہیں کہ کیا اذان نماز کے علاوہ بھی دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نماز کے علاوہ ان تمام اوقات میں اذان دینا مستحب ہے۔ (۱) بچے اور مغموم کے کان میں (۲) مرگی والے۔ (۳) غضب ناک۔ (۴) بدمزاج آدمی کے کان میں۔ (۵) جانور کے کان میں۔ (۶) لڑائی کی شدت۔ (۷) آتش زدگی کے وقت۔ (۸) بعد دفن میت۔ (۹) جن کی سرکشی کے وقت۔ (۱۰) مسافر کے پیچھے۔ (۱۱) جنگل میں راستہ بھول

جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو۔ (ردالمحتار)

حیض و نفاس والی کو اذان کا جواب دینا

سوال: ثوبیہ سوال کرتی ہیں کیا حیض و نفاس والی عورت کو بھی اذان کا جواب دینا ضروری ہے؟

جواب: حیض و نفاس والی عورت پر اذان کا جواب نہیں اگر جواب دے دے تو بہتر ہے۔ (درمختار)

اذان کے دوران باتیں کرنا

سوال: نازیہ سوال کرتی ہیں کہ میری خالہ اذان کے دوران باتیں کرتی ہیں، کیا شریعت میں اذان کے دوران کلام کرنا درست ہے؟

جواب: جتنی دیر اذان ہو اتنی دیر کیلئے سلام، کلام اور جوابِ سلام تمام اشغال (کام) موقوف کردے۔ (درمختار، عالمگیری)

اگر روٹی پکا رہی ہوں، یا برتن دھو رہی ہوں، یا کسی بھی کام میں مشغول ہوں جب اذان کی آواز آئے اتنی دیر کیلئے اپنے کام روک کر اذان کا جواب دیں۔

اذان کے دوران تلاوت قرآن کرنا

سوال: نبیلہ سوال کرتی ہیں کہ اذان کے دوران تلاوتِ قرآن کر سکتے ہیں؟

جواب: درمختار و عالمگیری میں ہے کہ جتنی دیر اذان ہو اتنی دیر تلاوتِ قرآن موقوف کر دے اذان غور سے سنے اور جواب دے۔

پیدل چلتے ہوئے اذان کا جواب دینا

سوال: نیلوفر سوال کرتی ہیں کہ اذان کے دوران اگر پیدل چل رہے ہوں جب بھی اذان کا جواب دینا ہوگا؟

جواب: اگر راستے میں پیدل چل رہے ہیں اور اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑی ہو جائے اذان سنے اور جواب دے۔ (عالمگیری، بزازیہ)

کئی اذان کا جواب

سوال: سیما ناز سوال کرتی ہیں کہ ہمارے گھر کے اطراف میں تین سے چار اذانوں کی

آوازیں یکے بعد دیگرے آتی ہیں ایسی صورتحال میں کون سی اذان کا جواب دینا چاہئے؟

جواب: اگر چند اذانیں سنے تو اس پر پہلی ہی اذان کا جواب ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔ (درمختار، ردالمختار)

جنب کو اذان کا جواب دینا

سوال: سمیرا سوال کرتیں ہیں کہ جنبی اذان کا جواب دے سکتا ہے؟

جواب: شریعت میں جنبی پر بھی اذان کا جواب ہے۔

اذان کا جواب نہ دینے پر وعید

سوال: صغریٰ سوال کرتی ہیں کہ اذان کا جواب نہ دینے پر کیا وعید ہے؟

جواب: فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ برا خاتمہ ہونے کا خوف ہے۔

اذان کا جواب دینے کی فضیلت

سوال: نبیلہ انور سوال کرتی ہیں کہ اذان کا جواب دینے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: اذان کا جواب دینے کی بہت زیادہ فضیلت ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ مدینے کے تاجدار ﷺ نے فرمایا کہ ''اے عورتو! جب بلال (رضی اللہ عنہ) کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا۔ اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ مٹا دے گا''۔ خواتین نے یہ سن کر عرض کیا، یہ تو عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا ''مردوں کیلئے دوگنا''۔ (ابن عساکر)

پیاری بہنو! اللہ عزوجل کی رحمت پر قربان اس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے درجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان فرما دیا ہے مگر افسوس اتنی آسانیوں کے باوجود ہم غفلت کا شکار ہی رہتے ہیں۔ بہنو! اذان کا جواب دینے میں ہرگز سستی نہ کریں ذرا سی غفلت لینا پڑا تنے سارے ثواب سے محروم ہو جائیں گے۔

اگر ہمیں پانچوں اذانوں کے جواب کا موقع ملے تو دیکھئے کہ کتنا سارا ثواب ہمارے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

''اللہ اکبر اللہ اکبر'' یہ ایک کلمہ ہے اس طرح پوری اذان میں ۱۲ کلمات ہیں اور کوئی بہن ایک اذان کا جواب دے یعنی مؤذن جو کہتا ہے وہ بہن بھی دہراتی جائے تو اس کو ۱۲ لاکھ نیکیاں ملیں گی۔ ۱۲ ہزار درجات بلند ہوں گے اور ۱۲ ہزار گناہ معاف ہوں گے۔

فجر کی اذان میں دو مرتبہ ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' ہے تو یوں فجر کی اذان میں ۱۴ کلمات ہو گئے تو فجر کی اذان کے جواب میں اللہ اکبر! ۱۴ لاکھ نیکیاں، ۱۴ ہزار درجات کی بلندی اور ۱۴ ہزار گناہ معاف ہوں گے۔

زہے نصیب! اگر مسجد کے قریب رہتی ہیں اور اقامت کا جواب دینے میں بھی کامیاب ہو جائیں تو پانچوں اذانون اور پانچوں اقامتوں کا جواب دینے پر روزانہ ایک کروڑ بتیس لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ بتیس ہزار درجات بلند ہوں گے اور ایک لاکھ بتیس ہزار گناہ معاف ہوں گے۔

انگوٹھے چومتے وقت منہ سے آواز نکلنا

سوال: نائلہ حسن سوال کرتی ہیں کہ بعض عورتیں اس طرح انگوٹھے چومتی ہیں کہ پچ کی آواز پیدا ہوتی ہے کیا یہ طریقہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: جی نہیں! یہ طریقہ بالکل غلط ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگالے۔ جب انگوٹھوں کا بوسہ دے تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ آواز پیدا نہ ہو۔

انگوٹھے چومنا: مقاصد السالکین میں یہ واقعہ درج ہے کہ ایک اسرائیلی جس نے اپنی دو سالہ زندگی میں گناہ ہی گناہ کئے تھے۔ جب وہ فوت ہوا تو لوگوں نے اس کی لاش کو گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اللہ عزوجل نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی ''اے موسیٰ (علیہ السلام)! ہمارا ایک بندہ فوت ہو گیا ہے اور بنی اسرائیل نے اسے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا ہے۔ آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اسے وہاں سے اٹھائیں۔ تجہیز و تکفین کر کے آپ اس کا جنازہ پڑھائیں اور لوگوں کو بھی اس کا جنازہ پڑھنے کی ترغیب دلائیں''۔

جب سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام وہاں پہنچے تو میت کو دیکھ کر پہچان لیا۔ تعمیل ارشاد خداوندی کے بعد عرض کیا یا اللہ! یہ بندہ تو بدترین مجرم تھا بجائے سزا کے اتنی بہترین جزا کا کیوں کر

مستحق قرار پایا؟ ارشاد باری تعالیٰ ہوا، بیشک یہ سخت سزا کا حق دار تھا لیکن اس نے ایک روز توریت (شریف) کھولی اور اس میں میرے حبیب محمد عربی (ﷺ) کا نام نامی لکھا ہوا دیکھا تو محبت سے اسے چوما اور درود شریف پڑھا۔ میں نے اس نام پاک کی تعظیم کرنے کے سبب اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔

جب سیدنا موسیٰ کلیم اللہ کا امتی سخت ترین مجرم ہونے کے باوجود محبت سے نام پاک محمد ﷺ کو چوم لے اور درود پاک پڑھے تو بخشا جائے تو پھر سرکار ﷺ کا کلمہ پڑھنے والا نام محمد ﷺ سن کر محبت میں اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے تو اس پر کرم بالائے کرم کیوں نہ ہو۔ بلکہ کرم ہوتا بھی ہے جیسا کہ شامی میں ہے اذان کی پہلی شہادت (یعنی پہلی مرتبہ اشہد ان محمد الخ) پر صلی اللہ علیہ وسلم کہنا مستحب ہے اور دوسرے شہادت کے وقت قرۃ عینی بک یا رسول اللہ کہے۔ پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں پر رکھے اور اللھم متعنی بالسمع والبصر کہے تو تاجدار مدینہ ﷺ اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔ (شامی جلد اول باب الاذان)

☆...☆...☆
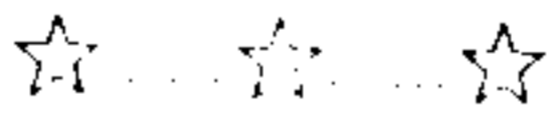
باب نمبر۱۲:

نماز کا بیان

تکبیر تحریمه کهنے کی وجه

سوال: ذوباریہ احمد سوال کرتی ہیں کہ نماز شروع کرتے وقت جو ''اللہ اکبر'' کہا جاتا ہے اس کو تکبیر تحریمہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اس کو تکبیر تحریمہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اشیائے مباحہ کو حرام کر دیتی ہے، جو اس سے پہلے حلال تھیں جیسا کہ کھانا، پینا، بولنا وغیرہ۔ (بحر الرائق، کتاب الصلوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ، جلد اول، صفحہ۵۰۶)

تکبیر تحریمه میں الله اعظم کهنا

سوال: نسرین زہرہ سوال کرتی ہیں کہ تکبیر میں اللہ اکبر کہنا ضروری ہے یا اس کے علاوہ اللہ اعظم وغیرہ بھی کہہ سکتے ہیں؟

جواب: ''اللہ اکبر'' کہنا واجب ہے اور ''اللہ اکبر'' کے علاوہ سے افتتاح کرنا مکروہ ہے یہ ہی اصح ہے۔ (شامی، ہندیہ، بحر)

ہاں! دیگر الفاظ سے جو کہ تعظیم پر دلالت کریں ان سے افتتاح صحیح ہے لیکن مکروہ ہے، واجب کے چھوٹنے کی وجہ سے جو کہ ''اللہ اکبر'' کہنا ہے۔ (نور الایضاح)

اللہ کا چھوڑنا مکروہ تحریمی ہے واجب کے ترک کی بنا پر کیونکہ حضور انور ﷺ نے اس پر مواظبت فرمائی ہے۔ (شامی)

تکبیر تحریمه کب کهیں

سوال: نوشین آغاز سوال کرتی ہیں کہ تکبیر تحریمہ کب کہنی ضروری ہے؟

جواب: تکبیر تحریمہ کیلئے ضروری ہے کہ نماز کی نیت کے ساتھ ہو۔ (مراقی الفلاح، صفحہ۱۱۸)

اس طرح تکبیر تحریمہ نماز شروع کرنے کی نیت سے ہو۔ (تنویر الابصار، جلد اول، صفحہ۴۹۷)

اس کے علاوہ نور الایضاح میں مذکور ہے کہ ''تکبیر تحریمہ'' نیت سے پہلے نہ ہو۔ پس پتا

چلا کہ پہلے نیت کی جائے پھر تکبیر تحریمہ کہی جائے۔

تکبیر تحریمہ بلند آواز سے کہنا

سوال: گل صنوبر سوال کرتی ہیں کیا تکبیر تحریمہ بلند آواز سے کہنی ضروری ہے؟

جواب: تکبیر تحریمہ اتنی آواز سے کہے کہ خود سن لے یہ اصح ہے۔ (نور الایضاح)

''کیونکہ جو کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ اتنی آواز ضروری ہے کہ خود سن سکے''۔

اللہ اکبر کو آللہ اکبار کہنا کیسا؟

سوال: فائزہ حسن نے ایک دن اللہ اکبر کو ''آللہ آکبر'' کہہ دیا تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر لفظ ''اللہ'' کو ''آللہ'' کہا (یعنی ہمزہ پر مد بڑھایا) اور اکبر کو ''آکبار'' (یعنی ہمزہ کو مد کے ساتھ یا ب کو الف کے ساتھ) پڑھا تو نماز نہ ہوگی۔ اگر جانتی ہے کہ اس کے معنی فاسد ہیں اور قصداً کیا تو کفر ہے۔ (درمختار، بہار شریعت، حصہ سوم، صفحہ ۳۸)

کن نمازوں میں قیام فرض ہے

سوال: کن نمازوں کے لیے تکبیرِ تحریمہ کیلئے قیام کرنا فرض ہے؟ (یعنی تکبیرِ تحریمہ کھڑے ہو کر کہنی چاہئے)

جواب: تمام فرض نمازوں، وتر اور سنت فجر میں قیام فرض ہے۔ تو ان میں تکبیر تحریمہ بھی کھڑے ہو کر کہنا فرض ہے اگر بیٹھ کر ''اللہ اکبر'' کہا اور کھڑی ہو گئی تو نماز شروع ہی نہیں ہوئی۔ (درمختار، عالمگیری)

تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ اٹھانا

سوال: میری امی پہلو سے کاندھوں تک ہاتھوں کو لے جاتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہتی ہیں کیا یہ طریقہ درست ہے؟

جواب: یہ طریقہ غلط ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ پہلو سے کاندھوں تک ہاتھ خاموشی سے اٹھائیں، پھر کاندھوں سے سینے کی جانب ہاتھ لے جاتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہیں۔

تکبیر تحریمہ کی ادائیگی کا طریقہ

سوال: فرزانہ بیگم سوال کرتی ہیں "اللہ اکبر" کی راء پر کون سی حرکت دی جائے؟

جواب: اللہ اکبر میں اکبر کی راء پر جزم دیں کیونکہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: "اذان و اقامت اور تکبیر میں جزم ہے"۔ (درمختار)

یعنی اکبر کی راء کو ساکن کرے اعراب ظاہر نہ کرے یہ سنت ہے، ظاہر کرنا خلافِ سنت ہے۔ (شامی)

تکبیر تحریمہ میں صرف اللہ یا اکبر کہنا

سوال: کوثر جہاں سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی نے صرف اللہ یا اکبر کہہ دیا تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: جی نہیں! نماز منعقد نہیں ہوگی۔ درمختار میں درج ہے کہ "اگر صرف اکبر یا صرف اللہ کہا تو نماز نہ ہوگی"۔ کیونکہ شرط پورا جملہ کہنا ہے۔ (شامی)

اور یہ پورا جملہ قیام میں ہونا چاہئے۔

تکبیر تحریمہ کے وقت کیسے کھڑے ہوں

سوال: تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے کیسے کھڑے ہونا چاہئے؟

جواب: جب تکبیر تحریمہ کہیں تو دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہو۔

(فتاوی رضویہ جلد ششم، مع تتمہ پنجم، صفحہ ۱۵۵، بہارِ شریعت، حصہ سوم صفحہ ۳۵)

تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانا

سوال: عموماً خواتین تکبیر تحریمہ کہتے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھاتی ہیں کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: جی نہیں یہ عمل درست نہیں ہے۔ کیونکہ تکبیر تحریمہ کیلئے خواتین ہاتھ کاندھوں تک اٹھائیں گی اور ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ رخ ہوں گی۔

تھکن کی وجہ سے نماز بیٹھ کر پڑھنا

سوال: ماریہ نے تھکن کے باعث ظہر کی نماز بیٹھ کر پڑھ لی کیا ان کی نماز ہوگئی اور شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: فرض، وتر، عیدین اور سنت فجر میں قیام فرض ہے بلا عذر شرعی بیٹھ کر نماز پڑھے گی صحیح نہ ہوگی۔ (درمختار، ردالمختار)

بلکہ غنیۃ الطالبین میں تو یہاں تک مذکور ہے کہ اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑی ہوسکتی ہے تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر پڑھے۔ اگر کچھ دیر بھی کھڑی ہوسکتی ہے اگرچہ اتنا ہی کھڑی ہو کہ ''اللہ اکبر'' کہہ لے تو فرض ہے کہ اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔

آج کل بہت سے لوگ ذرا سی کمزوری یا بخار یا خفیف سی تکلیف یا بڑھاپے یا محض تھکن کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ ان میں بہت سے ایسے ہیں کہ ہمت کریں تو پورے فرض کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ یہی لوگ دس پندرہ منٹ یا اس سے زیادہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کرلیا کرتے ہیں، لہٰذا چاہئے کہ ان مسائل سے آگاہ ہوں۔ خصوصاً آج کل کی خواتین شاپنگ کی تھکن کے باعث بھی بیٹھ کر نماز پڑھ لیتی ہیں۔ ''کافی شرح وافی'' میں مذکور ہے کہ اگر ادنیٰ مشقت لاحق ہو تو ترکِ قیام جائز نہ ہوگا۔ بلکہ یہاں تک ہے کہ جتنی نمازیں باوجود قدرتِ قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں گی ان کا اعادہ فرض ہوگا۔ اگر ویسے کھڑی نہ ہوسکتی تھی عصا یا دیوار یا کسی کے سہارے سے کھڑا ہونا ممکن تھا وہ نمازیں بھی نہ ہوئیں ان کا پھیرنا بھی فرض ہے اگر وہ نمازیں بیٹھ کر ادا کیں۔

لہٰذا ماریہ نے تھکن کے باعث جو ظہر کی نماز پڑھی اس کے چار فرض کا دوبارہ پڑھنا فرض ہے۔

کسی تکلیف کی وجہ سے سجدہ نہ کرسکنا

سوال: بخت جہاں سوال کرتی ہیں کہ میری بھابھی کسی تکلیف کی وجہ سے سجدہ نہیں کرسکتی، ان کا کیا حکم ہے جبکہ وہ قیام کرسکتی ہیں؟

جواب: اگر قیام کرسکتی ہیں مگر سجدہ نہیں کرسکتی تو انہیں بہتر ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے، کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتی ہیں۔ (درمختار)

اس طرح جو شخص سجدہ کرسکتا ہے مگر سجدہ کرنے سے زخم بڑھتا اور بہتا ہے تو جب بھی اسے اشارے سے بیٹھ کر پڑھنا مستحب ہے، کھڑے ہو کر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے۔ (درمختار)

نماز میں قیام کا حکم

سوال: زرافشاں سوال کرتی ہیں کہ نماز میں قیام کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: نماز میں قیام فرض ہے۔ نماز میں قیام کا حکم ہمیں قرآن مجید سے ملتا ہے۔ پارہ نمبر۲ سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۳۸ میں ہے کہ!"وقوموا للّٰہ قنتین" اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

اس طرح قیام کا حکم کتب احادیث بخاری و مسلم میں اسی طرح مذکور ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے پہلے گفتگو کے بعد فرمایا! "جب تم نماز کیلئے تیار ہو اچھی طرح وضو کر کے قبلہ رو کھڑے ہو"۔ (بخاری، مسلم)

قیام میں قدموں کے درمیان کا فاصلہ

سوال: زینب عبدالحمید سوال کرتی ہیں کہ میری سہیلی نماز میں پیروں کے درمیان کافی فاصلہ دے کر کھڑی ہوتی ہے، آپ بتائیں کہ نماز میں پاؤں کے درمیان کتنا فاصلہ رکھنا بہتر ہے؟

جواب: قیام میں چار انگل کا فاصل رکھنا چاہئے۔ یہ ادب سنت ہے ردالمختار میں ہے کہ: "دونوں قدموں کے درمیان ہاتھ کی چار انگلیوں کا فاصلہ رکھنا چاہئے۔ کہ یہ خشوع کے زیادہ قریب ہے"۔ (ردالمختار)

مراقی الفلاح میں ہے کہ "حالت قیام میں دونوں قدموں کو چار انگلیوں کے برابر کھلا رکھنا سنت ہے کہ یہ خشوع کے زیادہ قریب ہے"۔ (مراقی الفلاح، بحوالہ فتاوی رضویہ جلد ششم، صفحہ ۱۵۶)

قیام میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ:

سوال: زوباریہ سوال کرتی ہیں کہ قیام میں ہاتھ باندھنے کیلئے ان درج ذیل طریقوں میں سے کون سا طریقہ درست ہے (i) ناف کے نیچے (ii) یا سینے پر ہاتھ باندھنا؟

جواب: علمائے احناف کے نزدیک حکم یہ ہے کہ عورتیں نماز میں سینے پر ہاتھ باندھیں۔

فتاوی رضویہ میں عاشق رسول، مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اس کی تحقیق میں حلیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ!"ہم نے جو یہ کہا کہ عورت اپنا دایاں

ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر سینے پر باندھے کہ عورت کیلئے اس میں زیادہ ستر ہے، لہٰذا یہ اس کے حق میں زیادہ اولیٰ ہے کیونکہ عورت کے حق میں جتنے بھی امور جائز ہیں ان میں سے اسی کو اختیار کرنا بہتر ہے جو سب سے زیادہ ستر کا باعث ہو خصوصاً حالت نماز میں ستر کا زیادہ خیال رکھنا چاہئے''۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ششم صفحہ ۱۴۵)

ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
'عورت تمام کی تمام قابل ستر و حجاب ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ عورتوں کا سینے پر ہاتھ زیر ناف باندھنے سے زیادہ حجاب و حیا کے قریب ہے''۔ (ترمذی)

اور خواتین کی تعظیم کرنا ستر و حجاب کی صورت میں ہے کیونکہ ''تعظیم ادب کے بغیر'' ادب حیا کے بغیر'' اور حیا حجاب کے بغیر'' حاصل نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ششم صفحہ ۱۴۹)

فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا

سوال: جن نمازوں میں قیام فرض ہے اگر وہ بیٹھ کر پڑھ لیں تو کیا نماز ہو گئی؟

جواب: جن نمازوں میں قیام فرض ہے اگر وہ بیٹھ کر پڑھی گئیں تو نہ ہوں گی ایسی نمازوں کو لوٹانا فرض ہے۔

دوران قیام نگاہیں کہاں ہوں

سوال: ماہ وش سوال کرتی ہیں کہ دورانِ قیام نگاہیں کہاں ہونی چاہئیں؟

جواب: دورانِ قیام نگاہیں سجدہ گاہ پر رکھیں کہ ایسا کرنا مستحب ہے۔

قرأت کسے کہتے ہیں

سوال: فوزیہ حسن سوال کرتی ہیں کہ قرأت کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرأت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر نمایاں ہو جائے۔ بعض لوگ اس قدر جلدی جلدی پڑھتے ہیں کہ حروف چبا جاتے ہیں، اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ حروف صحیح طریقے سے ادا کریں۔

قرأت آہستہ کرنا

سوال: اریبہ آصف سوال کرتی ہیں کہ میری دوست کی عادت ہے کہ نماز میں قرأت

بہت آہستہ آہستہ کرتی ہے کیا اس سے نماز ہو جائے گی نیز کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: آہستہ پڑھنے میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ خود سنیں، اگر حروف کی تصحیح تو کی (یعنی صحیح طریقے سے حروف کی ادائیگی کی) مگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود نہ سنا اور اس کے ارد گرد کوئی شور و غل وغیرہ بھی نہیں اور اس کی سماعت کمزور بھی نہیں ہے تو ایسی صورت میں نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

ھدایت ضروری: نماز کے علاوہ بھی جہاں کچھ کہنا، پڑھنا مقرر کیا ہے کم از کم اتنی آواز ہو کہ خود سن سکیں۔ (عالمگیری)

کن رکعتوں میں قرأت فرض ھے

سوال: عائشہ خلیل سوال کرتی ہیں کہ نماز کی کن کن رکعتوں میں قرأت کرنا فرض ہے؟

جواب: فرض کی دو رکعتوں اور وتر، سنت مؤکدہ اور نفل کی ہر رکعت میں قرأت کرنا فرض ہے۔ (عامہ کتب)

قرأت کی مقدار

سوال: صائمہ نورین سوال کرتی ہیں کہ فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و سنت مؤکدہ وغیر مؤکدہ اور نفل کی ہر رکعت میں قرأت کی کتنی مقدار ضروری ہے؟

جواب: فرض کی دو رکعتوں، وتر، سنت مؤکدہ وغیر مؤکدہ اور نفل کی تمام رکعتوں میں مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض ہے۔ سورۂ فاتحہ اور اس کیساتھ ایک چھوٹی سورۃ یا اس کے برابر آیت ملانا واجب ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم صفحہ ۳۹)

سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ھے

سوال: فروا فہیم سوال کرتی ہیں کہ کیا سورۃ سے پہلے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! قرأت میں پہلے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے، الحمد شریف کی ساتوں آیتیں، پڑھنا کہ ہر آیت مستقل واجب ہے، ایک آیت کا چھوڑنا بلکہ ایک لفظ کا چھوڑنا بھی ترکِ واجب ہے۔ نماز واجب الاعادہ ہوگی۔ اس صورت میں کہ جان بوجھ کر چھوڑا اور اگر بھولے سے چھوٹ گیا تو سجدۂ سہو کرے۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم، صفحہ ۴۲-۴۱)

سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ ملانا

سوال: مصباح خالد سوال کرتی ہیں کہ کیا الحمدللہ شریف کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا؟

جواب: درمختار میں مذکور ہے کہ سورتوں کے شروع میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" ایک پوری آیت ہے مگر صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔ (درمختار)

ایک رکعت میں قرأت کرنا کیسا

سوال: نورالعین سوال کرتی ہیں کہ کیا فرض کی دونوں رکعتوں میں قرأت ضروری ہے اور اگر ایک رکعت میں قرأت کرے تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: جی ہاں فرض کی دونوں رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔ اگر فرض کی دوسری رکعت میں قرأت نہ کی یا فقط ایک رکعت میں کی نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری)

رکوع کا طریقہ

سوال: ماہ رخ سوال کرتی ہیں کہ عورت کے رکوع کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے، بلکہ ہاتھ رکھ دے۔ ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے۔ پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔ دونوں ٹخنے ملا دے۔ (عالمگیری)

رکوع کرنے کا وقت

سوال: فرحین ہاشمی سوال کرتی ہیں کہ رکوع کرنے کا وقت کیا ہے؟

جواب: حالت قیام میں سورت ختم کرنے کے بعد رکوع کو جائیں گے قرأت کے بعد متصلاً رکوع کرنا واجب ہے۔

رکوع میں دونوں ٹخنے ملانا

سوال: اقصیٰ سوال کرتی ہیں کہ میری دوست رکوع میں جاتے وقت دونوں ٹخنے ملا دیتی ہے جبکہ میں ایسا نہیں کرتی کیا میری دوست کا یہ عمل درست ہے نیز اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: علامہ ابراہیم حلبی ''غنیۃ'' شرح منیہ میں فرماتے ہیں کہ! ''رکوع میں ٹخنوں کا اتصال اورانگلیوں کا قبلہ رو ہونا ہی سنت ہے''۔ (صفۃ الصلوٰۃ، صفحہ ۳۱۵)

اسی طرح بحرالرائق میں بھی مذکور ہے کہ! ''رکوع میں ٹخنوں کا ملنا اور انگلیوں کا قبلہ رو ہونا سنت ہے''۔

طحطاوی شرح مراقی الفلاح میں ہے کہ: ''رکوع میں ٹخنوں کا متصل ہونا اور پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رو ہونا سنت ہے''۔

ردالمختار میں ہے کہ: ''ٹخنوں کو ملانا اس وقت ہے جب کوئی عذر نہ ہو''۔

دونوں تلوے جمے رہنے کے ساتھ خفیف سے جھکاؤ کے ساتھ ٹخنے بلا تکلف مل جائیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ششم، صفحہ ۱۶۹)

لہٰذا آپ کی دوست کا یہ عمل درست ہے۔

رکوع میں نگاہ کہاں ہو

سوال: سحر زیدی سوال کرتی ہیں کہ رکوع میں نگاہ کہاں رکھنا بہتر ہے؟

جواب: رکوع میں نگاہ قدموں پر رکھنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ سوم، صفحہ ۴۸)

تسبیح کتنی بار پڑھیں

سوال: نازینہ سوال کرتی ہیں کہ رکوع میں کتنی بار تسبیح پڑھی جائے؟

جواب: تین بار تسبیح ادنیٰ درجہ ہے۔ کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوگی اور تین بار سے زیادہ کہنا افضل ہے لیکن ختم طاق اعداد پر ہو۔ (فتح القدیر)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''جب تم نماز پڑھا کرو تو رکوع میں تین مرتبہ ''**سبحان ربی العظیم**'' کہہ لیا کرو''۔ (ابوداؤد جلد اول)

حدیث مبارک میں ہے کہ سرکارِ مدینہ سرورِ قلب وسینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب کوئی رکوع کرنے اور تین بار ''سبحان ربی العظیم کہے تو اس کا رکوع تمام ہوگیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے''۔ (ابوداؤد، ترمذی)

رکوع و سجدہ کی فرضیت

سوال: کومل اقبال سوال کرتی ہیں کہ رکوع اور سجود کی فرضیت اللہ تعالیٰ کے کون سے فرمان سے ثابت ہے؟

جواب: قرآن مجید میں رکوع اور سجدے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا۔ اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو۔

(الحج: ۷۷) (کنز الایمان)

عورت کے سجدہ کا طریقہ

سوال: گل صنوبر سوال کرتی ہیں کہ عورتیں کس طرح سجدہ کریں مکمل طریقہ کار بتادیں؟

جواب: طبرانی نے معجم میں ذکر کیا ہے کہ! ''خواتین کیلئے حکم ہے کہ بوقت سجدہ زمین سے چمٹ جائیں مردوں کیلئے اس کے خلاف کرنا سنت ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ششم صفحہ ۱۴۷)

ابوداؤد میں روایت ہے کہ! ''رسول اللہ ﷺ دو خواتین کے پاس سے گزرے جو نماز ادا کررہی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا! جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین کے ساتھ ملاؤ کہ سجدے کی حالت میں عورت مرد کی طرح نہیں''۔

ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ! ''عورت تمام کی تمام قابلِ ستر و حجاب ہے''۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر زمین سے چمٹ کر سجدہ کیا جائے تو عورت کے لیے اس میں زیادہ حجاب و پردہ ہے۔ بس عورتیں بالکل سمٹ کر سجدہ کریں۔ یعنی پیٹ ران سے، ران پنڈلی سے اور پنڈلیاں زمین سے لگادیں۔

سجدہ میں جانے کا احسن طریقہ

سوال: نزہت سوال کرتی ہیں کہ عورت کے لیے سجدہ میں جانے کا احسن طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدے میں جائے تو پہلے زمین پر گھٹنے رکھے، پھر ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھے۔ جب سجدے سے اٹھے تو اس کا الٹ کرے یعنی پہلے پیشانی اٹھائے، پھر ناک، پھر ہاتھ پھر گھٹنے۔ (عالمگیری)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''جب عورت نماز پڑھے تو سمٹ کر بیٹھے اور سمٹ کر سجدہ کرے اور مرد کی طرح اپنے اعضاء کو الگ نہ کرے''۔ عورت کو چاہئے کہ خوب سمٹ کر سجدہ کرے، بازو کروٹوں سے ملادے، پیٹ ران سے ملادے، ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے اور دونوں قدم سیدھی جانب نکال دے، پاؤں کی انگلیاں کھڑی نہ رکھے اسی طرح ہاتھ بھی زمین سے چمٹ جائیں اور بازوؤں کو کروٹوں سے ملادے۔

قالین پر نماز پڑھنا

سوال: نازنین سوال کرتی ہیں کہ ہمارے نماز کے کمرے میں قالین بچھا ہے، کیا قالین پر نماز ہو جاتی ہے، نیز اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روئی، قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے ورنہ نہیں یعنی اگر پیشانی خوب نہ دبی تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''پیشانی کا زمین سے لگنا سجدے کی حقیقت ہے''۔ (مسلم شریف)

سجدہ میں ناک کا لگنا

سوال: نازش سوال کرتی ہیں کہ سجدہ میں ناک کتنی حد تک لگے کہ سجدہ ادا ہو جائے؟

جواب: سجدے میں فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضروری ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

کیونکہ اگر ناک کی ہڈی نہ دبی تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی یعنی نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی۔ (بہار شریعت)

ناک سے سجدہ کرنا

سوال: صابرہ خاتون سوال کرتی ہیں کہ میرے سر پر چوٹ کے باعث سجدے میں بے حد تکلیف ہوتی ہے کیا ایسی حالت میں صرف ناک سے سجدہ کرنا صحیح ہے؟

جواب: اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتی تو ناک سے سجدہ کرے پھر بھی

صرف ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ہڈی بھی لگنا ضروری ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

نماز میں کرسی یا میز کا استعمال

سوال: مومنہ فیض سوال کرتی ہیں کہ میری دادی بوجہ علالت کرسی پر نماز پڑھتی ہیں جبکہ سجدہ میں میز استعمال کرتی ہیں کیا اس طرح کرنا درست ہے؟

جواب: ایسی جگہ سجدہ ہوا کہ قدم کی نسبت سجدے کی جگہ بارہ انگل اونچی ہے تو سجدہ نہ ہوا۔ (درمختار)

قعدۂ اخیرہ فرض ہے

سوال: حمنیٰ سوال کرتی ہیں کہ نماز میں قعدہ اخیرہ کیا ہے؟

جواب: نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد جو بیٹھا جاتا ہے اسے قعدہ اخیرہ (آخری بیٹھنا) کہتے ہیں اور قعدہ اخیرہ نماز میں فرض ہے۔

قعدۂ اخیرہ میں بیٹھنے کا طریقہ

سوال: جویریہ ملک سوال کرتی ہیں کہ قعدہ اخیرہ میں بیٹھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: امام بیہقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ! "خاص کر عورتوں کیلئے دوزانو یعنی قعدہ اخیرہ کی حالت میں زمین سے چمٹ کر بیٹھنا سنت ہے"۔ (بیہقی)

ہمارے علماء نے عورتوں کیلئے تورک کا قول لیا کہ اس میں زیادہ ستر اور آسانی ہے اور خواتین کا معاملہ ستر اور آسانی پر مبنی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ششم، صفحہ ۱۴۹)

کیونکہ خواتین کے معاملے میں شرع مطہرہ کا مطالبہ کمال ستر وحجاب ہے۔ اس لئے کہ خواتین عورتِ مستورہ کی مالک ہوتی ہیں۔ ترمزی شریف میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ابد قرار آقائے مدینہ نے فرمایا! "عورت تمام کی تمام قابل ستر و حجاب ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ششم صفحہ ۱۴۸)

قعدہ اخیرہ میں بیٹھنے کا طریقہ:

قعدہ میں بیٹھنے کی حالت یہ ہوگی کہ دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دیں اور بائیں یعنی الٹی سرین پر بیٹھیں اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران اور الٹا ہاتھ الٹی ران پر اس طرح رکھیں کہ انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہوں اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں نہ کھلی ہوئی

ہوں نہ ملی ہوئی اور گھٹنوں کو نہیں پکڑنا ہے۔

التحیات میں انگشت شہادت سے اشارہ کرنا

سوال: فاطمین سوال کرتی ہیں کہ التحیات میں انگشت شہادت سے اشارہ کیا جاتا ہے یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: طریقہ: جب کلمہ ''لا'' کے قریب پہنچے تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو ہتھیلی سے ملائے اور لفظ لا پر کلمے کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمہ ''الا'' پر گرادے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کردے۔

(بہار شریعت، حصہ سوم، صفحہ ۴۵)

رسول اللہ ﷺ نے اپنے جلسۂ تشہد میں چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کیا اور بیچ کی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنایا اور انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔ (ابوداؤد، بیہقی)

اس کے بارے میں سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: ''انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر دھاری دار ہتھیار سے زیادہ سخت ہے''۔

اسی طرح آقا ﷺ نے فرمایا: ''وہ شیطان کے دل میں خوف ڈالنے والا ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ششم صفحہ ۱۵۰)

بھول کر چوتھی رکعت کے بعد پانچویں میں کھڑے ہونا

سوال: لاریب سوال کرتی ہیں کہ میری نانی نماز میں چوتھی رکعت کے بعد سلام پھیرنے کی بجائے پانچویں کیلئے کھڑی ہو گئیں بعد ازاں انہیں یاد آ گیا نماز تو مکمل کر لی اب اس نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) پہلی صورت یہ ہے کہ چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت میں قعدہ نہ کیا اور بھول کر پانچویں کیلئے کھڑی ہو گئیں تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائیں۔ (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ پانچویں کا اگر سجدہ کر لیا، اسی طرح فجر میں دوسری رکعت پر نہیں بیٹھی اور تیسری کا سجدہ کر لیا اسی طرح مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھی اور چوتھی کا سجدہ کر لیا تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ (غنیہ)

قعدۂ اخیرہ میں سونے والے کا حکم

سوال: ثمرینہ سوال کرتی ہیں کہ اگر قعدہ اخیرہ میں سوگئی تو اس کا کیا حکم ہے؟
جواب: پورا قعدہ سوتے میں گزر گیا تو بیداری کے بعد بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (غنیۃ، ردالمختار)
نوٹ: قیام، قرأت، رکوع، سجود میں اگر سوئی رہی تو ان کا اعادہ کرے ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدہ سہو بھی کرے اور اگر پوری رکعت سونے میں گزر گئی تو نماز فاسد ہوگئی۔

نمازی کے قریب حیض والی عورت کا بیٹھنا

سوال: افشین سوال کرتی ہیں کہ میں نماز پڑھ رہی تھی کہ میرے قریب حیض والی عورت آکر بیٹھ گئی کیا اس طرح میری نماز ہوجائے گی؟
جواب: مصلّٰی کے پاس اگر حیض والی عورت آکر بیٹھ گئی تو نماز ہوجائے گی۔ (درمختار)

نماز کے دوران بچے کا گود میں بیٹھنا

سوال: عروسہ فاروق سوال کرتی ہیں کہ دورانِ نماز حالت قعدہ میں بچہ گود میں آکر بیٹھ گیا۔ بچے کے بیٹھ جانے سے کیا نماز ٹوٹ جائے گی جبکہ بچے کے کپڑے بھی ناپاک ہیں؟
جواب: اگر بچہ اتنا چھوٹا ہے کہ اپنی سکت سے نہ رک سکے بلکہ اس عورت کے روکنے سے رکا ہوا ہے اور اس بچے کے کپڑے ناپاک ہیں تو نماز نہ ہوگی اور اگر بچہ خود رکا ہوا ہے اور عورت کے روکنے سے نہیں رکا اور بچے کے کپڑے ناپاک ہیں تب بھی نماز ہوجائے گی۔
(عالمگیری، درمختار)

نجس جگہ پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا

سوال: حنا ملک سوال کرتی ہیں کہ نجس جگہ پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جاسکتی ہے؟
جواب: اگر نجس جگہ پر اتنا باریک کپڑا ڈال کر نماز پڑھی جس سے اس کے نیچے کی چیز جھلکتی ہو تو نماز نہ ہوئی۔

طہارت سے کیا مراد ہے

سوال: راحت صدیقہ سوال کرتی ہیں کہ نماز کیلئے طہارت سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز کیلئے طہارت شرط ہے یعنی طہارت حاصل کئے بغیر نماز نہ ہوگی۔ شرط سے مراد یہ ہے کہ اس کو پورا کئے بغیر نماز شروع ہی نہیں ہوئی۔

بدن کا پاک ہونا

طہارت سے مراد یہ ہے کہ بدن پاک ہو، دونوں حدثوں سے یعنی اگر وضو کی حاجت ہو تو وضو کرے اور غسل کی حاجت ہو تو غسل کرے۔ ''حدث سے پاک ہونا شرط ہے اور اس کی دلیل آیت غسل اور آیت وضو ہیں''۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔

وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا. (مائدہ:٦) اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہولو۔ (کنزالایمان)

وضو کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ''ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو اور وضو نہ ہو تو دھو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو''۔

حضور سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ترجمہ: نماز بغیر پاکی کے صحیح نہیں ہے''۔ ایک روایت میں ہے! ''ترجمہ: نماز کی کنجی پاکی ہے''۔

(بحر، جلد اول، صفحہ ٥٠٦، ابوداؤد، ترمذی، باب فی کتاب الطہارۃ)

اس طرح بدن کا نجاست سے بھی پاک ہونا ضروری ہے چنانچہ حضور سرورِ عالم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ: ''پیشاب سے بچو کیونکہ عموماً عذابِ قبر اسی وجہ سے ہوتا ہے''۔

کپڑے کا پاک ہونا: نماز کیلئے پاک ہونا شرط ہے فرض بھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! ''اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے''۔ کپڑے سے مراد وہ کپڑا ہے جس کو نمازی پہنے ہوئے ہو۔

''اگر کپڑے پر نجاست غلیظہ درہم کی مقدار سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے''۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم صفحہ ٥٠)

''اگر کپڑے پر نجاست خفیفہ چوتھائی حصے پر لگی ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی''۔

(بہارِ شریعت، حصہ سوم، صفحہ ٢٣ تا ٢٤)

جگہ کا پاک ہونا: یہ بھی شرط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "پاک کرو میرے گھر کو طواف کرنے والوں اعتکاف کرنے والوں، رکوع، سجدہ کرنے والوں کیلئے"۔ (بدائع)

پاک جگہ سے مراد یہ ہے کہ مواضع سجود پاک ہوں یعنی دونوں قدم دونوں گھٹنے، رکھنے کی جگہ اور ناک اور پیشانی رکھنے کی جگہ۔ (سعایہ)

یعنی جس جگہ نماز پڑھی رہی ہو وہ جگہ پاک ہو۔ کپڑے، بدن اور جگہ کے پاک ہونے کی عقلی دلیل یہ ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور جتنی تعظیم ممکن ہو وہ فرض ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پاک بدن، پاک کپڑے اور پاک جگہ پر کھڑا ہونا یہ انتہائی تعظیم ہے۔ جیسا کہ دنیاوی بادشاہوں کے سامنے کھڑے ہو کر ان کا احترام کرتے ہیں اور ان کے سامنے اچھی حالت میں جاتے ہیں، تو یہ تو بادشاہوں کے بادشاہ کے سامنے کھڑے ہونے کا وقت ہے۔ چونکہ بندہ جب نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے اور اللہ ﷻ کے درمیان جو حجابات ہوتے ہیں وہ اٹھ جاتے ہیں۔ لہٰذا نمازی کیلئے طہارت شرط ہے۔ یعنی اس کا بدن پاک ہو کپڑے پاک ہوں اور جس جگہ پر نماز پڑھتا ہو وہ جگہ پاک ہو۔

کیا نیت زبان سے کرنا ضروری ھے

سوال: سدرہ جلیس الحسن سوال کرتی ہیں کہ نماز کی نیت کی شرعی حیثیت کیا ہے اور کیا زبان سے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: نیت کرنا شرط ہے اور فرائض میں سے ہے۔ (کذافی المتون)

"اجماع مسلمین کی وجہ سے نیت فرض ہے"۔ (بحرالرائق، جلدا، صفحہ ۲۸۰)

کیونکہ اللہ ﷻ نے فرمایا کہ! "وما امروا الا لیعبدو اللہ مخلصین لہ الدین"۔

علامہ کاشانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ نماز عبادت ہے اور عبادت کہتے ہیں اس عمل کو جو خالصۃً کلیۃً اللہ تعالیٰ کیلئے کیا جائے اور اخلاص بغیر نیت کے حاصل نہیں ہوگا۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ! "اس کا کوئی عمل نہیں جس کی کوئی نیت نہیں ہے"۔ (بیہقی)

اور فرمایا! "اعمال کا دارومدار نیت پر ہے جو جیسی نیت کرے گا اس کیلئے وہی ہوگا"۔ (بدائع)

نیت دل سے کرنا فرض ہے (بحرالرائق، تنویرالابصار) "النیۃ ارادۃ القلب" دل میں

ارادہ کرنا نیت ہے۔ اس کے علاوہ تنویر الابصار میں مذکور ہے کہ! ''زبان سے نیت مستحب ہے''۔

کیونکہ انسان تفکرات میں مشغول ہوتا ہے اور اس کا ذہن منتشر ہوتا ہے اسلئے بہت ممکن ہے کہ زبان سے بھی نیت کرے تاکہ دل اور زبان کی مطابقت ہو جائے۔ (بحرالرائق)

رکعتوں میں کم یا زیادہ کہنا

سوال: حبیبہ حسین سوال کرتی ہیں کہ کیا نیت میں رکعتوں کا کہنا ضروری ہے نیز اگر مغرب کی نیت میں تین کی جگہ چار فرض کہہ لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: نیت میں تعدادِ رکعت کی ضرورت نہیں البتہ افضل ہے اگر تعدادِ رکعات میں خطا واقع ہوئی مثلاً تین رکعتیں ظہر کی فرض یا مغرب کی چار فرض کی نیت کی تو نماز ہو جائے گی۔

(درمختار، ردالمختار)

لوگوں کے سامنے اچھی طرح نماز پڑھنا

سوال: تحریم فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی ایسا شخص ہو کہ جو اگر اکیلا نماز پڑھتا ہے تو اتنی اچھی نہیں پڑھتا بہ نسبت لوگوں کے سامنے ایسی نماز کا شرع میں کیا حکم ہے کیا یہ ریاکاری ہے؟

جواب: پوری ریاکاری یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے ہے اس وجہ سے پڑھ لی ورنہ پڑھتا ہی نہیں۔ اور اگر یہ صورت ہے کہ تنہائی میں پڑھتا تو ہے، مگر اتنی اچھی نہ پڑھتا اور لوگوں کے سامنے خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے۔ تو اس کی اصل نماز کا ثواب ملے گا اور اس خرابی کا ثواب نہیں اور ریا استحقاق عذاب بہر حال ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

نیت کس طرح کی جائے

سوال: تحسین ناز سوال کرتی ہیں کہ نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: ''ہندیہ'' میں درج ہے کہ اگر منفرد ہے تو تین نیتیں کرے۔

i۔ اخلاص کی۔ ii۔ جو نماز پڑھ رہی ہے۔ iii قبلہ کے رخ کی۔

یعنی منفرد (اور چونکہ خواتین جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتیں اس لئے منفرد کے حکم میں ہیں) اگر اس طرح نیت کرے تو کافی ہے۔ جو شامل ہے ان تینوں نیتوں کو کہ ''میں نماز

ظہر کے فرض پڑھتی ہوں (یا جس وقت کی نماز پڑھتی ہو) منہ میرا قبلہ شریف کی طرف خاص اللہ عزوجل کے واسطے"۔ اس کے علاوہ نیت میں تعین کرنا بھی ضروری ہے کہ فرض ہے سنت ہے یا واجب، شامی اور بدائع میں درج ہے کہ "اگر فرض نماز ہے تو فرض کا تعین کرے کہ کون سی فرض نماز ہے" کیونکہ فرائض مختلف ہیں اس لئے تعین کرنا ضروری ہے۔

(بحر الرائق، جلد ا صفحہ ۲۸۵، کتاب الصلوٰۃ، باب الشروط الصلوٰۃ، مکتبہ رشیدیہ)

نیت اس طرح کرے! "میں نیت کرتی ہوں، آج ظہر کے فرض کی، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف خاص واسطے اللہ عزوجل کے"۔

فرض و واجب و نفل اور سنتوں کی نیت

سوال: بلقیس حیدر سوال کرتی ہیں کہ کیا وتر، فرض، نفل اور سنتوں کی الگ الگ نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! فرض واجب اور سنن کی نیت الگ الگ کرنی ضروری ہے یہ ضروری ہے کہ فرض وغیرہ کا تعین کرلیا جائے۔ اگر نماز فرض ہے تو فرض کا تعین کرے کہ کون سا فرض ہے۔ (شامی، بدائع، کنز)

کیونکہ فرائض مختلف ہیں اس لئے تعین ضروری ہے۔ (بحر الرائق، جلد اول صفحہ ۲۸۰)

اصح یہ ہے کہ نفل وسنت وتراویح میں مطلقاً نماز کی نیت کافی ہے۔ مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں سنت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا نبی کریم ﷺ کی مطابقت کی نیت کرے اسلئے کہ بعض مشائخ ان میں نیت کو ناکافی قرار دیتے ہیں۔ (منیہ)

البتہ نفل کیلئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے اگرچہ نفل کی نیت نہ ہو۔ (درمختار)

(فتاویٰ رضویہ جلد ششم، صفحہ ۴۸ مع تخریج مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

ریا کاری کے خوف سے نماز ترک کرنا

سوال: عائشہ سوال کرتی ہیں کہ لوگوں کے سامنے نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک دن میرا خیال آیا کہ ریاکاری پیدا نہ ہوجائے نماز ترک کردی کیا ایسا عمل درست ہے؟

جواب: اگر نماز خلوص کے ساتھ پڑھ رہی تھی، لوگوں کو دیکھ کر خیال پیدا ہوا کہ ریاکاری کی

مداخلت ہو جائے گی۔ یا شروع کرنا چاہتی تھی کہ ریاکاری کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو اس کی وجہ سے نماز ترک نہ کرے، نماز پڑھے اور استغفار پڑھ لے۔ (درمختار، ردالمختار)

باریک ململ کی چادر میں نماز پڑھنا

سوال: کرن جہاں سوال کرتی ہیں، میری بھابھی کافی باریک ململ کی چادر میں نماز پڑھتی ہیں کیا اس صورت میں ان کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: اتنا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی جھلکتی ہو عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی، جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ پہن لے جس سے بالوں کی سیاہی نظر نہ آئے۔

درمختار میں ہے "چھپانے والی چیز وہ ہے جو اپنے اندر کی چیز کو ظاہر نہ کرے"۔ ردالمختار میں ہے "اس طور پر کہ اس سے جسم کا رنگ دکھائی نہ دے"۔

(فتاویٰ رضویہ، صفحہ ۲۹، باب شروط الصلوٰۃ، جلد ششم مع تخریج)

پس اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا وہ دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی چمکے اس سے نماز شروع ہی نہ ہوگی۔

نوٹ: لہٰذا جارجت، باریک ململ، شیفون وغیرہ کے دوپٹوں میں نماز نہیں ہوگی۔ اسلئے نماز کیلئے چاہئے کہ بڑی اور موٹی چادر استعمال کریں۔

عورت نماز میں کس قدر جسم چھپائے

سوال: حلیمہ فیصل سوال کرتی ہیں کہ عورت نماز میں اپنا جسم کس قدر چھپائے؟

جواب: آزاد عورت کیلئے سارا بدن عورت ہے، سوائے منہ اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدم کے سارا بدن چھپانا فرض ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ششم، صفحہ ۳۹، باب شروط الصلوٰۃ جلد ششم مع تخریج مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

تفصیل اعضائے ستر: پیشانی کے اوپر سے سارے بال، لٹکے ہوئے بال، دونوں کان، گردن اس میں گلا بھی داخل ہے، دونوں شانے، دونوں بازو ان میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔ دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک، دونوں پستانیں، پیٹ، پیٹھ (کمر) سرین، فرج، دبر، رانیں تمام کی تمام، زیرناف، دونوں پنڈلیاں چھپانا فرض

ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم، صفحہ ۲۵)

اسکارف پہن کر نماز پڑھنا

سوال: سائرہ قریشی سوال کرتی ہیں کہ ایسے اسکارف وغیرہ سے نماز پڑھی کہ لٹکے ہوئے بال نظر آرہے ہیں تو کیا اس سے نماز ہو جائے گی؟

جواب: لٹکے ہوئے بال بھی ستر میں داخل ہیں، لہٰذا نماز میں پیچھے سے لٹکے ہوئے بالوں کو بڑی چادر سے چھپانا فرض ہے، ایسے اسکارف وغیرہ سے نماز پڑھی کہ لٹکے ہوئے بال نظر آرہے ہیں نماز نہ ہوئی۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم، صفحہ ۲۵)

باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا

سوال: شہلا ناز سوال کرتی ہیں کہ باریک کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اتنا باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو ستر کیلئے کافی نہیں اگر اس سے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

درمختار میں ہے کہ "چھپانے والی چیز وہ ہے کہ جو اپنے اندر کی چیز ظاہر نہ کرے"۔ لہٰذا شیفون، جارجٹ، باریک لان وگیرہ کی شلواروں میں نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں لہٰذا ان شلواروں میں استر وغیرہ لگائیں۔

چست کپڑوں میں نماز پڑھنا

سوال: عروسہ فاروق سوال کرتی ہیں کہ کیا چست شلوار قمیص میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب: دبیز کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو، مگر بدن سے ایسا چپکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضو کی ہیئت معلوم ہوتی ہے اس کپڑے سے نماز ہو جائے گی مگر اس عضو کی طرف دوسرے کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔

نوٹ: ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے، عورتوں کیلئے بدرجہ اولیٰ ممانعت ہے لہٰذا بعض عورتیں بہت چست قمیض اور چست پاجامے پہنتی ہیں وہ ایسا لباس پہننے سے بچیں۔

نماز میں ستر عورت مکمل نہ ہونا

سوال: مصباح سراج سوال کرتی ہیں کہ ہم نے ایک خاتون کو دیکھا کہ جس کا ستر عورت

(گردن، لٹکے ہوئے بال، کلائیاں) مکمل نہ تھا اور وہ حالت نماز میں تھیں کیا ایسی صورت میں ان کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: گردن، لٹکے ہوئے بال اور کلائیاں چھپانا فرض ہیں اگر ان کو بغیر چھپائے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوئی۔ (درمختار)

نوٹ: گٹوں تک کلائیاں چھپانی ضروری ہیں۔

نماز کے دوران اگر چادر کھل جائے

سوال: شیزا مصطفیٰ سوال کرتی ہیں کہ اگر دورانِ نماز چادر کھل جائے تو کیا اس صورت میں نماز ہو جائے گی؟

جواب: جن اعضاء کا ستر فرض ہے ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا، نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا تب بھی ہو جائے گی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار کھلا رہا نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

نوٹ: مثال کے طور پر اگر نماز میں کان کا چوتھائی حصہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوئی۔

نماز میں کلائی کھلی ہونا

سوال: سعدیہ جلال سوال کرتی ہیں کہ کلائی کھلی ہوئی تھی کہ جب نماز شروع کی تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے اسی حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا تو ایسی صورت میں نماز منعقد ہی نہیں ہوئی۔ (ردالمحتار)

لہٰذا اگر کھلی کلائی کیساتھ نماز شروع کر دی تو نماز نہ ہوئی۔

نماز میں کان اور پنڈلی کا کچھ حصہ کھلا رہا

سوال: شہلا احمد سوال کرتی ہیں کہ کان اور پنڈلی کا کچھ حصہ کھلا رہا اور اسی حالت میں نماز ادا کر لی تو کیا اس صورت میں نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر چند اعضاء میں کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک عضو چوتھائی سے کم ہے مگر مجموعہ ان کا جو

کھلا ہے اس کے چوتھے عضو کے چوتھائی کے برابر ہے تو نماز نہ ہوئی۔ اگر اس عورت کے کان اور پنڈلی کا نواں (۹) حصہ کھلا رہا تو ان دونوں کا مجموعہ کان کی چوتھائی کی مقدار ہے پس نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری، ردالمختار)

اندھیرے مکان میں ستر عورت کا خیال رکھنا

سوال: سمیرا احسن سوال کرتی ہیں کہ کیا اندھیرے مکان میں بھی ستر عورت کا خیال رکھنا چاہئے؟

جواب: ستر عورت ہر حال میں واجب ہے خواہ تنہا یا کسی کے سامنے خواہ اندھیرے مکان میں نماز پڑھتی ہو۔ (درمختار، ردالمختار)

کپڑا ناپاک سمجھ کر پھر نماز پڑھنا

سوال: عورت سمجھی کپڑا ناپاک ہے۔ پھر بھی نماز پڑھ لی، پھر پتہ چلا کہ کپڑا پاک ہے کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر نماز شروع کرنے سے پہلے گمان تھا کہ کپڑا ناپاک ہے اور ختم پر پتہ چلا کہ پاک ہے تب بھی اس کی نماز نہ ہوگی۔ (درمختار)

نماز کے دوران قبلے سے پھرنا

سوال: نور ایمان سوال کرتی ہیں اگر قبلے سے رخ پھر جائے تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟

جواب: کعبے کی سمت میں اگر منہ کا کوئی حصہ یا جزو واقع ہے تو نماز ہو جائے گی اگرچہ کعبے سے انحراف بھی ہو تو نماز ہو جائے گی۔ جیسے ۹۰ درجے پر کعبہ ہے اور ۴۵ درجہ دائیں اور ۴۵ بائیں طرف رخ پھر جائے تب بھی نماز ہو جائے گی کہ منہ کا کچھ حصہ کعبے کی طرف ہے اور اگر ۴۵ درجے سے زیادہ رخ مڑ گیا تو نماز فاسد ہوگئی کہ وہ کعبے کی سمت سے نکل گیا۔

(درمختار و افادات رضویہ)

غلط رخ پر نماز پڑھنا

سوال: حمنیٰ شاہ سوال کرتی ہیں کہ اگر ہم نے پارک میں نماز پڑھی، ختم نماز پر پتہ چلا کہ ہم نے غلط رخ پر نماز پڑھ لی کیا ہماری نماز ہوگئی اور اگر نہ ہوئی تو کیا اعادہ کرنا ہوگا؟

جواب: اگر کسی ایسی جگہ نماز پڑھی جہاں بتانے والا موجود ہے پھر بھی بغیر کسی سے پوچھے نماز پڑھ لی تو نماز اگر صحیح رخ پر پڑی ہو تو ہوگئی اور اگر غلط رخ پر پڑھی تو نہ ہوئی اور اعادہ ضروری ہے۔ (ردالمختار)

چنانچہ پارک وغیرہ میں نماز پڑھیں تو قبلے کا رخ کسی سے معلوم کرلیں پھر نماز ادا کریں، اگر کوئی بتانے والا ہے تو بغیر پوچھے غلط رخ پر نماز پڑھنا درست نہیں۔

اٹکل سے نماز پڑھنا

سوال: قیصرہ ناز سوال کرتی ہیں کہ ہم ایسی جگہ گئے جہاں نہ کوئی مسجد تھی نہ محراب وغیرہ اور نہ ہی کوئی ایسا شخص کہ جس سے قبلے کی اصل سمت معلوم کرسکیں تو کیا ایسی صورت میں خود سوچ بچار کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلے کی شناخت نہ ہو، نہ کوئی ایسا مسلمان ہو جو بتادے نہ وہاں مسجدیں، محرابیں ہیں، نہ چاند، ستارے، سورج ہیں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ اس سے معلوم کر سکے تو ایسے کیلئے حکم ہے کہ تحری کرے سوچے سمجھے جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر منہ کرے اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (عامہ کتب)

ہر وقت اٹکل سے نماز پڑھنا

سوال: ماریہ چوہدری سوال کرتی ہیں کہ اگر قبلے کا رخ معلوم نہیں اور سوچ بچار کر کے نماز پڑھی تو کیا ہر وقت سوچ بچار کرنا ضروری ہے؟

جواب: اگر کسی ایسی جگہ ہے کہ وہاں قبلے کا صحیح رخ معلوم نہیں ہوسکتا تو تحری یعنی سوچ بچار کر کے نماز پڑھے اور اس کے لیے ضروری ہے، بلکہ ہر مرتبہ تحری کرے، بلکہ ہر رکعت میں تحری تبدیل ہو تو ایسا ہی کرے۔

عصر کی نماز میں تاخیر کرنا

سوال: عشرت شاہین سوال کرتی ہیں کہ عصر کی نماز مین تاخیر کی جا سکتی ہے اور اگر وقت مکروہ داخل ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب: عصر کی نماز میں تاخیر مستحب ہے مگر نہ اتنی تاخیر کریں کہ قرص آفتاب میں زردی

آجائے۔اس میں دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔(عالمگیری، درمختار وغیرہما)

تجربہ سے ثابت ہے کہ قرص آفتاب میں زردی اس وقت آجاتی ہے جب غروب میں بیس منٹ رہتے ہیں تو اسی قدر کراہیت ہے یونہی بعد طلوعِ آفتاب بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہوجاتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ)

ختم وقت عصر سے قبل کے بیس منٹ وقت مکروہ کے ہیں۔اس وقت مکروہ میں ہر قسم کی قضا، نفل وغیرہ جائز نہیں، مگر اس دن کی عصر پڑھنا جائز ہے اور اس وقت میں عصر پڑھنا ادا ہی کہلائے گا۔

فجر کی نماز وقت سے پہلے پڑھنا

سوال: ذرافشاں سوال کرتی ہیں کہ کیا فجر کی نماز اس کے وقت سے پہلے یعنی تہجد کے بعد کہ تھوڑی دیر میں وقت ہو جائے گا جائز ہے یا نہیں، اگر نہیں تو کیا ان نمازوں کا اعادہ کرنا ضروری ہے؟

جواب: فرض نماز اپنے اوقاتِ مقررہ پر فرض ہے نہ اس میں تقدیم جائز ہے نہ تاخیر۔ (طحطاوی)

فرض میں اوقات کی تقدیم وتاخیر جائز نہیں ہے کہ فجر کی نماز طلوعِ آفتاب کے بعد یا طلوعِ فجر سے قبل پڑھی جائے۔اور اسی طرح باقی نمازوں کا بھی یہی حکم ہے۔(طحطاوی)

چنانچہ چاہئے کہ نمازیں اس کے صحیح اور مقررہ اوقات میں ادا کریں کہ اگر وقت شروع ہونے سے قبل نماز پڑھی تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی اور وہ تمام نمازیں جو وقت شروع ہونے سے قبل پڑھیں وہ واجب الاعادہ ہیں یعنی ان کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

مکروہ اوقات میں قضا نماز پڑھنا

سوال: فہمیدہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ کیا مکروہ اوقات میں قضا نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب: اوقاتِ مکروہہ میں قضا نماز جائز نہیں اور اگر قضا شروع کرلی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں پڑھے اور اگر توڑی نہیں اور پڑھ لی تو فرض ساقط ہوجائے گا اور گنہگار ہوگی۔(عالمگیری، درمختار)

مکروہ اوقات میں نفل نماز پڑھنا

سوال: قرۃ العین سوال کرتی ہیں کہ اوقاتِ مکروہ میں نفل نماز کا کیا حکم ہے، اگر شروع کردی تو کیا کرے؟

جواب: غنیۃ میں مذکور ہے کہ! ''جس وقت بھی نفل نماز شروع کی تو وہ نماز واجب ہوگئی لیکن اوقاتِ مکروہ میں پڑھنا جائز نہیں، لہٰذا واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت کامل میں قضا کرے اور اگر پوری کرلی تو گنہگار ہوا اور اب قضا واجب نہیں۔ (غنیہ)

تنگ وقت میں صرف فرض پڑھنا

سوال: ثوبیہ گل سوال کرتی ہیں کہ اگر نماز کا وقت تنگ ہو کہ اس میں صرف فرض ہی ادا ہوں تو کیا سنت مؤکدہ تب بھی ادا کرنا ضروری ہے جیسے ظہر کے فرض سے پہلے سنت مؤکدہ؟

جواب: فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر وظہر مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)۔ چنانچہ ایسے تنگ وقت میں صرف فرض ادا کئے جائیں۔

عصر کا وقت ختم ہوتے وقت نیت کرنا

سوال: افشیں کنول سوال کرتی ہیں کہ عصر کا وقت اگر ختم ہو رہا ہو کہ فقط اللہ اکبر ہی کہہ سکیں تو کیا نیت کرلی جائے یا نماز قضا سمجھی جائے؟

جواب: نسائی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ: ''جس نے فجر کی ایک رکعت قبل طلوعِ آفتاب پالی تو اس نے نماز پالی اس پر فرض ہوگئی اور جسے ایک رکعت عصر کی قبل غروبِ آفتاب مل گئی تو اس نے نماز پالی یعنی اس کی نماز ہوگئی''۔ (نسائی)

یہاں دونوں جگہ رکعت سے مراد تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا ہے یعنی عصر کی نیت باندھ لی تکبیر تحریمہ کہہ لی، اس وقت تک آفتاب نہ ڈوبا تھا پھر ڈوب گیا تو نماز ہوگئی۔

(بہار شریعت، حصہ دوم، صفحہ ۱۰)

عصر اور فجر کے بعد نوافل پڑھنا

سوال: ارسہ غزل سوال کرتی ہیں کہ کیا عصر اور فجر کے بعد نوافل وغیرہ پڑھے جاسکتے ہیں؟

جواب: حضور ﷺ نے فرمایا کہ!"**ولا صلاۃ بعد صلوٰۃ العصر حتی تغرب الشمس ولا صلوٰۃ بعد الفجر حتی تطلع الشمس.** (رواہ الشیخان)

یعنی عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔

کنز اول میں درج ہے کہ: "طلوع فجر کے بعد سوائے سنتوں کے دوسرے نوافل منع ہیں"۔ (کنز) احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے کہ: "**لاصلاۃ الصبح الارکعتین**"۔

"طلوع فجر (یعنی فجر کا وقت ہونے کے بعد) صرف دو رکعتیں پڑھی جائیں"

(طبرانی اوسط رواہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنا

سوال: ارشین بخاری سوال کرتی ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنی چاہیے شرع میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ "ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کہ سخت گرمی جہنم کے جوش سے ہے۔ دوزخ نے اپنے رب تعالیٰ کے پاس شکایت کی کہ میرے بعض اجزاء بعض کو کھائے لیتے ہیں اسے دو مرتبہ سانس کی اجازت ہوئی ایک جاڑے میں ایک گرمی میں"۔ (بخاری و مسلم)

جاڑوں (سردیوں) کی ظہر میں جلدی مستحب ہے اور گرمی کے دنوں میں تاخیر مستحب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ، جلد نمبر ۵، صفحہ ۳۲۱ مع تخریج رضا فاؤنڈیشن)

بحر الرائق میں تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کئے جائیں اور پچھلے حصے میں ادا کریں۔

مکروہ اوقات میں تلاوت و ذکر کرنا

سوال: مہوش بخاری سوال کرتی ہیں کہ مکروہ اوقات کون سے ہیں اور ان میں نماز و تلاوت و ذکر و اذکار کا کیا حکم ہے؟

جواب: اوقات مکروہ تین ہیں۔ (i) طلوعِ آفتاب۔ (ii) غروبِ آفتاب۔ (iii) ستواء

کا وقت (زوالِ آفتاب)۔

بخاری کے علاوہ تمام نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ عقبہ بن جہنی ﷜ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہیں اور یہ کہ ہم اپنے مُردوں کو ان اوقات میں نہ دفنائیں۔ (i) جب سورج طلوع ہو، یہاں تک کہ بلند ہو جائے۔ (ii) پھر استواء کے وقت یہاں تک کہ ڈھل جائے۔ (iii) پھر غروب کے وقت یہاں تک کہ غروب ہو جائے''۔ (بحرالرائق، جلد اول، صفحہ ۴۳۲، کتاب الصلوٰۃ)

ایک اور حدیث میں ان ممنوعہ اوقات کی وجہ بیان فرمائی ہے کہ اس میں کفار کی عادت سے تشبیہ ہے۔ آپ ﷺ نے بیان فرمایا کہ: ''سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے یعنی جب سورج نکلتا ہے تو سورج کے سامنے شیطان آ کر کھڑا ہو جاتا ہے جو لوگ سورج کی عبادت کرتے ہیں وہ اس کی عبادت کرتے ہیں یہ خوش ہوتا ہے کہ میری عبادت ہوتی ہے۔ دو سینگوں سے مراد جب وہ سامنے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے دونوں کانوں کے درمیان سورج ہوتا ہے اس کو یہاں سینگوں سے تعبیر فرمایا ہے لیکن جب سورج بلند ہوتا ہے تو شیطان چلا جاتا ہے، اسی طرح استواٗ کے وقت آ جاتا ہے پھر جب سورج ڈھل جاتا ہے تو پھر چلا جاتا ہے، پھر جب غروب قریب ہوتا ہے، تو پھر آ جاتا ہے پھر جب غروب ہو جاتا ہے تو پھر چلا جاتا ہے''۔

(صحیحین، بحرالرائق، جلد اول، رواہ مالک فی الموطا بحرالرائق، جلد اول، صفحہ ۴۳۳، کتاب الصلوٰۃ)

اوقات مکروہ یعنی طلوعِ آفتاب، نصف النہار، غروبِ آفتاب ان تینوں وقتوں میں نماز جائز نہیں۔ نہ فرض، نہ واجب، نہ ادا، نہ قضا۔ یوں ہی سجدۂ تلاوت سجدۂ سہو بھی جائز نہیں۔

(عالمگیری، درمختار، ردالمختار، فتاویٰ رضویہ، صفحہ ۱۲۶ تا ۱۲۸)

اس کے علاوہ درمختار میں ہے کہ: ''ان اوقات میں قرآن مجید کی تلاوت بہتر نہیں بہتر ہے کہ درود شریف اور ذکر میں مشغول رہے''۔ (درمختار)

فجر میں سنت سے پہلے فرض پڑھنا

سوال: ایمن سوال کرتی ہیں کہ: ''فجر کی نماز تنگ وقت میں پڑھی پہلے فرض ادا کر لئے بعد

میں سنت ادا کرنا چاہیں تو ایسا کرنا کیا درست ہے؟

جواب: نمازِ فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اگر چہ وقت وسیع باقی ہو۔ اگر چہ سنت فرض سے پہلے نہ پڑھی تھی اور اب پڑھنا چاہے تو جائز نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

اس کے علاوہ عالمگیری میں یہاں تک مذکور ہے کہ فجر سے پہلے اگر سنت شروع کر کے فاسد کر دی تھی اور اب فرض کے بعد اس کی قضا کرنا چاہے یہ بھی جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مٹی سے بچنے کیلئے نماز میں کپڑے سمیٹنا

سوال: فوزیہ اسد اللہ سوال کرتی ہیں کہ ہم کہیں نماز پڑھ رہے تھے اور وہاں کافی گرد و مٹی وغیرہ تھی، گرد و مٹی سے بچانے کیلئے کپڑوں کو آگے یا پیچھے سے اٹھانا کیسا ہے۔

جواب: سجدے میں جاتے ہوئے کپڑا اٹھانا اگر چہ گرد سے بچانے سے کیا ہو مکروہ تحریمی ہے۔ (عامہ کتب)

نماز میں جمائیاں لینا

سوال: جویریہ صبا سوال کرتی ہیں کہ میرے ساتھ یہ مسئلہ ہے کہ اکثر عشاء یا فجر کی نماز میں جمائیاں آتی ہیں، نماز میں جماہی لینے کا طریقہ کار بتا دیں تا کہ اس سے نماز پر کوئی فرق نہ پڑے؟

جواب: نماز میں جان بوجھ کر جماہی لینا مکروہ تحریمی ہے خود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے اگر روکے سے نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اس پر بھی نہ رکے تو اگر قیام ہے تو داہنے (سیدھے) ہاتھ سے منہ بند کر دیں اور دوسرے موقع پر بائیں (الٹے) ہاتھ سے روکے۔ (مراقی الفلاح)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ''جماہی شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے جہاں تک ممکن ہو روکے شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے اور بعض میں ہے کہ شیطان دیکھ کر ہنستا ہے''۔ (بخاری ومسلم)

علماء فرماتے ہیں کہ جو جماہی میں منہ کھول دیتا ہے شیطان اس کے منہ میں تھوک دیتا ہے اور جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا منہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھہ لگاتا ہے۔

اور جو رطوبت نکلتی ہے، وہ شیطان کا تھوک ہے اس کو روکنے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ
''جب جماہی آتی ہے تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں
فوراً رک جائے گی''۔ (ردالمختار، جلد اول، صفحہ ۴۷۸)

نماز میں کھانسی آنا

سوال: بیگم کومل فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ اگر نماز میں کھانسی آ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟
جواب: تنویر الابصار میں اس طرح مذکور ہے کہ جس قدر ممکن ہو سکے کھانسی کو روکا جائے
کیونکہ یہ افعالِ صلوۃ میں سے نہیں ہے۔ (بحرالرائق)
کھانسی بلا عذر نماز کو فاسد کرتی ہے۔ (درمختار)
اگر ضرورت ہو تو کھانسی لے کہ دل اس کے دفع سے مشغول رہے گا اسی طرح کھنکار
نے کا حکم ہے کہ اگر ضرورت ہو تو جائز ہے جیسے قرأت ٹھیک کرنے کیلئے، ورنہ نہیں۔

نماز میں ڈکار آنا

سوال: بیگم ریاض امجد سوال کرتی ہیں کہ نماز میں اگر ڈکار آ جائے تو کیا کیا جائے؟
جواب: ڈکار کا بھی یہی حکم ہے کہ جس قدر ممکن ہو سکے اس کو روکے کیونکہ یہ افعالِ صلوٰۃ
میں سے نہیں۔ (بحرالرائق، مراقی الفلاح طحطاوی)
اسی طرح ڈکار بلا عذر، نماز کو فاسد کر دیتی ہے اس لئے بچنا چاہئے۔ (درمختار) خلاصہ یہ
ہے کہ جس قدر دفع کیا جا سکتا ہو اس کو دفع کرنا مستحب ہے، تاکہ دل زیادہ اس کی مداخلت
میں مشغول نہ ہو اور جو دفع نہ کی جا سکتی ہے اضطرار کی وجہ سے اس کو کر لینا چاہئے۔
(شامی، جلد اول، صفحہ ۴۷۸)

نماز میں انگلیاں چٹخانا

سوال: ماریہ جلالی سوال کرتی ہیں کہ نماز میں انگلیاں چٹخانا کیسا عمل ہے؟
جواب: نماز میں انگلیاں چٹخانا مکروہ تحریمی ہے۔ (شامی)
بدائع میں اس کی علت یوں تحریر ہے کہ! ''کیونکہ اس میں ترکِ خشوع ہے''۔ (بدائع)
حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ''نماز میں انگلیاں مت چٹخاؤ کیونکہ یہ قومِ لوط کا عمل ہے اور

اس کی تشبیہ سے بچنا چاہئے۔ (شامی، ابن ماجہ، طحطاوی)

طبرانی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''نماز میں ہنسنے والا اور ادھر ادھر دیکھنے والا اور انگلیاں چٹخانے والا برابر ہیں''۔ (طبرانی)

اس سے مراد گناہ میں برابر ہیں ورنہ ہنسنا تو نماز کو توڑ دیتا ہے۔ (طحطاوی) او بعض روایتوں میں ہے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ (طحطاوی)

نماز میں انگلیاں چٹخانا، قینچی بنانا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے میں ڈالنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

پیشاب، پاخانہ روک کر نماز پڑھنا

سوال: مریم قریشی سوال کرتی ہیں کہ اگر پاخانہ، پیشاب وغیرہ کو روکتے ہوئے نماز پڑھیں تو کیسا عمل ہے؟

جواب: پاخانہ، پیشاب اور ریح وغیرہ کو روکتے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (شامی)

حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کیلئے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو نماز پڑھے پاخانہ، پیشاب کو روکتا ہوا۔ یہاں تک کہ نماز میں تخفیف کرے''۔

(شامی، ابوداؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''نماز کھانے کے حاضر ہونے کے بعد نہیں پڑھنی چاہئے اور نہ پاخانہ اور پیشاب کو دور کرتے ہوئے''۔ (مسلم، بحرالرائق)

چاہے نماز سے پہلے تقاضا ہو یا نماز کے بعد شروع ہوا ہو۔ پس جب تقاضا ہو جائے تو وہ نماز کو توڑ دے اگر فوت نہ ہو۔ اگر ایسے ہی مکمل کی تو پھر گناہگار ہوگی۔ حدیث بالا کی وجہ سے۔ (شامی)

تصویر والے کمرے میں نماز پڑھنا

سوال: کشف مرتضیٰ سوال کرتی ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ جس کمرے میں تصویر وغیرہ ہو تو نماز نہیں ہوتی۔ آپ برائے مہربانی وضاحت کر دیں کہ کیسی تصاویر سے نماز نہیں ہوتی اور

کیا یہ تصویر (Back) پیچھے ہو تب بھی ایسا ہی حکم ہے؟

جواب: مصلّٰی (نمازی) کے آگے یا داہنے یا بائیں طرف تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے پس پشت یعنی پیٹھ کے پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے۔ اگر چہ ان تینوں صورتوں سے کم اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے، دریا، پہاڑ وغیرہ کی تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (درمختار، فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، غیر تخریج)

صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ! ''جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے''۔ (صحیح بخاری شریف)

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ گھر میں اگر تصویر ہو تو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، ہم مسلمان ہیں اور بحیثیت مسلمان ہماری اولین خواہش یہ ہوتی ہے کہ ہمارے گھروں پر رحمت کے فرشتے سایہ افگن رہیں لیکن محض فیشن اور ظاہری دکھاوے کے چکر میں ہم اپنے گھر کو اللہ کی رحمت سے خود دور کر دیتے ہیں۔

آج کل عموماً لوگ گھروں میں فوٹو فریم پسند کرتے ہیں جس میں شادی بیاہ کی تصاویر، بچوں کی تصاویر وغیرہ ہوتی ہیں، پس اگر جانداروں کی تصاویر ہیں تو اس کمرے میں نہ رحمت کے فرشتے آئیں گے اور نہ ہی نماز ہوگی اسی طرح بچوں کے بابا سوٹ پر بنے ہوئے کارٹون وغیرہ یا بچوں کے کھلونے مثلاً (Stuff Toys) وغیرہ ان سے بچنا چاہئے اور بچوں کو خاص طور پر ایسا لباس نہ پہنائیں جس پر کارٹون وغیرہ کی تصاویر بنی ہوں۔

انگلیوں پر تسبیح شمار کرنا

سوال: عروشہ سوال کرتی ہیں کہ ''ہم صلوٰۃ التسبیح وغیرہ میں تسبیح کا شمار انگلیوں پر کرتے ہیں کیا اس طرح شمار کرنا نماز میں درست ہے؟

جواب: نماز میں انگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ ہے، نماز فرض ہو خواہ نفل اور دل میں شمار کرنا یا پوروں کو دبانے سے تعداد محفوظ رکھنا اس طرح پر کہ سب انگلیاں بطور مسنون اپنی جگہ پر رہوں۔ اس میں کچھ حرج نہیں۔ مگر خلافِ اولیٰ ہے کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا اور زبان سے گننا مفسد نماز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: نماز کے علاوہ انگلیوں پر تسبیحات شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بعض روایت میں یہ ہے کہ انگلیوں سے سوال ہوگا اور وہ بولیں گی۔ (ردالمختار، حلیہ)

سجدہ میں جاتے وقت ترتیب کے خلاف کرنا

سوال: وردہ سوال کرتی ہیں کہ سجدے میں جاتے ہوئے اگر ہاتھ پہلے رکھیں اور گھٹنے بعد میں تو کیا اس سے نماز میں کچھ خلل واقع ہوگا؟

جواب: سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے سے پہلے ہاتھ اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا مکروہ ہے۔ (غنیہ)

مذکورہ صورتحال میں نماز تو ہو جائے گی مگر کراہیت آجائے گی۔

نماز میں اشارے سے بات کرنا

سوال: صغری سوال کرتی ہیں کہ نماز پڑھنے والے سے بات پوچھی جائے اور وہ جواب اشارے سے دے تو شریعت میں اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: نماز پڑھنے والے سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی جائے اور اگر اس نے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا تو نماز فاسد نہ ہوگی البتہ مکروہ ہوگئی۔ (عالمگیری)

ہر رکعت میں ایک ہی سورت پڑھنا

سوال: عفیفہ سوال کرتی ہیں کہ کیا ایک ہی سورت ہر رکعت میں بار بار پڑھی جا سکتی ہے؟

جواب: کسی سورت کو متعین کر لینا اس طرح کہ اس کے علاوہ دوسری سورت نہ پڑھنا مکروہ ہے ہاں اگر کوئی سورت آسان ہو یا حضور سرورِ کائنات ﷺ کی قرأت سے تبرک کے طور پر کبھی کبھی پڑھ لینا مستحب ہے۔ (بہار شریعت، نورالایضاح)

سورۃ الفاتحہ کے علاوہ کسی دوسری سورت کو متعین کرنا مکروہ ہے، کیونکہ سورۃ الفاتحہ تو وجوباً متعین ہے۔ (مراقی الفلاح صفحہ ۱۹۹)

نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت بار بار پڑھنا بلا کراہیت جائز ہے۔

الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا

سوال: پورشہ کنول سوال کرتی ہیں کہ الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (بہار شریعت، جلد اول صفحہ سوم)

نماز میں آنکھیں بند کرنا

سوال: اریج نعیم سوال کرتی ہیں کہ نماز میں آنکھیں بند کرنا کیسا ہے اور اگر یہ عادت ہو تو کیسا عمل ہے؟

جواب: نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے، مگر جب کھلی رکھنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنا بہتر ہے اور اگر عادت بھی ہو تو کچھ حرج نہیں۔ (درمختار، ردالمختار)

میلے کپڑوں میں نماز پڑھنا

سوال: مہرین جبار سوال کرتی ہیں کہ کیا میلے اور گھر کے کپڑوں میں نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: گھر کے روزمرہ کے ایسے کپڑوں سے نماز پڑھنا کہ ان کو پہن کر اکابر کی مجلس میں نہ جانا ہو تو یہ کراہت تنزیہی ہے۔ (شامی، طحطاوی، بحرالرائق)

حضرت عمر ﷺ نے ایک آدمی کو ایسے کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تو اس سے کہا کہ اگر میں تمہیں چند لوگوں کی مجلس میں بھیجوں تو تم ان کپڑوں میں چلے جاؤ گے۔ اس نے کہا نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کیلئے زینت اختیار کی جائے"۔ (بحرالرائق)

مستحب یہ ہے کہ ایسے کپڑوں میں نماز پڑھے جن میں عام مجلسوں میں جاتا ہے یعنی لوگوں کی مجلسوں میں ورنہ مکروہ تنزیہی ہے۔ (بحرالرائق، جلد۲، صفحہ۲۳)

سجدہ میں جانے کا طریقہ

سوال: اسماء آرا سوال کرتی ہیں کہ سجدہ میں کس طرح جائیں، نیز سجدے سے قیام کے لئے دوبارہ کس طرح اٹھیں اور کیا اس کیلئے سہارا لینا جائز ہے؟

جواب: حضرت وائل بن حجر ﷺ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ "جب سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب اٹھتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے"۔ (سنن ابی داؤد شریف)

سنت سے یہ ثابت ہے کہ سجدے میں جاتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے جائیں

اور اٹھتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھالئے جائیں۔ زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ کھڑی ہوں بلکہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر زور سے کھڑی ہوں اور بلا عذر سہارا لینا بھی درست نہیں۔

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا

سوال: یوشابہ سوال کرتی ہیں کہ کیا نماز میں ادھر ادھر دیکھنا جائز ہے؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے آدمی کے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''یہ شیطان کا آدمی سے اچک لینا ہے جو وہ آدمی سے اچک لیتا ہے''۔ (سنن ابوداؤد شریف)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: ''جو بندہ نماز میں ہے اللہ عزوجل کی رحمت خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے جب اس نے اپنا منہ پھیرا اس کی رحمت بکھر جاتی ہے۔ (ابوداؤد و نسائی شریف)

نمازی کے آگے سے گزرنا

سوال: ثوبیہ سوال کرتی ہیں کہ نمازی کے آگے سے نکلنے والا خود گنہگار ہوتا ہے یا نمازی کی نماز میں کوئی خلل واقع ہوتا ہے؟

جواب: اس سے نماز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا اس سے نماز ہو جاتی ہے۔ لیکن آگے سے گزرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ششم، صفحہ ۲۵۵)

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

سوال: ظل ہما سوال کرتی ہیں کہ بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: نفل نماز بیٹھ کر ہو جاتی ہے لیکن اس سے ثواب کم ہو جاتا ہے۔

بریدہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے فرمایا: ''کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز سے افضل ہے اور بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب لیٹ کر پڑھنے والے سے نصف زیادہ ہے اور لیٹ کر پڑھنے والے کا ثواب اشارہ کر کے پڑھنے والے سے نصف زیادہ ہے''۔ (سنن ابی داؤد شریف)

نوٹ: یہ تمام باتیں نفل نماز کیلئے ہیں کہ فرض نماز بلا عذر بیٹھ کر نہیں پڑھی جاتی وتر اور سنت فجر بھی بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں۔

نماز پوری ہونے سے پہلے سلام پھیرنا

سوال: زرشہ علی سوال کرتی ہیں کہ اگر نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا تو یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: کسی نے نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا تو حرج نہیں اور اگر قصداً (جان بوجھ کر) پھیر دیا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار)

دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیرنا

سوال: شائرہ قریشی سوال کرتی ہیں کہ دوسری رکعت کے قعدے میں چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا۔ اب اس نماز کا کیا کیا جائے؟

جواب: اگر کسی نے دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا، اگر فوراً یاد آ گیا تو نماز مکمل کرے اور سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری)

اگر نماز میں تھی قعدہ اولیٰ کے بعد درود اور دعائے ماثورہ پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا اگر سلام پھیرتے ہی یاد آ گیا تو اگلی دو رکعتوں کو مکمل کر کے سجدۂ سہو کر لے کہ قعدہ اولیٰ کے فوراً بعد قیام واجب تھا اور درود و دعا پڑھنے سے واجب کی ادائیگی میں تاخیر ہوئی۔

مرض کی شدت سے آہ یا اف نکلنا

سوال: ہدیٰ کوثر سوال کرتی ہیں کہ اگر مریض کے مرض کی شدت سے آہ یا اف وغیرہ نکل جائے تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟

جواب: مریض کی زبان سے بے اختیار ''آہ'' نکلی یا ''اوہ'' نکلی نماز فاسد نہ ہوئی، یونہی چھینک، کھانسی، جماہی، ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں، معاف ہیں۔ (درمختار)

نماز میں دانتوں میں پھنسی چیز نگل لینا

سوال: فارینہ عمر سوال کرتی ہیں کہ دورانِ نماز دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی چیز کھالی اس سے نماز پر کیا خلل واقع ہوگا؟

جواب: دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گئی اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے کے برابر ہے فاسد ہوگئی۔ (درمختار، عالمگیری)

نماز میں کھانا مفسد نماز ہے

سوال: منال مشتاق سوال کرتی ہیں کہ نماز میں کھانا کس حد تک ہو کہ نماز فاسد ہو جائے؟

جواب: نماز کے اندر کھانا، پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا زیادہ یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اس کے منہ میں گیا اس نے نگل لیا نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری)

دورانِ نماز بیوی کا بوسہ لینا

سوال: شانزے علی سوال کرتی ہیں کہ مرد اپنی بیوی کا دورانِ نماز بوسہ لے تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟

جواب: عورت نماز میں تھی، مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا تو نماز جاتی رہی اور مرد نماز میں تھا اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ جب تک کہ مرد کو شہوت نہ ہو۔ (درمختار، ردالمختار)

نماز میں بچے کا دودھ پینا

سوال: مصباح فرید سوال کرتی ہیں کہ بعض اوقات خواتین گود میں بچے لے کر نماز پڑھتی ہیں جس سے بعض اوقات بچے دودھ بھی پی رہے ہوتے ہیں، کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: عورت نماز میں تھی بچے نے اس کی چھاتی چوسی، اگر دودھ آ گیا تو نماز جاتی رہی۔

(بہارِ شریعت، درمختار، ردالمختار)

نماز میں کھجانا

سوال: منزہ جہانزیب سوال کرتی ہیں کہ کیا کھجلی کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب: ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے، یعنی یوں کہ کھجا کے ہاتھ اٹھالیا، پھر کھجایا، پھر ہٹالیا اور پھر کھجایا اور پھر ہٹالیا۔ مثال کے طور پر قیام میں تھی کہ ہاتھ پر کھجلی ہوئی کھجا کر ہاتھ ہٹالیا قیام میں ہی تھی کہ بازو پر ہوئی، کھجا کر ہاتھ اٹھالیا، قیام میں ہی

دوبارہ کھجلی ہوئی پھر کھجایا اور پھر ہاتھ اٹھایا، یہ ایک ہی رکن میں اس نے تین مرتبہ کھجایا اس سے نماز جاتی رہی۔

نوٹ: اگر ایک بار ہاتھ کو اٹھا کر چند بار حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ لیا جائے گا۔ (عالمگیری، غنیۃ)

نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ

سوال: عروج گوہر سوال کرتی ہیں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور دوسرے لوگ آگے سے گزر جاتے ہیں اب نماز پڑھنے والا کیا نماز کو لوٹائے گا؟

جواب: نمازی کے آگے سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا لیکن مصلّی (نمازی) کے آگے سے گزرنا سخت منع ہے، حدیث پاک میں منقول ہے کہ! ''اس میں جو کچھ گناہ ہے اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس سال تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا، راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس''۔

امام مالک ﷺ نے روایت کیا کہ کعب احبار ﷺ فرماتے ہیں! ''نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا''۔

لیکن نمازی کی نماز ہو جائے گی۔ اس کو نماز لوٹانے کی حاجت نہیں۔

تکبیر تحریمہ میں عورت کا ہاتھ اٹھانا

سوال: برامین عاصمہ سوال کرتی ہیں کہ تکبیر تحریمہ کیلئے عورت کہاں تک ہاتھ اٹھائے؟

جواب: عورت کیلئے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں یعنی کندھوں تک ہاتھ اٹھائے۔ (درمختار)

تعوذ اور تسمیہ ہر رکعت میں پڑھنا

سوال: ضوفشاں سوال کرتی ہیں کہ کیا تعوذ (اعوذ باللہ) اور تسمیہ (بسم اللہ) ہر رکعت کے شروع میں پڑھنی ضروری ہے؟

جواب: تعوذ صرف پہلی رکعت میں اور تسمیہ ہر رکعت کے شروع میں مسنون ہے، فاتحہ کے بعد اگر اول سورت شروع کی تو سورۃ پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مسنون و مستحسن ہے۔

مسئلہ: اگر ثنا، تعوذ اور تسمیہ پڑھنا بھول گیا اور قرأت شروع کردی تو اعادہ نہ کرے کیونکہ اس کا محل ہی نہ رہا۔

رکوع کی تکبیر کہنے کا طریقہ

سوال: ذوباریہ جہانگیر سوال کرتی ہیں کہ رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کس طرح کہیں طریقہ بتادیں؟

جواب: اللہ اکبر کہتی ہوئی رکوع کو جائے یعنی رکوع کیلئے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور جھکنے پر تکبیر ختم کرے۔ (عالمگیری)

مرد و عورت کے رکوع میں فرق

سوال: علیزہ عنایت سوال کرتی ہیں کہ عورت اور مرد کے رکوع میں کیا تضاد (فرق) ہے؟

جواب: عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے، جبکہ مرد پیٹھ سیدھی کرے اور گھٹنوں پر زور دے اور پاؤں نہ جھکائے۔ (عالمگیری)

پہنی ہوئی چادر پر سجدہ کرنا

سوال: شیزاء حسین سوال کرتی ہیں کہ چادر وغیرہ پر جو کہ پہنی ہوئی ہو اکثر سجدہ ہو جاتا ہے، یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: جو کپڑا پہنے ہوئے ہے اس کا کونہ بچھا کر سجدہ کرنا اگر عذر سے خالی ہے تو مکروہ ہے، اگر کنکریاں ہیں یا زمین سخت گرم ہے یا سخت سرد ہے تو مکروہ نہیں۔ (درمختار، ردالمختار)

نماز میں زمین کے سہارے سے اٹھنا

سوال: سنبل ناہید سوال کرتی ہیں کہ زمین پر سہارا لے کر اُٹھنا کیسا ہے؟

جواب: دونوں سجدے کرے تو دوسری رکعت کیلئے پنجوں کے بل ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر اٹھے یہ سنت ہے ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھی جب حرج نہیں۔ (درمختار، ردالمختار)

نماز میں درود ابراھیمی پڑھنا

سوال: حدیقہ ہاشمی سوال کرتی ہیں کہ دوسرے قعدے میں درودِ ابراہیمی کی شرعی حیثیت

کیا ہے؟

جواب: تشہد کے بعد دوسرے قعدے میں درود شریف پڑھنا سنت ہے، درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام کے ساتھ لفظ سیدنا کہنا بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ سوم، صفحہ ۶۰)

وتر پڑھنے کا طریقہ

سوال: ربائشہ علی سوال کرتی ہیں کہ وتر پڑھنے کا صحیح طریقہ بتائیے؟

جواب: نمازِ وتر میں تین رکعت ہے اور اس میں قعدۂ اولیٰ واجب ہے اور قعدۂ اولیٰ میں التحیات پڑھ کر کھڑی ہو جائے درود شریف نہ پڑھے نہ سلام پھیرے جیسے مغرب میں کرتے ہیں اسی طرح کرے تیسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کاندھوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔ (غنیۃ و ردالمحتار، وغیرہما) پھر آخری رکعت مکمل کرے۔

وتر میں قعدۂ اولیٰ بھول جانا

سوال: نیہاں درانی سوال کرتی ہیں کہ وتر کی نماز میں قعدۂ اولیٰ بھول گئی تو کیا وتر کی نماز لوٹانی ضروری ہے؟

جواب: وتر کی نماز میں قعدۂ اولیٰ واجب ہے اگر بھول کر کھڑی ہوگئی تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدۂ سہو کرے۔ (بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ چہارم صفحہ ۶، درمختار، ردالمحتار)

دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا پڑھے

سوال: یمنیٰ بلال سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو دعائے قنوت کی جگہ کیا پڑھا جائے؟

جواب: اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو "ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار". پڑھیں یا تین مرتبہ "اللهم اغفرلی" پڑھیں۔ (عالمگیری)

وتر کی قضا

سوال: قرۃ العین سوال کرتی ہیں جس طرح عشاء کے فرض کی قضا ہے کیا وتر کی بھی قضا

ہے؟

جواب: وتر کی قضا واجب ہے قصداً قضا کی یا بھولے سے قضا کی تو قضا پڑھنا ہے اور دعائے قنوت بھی پڑھی جائے گی البتہ قضا میں تکبیر قنوت کیلئے ہاتھ نہ اٹھائے جبکہ لوگوں کے سامنے پڑھیں کہ لوگ ان کی تقصیر پر مطلع ہوں گے۔ (عالمگیری، ردالمختار)

☆......☆......☆

باب نمبر ۱۳

صلوٰۃ المریض کا بیان

بیماری میں لیٹ کر نماز پڑھنا

سوال: آمنہ جمیل سوال کرتی ہیں کہ کہا جاتا ہے اگر کوئی بیمار ہو تو لیٹ کر یا بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جی ہاں یہ بات حدیث مبارک سے ثابت ہے کہ ''عمران بن حصین ؓ بیمار تھے حضور اقدس ﷺ نے نماز کے بارے میں سوال کیا، فرمایا کھڑے ہو کر پڑھو، اگر استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر۔ اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی کہ اس کی وسعت ہو''۔ (بخاری شریف)

حدیث مبارک سے یہ ثابت ہے کہ اگر کوئی ایسا بیمار ہے جو کہ کھڑے رہنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو بیٹھ کر یا لیٹ کر پڑھ سکتا ہے اور اگر اتنی استطاعت رکھتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھ لے تو اس کی نماز نہ ہوئی بلکہ واجب الاعادہ ہے کہ اس کو جلد از جلد لوٹا لے۔

بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا

سوال: سمیرا سلیم سوال کرتی ہیں کہ میری دادی علیل ہیں ان کی ٹانگوں میں کھڑے ہونے سے شدت کا درد ہوتا ہے کیا وہ بیٹھ کر نماز ادا کر سکتی ہیں؟

جواب: ''درمختار'' میں مذکور ہے کہ! ''جو شخص بوجہ بیماری کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے مرض لاحق ہو گا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہو گا، یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرہ آئے گا بہت شدید درد ناقابلِ برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کرے۔

بیمار کا ٹیک لگا کر نماز پڑھنا

سوال: ام کلثوم سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی بیمار شخص ٹیک لگا کر نماز پڑھے تو کیا ٹیک لگانا ٹھیک ہے اور کیا ایسی صورت میں لیٹ کر نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر کوئی شخص ایسا بیمار ہے کہ اپنے آپ بیٹھ بھی نہیں سکتا مگر لڑکا یا غلام یا کوئی اجنبی

شخص وہاں ہے کہ بیٹھا دے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے اور اگر بیٹھ نہیں سکتا تو تکیہ یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔

(عالمگیری، ردالمختار، درمختار)

بیٹھ کر نماز کا طریقہ

سوال: ورشہ حسن سوال کرتی ہیں کہ مریض بیٹھ کر کس طرح نماز پڑھے اس کے بیٹھنے کیلئے کوئی خاص وضع متعین ہے یا نہیں؟

جواب: مریض کے بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اس طرح بیٹھے ہاں دوزانو بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دوزانو بہتر ہے ورنہ جو آسان ہو اختیار کرے۔ (عالمگیری)

رکوع میں نہ جھک سکنے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا

سوال: فرزین بخاری سوال کرتی ہیں کہ میرے خالو کھڑے ہو سکتے ہیں مگر رکوع کیلئے جھک نہیں سکتے تو کیا ایسی صورت میں نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ''عالمگیری'' میں مذکور ہے کہ کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے سجدہ کرنے سے بہے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے اور اس صورت میں یہ بھی کر سکتا ہے کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کیلئے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے پھر بیٹھ کر سجدے کیلئے اشارہ کرے۔

(عالمگیری، ردالمختار، درمختار)

اشارے سے نماز میں رکوع و سجود کیسے کرے

سوال: فاطمین رضا سوال کرتی ہیں کہ مریض اگر اشارے سے نماز پڑھے تو رکوع اور سجود کس طرح کرے؟

جواب: ردالمختار کے مصنف اس مسئلے کا جواب اس طرح دیتے ہیں کہ! ''اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ سر کو بالکل زمین سے قریب کر دے، سجدے کیلئے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ

تحریمی ہے خواہ خود اسی نے وہ چیز اٹھائی ہو یا دوسرے نے''۔

بوجۂ علالت تکیہ پر سجدہ کرنا

سوال: سعدیہ منیر سوال کرتی ہیں کہ میری دادی بوجۂ علالت تکیہ پر سجدہ کرتی ہیں کیا اس طرح سجدہ کرنا ٹھیک ہے؟

جواب: ''درمختار'' میں ہے کہ ''تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے''۔ بیہقی معرفہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ''نبی اکرم ﷺ ایک مریض کے گھر عیادت کیلئے تشریف لے گئے دیکھا کہ تکیہ پر نماز پڑھتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے اسے پھینک دیا اس نے ایک لکڑی لی اس پر نماز پڑھی، اسے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا زمین پر نماز پڑھے اگر استطاعت ہو ورنہ اشارہ کرے سجدے کو رکوع سے پست کرے''۔

پیشانی پر زخم کی صورت میں سجدہ کیسے ہو

سوال: عنزہ وحید سوال کرتی ہیں کہ میری والدہ کی پیشانی پر زخم ہے، سجدہ کرنے سے زخم بہتا ہے کیا وہ اشارے سے سجدہ کرسکتی ہے؟

جواب: پیشانی پر زخم ہے کہ سجدہ کیلئے ماتھا نہیں لگا سکتے تو ناک پر سجدہ کرے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

لیٹ کر نماز کا طریقہ

سوال: حلیمہ امین سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی مریض لیٹ کر نماز پڑھے تو کس کروٹ پر پڑھے، اس کا مفصل طریقہ بتا دیں؟

جواب: اگر مریض بیٹھنے پر قادر نہیں تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے خواہ دائیں یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے خواہ چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے کہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر سر اونچا کرے کہ منہ قبلہ کو ہو جائے اور یہ صورت یعنی چت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار)

مریض کے سر کے اشارے سے بھی نماز نہ پڑھ سکنا

سوال: زیتون زمان سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی مریض ایسا ہوا کہ سر کے اشارے سے بھی

نماز نہ پڑھ سکے تو ایسی صورت میں کیا وہ دل میں نماز پڑھے؟

جواب: اگر مریض سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوؤں یا دل کے اشارے سے پڑھے پھر اگر چہ کئی وقت اس حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط، فدیہ کی بھی حاجت نہیں بعد صحت ان نمازوں کی قضا لازم ہے۔ ''اگر چہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارے سے پڑھ سکے''۔ (درمختار)

بیماری میں اشارے سے پڑھی نماز کا صحت کے بعد لوٹانا

سوال: میمونہ کوثر سوال کرتی ہیں کہ بوجہ بیماری اشارے سے جو نمازیں ادا کیں کیا صحت کے بعد ان کو لوٹانا ضروری ہے؟

جواب: ''درمختار، ردالمختار'' وغیرہ میں مذکور ہے کہ ''جو نمازیں اشارے سے پڑھیں صحت کے بعد ان کا اعادہ نہیں یوں ہی اگر زبان بند ہوگئی اور گونگے کی طرح نماز پڑھی پھر زبان کھل گئی تو ان نمازوں کا اعادہ نہیں''۔

نماز کے دوران اچانک کوئی مرض ہوجانا

سوال: زینت یاسمین سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز کے دوران اچانک بیمار ہو جائے کہ بقیہ نماز مشکل ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب: تندرست شخص نماز پڑھ رہا تھا، اچانک نماز میں ایسا مرض پیدا ہو گیا کہ ارکان کو ادا پر قدرت نہ رہی تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر لیٹ کر نماز پوری کرے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں اگر اس کے برعکس صورتحال ہو یعنی بیٹھ کر رکوع وسجود سے نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی ہے کھڑا ہو کر پڑھے اور اشارہ سے پڑھتا تھا اور نماز ہی میں رکوع وسجود پر قادر ہو گیا تو نئے سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری، درمختار)

بیماری کے بعد قضا نماز کی ادائیگی

سوال: محفوظہ امین سوال کرتی ہیں کہ میں بیماری کے بعد تندرست ہو کر قضا نمازیں ادا کرنا چاہتی ہوں کیا طریقہ کار اختیار کروں؟

جواب: بیماری کی نمازیں قضا ہو گئیں اب تندرست ہو کر پڑھنا چاہتی ہے تو ویسے پڑھے

جیسے تندرست پڑھتے ہیں اس طرح نہیں پڑھ سکتی جیسے بیماری میں پڑھتی کہ بیٹھ کر یا لیٹ کر اگر اسی طرح پڑھیں تو نہ ہوئیں اور اس کے برعکس صحت کی حالت میں قضا ہوئیں اور یا بیماری میں انہیں پڑھنا چاہتی ہے تو جس طرح چاہے پڑھ سکتی ہے، ہو جائیں گی صحت کی سی پڑھنا اس وقت واجب نہیں۔ (عالمگیری)

شدید بیماری میں ناپاک بستر پر نماز کا حکم

سوال: حمیرا اسحٰق سوال کرتی ہیں کہ میری نانی انتہائی بیمار ہیں ان کے پیشاب میں مسئلہ ہو گیا ہے کہ بار بار بستر بدلنے پر بھی وہ ناپاک ہو جاتا ہے ایسی صورت میں بستر پر نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: "عالمگیری، درمختار وغیرہ میں اس مسئلے کا حل کچھ اس طرح مذکور ہے کہ!" مریض کے نیچے نجس بچھونا بچھا ہے اور حالت یہ ہو کہ بدلا بھی جائے تو نماز پڑھتے پڑھتے بقدرِ مانع ناپاک ہو جائے تو اسی پر نماز پڑھے، یونہی اگر بدلا جائے تو اس قدر جلد نجس نہ ہو گا مگر بدلنے میں اسے شدید تکلیف ہو گی تو اسی نجس پر نماز پڑھ لے۔ (عالمگیری، درمختار)

سر درد، نزلہ، بخار میں نماز چھوڑ دینا

سوال: الماس ذیشان سوال کرتی ہیں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ نزلہ، زکام، بخار جیسی عام بیماریوں میں لوگ نماز چھوڑ دیتے ہیں کیا ایسی بیماریاں نماز کو چھوڑنے کیلئے کافی ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ!" ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کیا، عنقریب انہیں سخت عذابِ طویل و شدید سے ملنا ہو گا، غیّ جہنم میں ایک وادی ہے اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام ہب ہب ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ عزوجل اس کنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے"۔

فرمایا "جب بجھنے پر آئے گی ہم انہیں اور زیادہ کریں گے یہ بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کیلئے ہے"۔

حدیث مبارک میں ہے: "بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب

نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں نماز دین کا ستون ہے"۔

صاحب بہار شریعت علامہ صدر الشریعہ مولانا امجد علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
"شرع مطہر نے کسی حالت میں بھی نماز معاف نہیں کی بلکہ یہ حکم ہے کہ جس طرح ممکن ہو پڑھے"۔

آج کل بہت سے نمازی کہلاتے ہیں ان کی یہ حالت بھی جاری ہے کہ بخار آیا ذرا شدت ہوئی نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ جب تک اشارہ سے بھی پڑھ سکتا ہو اور نہ پڑھے تو وعیدوں کا مستحق ہے۔

☆.....☆.....☆

باب نمبر ۱۴

سترہ کا بیان

نمازی کے آگے سے گزرنے کی صورت

سوال: آمنہ حسن سوال کرتی ہیں کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی کیا صورت ہے؟

جواب: نمازی کے آگے سترہ یعنی کوئی آڑ ہو تو اس سترہ کے بعد سے گزر سکتے ہیں۔ (عامہ کتب)

سترہ کیسا ہو

سوال: سترہ کیسا ہونا چاہئے

جواب: سترہ کم از کم ایک ہاتھ (یعنی تقریباً آدھا گز) اونچا اور انگلی برابر موٹا ہونا چاہئے۔

تکیہ کو سترہ بنانا

سوال: بعض خواتین تکیہ وغیرہ کو سترہ بنالیتی ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: جی نہیں۔ ایسا کرنا جائز نہیں، کیونکہ سترہ کم از کم ایک ہاتھ اونچا اور انگلی برابر ہونا چاہئے۔

سترہ کس طرف رکھیں

سوال: سترہ کس طرف رکھنا چاہئے؟

جواب: سترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنے یا بائیں بھوؤں کی سیدھ پر ہو۔ اور داہنے (سیدھے) بھوؤں کی طرف ہونا افضل ہے۔ (درمختار)

تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا

سوال: نعمانہ سوال کرتی ہیں کہ میری امی تخت پر نماز پڑھتی ہیں، کیا میں ان کے آگے سے گزر سکتی ہوں؟

جواب: جی نہیں، اس طرح گزرنا درست نہیں، اس لئے کہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''بہارِ شریعت'' میں درج ہے کہ کوئی شخص بلندی پر نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے سامنے سے گزرنا بھی جائز نہیں۔ جبکہ گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو۔ تخت پر اگر کوئی نماز پڑھے تو

اس کے سامنے سے گزرنے والے کا تقریباً آدھا جسم سامنے آجاتا ہے۔اس لئے اس طرح گزرنا درست نہیں، ہاں اگر کوئی شخص اتنی بلندی پر نماز پڑھ رہا ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو تو حرج نہیں۔

نمازی کے آگے سے ہٹنا کیسا

سوال: زبیدہ خاتون سوال کرتی ہیں کہ بعض اوقات ہم نماز پڑھ رہے ہوں تو ہمارے پیچھے بھی کوئی خاتون نماز پڑھ رہی ہوتی ہیں ہماری نماز جب مکمل ہو جائے تو کیا ہم اس جگہ سے ہٹ سکتے ہیں؟

جواب: اگر پیچھے کوئی خاتون نماز میں ہوں اور آپ کی نماز مکمل ہو جائے تو آپ وہاں سے اس وقت تک نہیں ہٹ سکتیں جب تک وہ سلام نہ پھیر لیں۔اتنی دیر ویسے ہی اس طرف پیٹھ کئے بیٹھی رہیں جب ان کی نماز مکمل ہو جائے تو اس جگہ سے اٹھیں۔

دو افراد کے آگے سے کیسے گزریں

سوال: یمنیٰ شرجیل سوال کرتی ہیں کہ اگر دو خواتین کسی نمازی کے آگے سے گزرنا چاہیں اور سترہ کیلئے کوئی چیز نہیں ہے تو کس طرح گزریں؟

جواب: اگر دو خواتین کسی نماز پڑھنے والی کے سامنے سے گزرنا چاہیں اور سترہ کی کوئی چیز نہیں تو ایک ان میں سے نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑی ہو جائے اور دوسری اس کی آڑ پکڑ کر گزر جائے پھر وہ دوسری نمازی کی طرف پشت کر کے کھڑی ہو جائے اور یہ گزر جائے پھر وہ دوسری جدھر سے اس وقت آئی اسی طرف ہٹ جائے۔ (عالمگیری، ردمختار)

☆......☆......☆

باب نمبر ۱۵:

سجدہ سہو کا بیان

الحمد شریف پڑھ کر سوچنا کون سی سورت پڑھے

سوال: تمثین سوال کرتی ہیں کہ ایک عورت الحمد شریف پڑھ کر سوچتی رہتی ہے کہ کون سی سورۃ پڑھوں اس سوچ میں کچھ دیر لگ گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بقدرِ ادائے رکن سوچتی رہی یعنی سنت کے مطابق جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ لیتی اتنے وقت تک سوچتی رہی تو سجدۂ سہو لازمی ہے ورنہ نہیں۔ (عنیہ)

ردالمختار میں ہے کہ! ''ایسا سوچنا جو کہ سہو کا سبب ہے وہ ہوگا جو واجب یا رکن کو اپنے مقام سے مؤخر کر دے مثلاً ادائے رکن کی مقدار کسی رکن یا واجب سے اعراض (چھوڑ) دیا جائے''۔ (ردالمختار)

وتر میں قعدۂ اولیٰ میں بھول کر کھڑ ہوجانا

سوال: شہلیہ سوال کرتی ہیں کہ اگر وتر میں قعدۂ اولیٰ بھول جائیں اور تیسری رکعت میں کھڑے ہو جائیں، اگر کھڑے ہوتے کے درمیان یاد آجائے تو دوبارہ بیٹھ جائیں تو کیا نماز ہو جائے گی اور سجدہ سہو لازم آئے گا یا نہیں؟

جواب: اگر ابھی قعود سے قریب ہے کہ نیچے کا آدھا بدن ہنوز سیدھا نہ ہونے پایا جب تو بالاتفاق لوٹ آئے اور مذہب اصح میں اس پر سجدۂ سہو نہیں اور اگر قیام سے قریب ہو گیا یعنی بدن کا نصف زیریں حصہ سیدھا اور پیٹھ میں خم باقی ہے تو بھی اصح وارجح مذہب میں پلٹ آنے ہی کا حکم ہے، مگر اب اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر سیدھی کھڑی رہتی تو پلٹنے کا اصلاً حکم نہیں بلکہ ختم نماز پر سجدہ سہو کرے پھر بھی اگر پلٹ آئی تو بہت برا کیا گنہگار ہوئی۔

سجدۂ سہو کا واجب ہونا

سوال: فائقہ سوال کرتی ہیں کہ سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

جواب: واجباتِ نماز سے اگر کوئی واجب چھوٹ جائے یعنی بھولے سے رہ جائے تو اس

کے لئے سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (عامہ کتب، بہارِ شریعت)

سجدۂ سہو کا طریقہ

سوال: زرشہ حسن سوال کرتی ہیں کہ سجدۂ سہو کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ (عامہ کتب)

سلام پھیرے بغیر سجدۂ سہو کرنا

سوال: زرشانہ سوال کرتی ہیں کہ اگر سلام پھیرے بغیر سجدۂ سہو کرلیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کرلئے، کافی ہیں۔ مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

ترک واجب پر سجدۂ سہو نہ کرنا

سوال: ذوبیہ سوال کرتی ہیں کہ اگر غلطی سے کوئی واجب چھوٹ جائے اور سجدۂ سہو نہ کریں تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر سہواً غلطی سے کوئی واجب ترک ہوا اور سجدۂ سہو نہ کیا تو نماز کا اعادہ واجب ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

فرض نماز میں ترک واجب ہونا

سوال: حنا شہریار سوال کرتی ہیں کہ کیا فرض نماز میں ترکِ واجب ہونے پر بھی سجدۂ سہو واجب ہے؟

جواب: جی ہاں اگر فرض نماز میں کوئی واجب چھوٹ جائے جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ (ردالمحتار، غنیہ)

تعوذ اور تسمیہ نہ پڑھنا

سوال: زوباریہ سوال کرتی ہیں کہ اگر نماز میں تعوذ اور تسمیہ پڑھنا بھول جائیں تو کیا جب بھی سجدۂ سہو کریں؟

جواب: سنن، مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثناء، آمین، تکبیرات، انتقالات، تسبیحات کے ترک

سے سجدۂ سہو نہیں بلکہ نماز ہو گئی۔

نوٹ: مگر اعادہ مستحب ہے سہواً ترک کیا ہو یا قصداً۔

نفل نماز میں ترک واجب ہونا

سوال: ثوبیہ سوال کرتی ہیں کہ کیا نفل نماز میں واجب چھوٹ جانے پر سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے؟

جواب: فرض ونفل دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نوافل میں بھی واجب ترک ہونے سے سجدۂ سہو واجب ہے۔

سجدۂ سہو سے پہلے اور بعد میں التحیات پڑھنا

سوال: ذکیہ سوال کرتی ہیں کہ کیا سجدۂ سہو سے قبل بھی التحیات پڑھیں اور سجدۂ سہو کے بعد بھی پڑھنی ضروری ہے اس کا حکم بتائیں؟

جواب: سجدۂ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے۔ التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف پڑھے۔ (عالمگیری)

ایک نماز میں کئی واجب ترک ہونا

سوال: فرحت سوال کرتی ہیں کہ اگر ایک نماز میں چند واجبات چھوٹ جائیں تو کیا ہر واجب کا الگ الگ سجدہ کرنا ہوگا؟

جواب: ایک نماز میں چند واجب ترک ہوں تو وہی دو سجدے سب کیلئے کافی ہیں۔ (ردالمختار)

الحمد سے پہلے سورت پڑھنا

سوال: فرزین بخاری سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی سورت الحمد سے پہلے پڑھ لی تو کیا سجدۂ سہو واجب ہے؟

جواب: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورۂ الحمد شریف کی ایک آیت بھی رہ گئی، سورت سے پہلے دوبارہ الحمد شریف پڑھ لی، سورت ملانا بھول گئی، یا سورۂ فاتحہ سے پہلے پڑھ لیا، پھر بھی سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (درمختار، عالمگیری)

سورت شروع کرتے ہی الحمد کا یاد آنا

سوال: عنبرین سوال کرتی ہیں کہ اگر الحمد شریف پڑھنا بھول جائے اور سورت شروع کرتے ہی یاد آجائے تو کیا کرے؟

جواب: الحمد پڑھنا بھول گئی اور سورت پڑھنی شروع کی اور ایک آیت کی مقدار پڑھ لی اب یاد آئی تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

الحمد پڑھے بغیر سورت پڑھ کر رکوع کرنا

سوال: نگینہ خان سوال کرتی ہیں الحمد شریف پڑھنا بھول گئی سورت پڑھ کر رکوع میں چلی گئی تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: الحمد پڑھنا بھول گئی اور سورت پڑھ لی اور رکوع میں چلی گئی، پھر یاد آیا، پھر دوبارہ سیدھی کھڑی ہو جائے، الحمد پڑھے، سورت پڑھے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری)

تعدیل ارکان ادا نہ کرنا

سوال: صباحت زرین سوال کرتی ہیں کہ اگر تعدیل ارکان کرنا بھول گئی تو کیا کرے؟

جواب: تعدیل ارکان بھول گئی تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

تعدیل ارکان سے مراد یہ ہے کہ رکوع کرنے کے بعد ٹھیک طریقے سے سیدھے کھڑے ہوئے بغیر سجدے میں چلی جائے اسی طرح دو سجدوں کے درمیان صحیح طریقے سے بیٹھ سیدھی نہ کرے جیسا کہ عموماً عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ایک سجدے سے کھڑی ہو کر صحیح طریقے سے نہیں بیٹھتیں اور سجدہ میں چلی جاتی ہیں بلکہ ان سوں کیلئے تو سخت وعید ہے۔

چار رکعت میں قعدہ اولیٰ بھول جانا

سوال: نجمہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ چار رکعت کی نماز میں قعدۂ اولیٰ بھول گئی، اب کیا حکم ہے؟

جواب: فرض نماز میں کوئی عورت قعدۂ اولیٰ بھول گئی (یعنی دو رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھنا) تو جب تک سیدھی کھڑی نہ ہو لوٹ آئے، سجدۂ سہو نہیں ہے۔ اگر سیدھی کھڑی ہو گئی، پھر کھڑے ہو

کرلوٹی تو سجدۂ سہو کرے اور صحیح مذہب میں ہے کہ نماز ہوگئی مگر گنہگار ہوئی۔ (درمختار، غنیہ)

قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا

سوال: سائرہ بانو سوال کرتی ہیں کہ قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود پڑھ لیں تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟

جواب: قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھ لیا "اللھم صل علی محمد" تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے جیسے قعدہ ورکوع وسجود میں قرآن پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہے حالانکہ کلام الٰہی ہے۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا! "درود پڑھنے والے پر تم نے سجدۂ سہو کیوں واجب بتایا، آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس لئے کہ بھول کر پڑھا، سرکار ﷺ نے تحسین فرمائی"۔ (درمختار، ردالمختار)

وتر میں تکبیر قنوت بھول جانا

سوال: خوش نسیم سوال کرتی ہیں کہ وتر میں دعائے قنوت سے پہلے جو تکبیر کہی جاتی ہے وہ کہنا بھول گئی تو کیا کرے؟

جواب: تکبیر قنوت یا قنوت یعنی قرأت کے بعد قنوت کیلئے جو تکبیر کہی جاتی ہے بھول گئی تو سجدۂ سہو کرے۔ (عالمگیری)

پہلا قعدہ بھول کر کھڑے ہوتے وقت یاد آنا

سوال: مہوش زیدی سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی پہلا قعدہ بھول کر کھڑی ہونے لگے کہ یاد آجائے اب قعدہ کرے یا قیام میں چلی جائے؟

جواب: جو فرض یا وتر میں پہلا قعدہ بھول کر کھڑی ہونے لگے، اگر وہ سیدھی کھڑی نہیں ہوئی تو واپس لوٹ جائے اب اگر قعدہ کے قریب تھی تو سجدۂ سہو لازم نہ ہوگا۔ اور اگر قیام کے قریب تھی تو سجدۂ سہو لازم ہوگا، یعنی جب تک انسان کا نیچے والا حصہ سیدھا نہ ہو وہ بیٹھنے کے قریب ہے اور اگر نیچے والا نصف حصہ سیدھا ہو جائے خواہ ابھی پشت ٹیڑھی ہو وہ کھڑی ہونے کے

پڑھے۔ پھر رکوع دوبارہ کرے اور نماز مکمل کر کے سجدۂ سہو کرے اگر رکوع کے بعد سجدے میں یاد آیا تو صرف آخر میں سجدۂ سہو کرے اور نماز پھیرنی نہیں ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ)

دعائے قنوت رکوع سے لوٹ کر پڑھنا

سوال: درِشہوار سوال کرتی ہیں کہ وتر میں قنوت پڑھنا بھول گئی پھر رکوع سے دوبارہ قیام میں آ کر قنوت پڑھی یہ کیسا عمل ہے؟

جواب: اگر تسبیح پڑھ چکی ہو یا ابھی کچھ نہیں پڑھ پائی ہو تو اسے دعائے قنوت پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اگر قنوت کیلئے قیام کی طرف لوٹی تو گناہ کیا پھر قنوت پڑھے یا نہ پڑھے سجدۂ سہو واجب ہے۔

ردالمختار میں ہے کہ! ''اگر نمازی قنوت پڑھنا بھول گیا اور اسے رکوع میں یاد آیا کہ اس نے قنوت نہیں پڑھی تو اب قنوت نہ پڑھے کیونکہ اپنے محل سے فوت ہوگئی، نہ اب قیام کی طرف لوٹے، اگر لوٹ کر قنوت پڑھی اور رکوع دوبارہ نہ کیا تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ وہ سجدۂ سہو کرے خواہ اس نے قنوت پڑھی یا نہ پڑھی، کیونکہ قنوت اپنے مقام سے ہٹ گئی''۔ (درمختار)

جو شخص قنوت بھول کر رکوع میں چلا جائے اس کیلئے جائز نہیں کہ قنوت کیلئے پلٹے بلکہ اس کو چاہیئے کہ نماز ختم کر کے سجدۂ سہو کرے۔ (فتاویٰ رضویہ)

☆......☆......☆
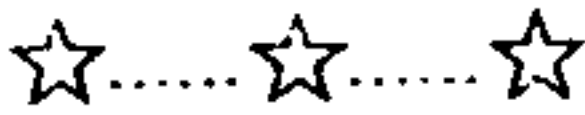
باب نمبر ۱۶

سجدہ تلاوت کا بیان

سجدۂ تلاوت کب لازم آتا ھے

سوال: علیزہ ہاشمی سوال کرتی ہیں کہ سجدۂ تلاوت کب لازم ہوتا ہے؟

جواب: صحیح قول کے مطابق اگر آیت سجدہ میں صرف حرفِ سجدہ کو اس کے ماقبل یا مابعد کلمے کے ساتھ پڑھ لیا تو سجدہ لازم ہو جائے گا جیسے تمام آیت کی تلاوت سے سجدہ لازم ہوتا ہے۔ (مراقی الفلاح جوہرۃ المنیرہ وغیرہ ہما)

علامہ طحطاوی علیہ الرحمۃ اس کے حاشیے میں فرماتے ہیں کہ! ''جب حرف سجدہ پڑھا اور اس کے ساتھ اس سے پہلے یا بعد کا کلمہ بھی پڑھا تو سجدۂ تلاوت لازم ہوگا اور اگر صرف پہلے یا بعد کا کلمہ پڑھا تو سجدہ لازم نہ ہوگا''۔ (طحطاوی، جوہرۃ المنیرہ)

فقیہ جعفر نے فرمایا! ''اگر کسی نے حرف سجدہ کو پڑھا اور غیر یعنی ماقبل اور مابعد کو بھی پڑھا تو اسے سجدہ کا حکم دیا جائے گا اور سجدہ کرے اور اس کے بغیر پڑھا تو سجدۂ تلاوت لازم نہ ہوگا''۔

سجدۂ تلاوت کب ادا کرنا چاھئے

سوال: صغریٰ نیازی سوال کرتی ہیں کہ سجدۂ تلاوت معاً ادا کرے یا جس وقت چاہے؟

جواب: اگر نماز میں سجدۂ تلاوت آجائے تو اس کا وجوب علی الفور ہے، یہاں تک کہ وہ تین آیت سے زیادہ تاخیر گناہ ہے غیر صلوٰۃ میں بھی افضل واسلم یہی ہے کہ فوراً ادا کرے جبکہ کوئی عذر نہ ہو کہ بعد میں ادا کرنے میں بھول ہو جاتی ہے۔ ''وفی تاخیرہ آفات''۔

لہٰذا علماء نے اس کی تاخیر کو مکروہ تنزیہی فرمایا مگر ناجائز نہیں۔ درمختار میں ہے کہ:

مختار یہی ہے کہ سجدۂ تلاوت فی الفور لازم نہیں ہوتا اور اس کا مؤخر کرنا مکروہ تنزیہی ہے، بشرطیکہ وہ نماز میں لازم نہ ہوا ہو، اور اگر نماز میں لازم ہوا تو فی الفور لازم ہوگا، کیونکہ اب وہ نماز کا حصہ بن جائے گا اب اس کی تاخیر سے گناہگار ہوگی''۔

نماز میں آیت سجدہ پڑھنا

سوال: نیرہ بتول سوال کرتی ہیں کہ اگر عورت نماز میں آیت سجدہ پڑھے اور سجدہ نہ کرے اور حیض آجائے تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: عالمگیری میں ہے کہ "عورت نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ حیض آ گیا تو سجدہ ساقط ہو گیا"۔

حیض والی عورت کا آیت سجدہ سننا

سوال: رابعہ نوریت سوال کرتی ہیں کہ حیض والی عورت آیت سجدہ سن لے تو کیا اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے؟

جواب: آیت سجدہ پڑھنے یا سننے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز کا اہل ہو یعنی ادا یا قضا کا اسے حکم ہو، لہٰذا اگر کافر یا مجنون یا نابالغ یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت پڑھی اور سنی تو ان پر سجدہ واجب نہیں اور مسلمان عاقل بالغ اہل نماز نے ان سے سنی ان پر واجب ہو گیا۔ (عالمگیری، درمختار)

سجدہ والی آیت کا ترجمہ سننا

سوال: عالیہ ابراہیم سوال کرتی ہیں کہ کیا کسی اور زبان میں یعنی ترجمہ بھی سن لیا تب بھی سجدۂ تلاوت واجب ہوگا؟

جواب: جی ہاں، فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہوگا سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا، اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔ (عالمگیری)

سجدۂ تلاوت کا طریقہ

سوال: ندا قریشی سوال کرتی ہیں کہ سجدہ تلاوت کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدۂ تلاوت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑی ہو کر اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدہ میں جائے اور کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے۔ پہلے پیچھے

دونوں بار ''اللہ اکبر'' کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔ (عالمگیری، درمختار، بہار شریعت، جلد اول حصہ چہارم صفحہ ۳۹)

نماز میں آیت سجدہ پڑھ کر خارج نماز سجدہ کرنا

سوال: نورالعین سوال کرتی ہیں کہ نماز میں آیت سجدہ آئی اب کیا نماز ختم کر کے سجدۂ تلاوت کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے بیرونِ نماز نہیں ہو سکتا اور قصداً نہ کیا تو گنہگار ہوئی۔ توبہ لازم ہے، بشرطیکہ آیت سجدہ کے فوراً بعد رکوع و سجود نہ کیا ہو۔ نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا پھر وہ نماز فاسد ہوگئی یا قصداً فاسد کی تو بیرون نماز سجدہ کرے اور سجدہ کر لیا تھا تو حاجت نہیں۔ (نورالایضاح)

کیا ہر آیت سجدہ کی نیت الگ کریں

سوال: صباحت سوال کرتی ہیں کہ کیا ہر آیت تلاوت کے سجدے کی علیحدہ نیت کریں کہ یہ فلاں سورت وغیرہ کا سجدہ ہے؟

جواب: اس کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مطلقاً سجدۂ تلاوت کی نیت کافی ہے۔ (نورالایضاح)

ایک ہی آیت سجدہ کا بار بار سننا

سوال: کہکشاں آفندی سوال کرتی ہیں کہ اگر مدرسے وغیرہ میں دیکھا جائے تو طالب علم ایک ہی آیت بار بار تکرار کرتے ہیں تو کیا ہر بار آیت سجدہ سے سجدۂ تلاوت واجب ہوگا؟

جواب: ایک مجلس میں سجدہ کی آیت کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو، یونہی اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی تھی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

ایک مجلس میں ایک آیت چند بار سننا

سوال: فریال جہاں سوال کرتی ہیں کہ ایک مجلس میں چند بار ایک ہی آیت سجدہ سنی تو چند بار سجدہ کرنا کیسا؟

جواب: ایک مجلس میں چند بار آیت پڑھی یا سنی اور آخر میں اتنی ہی بار سجدہ کرنا چاہے تو یہ بھی خلاف مستحب ہے، بلکہ ایک ہی بار کرے، بخلاف درود شریف کے کہ نام اقدس لیا یا سنا تو ایک بار درود شریف واجب اور ہر بار مستحب ہے۔

ایک مجلس میں مختلف آیات سجدہ پڑھنا

سوال: ردابہ سوال کرتی ہیں کہ ایک مجلس میں چند آیتیں سجدہ کی پڑھیں تو کیا ایک سجدہ سب کو کافی ہوگا؟

جواب: ایک مجلس میں چند سجدے کی آیتیں پڑھیں تو اتنے ہی سجدے کرے ایک کافی نہیں۔ (عامہ کتب)

کام کی مشغولیت کی وجہ سے آیت سجدہ نہ سننا

سوال: رضوانہ ہاشمی سوال کرتی ہیں کہ اگر کام کی مشغولی کے سبب آیت سجدہ نہ سنی تو کیا سجدہ تلاوت واجب ہوگا؟

جواب: آیت سجدہ پڑھی مگر کام میں مشغولی کے سبب نہ سنی تو اصح یہ ہے کہ سجدہ واجب نہیں مگر بہت سے علماء کہتے ہیں کہ اگرچہ نہ سنی ہو واجب ہے۔ (ردالمحتار، درمختار)

مقاصد کی بر آری کیلئے آیت سجدہ پڑھنا

سوال: ناہید عرفان سوال کرتی ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ آیت سجدہ پڑھ کر سجدے کیے جائیں تو مقاصد حل ہوتے ہیں، کیا یہ بات درست ہے، نیز اگر درست ہے تو صحیح طریقہ بھی بتادیں؟

جواب: جس مقصد کیلئے ایک مجلس میں سجدے کی سب آیتیں پڑھ کر سجدے کرے اللہ ﷻ اس کے مقصد کو پورا فرمائے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتی جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کرے۔ (غنیۃ، درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ چہارم، صفحہ ۴۲)

☆......☆......☆

باب نمبر ۱۷

زکوٰۃ کا بیان

زکوۃ تاخیر سے ادا کرنا

سوال: سلمیٰ ممتاز سوال کرتی ہیں کہ زکوٰۃ کی شرعی حیثیت کیا ہے اور اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والے کا حکم کیا ہے؟

جواب: زکوٰۃ فرض ہے اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار و مردود الشہادۃ ہے۔ (عالمگیری)

کیونکہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وعید آئی ہے پارہ نمبر ۱۰ آیت نمبر ۳۴ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وہ جو کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ ہیں۔ پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں۔ یہ وہ ہے جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا۔ اب چکھو مزا اس جوڑنے کا''۔ (کنز الایمان، فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۱۷۴)

امام احمد کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ: ''جس مال کی زکوٰۃ نہیں دی قیامت کے دن وہ گنجا سانپ ہوگا مالک کو دوڑائے گا وہ بھاگے گا یہاں تک کہ اپنی انگلیاں اس کے منہ میں ڈالے گا''۔ (یعنی عذاب دے گا)۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۱۷۵، رضا فاؤنڈیشن)

زکوۃ ادا نہ کرنا

سوال: جہاں آرا کے پاس سونے اور چاندی کے کافی زیورات ہیں وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتی اس کیلئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: جہاں آرا اگر ایسا کرتی ہے تو اس کیلئے سخت عذاب ہے کہ صحیح مسلم شریف میں ہے:

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سونے اور چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا اس کیلئے آگ کا پتھر

بنائے جائیں گے اوران پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اوران سے ان کی پیشانی، کروٹ اور پیٹھ داغی جائے گی۔ جب ٹھنڈے ہونے کو آئیں گے پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں گے"۔
لہٰذا جو نصاب بھر سونے، چاندی کا مالک ہو اسے ضرور زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔

(فتاوی رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۱۷۴ تا ۱۷۵، رضا فاؤنڈیشن)

صاحب نصاب ہو کر زکوٰۃ نہ دینا

سوال: مریم سیال سوال کرتی ہیں کہ میری خالہ کے پاس مال بقدرِ نصاب موجود ہے لیکن وہ سال کے اختتام پر زکوٰۃ ادا نہیں کرتی بلکہ اس میں تاخیر کر دیتی ہیں، ان کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: محیط میں لکھا ہے: "اور جب سال تمام ہو جائے فوراً زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے بغیر عذر تاخیر کرے گی تو گنہگار ہوگی"۔

طبرانی و بیہقی نے ایک جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کی حضور ﷺ فرماتے ہیں: "زکوٰۃ دے کر اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقے سے کرو"۔

چنانچہ مریم بی بی آپ کی خالہ کو چاہیے کہ اپنی زکوٰۃ بلا تاخیر جلد از جلد ادا کریں۔

زکوٰۃ کے روپے سے کپڑے سے تقسیم کرنا

سوال: مائرہ سوال کرتی ہیں کہ اگر یتیم خانے کے بچوں میں زکوٰۃ کے پیسوں سے کپڑے تقسیم کیے جائیں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: اگر یتیم خانے کے بچوں کو ان کپڑوں کا مالک بنا دیا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ کیونکہ زکوٰۃ میں مالک بنانا شرط ہے"۔ (فتاویٰ فیض الرسول)

صاحب نصاب پر قرض ہو تو

سوال: اگر نصاب پر سال گزر جائے کے بعد "دین" (قرض) ہو تو اس پر زکوٰۃ ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر نصاب پر سال گزرنے کے بعد "دین" ہو تو زکوٰۃ پر دین کا کچھ اثر نہیں یعنی زکوٰۃ دینی ہوگی۔ (ردالمختار)

گھر کی ضروری اشیاء پر زکوٰۃ

سوال: اگر کسی کے پاس رہنے کا مکان ہو، فریج اور دیگر آرائشی سامان ہو تو کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: زندگی بسر کرنے میں جس چیز کی ضرورت ہو اس چیز پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ جیسے رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، پیشہ وروں کے اوزار، کھانے کا غلہ، اہل علم کیلئے حاجت کی کتابیں۔ (ہدایہ، عالمگیری)

لٰہذا فریج اور دیگر پر زکوٰۃ نہیں، زکوٰۃ تین قسم کے مال پر ہے۔

(i) ثمن یعنی سونا، چاندی پر۔ (ii) مالِ تجارت پر۔ (iii) سائم یعنی چرائے کے چھٹے جانور پر (عامہ کتب)

ہیرے اور موتی پر زکوٰۃ

سوال: شائستہ سوال کرتی ہیں کسی کے پاس موتی اور ہیرے کے کافی زیورات ہیں کیا ان پر زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: موتی اور جواہر پر زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ ہزاروں کے ہوں ہاں تجارت کی نیت سے لیے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (عالمگیری، درمختار)

سال بھر صدقہ کرکے زکوٰۃ کی نیت کرنا

سوال: میری خالہ سال بھر خیرات کرتی رہیں اور اس کے بعد یہ نیت کی کہ جو کچھ دیا وہ سب زکوٰۃ ہے کیا اب ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: زکوٰۃ کیلئے مال الگ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کا ہونا ضروری ہے، نیت کے معنی یہ ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے تو زکوٰۃ ہے۔ (عالمگیری)

سال بھر خیرات کرتی رہے اس کے بعد یہ نیت کرے کہ وہ سب زکوٰۃ ہے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔

زکوٰۃ کا روپیہ مسجد یا مدرسہ میں لگانا

سوال: نغمانہ سوال کرتی ہیں کہ زکوٰۃ کا روپیہ، مسجد یا مدرسے وغیرہ میں لگایا جا سکتا ہے اور اگر کوئی لگانا چاہے تو اس کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: زکوٰۃ کا روپیہ مردے کی تجہیز و تکفین یا مسجد کی تعمیر اور مدرسے وغیرہ میں نہیں لگایا جاسکتا۔ اسلئے کہ اس میں فقیر کو مالک کر دینا نہیں پایا گیا۔ اگر ان چیزوں میں خرچ کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو مالک کر دیں یہ خرچ فقیر کرے۔ ثواب دونوں کو ہوگا۔ حدیث پاک میں ہے کہ: ''اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گزرا، تو سب کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کو اور اس کے اجرا میں کچھ کمی نہ ہوگی''۔ (ردالمختار، بہار شریعت و قاضی خان)

اگر زکوٰۃ کی ادائیگی میں شک ہو

سوال: شازمین سوال کرتی ہیں کہ میں صاحب نصاب ہونے کے بعد دو سال سے زکوٰۃ دے رہی ہوں پہلے سال کا مجھے شک ہے کہ میں نے زکوٰۃ دی یا نہیں اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شک ہے کہ زکوٰۃ دی یا نہیں تو اب دے دیں۔ (عالمگیری، بحرالرائق)

گداگروں اور فقیروں کو زکوٰۃ دینا

سوال: گداگروں اور فقیروں وغیرہ کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟ اگر دی جاسکتی ہے تو وہ کون سے فقیر ہیں؟

جواب: بھیک مانگنے والے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک مالدار جیسے بہت سے قوم کے فقیر، جوگی اور سادھو، انہیں بھیک مانگنا حرام اور انہیں دینا بھی حرام ہے۔ ایسے لوگوں کو دینے سے زکوٰۃ نہیں ادا ہو سکتی۔ دوسرے وہ جو حقیقت میں فقیر ہیں یعنی نصاب کے مالک نہیں ہیں مگر مضبوط و تندرست ہیں کمانے کی قوت رکھتے ہیں اور بھیک مانگنا ایسی ضرورت کیلئے نہیں جو ان کی طاقت سے باہر ہو، مزدوری وغیرہ کوئی کام نہیں کرنا چاہتے مفت کھانا کھانے کی عادت پڑی ہے جس کے سبب بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بھیک مانگنا حرام ہے اور انہیں مانگنے سے جو ملے وہ ان کیلئے خبیث ہے۔ حدیث شریف میں ہے، **"لا تحل الصدقة لغني و لا لذي مرة سوي"**. ''یعنی نہ کسی مالدار کیلئے صدقہ حلال ہے اور نہ کسی توانا تندرست کیلئے''۔ ایسے لوگوں کو بھیک دینا منع ہے کہ گناہ پر مدد کرنا ہے لوگ اگر انہیں نہ دیں گے تو وہ محنت مزدوری کرنے پر مجبور ہوں گے۔ **"قال الله تعالٰی و لا تعاونوا على**

الاثم والعدوان" یعنی گناہ اور زیادتی پر مدد نہ کرو۔ مگر ایسے لوگوں کو دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی جبکہ اور کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو۔ اس لئے کہ وہ مالک نصاب نہیں ہیں اور بھیک مانگنے والوں کی تیسری قسم وہ ہے کہ جو مال رکھتے ہیں اور نہ کمانے کی طاقت رکھتے ہیں یا جتنے کی حاجت ہے اتنا کمانے کی طاقت نہیں رکھتے ایسے لوگوں کو اپنی حاجت بھر کر بھیک مانگنا جائز ہے اور مانگنے سے جو کچھ ملے وہ ان کیلئے حلال وطیب ہے اور یہ لوگ زکوٰۃ کے بہترین مصرف ہیں انہیں دینا بہت بڑا ثواب ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جنہیں جھڑکنا حرام ہے۔ "**ھکذا قال الامام احمد رضا البریلوی رضی اللہ عنہ**" **وھو سبحانہ وتعالیٰ اعلم**"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۲۵۴، رضا فاؤنڈیشن)

زکوٰۃ کن کن کو دی جاسکتی ہے

سوال: نصرت بی بی سوال کرتی ہیں کہ زکوٰۃ کن کن لوگوں کو دی جاسکتی ہے؟

جواب: زکوٰۃ کے مصارف سات ہیں۔ (i) فقیر (ii) مسکین (iii) عامل (iv) رکاب (v) غارم (vi) ابن سبیل (vii) فی سبیل اللہ۔

i فقیر: فقیر وہ آدمی ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے اور اگر نصاب تک ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں مستغرق ہے، مثلاً رہنے کا مکان اور ضرورت کی چیزیں وغیرہ یا اتنے کا قرضدار ہو کہ قرض ادا کرنے کے بعد جو بچے وہ نصاب کے برابر نہ ہو۔ (ردالمختار)

ii مسکین: مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کیلئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

iii عامل: وہ ہے جسے بادشاہِ اسلام نے زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے مقرر کیا ہو۔ (درمختار)

iv رکاب: اس سے مراد مکاتب غلام کو دینا کہ اس مالِ زکوٰۃ سے بدلِ کتابت دے کر اپنی گردن چھڑائے۔ (یعنی آزادی حاصل کرے)

v غارم: غارم سے مراد مدیون ہے یعنی اس پر اتنا دین (قرض) ہو کہ اسے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے۔ (درمختار)

vi ابن سبیل: یعنی مسافر جس کے پاس مال نہ رہا زکوٰۃ لے سکتا ہے اگرچہ اس کے سر

مال موجود ہو مگر اتنا ہی لے جس سے اس کی حاجت پوری ہو جائے زیادہ کی اجازت نہیں۔
vii فی سبیل اللہ: یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنا، مثلاً کوئی شخص جہاد میں جانا چاہتا ہے اور محتاج ہے کہ اس کے پاس سواری اور زادِ راہ نہیں اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔
نوٹ: طالب علم جو دین پڑھتا ہے اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ راہ خدا میں دینا ہے۔ (درمختار)

سوتیلی والدہ کو زکوٰۃ دینا

سوال: فرحین پوچھتی ہیں کہ کیا میں اپنی سوتیلی ماں کو زکوٰۃ دے سکتی ہوں؟
جواب: جی ہاں! سوتیلی ماں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے اس طرح آپ کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (فتاویٰ فیض رسول)

صوم و صلوٰۃ کی پابند کا زکوٰۃ ادا نہ کرنا

سوال: رضوانہ سوال کرتی ہیں کہ ایک خاتون صوم وصلوٰۃ کی پابند ہیں لیکن زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں ان کیلئے کیا حکم ہے؟
جواب: طبرانی کبیر میں سند صحیح سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود ﷛ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ''ہمیں حکم دیا گیا نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں''۔

اسی طرح عمارہ بن حزم ﷛ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: ''اللہ ﷻ نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں گے جب تک پوری چاروں نہ بجالائے''۔

نماز زکوٰۃ روزۂ رمضان بیت اللہ کا حج

زیر استعمال سونے چاندی پر زکوٰۃ

سوال: نوشابہ سوال کرتی ہیں کہ ہمارے محلے میں ایک خاتون ہیں جن کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن پڑے رہتے ہیں ان سے کہا جائے کہ ان کی زکوٰۃ دیں تو وہ یہ کہتی ہیں کہ زیرِ استعمال چیزوں پر زکوٰۃ نہیں ہے کیا ان کا یہ عمل درست ہے؟
جواب: ان کا یہ عمل جہالت پر مبنی ہے زیرِ استعمال زیورات پر بھی زکوٰۃ واجب ہے اس کی

دلیل حدیث پاک میں ہے۔ ''دوعورتیں حاضر خدمت اقدس ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے''۔ ارشاد فرمایا: ''تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟'' انہوں نے عرض کی نہیں فرمایا ''تو اس کی زکوٰۃ ادا کرو''۔

امام احمد بہ اسناد حسن اسماء بنت یزید سے مروی ہیں، کہتی ہیں۔ ''میں اور میری خالہ حاضر خدمت اقدس ہوئیں اور ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے''۔ فرمایا: ''اس کی زکوٰۃ دیتی ہو''۔ عرض کی نہیں ۔ فرمایا ''ڈرتی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ اس کی زکوٰۃ ادا کرو''۔

سرپرست کا یتیم کو زکوٰۃ دینا

سوال: حمنیٰ یتیم ہے اور عامر مالک نصاب ہے اور وہ اس کا سرپرست بھی ہے تو عامر حمنیٰ کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

جواب: عامر جو مالک نصاب ہے وہ حمنیٰ یتیمہ کو زکوٰۃ دے سکتا ہے بشرطیکہ نہ وہ یتیمہ مالک نصاب ہو نہ سیدہ ہو۔ اور نہ ہاشمی اور عامر کی اولاد کی اولاد نہ ہو۔ (فتاویٰ فیض الرسول)

سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا

سوال: مہر النساء سوال کرتی ہیں کہ سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے یا نہیں اور اگر پہلے زکوٰۃ ادا کر دی ہو تو کیا وہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: مالک نصاب اگر پہلے سے یعنی سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ اگر صاحب نصاب چند نصابوں کی مالک ہے اگر وہ چاہے تو اپنے چند نصابوں کی زکوٰۃ پہلے سے دے سکتی ہے۔ اگر شروع سال میں ایک نصاب کی مالک ہے اور دو تین نصابوں کی زکوٰۃ دے دی اور ختم سال پر جتنی نصابوں کی زکوٰۃ دی ہے۔ اتنی نصابوں کی مالک ہوگئی زکوٰۃ ادا ہوگئی۔

نقد روپیہ پر زکوٰۃ

سوال: اقراء سوال کرتی ہیں کہ میرے پاس نہ سونا ہے اور نہ چاندی ہے، صرف تھوڑا نقد روپیہ ہے کیا نقد روپے پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: جی ہاں وہ تمام روپیہ جو حاجت اصلیہ اور دین سے زائد ہو اس پر زکوٰۃ ہے اور اگر نقد روپیہ تقریباً 6565 روپے تک ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

صرف سونے کے زیورات پر زکوٰۃ

سوال: رشیدہ بانو سوال کرتی ہیں کہ ''میرے پاس ۵ تولے کے کنگن اور مزید 2.5 (ڈھائی) تولے کے دیگر زیورات ہیں اب مجھ ان چیزوں کی کتنی زکوٰۃ دینا ہوگی جبکہ میرے پاس نقدی اور چاندی کچھ بھی نہیں ہے؟

جواب: رشیدہ بانو آپ کا سونا 7.5 (ساڑھے سات) تولہ تک پہنچ گیا ہے اور اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا ہو اور نقدی اور چاندی کچھ بھی نہ ہو تب بھی زکوٰۃ دینا ہوگی۔

سونا چاندی اور نقد رقم پر زکوٰۃ

سوال: ماہم سوال کرتی ہیں کہ میری بری کے زیورات میں 5 تولے سونا اور ساڑھے باون تولے چاندی اور سلامی کے دس ہزار نقد ہیں مجھے ان کی کتنی زکوٰۃ دینا ہوگی اور کیا ان پر سال گزرنا شرط ہے؟

جواب: ماہم بی بی آپ چونکہ نصاب کی مالکہ ہیں لہٰذا آپ پر زکوٰۃ واجب ہے اور زکوٰۃ دینے کیلئے مال پر سال گزرنا شرط ہے۔ لہٰذا ماہم بی بی اب آپ کو زکوٰۃ دینا ہوگی۔

فقیر کو زکوٰۃ کہے بغیر زکوٰۃ دینا

سوال: سونیا سوال کرتی ہیں کہ ہم اپنی زکوٰۃ کا روپیہ اپنی خالہ جو کہ بیوہ ہیں اور مستحق زکوٰۃ ہیں ان کو دینا چاہتے ہیں، کیا فقیر کو زکوٰۃ دیتے وقت یہ کہہ کر دینا ضروری ہے کہ یہ زکوٰۃ ہے یا بغیر کہے بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: زکوٰۃ جب مال سے علیحدہ کی جاتی ہے تب یہ نیت کرنا ضروری ہے کہ ''زکوٰۃ ہے''۔ فقیر کو زکوٰۃ دینے کیلئے اس کی ضرورت نہیں کہ فقیر کو زکوٰۃ کہہ کر دے بلکہ زکوٰۃ کی نیت ہی کافی ہے یہاں تک کہ اگر کوئی لفظ جیسے ہدیہ، نذر یا بچوں کو عید کرنے کیلئے کہہ دیا اور خود نیت زکوٰۃ کی رکھی تو بھی ادا ہو جائے گی، بعض محتاج ضرورت مند زکوٰۃ کا روپیہ نہیں لیتے انہیں زکوٰۃ دینے میں زکوٰۃ کا لفظ نہ کہے۔ (بہار شریعت)

دادا، دادی کو زکوٰۃ دینا

سوال: رامین انصاری سوال کرتی ہیں کہ کیا میں اپنے دادا یا دادی کو زکوٰۃ دے سکتی ہوں؟

جواب: اپنی اصل یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہم جن کی اولاد سے یہ ہے اور اپنی اولاد یعنی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی وغیرہ کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ یونہی شرعی کفارہ بھی انہیں نہیں دے سکتے۔ رہا صدقہ نفل تو وہ دے، بلکہ بہتر ہے۔ (عالمگیری، درمختار، بہارشریعت)

زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ

سوال: امینہ سوال کرتی ہیں کہ زکوٰۃ کس طرح نکالی جائے اس کا مکمل طریقہ بتائیں؟

جواب: زکوٰۃ نکالنے کیلئے ضروری ہے کہ معلوم ہو کہ زکوٰۃ کتنے روپوں پر کتنی نکلتی ہے۔

ہر سو (100) روپے پر اڑھائی روپے۔ ہر ہزار (1000) روپے پر 25 روپے۔ ہر پانچ ہزار (5000) روپے پر 125 روپے۔

اسی طرح اگر آپ کو سونے کی زکوٰۃ نکالنی ہے تو سب سے پہلے سنار کے پاس لے جا کر اس کی اس دن کے سونے کی قیمت کے اعتبار سے اپنے تمام زیور کی ٹوٹل قیمت لگوائیں مثال کے طور پر اگر فروری 2002 میں زکوٰۃ نکالنی ہو تو سونے کی قیمت 6563 روپے ہے مثلاً سونا اگر چالیس ہزار کا ہے تو اس کی زکوٰۃ 1000 روپے ہوگی۔

غریب سید کو زکوٰۃ دینا

سوال: عالیہ بی بی سوال کرتی ہیں کہ ہمارے محلے میں سید رہتے ہیں اور ان کی مالی حالت کچھ زیادہ اچھی نہیں کیا میں اپنی زکوٰۃ انہیں دے سکتی ہوں؟

جواب: امام احمد، مسلم، مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''آلِ محمد (ﷺ) کیلئے صدقہ جائز نہیں کہ یہ تو آدمیوں کے میل ہیں''۔

ابنِ سعد کی روایت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اور میرے اہلِ بیت پر صدقہ حرام فرما دیا''۔

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ! ''امام حسن رضی اللہ عنہ نے صدقے کا خرمہ لے کر منہ میں رکھ لیا اس پر حضور ﷺ نے فرمایا چھی چھی کہ اس کو پھینک دیں پھر فرمایا کہ کیا

تمہیں نہیں معلوم کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے''۔

چنانچہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ بنی ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے بنی ہاشم سے یہاں مراد حضرت علی اور حضرت جعفر اور حضرت عقیل اور حضرت عباس اور حضرت ابن مطلب کی اولادیں ہیں۔ (عالمگیری، ردالمختار)

زکوٰۃ کے پیسے سے میت کو کفن دینا

سوال: ندا قاسمی سوال کرتی ہیں کہ کیا زکوٰۃ مسجد میں صرف کی جاسکتی ہے یا اس سے میت کو کفن سے دیا جائے کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: زکوٰۃ ادا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ جسے دیں مالک بنادیں اباحت کافی نہیں لہٰذا مالِ زکوٰۃ مسجد میں صرف کرنا یا اس سے میت کو کفن دینا یا میت کا قرض ادا کرنا یا غلام آزاد کرنا، سڑک یا پل بنوا دینا، نہر یا کنواں کھدوا دینا وغیرہ ان افعال میں خرچ کرنا یا کتاب وغیرہ کوئی چیز خرید کر وقف کر دینا کافی ہے۔ (جوہرہ، تنویر الابصار، عالمگیری)

یوں ہی ہر نیک کام میں زکوٰۃ خرچ کرنا فی سبیل اللہ ہے جبکہ بطورِ تملیک ہو بغیر تملیک زکوٰۃ ادا نہیں ہوسکتی ہے۔ (درمختار، بہارِ شریعت، صفحہ ۳۸۲)

مسجد وغیرہ میں زکوٰۃ کی رقم استعمال کرنے کیلئے ضروری ہے کہ کسی بھی شرعی فقیر کو اس کا مالک بنادیں پھر وہ شرعی فقیر زکوٰۃ کا مالک ہو جانے کے بعد خود اپنی طرف سے ان کاموں میں خرچ کرے تو کرسکتا ہے۔ (جوہرہ، تنویر الابصار، عالمگیری)

دینی طالب علم کو زکوٰۃ دینا

سوال: ام سلمٰی خاتون سوال کرتی ہیں کہ کیا طالب علم کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں طالب علم وہ جو بشرطیکہ علم دین پڑھتا ہے اسے بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں بلکہ درمختار میں یہاں تک درج ہے کہ طالب علم سوال کر کے بھی مالِ زکوٰۃ لے سکتا ہے جبکہ اس نے اپنے آپ کو اسی کام کیلئے فارغ کر رکھا ہو، اگرچہ کما سکتا ہو۔ (درمختار، بہارِ شریعت، صفحہ ۳۸۲)

بد مذہب کو زکوٰۃ دینا

سوال: پروین بیگم سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی بد مذہب یا مرتد کو زکوٰۃ دیں تو کیا زکوٰۃ ادا ہو

جائے گی؟

جواب: جی نہیں! کہ بدمذہب کہ زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (درمختار)

اور اسی طرح مرتدین کو بھی دینے سے ادا نہ ہوگی جو زبان سے تو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن خدا اور رسول ﷺ کی شان گھٹائے یا کسی اور ضروری دینی بات کا انکار کرتے ہیں۔

(بہار شریعت، صفحہ ۳۸۶)

زکوٰۃ کس کو دینا افضل ہے

سوال: حمیدہ خاتون سوال کرتی ہیں کہ زکوٰۃ اور صدقات کن کو دینا افضل ہے؟

جواب: زکوٰۃ وصدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں، بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو پھر چچا اور خالہ کو پھر ان کی اولاد کو پھر اپنے گاؤں یا شہر میں رہنے والوں کو۔ (جوہرہ، عالمگیری)

حدیث: سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کے صدقے کو قبول نہیں فرماتا جس کے رشتے دار اس کے سلوک کرنے کے محتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے''۔ (ردالمختار)

فقیر ظاہر کرکے زکوٰۃ لینا

سوال: نورین سلطانہ سوال کرتی ہیں کہ آج کل کئی لوگ اپنے آپ کو فقیر ظاہر کرتے ہوئے زکوٰۃ طلب کرتے ہیں کیا ان کو زکوٰۃ دینا صحیح ہے نیز فقیر کس کو کہتے ہیں؟

جواب: فقیر وہ آدمی ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کے برابر ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں مستغرق ہو جیسے رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، پیشے کے اوزار وغیرہ جو ضرورت کی چیزیں ہیں چاہے کتنی ہی قیمتی ہوں ہاں اتنے کا قرض دار ہو کہ قرض نکالنے کے بعد جو بچے وہ نصاب کے برابر نہ ہو یہ چیزیں اگر ہوں اور نصاب سے زیادہ کی مالیت میں ہوں جب بھی فقیر ہے۔ (ردالمختار)

فقیر کو سوال کرنا ناجائز ہے اس لئے کہ جس کے پاس کھانے اور بدن چھپانے کو ہو اسے بغیر ضرورت ومجبوری کے سوال حرام ہے۔ (عالمگیری)

درمختار میں ہے کہ جسے سوال کرنا جائز نہیں اس کے سوال پر دینا بھی ناجائز، دینے والا بھی گنہگار۔ (درمختار، بہارشریعت)

عورت کا شوہر کو زکوٰۃ دینا

سوال: فرحین صدیقی سوال کرتی ہیں کہ کیا عورت اپنے شوہر کو زکوٰۃ دے سکتی ہے؟

جواب: جی نہیں! عورت شوہر کو اور شوہر عورت کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ البتہ طلاق دینے کے بعد جب کہ عدت پوری ہو چکی ہو تو عدت ختم ہونے کے بعد دے سکتا ہے۔ (درمختار وردالمحتار)

باب نمبر ۱۸:

روزہ کا بیان

نفلی روزہ توڑنے کا حکم

سوال: عظمیٰ نے اپنی دوست بشریٰ کو دعوت میں مدعو کیا۔ اب جب بشریٰ اس کے گھر دعوت میں گئی اس نے بھول کر نفلی روزہ رکھ لیا تھا۔ اب بشریٰ کھانا نہیں کھائے گی تو عظمیٰ کو ناگوار گزرے گا۔ اب ایسی صورت میں روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر عظمیٰ کو ناگوار گزرے تو روزہ توڑ دینے کا حکم ہے بشرطیکہ بشریٰ کو یہ یقین ہو کہ وہ اس روزے کی قضا کرے گی اور وہ روزہ ضحوۂ کبریٰ سے پہلے توڑ دے پھر اس کی قضا کرے۔

عید کے دن روزہ رکھنا

سوال: عائشہ شہزاد نے عید کے دن روزہ رکھ لیا اب اس روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: عید الفطر یا ایام تشریق (۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ذوالحجہ) میں نفلی روزہ رکھا۔ اس روزے کا پورا کرنا واجب نہیں نہ اس روزے کو توڑنے پر قضا واجب ہے بلکہ اس روزے کا توڑ دینا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

نفلی روزے میں حیض آنا

سوال: شازیہ نے اتوار کے دن نفلی روزہ رکھا تھا اور اس دن اسے حیض آ گیا۔ اب اس کے روزے کا کیا حکم ہے کیا اس پر اس روزے کی قضا ہے نہیں؟

جواب: اس کو روزے کی قضا کرنا واجب ہے کیونکہ نفل شروع کرنے کے بعد اس کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے۔

روزہ میں عصر کے بعد حیض آنا

سوال: فاطمہ کو ماہِ رمضان میں عصر کے بعد حیض آیا وہ افطار تک روزے کی حالت میں رہی اس دن کا اس کا روزہ ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر افطار سے ایک منٹ پہلے بھی حیض آ جائے تو اس کا اسی وقت روزہ گیا اور اس

دن کے روزے کی قضا کرنی اس پر واجب ہے۔

سحری کے وقت کے بعد تک کھانا

سوال: عائشہ ماہِ رمضان میں سحری کر رہی تھی کہ فجر کی اذان شروع ہوگئی۔ زہرہ نے اسکو منع کیا کہ اب نہ کھاؤ سحری کا وقت ختم ہو چکا ہے لیکن عائشہ نے کہا کہ اذان کے ختم ہونے تک کھا سکتے ہیں اب اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: اذان نماز کیلئے ہوتی ہے سحری کیلئے نہیں، سحری کا وقت مقرر ہوتا ہے آج کل نماز و سحر و افطار کا مستقل نقشہ میسر ہوتا ہے تو نقشے میں دیئے گئے وقت کے مطابق سحر و افطار کرنا چاہئے۔ عائشہ جو اذان کے آخری لفظ تک کھاتی رہتی تھی اس صورت میں عائشہ پر روزے کی قضا واجب ہے کہ اس کا روزہ ہوا ہی نہیں۔

سحری کھانے کا حکم

سوال: میری دوست رمشہ کو سحری کھانے کی عادت نہیں بلکہ وہ رات کو سونے سے پہلے کھانا وغیرہ کھا کر سو جاتی ہے اور اس وقت نیت کرتی ہے تو آپ یہ بتائیں کہ سحری کھانے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: بغیر سحری کے روزہ رکھنا جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مگر مستحب یہ ہے کہ سحری کھا کر روزہ رکھے۔ اس صورت میں آپ کی دوست کا روزہ ہو جائے گا لیکن وہ سحری کھانے کی فضیلت سے محروم رہے گی کیونکہ حدیث مبارک میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: "سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے اسے نہ چھوڑنا اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لے اس لئے کہ سحری کھانے والوں پر اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں"۔

سحری کھاتے وقت اذان شروع ہوجانا

سوال: بارہویں رمضان کو ہم لوگوں کی آنکھ ساڑھے چار بجے کھلی ہم لوگوں نے جلدی جلدی سحری کی ابھی ہم سحری کھا رہے تھے کہ اذان ہوگئی۔ فوراً کلی کر کے اور کاموں میں مصروف ہوگئے جب ہم نے کسی بزرگ سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ روزہ باطل ہوگیا

اس بات کے بعد ہم نے دو پہر کو کھانا کھالیا بعد میں لوگوں نے کہا کہ آپ کو روزہ نہیں کھولنا تھا اب کفارہ اور قضا دونوں کریں لیکن ہم میں اتنی استطاعت نہیں کہ کفارہ ادا کریں اور نہ ہی دو ماہ کے متواتر روزے رکھنے کی استطاعت ہے اب جو حکم شرع ہو مطلع فرمائیں؟

جواب: ساڑھے چار بجے صبح ہو چکی ہوتی ہے اور فجر کا وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے اس وقت کھانے پینے کے معنی ہی نہ تھے وہ روزہ یقیناً نہ ہوا۔ اس کی قضا فرض ہے۔ ہاں جو جان بوجھ کر دو پہر میں کھانا کھایا گناہ گار ہوا توبہ کی جائے کیونکہ روزہ تھا ہی نہیں اس لئے روزے کا کفارہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۵۱۷)

شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا

سوال: میری دوست میمونہ کو نفلی روزے رکھنے کی عادت ہے جبکہ اس کا شوہر اس کو نفلی روزے رکھنے سے منع کرتا ہے آیا اگر وہ اپنے شوہر کی بات نہ مانے تو کیا اس پر گناہ ہوگا؟

جواب: عورت بغیر شوہر کی اجازت کے نفل اور منت اور قسم کے روزے نہ رکھے اور رکھ لئے تو شوہر تڑوا سکتا ہے مگر توڑ دے تو قضا واجب ہوگی اور اس کی قضا میں بھی شوہر کی اجازت درکار ہے۔ (بہار شریعت، حصہ پنجم، صفحہ ۴۲۰)

نفلی روزہ کیلئے والدین کی اجازت

سوال: سمیرا نفلی روزہ رکھنا چاہتی ہے اور اس کی والدہ اسے اجازت نہیں دیتی ہیں۔ ایسی صورت میں سمیرا کو والدین کی اطاعت کرنی چاہئے یا نہیں؟

جواب: ماں باپ اگر بیٹے یا بیٹی کو نفلی روزہ رکھنے سے منع کریں اس وجہ سے کہ مرض کا اندیشہ ہے تو اولاد پر لازم ہے کہ ماں باپ کی اطاعت کریں۔ (ردالمختار)

روزہ کی نیت کے بعد کھانا پینا

سوال: نیت کے بعد کچھ کھا پی لیا تو نیت باقی رہی یا نہیں؟

جواب: رات میں نیت کی پھر اس کے بعد رات ہی میں کھانا کھالیا تو نیت جاتی نہ رہے گی وہی پہلی کافی ہے پھر سے نیت کرنا ضروری نہیں۔ (جوہرہ)

روزہ توڑنے کی نیت سے روزہ پر اثر

سوال: روزہ توڑنے کی نیت سے روزہ رہتا ہے یا نہیں؟

جواب: جس طرح نماز میں کلام کی نیت کی مگر بات نہیں کی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ یونہی روزہ توڑنے کی نیت سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک توڑنے والی چیز نہ کر لی۔ (ردالمختار)

روزے کی حالت میں بھول کر کھانا پینا

سوال: اگر رمضان میں کسی نے بھول کر روزے کی حالت میں پیٹ بھر کر کھانا کھالیا۔ پھر آخری نوالے پر یاد آیا کہ روزہ ہے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ گیا؟ اور جو نوالہ اس کے منہ میں ہے اس کیلئے کیا حکم ہے کیا اسے نگل لے یا تھوک دے؟

جواب: اگر کسی نے رمضان میں روزے کی حالت میں بھول کر پیٹ بھر کر کھانا کھالیا تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن جس نوالے پر اسے اپنا روزہ دار ہونا یاد آیا اب وہ نوالہ وہ اپنے حلق کے نیچے اتارے گی تو روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن اگر اس نے یاد آنے پر فوراً اگل دیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (بہارِ شریعت، جلد پنجم، صفحہ ۱۰۴)

زوال کے وقت روزے کی نیت کرنا

سوال: میں (زینت بی بی) نے نفل روزے کی نیت زوال کے وقت کے بعد کی اور روزہ بھی مکمل کر لیا، کیا اب میرا یہ روزہ شمار ہوگا اور اگر نہ ہوا تو مجھے اس کیلئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ادائے روزۂ رمضان اور نذرِ معین اور نفل روزوں کیلئے نیت کا غروب آفتاب سے ضحوۂ کبریٰ تک ہے۔ اس وقت میں جب نیت کرے روزہ ہو جائے گا۔ (درمختار، ردالمختار)

مندرجہ بالا صورت حال میں روزہ نہ ہوا کہ زوال کے بعد یا عین زوال کا وقت نیت کا نہیں بلکہ اس سے پیشتر نیت کا ہو جانا ضروری ہے اور اگر خاص اس وقت یعنی جس وقت آفتاب خط نصف النہار شرعی پر پہنچ گیا نیت کی تو روزہ نہ ہوا۔

''لہٰذا آپ کو اس روزے کی قضا رکھنا ہوگی''۔ (درمختار)

''کل دعوت نہ ہو تو روزہ'' یہ نیت کرنا کیسا

سوال: عقیلہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ کیا روزے کی نیت اس طرح کی جا سکتی ہے کہ ''اگر کل

دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور اگر نہ ہوئی تو روزہ ہے؟''

جواب: اگر کوئی یوں نیت کرے کہ کل دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے یہ نیت درست نہیں۔ اس طرح وہ روزہ دار نہیں۔ (بہار شریعت، صفحہ ۴۰۲)

حدیث میں کہ: ''انما الاعمال بالنیات'' اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

روزہ کیلئے روزانہ نیت کرنا

سوال: عفت جہاں سوال کرتی ہیں کہ ''کیا رمضان میں روزوں کیلئے روزانہ نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! رمضان کے روزوں میں روزانہ نئی نیت ضروری ہے۔ عالمگیری میں ہے کہ ''رمضان کے دن میں نہ روزہ کی نیت کی نہ یہ کہ روزہ نہیں، اگر چہ معلوم ہے کہ یہ مہینہ رمضان کا ہے تو روزہ نہ ہوا''۔ (عالمگیری)

جوہرہ میں ہے کہ: ''رمضان کے ہر روزے کیلئے نیت کرنا ضروری ہوتا ہے، پہلی کسی تاریخ میں پورے رمضان کے روزے کی نیت کر لی تو وہ نیت صرف اسی ایک دن کے حق میں ہے باقی دنوں کیلئے نہیں''۔ (جوہرہ)

حیض کی حالت میں روزہ کی نیت کرنا

سوال: ارم خان کو ابھی حیض جاری تھا کہ انہوں نے روزے کی نیت کر لی صبح صادق تک وہ پاک ہوگئیں۔ ایسی صورت میں کیا ان کا روزہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: عورت حیض ونفاس والی تھی، اس نے رات میں کل روزہ رکھنے کی نیت کی اور صبح صادق سے پہلے حیض ونفاس سے پاک ہوگئی تو روزہ صحیح ہوگا''۔ (جوہرہ)

روزہ کی حالت میں مسواک کرنا

سوال: روزے کی حالت میں مسواک کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور مسواک کی لکڑی کو چبانا جائز ہے یا نہیں؟ اور منجن کرنا روزے کی حالت میں جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مسواک کرنا سنت ہے ہر وقت کر سکتی ہے اگر چہ تیسرے پہر کرے یا ہر وقت کرے چبانے سے لکڑی کے ریزے چھوٹے یا اس کا مزہ حلق میں محسوس ہو تو نہیں چبانا

چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۵۱۱) "
روزے کی حالت میں منجن نہیں ملنا چاہئے اور اسی حکم میں ٹوتھ پیسٹ وغیرہ بھی ہیں، یہ فعل مکروہ ہے۔

مالکہ کی اجازت کے بغیر ملازمہ کا سحری کھانا

سوال: خالدہ، عظمیٰ کے گھر میں ملازمہ تھی اس نے عظمیٰ کے پوچھے بغیر کھانا لے کر سحری کر لی اور چونکہ وہ کھانا چوری کے حکم میں آئے گا، تو کیا اس صورت میں اس کا روزہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: روزہ یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر شام تک تین چیزوں یعنی کھانا، پینا اور جماع سے رکے رہنا ہے اور سحری اور افطار کرنا روزے کی حقیقت میں داخل نہیں اور نہ اس کی شرائط میں داخل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)
پھر اگر خالدہ نے جو چوری شدہ کھانے سے سحری کی تو یہ سحری حرام مال سے واقع ہوئی تو چوری کا گناہ جدا رہا لیکن فرض کے ساقط ہونے میں کوئی شبہ نہیں، یعنی اس کا روزہ تو ہو جائے گا مگر اس کو چوری کا گناہ ملے گا۔

روزہ میں ناپاکی کی حالت میں پورا دن گزارنا

سوال: فاطمہ نے اس حالت میں صبح کی کہ اس پر غسل فرض ہو چکا تھا اور اس نے جان بوجھ کر غسل نہ کیا اور پورا دن روزے کی حالت میں گزارا اور اس کیلئے کیا حکم ہے، کیا اس کا روزہ ہو جائے گا؟

جواب: اس صورت میں فاطمہ کا روزہ تو ہو گیا لیکن اتنی دیر تک غسل نہ کرنا کہ نمازیں قضاء ہو جائیں تو یہ گناہ و حرام ہے کیونکہ حدیث مبارک میں جنبی کیلئے سخت وعید آئی ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں "وہ شخص نمازیں عمداً کھونے کے سبب سخت کبائر کا مرتکب ہوا اور عذابِ جہنم کا مستوجب ہوا۔ مگر اس سے روزے میں کوئی نقص و خلل نہ آیا، طہارت باجماع اربعہ شرطِ صوم نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۵۵۴)
"جنب جس گھر میں ہوتا ہے اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے"۔

(درمختار، بہارِ شریعت، صفحہ ۳۱۰)

روزہ کی حالت میں دانت نکلوانا

سوال: ساجدہ کے دانت میں سخت درد تھا جس کی وجہ سے اس نے اپنا دانت روزے کی حالت میں اکھڑوا دیا تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا کہ نہیں؟

جواب: روزے میں دانت اکھڑوایا اور خون نکل کر نیچے حلق میں اترا تو ایسی صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا اور اس روزے کی قضاء کرنا واجب ہے۔ (ردالمختار)

روزہ کی حالت میں کان میں پانی جانا

سوال: رخشندہ کے کان میں غسل کرتے ہوئے پانی چلا گیا تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر غسل کے دوران کان میں خود بخود پانی چلا گیا یا شاور سے نہاتے ہوئے پانی چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن اس کے برعکس اگر جان بوجھ کر پانی ڈالا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ جیسا کہ فتح القدیر میں ہے کہ "روزے کا فساد اس وقت ہوگا جب خود اپنے کان میں پانی داخل کرے اپنے عمل کے بغیر داخل ہونے سے فاسد نہ ہوگا جیسا کہ نہر میں غوطہ زن ہوا۔

(فتح القدیر، جلد۲، صفحہ۲۲۷، نوریہ رضویہ سکھر، باب مایوجب القضاء)

روزہ کی حالت میں رنگین دھاگہ منہ میں لینا

سوال: فوزیہ نے کپڑے سیتے ہوئے دھاگہ اپنے منہ میں لیا جس سے اس کا تھوک رنگین ہو گیا اور اس نے تھوک نگل لیا ایسی صورت میں اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر تھوک رنگین ہو گیا اور اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو رہا ہے تو ایسی صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (عالمگیری جوہرہ، صفحہ۳۱۸، سنی بہشتی زیور)

روزہ کی حالت میں کان میں تیل ڈالنا

سوال: نادیہ نے روزے کی حالت میں تیل سر میں لگایا یا کان میں ڈالا تو اس صورت میں اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں سر میں تیل ڈالنے سے روزہ ہو جاتا ہے مگر کان میں تیل ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (فتاوٰی رضویہ، جلد دہم مع تخریج صفحہ۵۱۱)

سحری کھانے کے بعد نیت بھی کرنا

سوال: کیا سحری کھانے کے باوجود بھی نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: سحری کھانا ہی نیت ہے خواہ رمضان کے روزے کیلئے ہو یا کسی اور روزے کیلئے، مگر جب سحری کھاتے وقت یہ ارادہ ہے کہ صبح کو روزہ نہ ہوگا تو یہ سحری کھانا نیت نہیں۔ (جوہرہ، ردالمختار)

رمضان کے قضا روزوں کی نیت

سوال: رمضان کے قضا ہونے والے روزوں کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: اگر کئی روزے قضا ہو گئے ہیں تو نیت میں یہ ہونا چاہئے کہ اس رمضان کے پہلے روزے کی قضاء اور اگر دن اور سال کو معین نہ کیا جب بھی ہو جائیں گے۔ (عالمگیری)

ہر پیر و جمعرات کو روزہ رکھنا

سوال: سنبل کی عادت ہے کہ وہ ہر پیر و جمعرات کو روزہ رکھتی ہے اور اگر یہی پیر و جمعرات شعبان کے آخر میں آجائے تو کیا سنبل اپنا یہ معمول چھوڑ دے یا روزہ رکھ لے؟

جواب: اگر شعبان کی تیسویں تاریخ ایسے دن میں ہوئی کہ اس دن روزے رکھنے کی عادت ہے تو اس دن روزہ رکھے، مثلاً اگر پیر یا جمعرات کے روزے کی عادی ہے اور تیسویں اسی دن پڑی تو روزہ رکھنا افضل ہے، یونہی اگر چند روز پہلے رکھ رہی تھی تو اب یوم شک میں کراہیت اس صورت میں ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھا جائے یعنی صرف تیس شعبان یا ۲۹ یا پھر تیس کو۔ (بہارِ شریعت، صفحہ ۴۰۴)

روزہ میں بھول کر کھانا پینا

سوال: ناہید نے روزہ رکھا تھا اور بھول کر کھانا کھالیا تو کیا اس کا روزہ ہو گیا؟ اگر نہیں ہوا تو اس کی قضاء کیا ہے؟

جواب: بھول کر اگر کھایا یا پیا روزہ فاسد نہ ہوا چاہے یہ روزہ فرض ہو یا نفل۔ (درالمختار، درمختار)

حدیث: صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس روزے دار نے بھول کر کھایا پیا وہ اپنے روزے کو پورا کرے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا''۔

روزہ کی حالت میں غیبت کرنا

سوال: زینت نے اپنی دوست کی غیبت کی روزے کی حالت میں تو کیا اس سے اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا؟

جواب: اگر اس نے غیبت کی تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا اگرچہ غیبت بہت سخت کبیرہ گناہ ہے۔ قرآن مجید میں (پارہ نمبر ۲۶، آیت نمبر ۱۲، سورۃ الحجرات) میں غیبت کرنے کی نسبت فرمایا کہ ''اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے، تو تمہیں یہ گوارانہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ بہت قبول کرنے والا مہربان ہے''۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ: ''غیبت زنا سے بھی بدتر ہے، غیبت کی وجہ سے روزے کی نورانیت جاتی رہتی ہے''۔ (درمختار)

روزے میں سرمہ لگانا

سوال: روزے کی حالت میں سرمہ آنکھوں میں لگانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں اگر سرمہ آنکھوں میں لگایا اور اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا بلکہ تھوک میں اس کا رنگ بھی دکھائی دیا جب بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (فتاوی رضویہ، جلد دہم)

روزہ میں کھانے کا نمک وغیرہ چکھنا

سوال: شگفتہ کا شوہر سخت مزاج ہے، اگر شگفتہ کھانا پکاتے ہوئے نمک چکھنا چاہے تو کیا وہ روزے کی حالت میں چکھ سکتی ہے؟

جواب: اگر شوہر سخت مزاج ہو اور کھانے میں عیب نکالتا ہے تو اس عورت کیلئے جائز ہے کہ وہ روزے کی حالت میں چکھ لے۔ لیکن اس طرح چکھے کہ زبان پر رکھ کر تھوک دے اور حلق تک نہ لے جائے۔ جبکہ روزہ دار کو بلاوجہ کوئی چیز زبان پر رکھ کر چکھنا مکروہ ہے۔ (فتاوی رضویہ)

روزہ کی حالت میں بچے کو روٹی چبا کر دینا

سوال: اگر کسی عورت کا بچہ چھوٹا ہے اور اس کو روٹی چبا کر دینی پڑتی ہے تو کیا وہ روزے کی حالت میں روٹی چبا کر کھلا سکتی ہے؟

جواب: نورالایضاح ومراقی الفلاح میں ہے روزہ دار کیلئے کسی شے کا چکھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ روزہ کو فاسد کرنے کے درپے ہوتا ہے۔

اگر اس کے پاس اس وقت کوئی ایسی عورت (جو غیر روزہ دار یعنی حیض ونفاس والی) نہ ہو اور نہ بچے کیلئے دودھ میسر ہو تو روٹی چبا کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں اگر حیض ونفاس والی کوئی عورت موجود ہو تو ایسی صورت میں روزے دار عورت کا چبا کر دینا مکروہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۵۰۱)

ضعف کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہونا

سوال: میری دادی جان اتنی ضعیف ہو چکی ہیں کہ ان میں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں اور نہ ہی امید ہے کہ آئندہ روزہ رکھ سکیں گی تو ان کیلئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں کہ وہ اتنی ضعیف ہو چکی ہیں کہ روزے رکھنے سے ان کی حالت بگڑنے کا اندیشہ ہے تو انہیں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن ان پر لازم ہے کہ ہر روزے کے بدلے دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں یا ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دے دیں۔ (عالمگیری)

چاشت کے وقت حیض سے فارغ ہونے کا حکم

سوال: میری بھابھی چاشت کے وقت حیض سے فارغ ہوئیں اور اسی وقت انہوں نے غسل کیا تو ان کے اس دن کے روزے کے بارے میں کیا حکم ہے۔

جواب: ایسی صورت میں یعنی غسل کرنے کے بعد ان پر واجب ہے کہ وہ اپنا باقی تمام دن روزے کی حالت میں گزارے۔ (بہارِ شریعت، حصہ پنجم، صفحہ ۱۱۲)

سحری کے وقت غسل فرض ہونا

سوال: اگر ایک عورت پر سحری کے وقت غسل فرض ہوا لیکن اس کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ غسل کرلے اب اگر وہ غسل کرے گی تو سحری کا وقت نکل جائے گا۔ ایسی صورت میں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس عورت کو چاہئے کہ وہ حلق تک اچھی طرح پانی پہنچائے اور ناک کی نرم ہڈی

تک پانی پہنچائے۔ کیونکہ روزے کی حالت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے، اب وہ روزے کی نیت کر کے روزہ رکھ لے اور بعد میں غسل کرلے لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ فجر کا وقت نکلنے سے پہلے غسل کرلیا جائے کیونکہ نماز قضاء کرنا گناہ ہے۔ (بہارِ شریعت)

جان بوجھ کر روزہ توڑنا

سوال: نزہت نے رمضان المبارک کا روزہ جان بوجھ کر توڑا اب اس کو قضاء و کفارہ کرنا ہے آپ یہ بتائیں کہ قضاو کفارہ کس طرح کیا جاتا ہے؟

جواب: روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی خرید کر آزاد کرے اور یہ نہ ہو سکے تو لگاتار ساٹھ روزے رکھے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔ کفارہ میں روزہ رکھنے کی صورت میں لگاتار ساٹھ روزے رکھنا ضروری ہیں اگر درمیان میں ایک دن کا بھی روزہ چھوٹ گیا تو پھر سے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے۔ (درالمختار)

افطار کی دعا کب پڑھیں

سوال: افطار کی دعا روزہ افطار کرنے سے قبل پڑھنی چاہئے یا افطار کے بعد؟

جواب: افطار کی دعا روزہ افطار کرنے کے بعد پڑھنی چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۴، مع تخریج صفحہ ۶۳۴)

حدیث شریف میں ہے "عن معاذ بن زهره قال ان النبی ا کان اذا افطر قال اللهم لک صمت وعلی رزقک افطرت"۔ (مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث کی شرح میں علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کان اذا افطر قال ای دعا وقال ابن الملک ای قرأ بعد الافطار"

ترجمہ: ابن مالک نے کہا کہ افطار کے بعد دعا فرمائے۔

نفلی روزہ کی منت ماننا

سوال: زہرہ نے منت مانی کہ اگر وہ امتحان میں کامیاب ہوگئی تو وہ نفلی روزہ رکھے گی، تو اس کیلئے اس روزہ کو رکھنے کا کیا حکم ہے اگر وہ نہ رکھے تو اس پر گناہ تو نہ ہوگا؟

جواب: منت کا روزہ رکھنا واجب ہے کیونکہ منت کو ہر حال میں پورا کرنا واجب ہے بشرطیکہ منت جائز ہو۔

کیا روزہ اذان کے بعد افطار کریں

سوال: رمضان کے مہینے میں جب اذان شروع ہوتو روزہ افطار کریں یا اذان کے بعد؟

جواب: سورج ڈوبنے کے بعد بلا تاخیر فوراً افطار کریں اذان کا انتظار نہ کریں اور جو لوگ اذان سے غروبِ آفتاب پر مطلع ہوتے ہیں انہیں چاہئے کہ اذان ہوتے ہی فوراً افطار کریں ختم اذان تک مؤخر نہ کریں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اپنے بندوں میں وہ شخص زیادہ پیارا ہے جو ان میں سب سے زیادہ جلد افطار کرتا ہے''۔ (احمد ترمذی)

حضور سید عالم ﷺ کا معمول تھا کہ سورج ڈوب گیا حضور ﷺ فوراً خرما تناول فرماتے۔ (حاکم طبرانی)

ماہ رمضان کی راتوں میں بیوی سے ہمبستری کرنا

سوال: ماہِ رمضان کی راتوں میں بیوی سے ہمبستری کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب: جائز ہے جیسا کہ قرآن مجید پارۂ دوم رکوع ۷ میں ہے۔

احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نساء کم

ترجمہ: روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا۔

ناپاکی کی حالت میں روزہ دار رہنا

سوال: ماہِ رمضان کی رات میں ہمبستری کی اور میاں بیوی دونوں ناپاکی کی حالت میں روزہ دار رہے تو وہ گنہگار ہوئے یا نہیں اور ان کا روزہ ہوا یا نہیں؟

جواب: حالت ناپاکی میں بھی میاں بیوی دونوں کا روزہ ہو گیا البتہ نماز نہ پڑھنے کے سبب دونوں سخت گنہگار ہوئے۔

''لواصبح جنباً لا یضرهٗ کذافی المحیط''. (فتاویٰ عالمگیری)

.من اصبح جنبا او احتلم فی النهار لم یضرهٗ (کذافی محیط السرخسی ہوتعالیٰ اعلم بالصواب)۔

''جنبی ہونے کی حالت میں صبح کی یا اس کو دن میں احتلام ہو گیا تو اس کے روزے کو نقصان نہیں پہنچے گا''۔

رمضان میں حیض و نفاس میں کھانا پینا

سوال: اگر ایک عورت رمضان کے ایام میں حیض و نفاس سے ہوتو اس کیلئے کھانے پینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حیض و نفاس والی کیلئے اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہری طور پر۔ روزے دار کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں۔ (جوہرہ) مگر خصوصاً حیض والی کیلئے چھپ کر کھانا اولیٰ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ پنجم، صفحہ ۲۱۹،۲۱۸)

روزہ کی حالت میں مصالحہ کا مزہ حلق میں محسوس ہونا

سوال: عظمیٰ کو مصالحہ بھونتے ہوئے مصالحے کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو کیا ایسی صورت میں اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: ایسی صورت میں مکھی یا دھواں یا غبار بے اختیار حلق میں جائے یا دوائی یا مرچیں بھونیں یا آٹا چھانا اور ان کا اثر حلق میں محسوس ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (بہار شریعت حصہ پنجم صفحہ ۲۱)

روزہ میں بلا قصد قے ہونا

سوال: ارجمند بانو نے بلا قصد منہ بھر قے کی (بلا تکلف نہ رکنے والی قے) جب کہ وہ روزے کی حالت میں تھی۔ اب عظمیٰ کہتی ہے کہ تمہارا روزہ ٹوٹ گیا اور صبا کہتی ہے کہ روزہ نہیں ٹوٹا۔ وہ اس کی دلیل یہ دیتی ہے کہ منہ بھر قے سے جب وضو ٹوٹ جاتا ہے تو روزہ بھی ٹوٹ جائے گا۔ علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: مذکورہ صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا اگرچہ کتنی ہی بار بلا قصد منہ بھر قے ہو۔

(نورالایضاح)

روزہ میں جان بوجھ کر قے کرنا

سوال: بشریٰ نے جان بوجھ کر قے کی (منہ بھر) جبکہ اسے اس کا روزے کی حالت میں ہونا بھی یاد ہے۔ کیا اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر قصداً منہ بھر قے کی اور اس کو اپنا روزہ دار ہونا بھی یاد ہے تو اس کا روزہ بھی ٹوٹ گیا۔ اگر منہ بھر سے کم قے کی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اگرچہ جان بوجھ کر قے کی۔ (عالمگیری)

روزہ میں اندرونی چیک اپ کرانا

سوال: عورتیں روزے کی حالت میں اندرونی چیک اپ کرواتی ہیں ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

جواب: صورت مسئولہ میں اگر چیک اپ کرنے والی کے ہاتھ پر تری پائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر تری (گیلا پن) نہ پائی جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

ماہ رمضان میں کھلم کھلا کھانا

سوال: ماہِ رمضان میں بہت سے لوگ کھلم کھلا کھاتے گھومتے رہتے ہیں اور روزہ کا کوئی لحاظ نہیں کرتے ان کیلئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے لوگ جو کہ ماہِ رمضان کے دنوں میں اعلانیہ قصداً بلا عذر کھاتے ہیں ظالم جفا کار سخت گنہگار مستحق عذابِ نار ہیں۔ (درالمختار)

حیض کی وجہ سے روزوں کی قضا

سوال: مرجینا کے رمضان میں حیض کی وجہ سے ۵ روزے قضا ہوئے کیا اب اس کی قضا ہوگی؟ نیز نیت کا وقت کب ہوگا؟

جواب: مرجینا کو ۵ روزوں کی قضا رکھنی ہوگی کیونکہ یہ روزے فرض ہیں اور ان کی قضا بھی فرض ہے۔

قضائے رمضان اور قضائے نفل وغیرہ کے روزوں کی نیت عین اجالا شروع ہونے کے وقت یا رات میں کرنا ضروری ہے ان میں سے کسی روزے کی نیت اگر دس بجے دن میں کی تو وہ روزہ نہ ہوا۔ رمضان کا ادا روزہ، نذرِ معین وغیرہ کے روزوں کی نیت اگر اسی دن کر لی تو جائز ہے جبکہ قضائے رمضان وغیرہ کے روزوں کی نیت رات سے کر لی یا دن چمکنے سے پہلے۔

(فتاویٰ عالمگیری، بہارِ شریعت، صفحہ ۲۰۲)

رمضان کے روزوں کی قضا اس پر فرض ہے اور اس کی نیت رات سے یا دن چمکنے سے پہلے کرے۔

روزے میں میٹھی چیز کا مزہ محسوس کرنا

سوال: سحری بند ہونے کے بعد اگر کسی میٹھی چیز کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو تو روزے پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب: سحری بند ہونے کے بعد اگر کسی میٹھی چیز کا مزہ حلق میں محسوس ہو تو روزے پر کچھ اثر نہیں پڑے گا۔ روزہ ہو جائے گا۔

روزے میں نمکین یا کھارے پانی سے وضو کرنا

سوال: روزے کی حالت میں وضو کیلئے یا کھارا پانی میسر ہو اور اس کا مزہ حلق میں محسوس ہو تو روزے پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب: روزے کی حالت میں وضو کیلئے نمکین یا کھارا پانی اگر میسر ہو، اور اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو روزہ نہیں جائے گا اگر تری چلی گئی تو روزہ گیا۔

☆......☆......☆

باب نمبر ۱۹:

تراویح کا بیان

تراویح پڑھنے کا بیان

سوال: تانیا درانی سوال کرتی ہیں کہ تراویح پڑھنے کا درست طریقہ کیا ہے؟

جواب: تراویح کی بیس رکعتیں ہیں دو، دو رکعت کر کے دس سلام پھیرے اور اس میں ہر چار رکعت پڑھ لینے کے بعد اتنی دیر تک آرام لینے کیلئے بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی اس آرام کر کے پڑھنے کو تراویح کہتے ہیں اس بیٹھنے میں اختیار ہے کہ چپ بیٹھی رہے یا کلمہ پڑھے یا تلاوت کرے یا درود پاک پڑھے یا چار رکعتیں نفل پڑھے۔ یا تسبیح پڑھے تسبیح یہ ہے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ. (ردالمحتار)

تراویح بیٹھ کر پڑھنا

سوال: رابیل فاروقی سوال کرتی ہیں کہ تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے مگر بعض فقہاء کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔ (درمختار)

تراویح میں دو رکعت پر بھول کر کھڑے ہوجانا

سوال: انیلہ آمین سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی دو رکعت میں بیٹھنا بھول گئی اور کھڑی ہوگئی اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ''عالمگیری'' میں مذکور ہے کہ: دو رکعت پر بیٹھنا بھول گئی اور کھڑی ہوگئی تو جب تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر سجدہ کرلیا ہو تو چار مکمل کرے مگر یہ دو شمار کی جائیں گی اور اگر دو بیٹھ چکی ہے تو چار ہوئیں۔

تراویح میں بھول سے تین رکعت پڑھنا

سوال: رومانہ چوہدری سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد قعدہ نہ کرے اور تیسری کیلئے کھڑی ہو جائے اور تیسری مکمل کر کے سلام پھیرے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: تین رکعت پڑھ کر اگر سلام پھیرے اور دوسری رکعت میں نہ بیٹھی تھی نماز نہ ہوئی اس کے بدلے کی دو رکعتیں اور پڑھیں۔ (عالمگیری)

تراویح میں کون سی سورتیں پڑھے

سوال: آمنہ حسن سوال کرتی ہیں کہ عورتیں تراویح میں کون سی سورتیں پڑھیں؟

جواب: ''عالمگیری'' میں یہ طریقہ مذکور ہے کہ! ''الم ترکیف سے والناس'' تک پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی'' متاخرین نے ختم تراویح میں تین بار قل ھو اللہ پڑھنا مستحب کہا اور بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن پچھلی رکعت میں الم سے مفلحون تک پڑھے۔

(بہار شریعت، جلد اول، حصہ چہارم صفحہ ۲۷۳)

تراویح سے پہلے پڑھنا

سوال: فوزیہ جبین سوال کرتی ہیں کیا تراویح وتر سے پہلے پڑھنا ضروری ہے اگر وتر پہلے پڑھ لیے تو نہیں ہو گی؟

جواب: تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے اور یہ نماز وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور وتر کے بعد بھی۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

تراویح میں جلدی جلدی رکن ادا کرنا

سوال: ام جمیلہ سوال کرتی ہیں کہ دیکھا گیا ہے کہ تراویح میں ارکان کی جلدی جلدی ادائیگی کی جاتی ہے تعوذ، تسمیہ کا بھی اہتمام نہیں کیا جاتا کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: قرأت اور ارکان کی ادائیگی میں جلدی کرنا مکروہ ہے اور جتنی ترتیل زیادہ ہو بہتر ہے یوں ہی تعوذ، تسمیہ تسبیح کا چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

تراویح صرف مرد پڑھیں یا عورتیں بھی

سوال: عنبر نوشین سوال کرتی ہیں کہ کہا جاتا ہے تراویح تو صرف مرد ہی پڑھتے ہیں کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جی نہیں تراویح مرد و عورت سب کیلئے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک درست نہیں۔ (درمختار)۔

ایک روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''میری سنت اور سنت خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کو اپنے اوپر لازم سمجھو''۔

اور خود حضور ﷺ نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا۔

تراویح کی کل رکعتیں

سوال: سکینہ خالد سوال کرتی ہیں کہ تراویح کی کل کتنی رکعتیں ہوتی ہیں اور یہ روایت کہاں سے ملی ہے؟

جواب: جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی ۲۰ رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت ہیں، بیہقی نے بسند صحیح سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ: ''لوگ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ۲۰، ۲۰ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور عثمان و علی رضی اللہ عنہما کے عہد میں بھی یوں ہی تھا''۔

تراویح کا مستحب وقت

سوال: طیبہ ابوبکر سوال کرتی ہیں کہ تراویح کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: تراویح کا وقت فرضِ عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

''درمختار'' میں مزید مذکور ہے ''مستحب یہ ہے کہ تہائی رات تک تاخیر کرے اور آدھی رات کے بعد پڑھے تو بھی کراہت نہیں''۔

تراویح کی رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا

سوال: ثمرہ شیخ سوال کرتی ہیں کہ تراویح کی رکعتین کتنے سلام سے پڑھنا افضل ہے اور اگر کوئی ایک سلام سے پڑھ لے تو یہ کیسا ہے؟

جواب: ''درمختار'' میں ہے کہ! ''تراویح کی ۲۰ رکعتیں ۱۰ سلام سے پڑھے یعنی ہر ۲ رکعت پر سلام پھیرے اور اگر کسی نے ۲۰ رکعت پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتی رہی تو ہو جائے گی اور اگر قعدہ نہ کیا تھا تو دو رکعت کے قائم مقام ہوئیں''۔

☆......☆......☆

باب نمبر ۲۰:

اعتکاف کا بیان

اعتکاف کی تعریف

سوال: فرزین پوچھتی ہیں کہ اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

جواب: لغوی معنی:

علامہ اصفہانی لکھتے ہیں کہ ''اعتکاف کے لغوی معنی ہے تعظیم کی نیت سے کسی چیز کے پاس ٹھہرنا۔ (شرح صحیح مسلم، جلد ۳، صفحہ ۲۲۰)

شرعی تعریف: عبادت کی نیت سے اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی خاص جگہ مقرر کر کے ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے لیکن عورتوں کیلئے شرط ہے کہ جو جگہ انہوں نے نماز کیلئے مخصوص کی ہے کہ صرف وہیں پر اعتکاف کیا جائے۔ (عالمگیری)

اعتکاف کی قسمیں:

سوال: اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ (i) اعتکاف واجب۔ (ii) اعتکاف سنت۔ (iii) اعتکاف مستحب۔

اعتکاف واجب: اول واجب کہ اعتکاف کی منت مانی مثلاً یوں کہا کہ میرا بچہ تندرست ہو گیا تو میں تین دن اعتکاف کروں گی تو بچہ کے تندرست ہونے پر تین دن کا اعتکاف واجب ہوگا۔ (ردالمحتار)

اعتکاف سنت: دوم سنت مؤکدہ کہ بیسویں رمضان کو سورج ڈوبتے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں ہو اور تیسویں رمضان کو غروب کے بعد یا انتیس کو چاند ہونے کے بعد نکلے یہ اعتکاف سنت کفایہ ہے یعنی اگر سب لوگ ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہوگا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بری الذمہ ہو گئے۔ (فتاوی عالمگیری، بہار شریعت، جلد اول حصہ پنجم صفحہ ۲۲۶)

ان دو اعتکاف کیلئے روزہ شرط ہے۔ (ردالمختار)

اعتکاف مستحب: اعتکاف کی تیسری قسم مستحب ہے جس کیلئے نہ روزہ شرط ہے اور نہ کوئی خاص وقت مقرر ہے اس کی آسان صورت یہ ہے کہ جب بھی مسجد میں داخل ہونا چاہئے تو دروازہ پر دخولِ مسجد کی نیت کے ساتھ اعتکاف کی بھی نیت کرے جب تک مسجد میں رہے گا اعتکاف کا بھی ثواب ملے گا۔ (عالمگیری)

عورت کا اعتکاف کرنا

سوال: عورت کیلئے اعتکاف کہاں مستحب ہے؟

جواب: عورت اپنے گھر ہی میں اعتکاف کرے اور اس جگہ اعتکاف کرے جو جگہ اس نے نماز پڑھنے کیلئے مقرر کی ہے۔ عورت کیلئے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ کو مقرر کرنا مستحب ہے۔ (کہ اس جگہ وہ باری کے دنوں میں ذکر و درود بھی کر سکتی ہے)۔ (درمختار، ردالمختار)

اعتکاف کی نیت کرنا

سوال: اعتکاف واجب، اعتکاف سنت اور اعتکاف نفل کی نیت عربی میں کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: اعتکاف واجب کی نیت:

"نویت اعتکاف الواجب"۔ ترجمہ: اعتکاف واجب کی میں نے نیت کی۔

اعتکاف سنت کی نیت: "نویت اعتکاف سنة کفایه فی رمضان"۔

ترجمہ: میں نے رمضان میں اعتکاف سنت کفایہ کی نیت کی۔

اعتکاف نفل یا مستحب کی نیت: "نویت اعتکاف السنة"۔

ترجمہ: میں نے اللہ تعالیٰ کیلئے سنت اعتکاف کی نیت کی۔ (وقار الفتاویٰ، جلد دوم صفحہ ۴۳۸)

اعتکاف میں پردہ لگا کر بیٹھنا

سوال: فرحت جہاں کہتی ہیں کہ میری دوست فاطمہ اعتکاف میں پردے لگا کر بیٹھتی ہے کیا معتکف کیلئے پردہ کے پیچھے بیٹھنا لازم ہے کیا کسی حدیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ

پردے کے پیچھے بیٹھا کرتے تھے؟

جواب: معتکف کیلئے پردے میں بیٹھنا لازمی نہیں ہے بہتر ہے۔ حضور ﷺ کیلئے رات میں ان چٹائیوں کو اٹھا کر جو مسجد میں بچھی ہوئی تھیں گھیر کر ایک حجرے کی طرح بنا دیا جاتا اس کے اندر حضور اکرم ﷺ عبادت فرمایا کرتے تھے۔ (وقار الفتاویٰ، جلد دوم، صفحہ ۴۳۶)

اعتکاف میں منہ چھپا کر بیٹھنا

سوال: شازیہ احمد اعتکاف میں بیٹھتی ہے اور جب وہ باہر نکلتی ہے تو منہ چھپا کر نکلتی ہے تو کیا اعتکاف کی حالت میں منہ چھپانا ضروری ہے اور کیا پردے کے اندر رہنا ضروری ہے اگر پردے میں نہ رہے تو کیا اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

جواب: مسئولہ صورت میں منہ چھپانا ضروری نہیں ہے اور نہ ہی پردے سے باہر رہنے میں اعتکاف ٹوٹے گا۔ (وقار الفتاویٰ)

اعتکاف کے دوران حیض آنا

سوال: میری دوست عظمیٰ نے ماہِ رمضان میں سنت اعتکاف شروع کیا ۲۲ ویں، رمضان کو انہیں حیض آگیا جس کے سبب اس نے اعتکاف توڑ دیا اب پاک ہونے کے بعد اعتکاف کی قضا کرنا چاہتی ہے اعتکاف کی قضا کا طریقہ بتادیں کہ وہ کس طرح اعتکاف کرے؟

جواب: اعتکاف کی قضا کا طریقہ کچھ اس طرح ہے کہ حیض سے پاک ہونے کے بعد اگر رمضان شریف کے دن باقی ہیں تو کسی دن مغرب سے پہلے قضا اعتکاف کی نیت سے اگلے دن غروب آفتاب تک اپنی مسجد بیت میں معتکف رہے اور اس میں رمضان شریف کا روزہ اس قضا اعتکاف کیلئے کافی ہے اگر رمضان شریف کا مہینہ باقی نہیں ہے تو کسی اور دن اعتکاف کرے گی مگر اس میں روزہ رکھنا بھی ضروری ہے۔

اعتکاف میں کورس کی کتابیں پڑھنا

سوال: میری دوست عظمیٰ عالمہ کورس کر رہی ہے اب وہ اعتکاف کرنا چاہتی ہے تو وہ اعتکاف کے دوران اپنی کورس کی کتابیں پڑھ سکتی ہے؟

جواب: طالب علم کیلئے سب سے بہتر عبادت اپنا سبق یاد کرنا ہے طالب علم دین اپنے

کورس کی کتابیں اعتکاف میں پڑھ سکتا ہے یہ بھی عبادت میں داخل ہے۔

اعتکاف میں بیٹھنے کی شرائط

سوال: میری دوست اعتکاف میں بیٹھنا چاہتی ہے اس کے اعتکاف میں بیٹھنے کیلئے کیا شرائط ہیں؟

جواب: (i) عورت کیلئے شرط ہے کہ وہ حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہو۔

(بہارِ شریعت، جلد اول حصہ پنجم صفحہ ۴۲۶)

(ii) سنت اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ وہ اپنے باری کے دنوں کی تاریخ نوٹ کرلے۔ اگر ان دنوں کی تاریخ رمضان کے آخری عشرے میں آرہی ہو تو اعتکاف شروع ہی نہ کرے۔

شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف کرنا

سوال: میری دوست نے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف شروع کیا اب اس کا شوہر کہتا ہے کہ اعتکاف توڑ دو تو اس کیلئے کیا حکم ہے وہ اپنے شوہر کا کہنا مانے یا نہیں؟

جواب: اعتکاف شروع کرنے سے پہلے شوہر کی اجازت ضروری ہے اور اگر شوہر کی اجازت کے بغیر شروع کیا تو شوہر کو حق ہے کہ وہ اعتکاف تڑوا سکتا ہے لیکن اگر اس نے شوہر سے اجازت کے بعد شروع کیا اور شوہر نے بھی اجازت دے دی تھی اور اب وہ کہتا ہے کہ توڑ دو تو اب وہ عورت شوہر کا حکم نہیں مانے گی۔ (بہارِ شریعت، شامی، عالمگیری)

مسئولہ صورت میں آپ کی دوست کو شوہر کا حکم ماننا ضروری ہے کیونکہ اس نے شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف شروع کیا تھا۔

اعتکاف میں کپڑے وغیرہ سینا

سوال: میں اعتکاف بیٹھنا چاہتی ہوں جبکہ مجھے کپڑے بھی سینے ہیں کیا میں اعتکاف میں بیٹھ کر کپڑے سی سکتی ہوں اس میں میرا اعتکاف میں خلل تو واقع نہیں ہوگا؟

جواب: عورتیں اعتکاف کے دوران بیٹھے بیٹھے سینے پرونے کا کام کرسکتی ہیں اور گھر کے دوسرے کاموں کیلئے ہدایات بھی دے سکتی ہیں مگر خود اٹھ کر نہ جائیں۔ اگر کوئی عورت درزن

ہے اور وہ اعتکاف میں اجرت پر کپڑے سیئے تو یہ اس کیلئے جائز نہیں۔ ہاں اپنے گھر والوں کے کپڑے سی سکتی ہے۔ (عالمگیری)

عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا

سوال: میری دوست عائشہ نے مسجد میں اعتکاف کیا اس کے اعتکاف کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، جلد اول حصہ پنجم صفحہ ۴۲۶) بلکہ وہ مسجد بیت (گھر میں مخصوص جگہ) میں اعتکاف کرے۔

اعتکاف میں سرمہ، کنگھا و تیل و مسواک استعمال کرنا

سوال: اعتکاف کے دوران کنگھا کرنا، سرمہ لگانا، آئینہ دیکھنا تیل لگانا، مسواک کرنا عطر لگانا، منجن استعمال کرنا کیسا ہے کیا ان کے استعمال کرنے سے اعتکاف پر کوئی اثر پڑے گا۔

جواب: اعتکاف میں کنگھا کرنا، سرمہ لگانا، آئینہ دیکھنا، تیل لگانا، مسواک کرنا، عطر لگانا جائز ہے اعتکاف میں منجن وغیرہ نہیں کر سکتے البتہ مسواک کر سکتے ہیں۔

اعتکاف میں وضو پر وضو کرنا

سوال: میری دوست صائمہ نے پوچھا ہے کہ اعتکاف میں وضو پر وضو کرنا کیسا ہے؟ کیا وضو ٹوٹنے کے شک کی صورت میں وضو کیا جا سکتا ہے؟

جواب: وضو علی الوضو (وضو پر وضو کرنے) کیلئے وضو خانے پر نہیں جا سکتے اور اگر گئے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور اگر صرف شک ہو جب بھی وضو خانے پر نہیں جا سکتے کیونکہ صرف شبہے سے وضو نہیں جاتا۔ (فیضانِ اعتکاف)

اعتکاف کے دوران اخبار و رسائل پڑھنا

سوال: میری دوست عائشہ اعتکاف کے دوران اخبار و رسائل وغیرہ پڑھتی ہے اس کے اعتکاف کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اخبارات میں چونکہ جانداروں کی تصاویر ہوتی ہیں بلکہ فلمی اشتہارات سے عموماً پر ہوتے ہیں لہٰذا اعتکاف کی حالت میں ان کے مطالعے سے احتیاط ہی فرمائیں۔

اعتکاف کے دوران کھانا پینا

سوال: اعتکاف کے دوران کھانے پینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اعتکاف کے دوران کھانے پینے میں خاص احتیاط کرے خصوصاً آلو، چھولے، دہی بڑے اور دیگر چٹخارے دار کھانوں سے بچیں، ہو سکے تو بھوک سے بھی کم کھائیں پئیں کہ اس سے ہاضمہ بھی درست رہے گا اور نیند کا غلبہ بھی کم رہے گا عبادت میں بھی سرور آئے گا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کیمیائے سعادت میں نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا!
''اللہ عزوجل کم کھانے والے پر فخر کرتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اے فرشتوں تم گواہ ہو جائے۔ اس نے جتنے لقمے کم کھائے ہیں اسے ہر لقمے کے بدلے جنت میں ایک ایک درجہ عطا فرماؤں گا''۔

اعتکاف سے اٹھنے کا طریقہ

سوال: اعتکاف سے اٹھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اعتکاف سے اٹھنے کیلئے ایسے نہ دوڑے جیسے قید سے رہا ہوتے ہیں بلکہ خوب رو رو کر اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی معافی طلب کرے اور خوب گڑگڑا کر تمام اسلامی بہنوں کے اعتکاف کی قبولیت کی دعا کرے اور تمام امت کی بخشش کی دعا مانگے اور جن باتوں سے اعتکاف کے دوران بچے رہے ان تمام باتوں سے تمام زندگی میں بھی بچنے کی کوشش کرے۔

اعتکاف سے اٹھتے وقت عید کی خوشی

سوال: میری چھوٹی بہن جب اعتکاف سے اٹھی تو اسے عید کی بہت خوشی تھی اس وقت اس کے تاثرات کیا ہونے چاہئے تھے؟

جواب: جب ماہِ رمضان رخصت ہونے کی خبر سنے تو صدمہ سے دل ڈوبنے لگے کہ ماہِ محترم ہم سے جدا ہو گیا خوب رو کر ماہِ رمضان کو الوداع کرے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ ''جو شخص رمضان المبارک کی آمد پر خوش اور رخصت ہو جانے پر غمگین ہو وہ گناہوں سے اس طرح ہو جاتا ہے جس طرح وہ اپنی پیدائش کے روز پاک تھا''۔

اعتکاف کے دوران تمباکو والا پان کھانا

سوال: میری دادی جان تمباکو والا پان کھاتی ہیں کیا وہ اعتکاف کے دوران تمباکو والا پان کھاسکتی ہیں؟

جواب: اعتکاف کی حالت میں تمباکو نہ کھائی جائے کیونکہ منہ سے بدبو آتی ہے۔

اعتکاف میں بھول کر کھانا کھانا

سوال: اگر کسی نے اعتکاف کی حالت میں بھول کر دن میں کچھ کھایا پی لیا تو کیا اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

جواب: مسئولہ صورت میں اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ کیونکہ کھانا، پینا روزہ کے منافی ہے اعتکاف کے نہیں اور بھول کر کھانے سے تو روزہ بھی نہیں ٹوٹے گا۔

اعتکاف میں حیض روکنے کیلئے گولیاں استعمال کرنا

سوال: ایمن رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنا چاہتی ہے جبکہ ان دنوں میں اس کی حیض کی تاریخیں ہیں کیا ایسی صورت میں وہ مانع حیض کی گولیاں استعمال کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اعتکاف خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا جاتا ہے اور حیض ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم پر لکھ دیا ہے۔ اسی طرح بعض روایتوں میں ہے کہ حائضہ عورت پہلے دن اگر "الحمدلله رب العالمين على كل حال" کہہ لے تو اسے دن اور رات میں ستر (۷۰) شہیدوں کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر عورت اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی ہوکر گولیاں استعمال نہ کرے تو حیض کے ایام میں بھی اس کو ثواب ملتا رہے گا اور حیض میں ذکر و درود و اذکار وغیرہ کی اجازت ہے اور جہاں تک اعتکاف کا سوال ہے تو وہ اگلے سال بھی کیا جاسکتا ہے۔

☆......☆......☆

باب نمبر ۲۱

حج کا بیان

حج میں تلبیہ پڑھنا

سوال: کرن سوال کرتی ہیں کہ کیا حج میں تلبیہ پڑھنا ضروری ہے نیز تلبیہ پڑھنے کا کوئی خاص وقت مقرر ہے یا جب یاد آئے پڑھ لیں؟

جواب: جی ہاں! لبیک کہنا یعنی تلبیہ پڑھنا ضروری ہے اور حج کے افعال میں سے ہے چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ ترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ کسی نے آقا ﷺ سے سوال کیا کہ! ''حج کے افضل اعمال کیا ہیں''۔ فرمایا: ''بلند آواز سے (لبیک) تلبیہ کہنا اور قربانی کرنا''۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ)

اسکے علاوہ تلبیہ پڑھنے کی اہمیت اس حدیث مبارک سے بھی ثابت ہے۔ ترمذی، ابن ماجہ و بیہقی سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان (لبیک) تلبیہ کہتا ہے تو دائیں بائیں جو پتھر یا درخت یا ڈھیلہ ختم زمین تک ہے لبیک کہتا ہے''۔ (ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی)

طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ! ''لبیک (تلبیہ) کہنے والا جب لبیک (تلبیہ) کہتا ہے تو اسے بشارت دی جاتی ہے'' عرض کی گئی جنت کی بشارت دی جاتی ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''۔

تلبیہ: تلبیہ احرام کی نیت کرنے کے بعد پڑھے اور احرام کیلئے ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے اور اگر اس کی جگہ ''سبحان اللہ'' یا ''الحمد للہ'' یا ''لا الہ الا اللہ'' یا کوئی اور ذکر الٰہی کیا اور احرام کی نیت کی تو احرام ہو گیا مگر سنت لبیک کہنا ہے۔

تلبیہ ہم آواز ہو کر پڑھنا

سوال: مغیرہ سوال کرتی ہیں کہ میرے سسر اور ساس حج پر جا رہے ہیں کیا وہ دونوں تلبیہ ہم آواز ہو کر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: تلبیہ پڑھنے کیلئے ضروری ہے کہ مرد بلند آواز سے پڑھے لیکن اس بات کا خیال

رکھیں کہ خود کو یا کسی کو تکلیف نہ ہو۔ جبکہ عورت پست آواز سے تلبیہ پڑھیں، لیکن اتنی آواز سے پڑھیں کہ خود اپنے کان سن لیں۔ (بہار شریعت)

لٰہذا مردوں اور عورتوں کا ہم آواز ہو کر تلبیہ پڑھنا درست نہیں۔

سعی کرتے وقت عورتوں کی رفتار

سوال: ارم سوال کرتی ہیں کہ عورتیں سعی کرتے وقت اپنی رفتار کیسی رکھیں نیز سبز میل میں کیا عورتیں مردوں کی طرح اپنی رفتار تیز کر دیں؟

جواب: عورتیں سعی کرتے وقت اپنی رفتار درمیانی رکھیں، سعی میں مردوں کی طرح دوڑنا انکے لئے نہیں ہے اور نہ ہی سبز میل میں دوڑیں بلکہ اپنی رفتار درمیانی اور باوقار رکھیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

نفل کا فرض کے قائم مقام ہونا

سوال: کیا احرام کی دو رکعتیں، طواف کی دو رکعتیں صفا اور مروہ کی سعی کے بعد دو رکعتیں نفل کی جگہ فرض پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی نہیں! فرض نماز ان رکعتوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری)

حج کیلئے نیت کی شرائط

سوال: صنوبر سوال کرتی ہیں کہ حج کیلئے نیت کیسے کی جائے اور نیت کیلئے کیا کیا شرائط ہیں؟

جواب: حج تین طریقوں پر ہے: (i) حج افراد۔ (ii) حج تمتع۔ (iii) حج قرانِ۔ ان تینوں میں نیت علیحدہ کی جائے گی۔

i۔ حج افراد کی نیت: اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی و تقبلہ منی نویت الحج و احرمت بھا مخلصا للہ تعالیٰ۔

ii۔ حج تمتع کی نیت: اللھم انی ارید العمرۃ فیسرھا لی وتقلبھا منی نویت العمرۃ واحرمت بھا مخلصا للہ تعالیٰ۔

iii۔ حج قران کی نیت: اللھم انی ارید العمرۃ والحج فیسر ھما لی وتقبل ھما منی نویت العمرۃ والحج احرمت بھما مخلصا للہ تعالیٰ۔

پاکستان سے جانے والے افراد زیادہ تر حج تمتع ہی کرتے ہیں لٰہذا وہ پہلے عمرہ کی نیت

کریں۔ میقات پر احرام کی نیت کرے اس سے پہلے بھی کی جاسکتی ہے احرام کیلئے نیت شرط ہے اگر بغیر نیت لبیک کہا احرام نہ ہوا۔ یوں ہی تنہا نیت کافی نہیں جب تک لبیک یا اس کے قائم مقام کوئی چیز نہ ہو۔ (عالمگیری)

احرام کے وقت لبیک کہے اور اس کے ساتھ نیت بھی ضروری ہے۔ جاننا چاہئے کہ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں اور دل میں ارادہ نہ ہو تو احرام ہی نہ ہوا اور بہتر ہے کہ زبان سے بھی کہے۔ قران میں **لبیک بالعمرۃ والحج** اور تمتع میں **لبیک بالعمرۃ** اور افراد میں **لبیک بالحج** کہے۔ (درمختار، ردالمختار)

عورت پر بھی حج فرض ہے

سوال: حاجرہ بی بی سوال کرتی ہیں کہ کیا عورت پر بھی حج فرض ہے؟

جواب: حج کی فرضیت میں عورت مرد کا ایک حکم ہے جو راہ کی طاقت رکھتا ہو اس پر فرض ہے۔ عورت میں اتنی بات زیادہ کہ اسے بغیر شوہر یا محرم کو ساتھ لئے سفر کو جانا حرام ہے ہاں جب فرض ادا ہو جائے تو بار بار عورت کو مناسب نہیں کہ وہ جس قدر پردے کے اندر ہے اسی قدر بہتر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم مع تخریج صفحہ ۶۵۷)

مرد ہو یا عورت جو ادا نہ کرے گا عذابِ جہنم کا مستحق ہوگا، عورت میں اتنی بات زیادہ ہے کہ اس کو بغیر شوہر یا محرم کو ساتھ لئے بغیر سفر کو جانا حرام ہے اس میں کچھ حج کی خصوصیت نہیں کہیں بھی (شرعی سفر میں جو کہ تقریباً ساڑھے ستاون میل بنتا ہے) شوہر یا محرم کے بغیر گئی تو گنہگار ہوگی۔

رشوت کے مال سے حج ادا کرنا

سوال: اگر کسی کے پاس تنخواہ کے علاوہ رشوت کا مال ہے اور وہ ضروریات سے زائد ہے تو کیا اس شخص پر حج بیت اللہ فرض ہے یا نہیں؟ اگر اس پیسے سے حج ادا نہ ہو تو ایسی کونسی صورت ہے کہ اس سے حج ادا ہو جائے؟

جواب: اگر اس کے پاس مال حلال بھی اتنا نہ ہو کہ جس سے حج ادا کر سکے اگرچہ رشوت ہزار ہا روپے ہوں تو اس پر حج فرض نہ ہوا کہ مالِ رشوت مالِ مغصوب ہے کہ وہ اس کا مالک

نہیں اور اگر مالِ حلال اس قدر اس کے پاس ہے یا کبھی پہلے ہوا تھا تو اس پر حج فرض ہے۔ مگر رشوت وغیرہ میں حلال مال کا اس میں صرف کرنا حرام ہے اور وہ حج قابل قبول نہ ہوا اگرچہ فرض ساقط ہو جائے گا، حدیث مبارک میں منقول ہے کہ! ''مال حرام لے کر جو حج کو جاتا ہے جب وہ لبیک (تلبیہ) کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے نہ تیری حاضری قبول نہ تیری خدمت قبول اور تیرا حج تیرے منہ پر مردود جب تک تو یہ حرام مال جو تیرے ہاتھ میں ہے واپس نہ دے''۔ اب اس کیلئے حج کرنے کی صورت میں یہ ہے کہ قرض لے کر فرض ادا کرے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم)

حج کیلئے روپیہ ہے مگر تندرستی نہیں

سوال: کسی کے پاس حج کیلئے روپیہ پیسہ وغیرہ موجود ہے۔ لیکن صحت وتندرستی وغیرہ پوری نہیں کہ حج کو جائے تو اس پر حج فرض ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس صورت سے اس شخص کا فرض ادا ہو سکتا ہے؟

جواب: اگر عذر ایسا ہے یعنی اس کی صحت ایسی خراب ہے جو کہ مانع سفر ہے، مثلاً آنکھیں نہیں یا پاؤں نہیں اور اس عذر کے زوال کی امید نہیں (یعنی تندرستی حاصل ہونے کی امید نہیں) تو اپنی طرف سے حج بدل کرائے اور اگر عذر مانع سفر نہیں تو خود ہی جائے۔ اور اگر مانع سفر لیکن زوال کی امید ہے (یعنی تندرستی حاصل ہونے کی امید ہے) جیسے اسے شدید بخار ہے۔ یا کہیں درد وغیرہ ہے تو حج بدل نہیں کرا سکتا۔ بلکہ تندرستی حاصل کرنے کا انتظار کرے اور جب شفا ہو جائے تو خود جائے اور اگر شفا سے پہلے موت کا وقت آ جائے تو حج بدل کی وصیت کر جائے۔ اگر اپنی طرف سے کوئی تقصیر نہ تھی یعنی جب سے فرض ہوا عذر مانع سفر لاحق تھا اور اس کے زوال سے پہلے مر گیا تو اس سے مؤاخذہ نہ ہوگا اور اگر ایک سال بھی ایسا گیا کہ جا سکتا ہے اور نہ گیا تو حج بدل کرانا فرض ہے۔

بغیر محرم کے سفر حج کرنا

سوال: امینہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ میری عمر ۴۵ برس ہے اور میں حج پر جانا چاہتی ہوں کیا میرے لئے بھی محرم ضروری ہے اور کیا میں بغیر محرم کے سفر حج کر سکتی ہوں؟

جواب: عورت اگر جوان ہو یا ضعیفہ ہو اسے بغیر محرم کے سفر کو جانا حرام ہے۔ اگر جوان ہے

تو فتنہ کا اندیشہ ہے اور اگر ضعیفہ ہے تو سفر اور خصوصاً سفر حج میں اور زیادہ محرم کی محتاج ہے کہ جہاز سے چڑھانے، اتارنے کیلئے ضعیفہ کو دوسرے شخص کی زیادہ حاجت ہے ہاں اگر چلی جائے تو گناہگار ہوگی۔ ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا کہ محرم کو ساتھ ہونا شرط صحت حج ہے۔ رسول پاک ﷺ نے فرماتے ہیں۔

''حلال نہیں اس عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر کہ ایک منزل کا سفر بھی کرے مگر محرم کے ساتھ جو اس کی حفاظت بھی کرے''۔ (سنن ابوداؤد شریف، جلد اول صفحہ ۲۴۳)

شوھر کی اجازت کے بغیر بھائی یا والد کے ساتھ حج پر جانا

سوال: شرمین سوال کرتی ہیں کہ میری بھابھی کے پاس کثیر سرمایہ موجود ہے کہ جس سے وہ بآسانی حج ادا کرسکتی ہیں ان کا ارادہ اب کہ سال حج کرنے کا ہے لیکن ہمارے بھائی ہر منت سماجت کے بعد اجازت نہیں دیتے اور ان کے حقیقی بھائی اب کی مرتبہ حج کا ارادہ رکھتے ہیں اور ہماری بھابھی یہ موقع غنیمت جان کر ان کے ساتھ جانا چاہتی ہیں کیا ایسی صورت میں بغیر خاوند کی اجازت کے عورت اپنے بھائی کے ساتھ حج ادا کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ''فتاویٰ رضویہ'' میں ہے کہ جبکہ عورت پر حج فرض ہے اجازتِ شوہر کی ہرگز حاجت نہیں یہی درست ہے کہ فریضۂ حج فوراً ادا کیا جائے اور حضور ﷺ نے فرمایا:

حدیث: ''اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کرنی چاہئے''۔

عورت کیلئے ایک بڑی شرط شوہر یا محرم کا ساتھ ہونا ہے اس وقت تو اس کا بھائی جارہا ہے کیا معلوم کہ آگے کوئی محرم ساتھ ملے نہ ملے تو حج سے محروم رہے جلدی کرے اور فوراً بھائی کے ساتھ چلی جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم صفحہ ۷۱۸)

رشتے کے ماموں کے ساتھ حج پر جانا

سوال: طیبہ سوال کرتی ہیں کہ میری رشتے کی خالہ سعیدہ بیگم جن کی عمر تقریباً ۴۸ برس ہے اور کافی عرصہ پہلے بیوہ ہوگئی تھیں۔ سعیدہ بیگم اپنے رشتے کے ماموں کے ساتھ حج پر جانا چاہتی ہیں، اس ماموں کے سوا ان کا کوئی محرم رشتہ دار نہیں۔ کیا ایسی صورت میں وہ اپنے ماموں کے ساتھ حج پر جاسکتی ہیں جبکہ ماموں کی عمر ۸۰ برس ہے؟

جواب: لا تبدیل لحکم اللہ. ''اللہ کے حکم کو کوئی بدلنے والا نہیں''۔

اور حدیث مبارک میں منقول ہے کہ: ''حلال نہیں کسی عورت کو جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک منزل بھی سفر کو جائے تو جب تک ساتھ میں شوہر یا وہ رشتے دار نہ ہو جس سے ہمیشہ ہمیشہ کو نکاح حرام ہے''۔

عورت پر لازم ہے کہ اپنے کسی محرم کے ساتھ حج کیلئے جائے یا حج سے واپسی تک کیلئے نکاح کرے اگرچہ ۷۰، ۸۰ برس کی عمر والے سے جو اس کے ساتھ جائے آئے۔ مقصود صرف یہ ہو کہ بے محرم یا شوہر کے جانا نہ ہو، باقی مقاصد زوجیت ہونے یا نہ ہونے کی بحث نہیں۔ اگر اندیشہ ہو کہ وہ بعد واپسی طلاق نہ دے گا۔ تو نکاح یوں کیا جائے کہ عورت کہے میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا، اس شرط پر کہ تو مجھے حج کو لے جائے اور واپس آئے تو اپنے مکان پر پہنچتے ہی مجھ پر طلاق ہو۔ بغیر محرم کے سفر کیا تو ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا اور ان گناہان کثیرہ کے باعث اگر رشتے دار اس عورت سے قطع تعلق کرلیں تو اس میں حرج نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد دہم مع تخریج، صفحہ ۷۰۶)

چنانچہ سعیدہ بیگم اپنے رشتے کے ماموں کے ساتھ حج پر نہیں جاسکتیں جب تک کہ ان سے نکاح نہ کرلیں۔

عورت کو جمرات کی رمی کرنا

سوال: انجم سوال کرتی ہیں کہ کیا جمرات کی رمی عورتوں کو خود کرنی ضروری ہے یا ان کی طرف سے مرد کرلیں تو ادا ہو جائے گا؟

جواب: ''فتاویٰ رضویہ'' میں ہے کہ خود رمی کرنا ضروری ہے قدرت کے باوجود نائب بنانا درست نہیں ہاں عذر کے وقت جائز ہے''۔

اگر کسی نے ایسے مریض کے کہنے پر رمی کی جو طاقت نہیں رکھتا یا حاجی پر غشی طاری تھی اگرچہ اس نے رمی کا نہ کہا ہو یا جس بچے کو شعور نہ ہو، اس کی طرف سے، یا دیوانے کی طرف سے رمی کردی تو جائز ہوگی۔

افضل یہ ہے کہ سنگریزے معذوروں کے ہاتھوں میں رکھ دیئے جائیں تو ان کے رفیق

رمی کریں۔(فتاویٰ رضویہ، جلدم دہم صفحہ ٦٦٩)

لہٰذا اگر عورت مریض ہو تو اس کی طرف سے رمی کی جاسکتی ہے اور مرض بھی ایسا ہو کہ حاوی میں المنتقی سے امام محمد علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ "جب مریض اس حال میں ہو کہ صرف بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہو تو اس کی طرف سے کسی نے رمی کردی تو اس پر کوئی شے لازم نہ ہوگی"۔

شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ نماز کھڑے ہو کر ادا کرسکتا ہو تو اب اس کیلئے رمی کیلئے جانے کی قدرت ہوگی خواہ سوار ہو کر جائے یا اسے اٹھا کر لے جایا جائے۔اس کی طرف سے نائب بنانا درست نہیں۔

چنانچہ امام محمد علیہ الرحمۃ کے قول سے یہ بات ثابت ہوگی کہ قدرت کے باوجود رمی نہ کرے اور اپنی طرف سے کسی مرد کو نائب بنانا درست نہیں اس طرح رمی ادا نہیں ہوگی۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد دہم مع تخریج، صفحہ ٦٦٩)

حج ادا کریں یا بیٹی کی شادی

سوال: فہمیدہ پروین سوال کرتی ہیں کہ میری بیٹی جوان ہے میرے پاس اتنی رقم ہے کہ میں حج ادا کروں یا اپنی بیٹی کی شادی کروں میرے لئے کیا حکم ہے حج ادا کروں یا بیٹی کی شادی؟

جواب: اکثر دیکھا گیا ہے کہ بیٹا یا بیٹی کو مسئلہ بنا کر لوگ حج ادا نہیں کرتے یہ عمل درست نہیں بلکہ جیسے ہی استطاعت ہوفی الفور حج ادا کریں اصبہانی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ "حج فرض ادا کرو کیا معلوم کیا پیش آجائے"۔

اور ابوداؤد و دارمی کی روایت میں ہے کہ "جس کا حج کا ارادہ ہو جلدی کرے"۔

حج کریں یا کاروبار

سوال: بانو قدسیہ سوال کرتی ہیں کہ ہمارے پاس اتنی رقم ہے کہ ہم حج ادا کرسکتے ہیں جبکہ میرے شوہر اس کو کاروبار میں لگانا چاہتے ہیں ہم کیا کریں؟

جواب: تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ حج فرض کو چھوڑ کر اگر وہی مال کسی اور کام میں صرف کیا جاتا ہے تو وہ نقصان کا باعث بن جاتا ہے اور سب سے بڑا نقصان تو یہ ہے کہ حدیث مبارک ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کو حج کرنے سے نہ حاجت ظاہرہ مانع

ہوئی نہ بادشاہ ظالم اور نہ کوئی ایسا مرد جو روک دے پھر بغیر حج کے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر"۔

چنانچہ حدیث مبارک سے ثابت ہے کہ جیسے ہی حج فرض ہو جائے فوراً ہی ادا کرے کہ زندگی کا بھروسہ نہیں اور نہ ہی کاروبار میں نفع نقصان کا بھروسہ ہے۔ اور حج ادا کرنے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

عبداللہ بن مسعود ﷺ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں "حج اور عمرہ گناہوں کو دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے"۔

عزیزوں کے تحائف نہ لانے کی وجہ سے حج نہ کرنا

سوال: خدیجہ سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو جس کے پاس اتنا روپیہ تو ہے کہ حج ادا کر لے لیکن اتنا پیسہ نہیں کہ عزیزوں کیلئے تحائف وغیرہ لائے اس وجہ سے اگر کوئی حج کرنے نہ جائے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ردالمختار میں مذکور ہے کہ "جو لوگ حج کو جاتے ہیں وہ دوست احباب کیلئے تحفہ لایا کرتے ہیں یہ ضروریات دین میں نہیں یعنی اگر کسی کے پاس اتنا مال ہے جو ضروریاتِ حج اور آنے جانے کے اخراجات کیلئے کافی ہے مگر کچھ بچے گا نہیں کہ احباب وغیرہ کیلئے تحفہ لائے جب بھی حج فرض ہے اس وجہ سے اگر کوئی حج نہ کرے تو یہ حرام ہے"۔

احرام باندھنے کیلئے غسل کرنا

سوال: فائزہ حسن سوال کرتی ہیں کہ احرام باندھنے کیلئے غسل کرنا کیسا ہے؟

جواب: احرام باندھنے کیلئے غسل کرنا سنت ہے۔ حضرت زید بن ثابت ﷺ سے مروی ہے کہ سرکار ﷺ نے احرام سے پہلے غسل فرمایا۔ (ابوداؤد)

حج کیلئے گھر سے نکلنے کا طریقہ

سوال: حمیرا فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ حج کیلئے گھر سے نکلنے کا کیا احسن طریقہ کار ہے؟

جواب: گھر سے نکلنے کا طریقہ:

(i) چار رکعت نفل "الحمد"، "قل" سے پڑھے یہ رکعتیں واپسی تک اہل وعیال کی نگہبانی کریں گی۔

(ii) وقت رخصت سب سے دعائیں لیں کہ برکتیں حاصل ہوں گیں۔

(iii) بائیں قدم سے باہر نکلیں اور دعا پڑھیں "**بسم اللّٰہ توکلت علی اللّٰہ**"۔

(iv) "آیت الکرسی" پڑھیں۔

(v) "قل یا ایھا الکافرون" سے "قل اعوذ برب الناس" تک "تبت" کے سوا ۵ سورتیں بسم اللہ کے ساتھ پڑھے انشاء اللہ راستہ بھر آرام رہے گا۔

(vi) بسم اللہ پڑھ کر گاڑی میں سوار ہوں اور سواری کی دعا پڑھیں۔

(vii) دورانِ سفر ذکر و درود کرتی رہیں۔

(viii) اللہ ﷻ سے خوف خشوع وخضوع سے دعائیں کریں کہ مسافر کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

(ix) صدقہ دے کر نکلیں۔

(x) اپنے قصور معاف کروالیں۔ (انوار البشارۃ)

(xi) کسی کی امانت یا قرضہ ہو تو لوٹا دیں۔

(xii) کسی سے مالِ ناحق لیا ہو وہ واپس کر دیں یا معاف کروالیں اگر پتہ نہ چلے تو اتنا مال فقراء کو دے دیں۔ صدقات دیجئے کہ اس سے بلائیں دور ہوتی ہیں۔

سفر حج کی تیاری کا طریقہ

سوال: سمیرا ہاشم سوال کرتی ہیں کہ سفر حج کی تیاری کا طریقہ بتا دیں؟

جواب: حج کی تیاری کا طریقہ:

(i) ناخن تراشیں۔ (ii) بغل اور ناف کے نیچے بالوں کو دور کریں۔

(iii) مسواک کریں۔ (iv) وضو کریں۔ (v) غسل کریں۔

نوٹ: ضروری نہیں کہ روانگی سے کچھ دیر پہلے غسل کریں بلکہ بہتر ہے کہ پہلے کرلیں مثال کے طور پر اگر کسی کی صبح سویرے فلائیٹ ہے تو رات کو غسل کر سکتی ہے۔ اگر حیض کی حالت میں

ہو اور غسل کرنے میں تکلیف ہو تو صرف وضو بھی کر سکتی ہے۔

(vi) لباس سفر پہن لیں۔ اس کے لیے سفید لباس ضروری نہیں اگر رنگین کپڑے ہوں تو وہ بھی پہن سکتے ہیں۔

(vii) سر پر تیل لگائیں۔ اچھی طرح جما کر کنگھا کریں چوٹی کو ڈبل کر کے اوپر باندھ لیں۔

نوٹ: ہیئر بینڈ ہرگز نہ کریں اس سے بال ٹوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے سرمہ لگائیں، رومال پہن لیں۔

اسی طرح ساری تیاری مکمل کرنے کے بعد دو رکعت نماز نفل احرام کے پڑھیں الحمد کے بعد سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھیں۔ ان نوافل کے پڑھنے کے لیے ضروری ہے کہ وقت مکروہ نہ ہو۔

حج کریں یا نکاح

سوال: وجیہہ صدیقی سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو اس کے پاس مال تو ہے کہ حج کر سکتا ہے مگر اس مال سے نکاح کرنا چاہتا ہے؟

جواب: نکاح نہ کرے بلکہ حج کرے کہ حج فرض ہے جبکہ حج کا زمانہ آ گیا ہو حج کا زمانہ آنے سے پہلے اگر اس نے نکاح کر لیا کہ مجرد رہنے میں خوب مصیبت تھا تو حرج نہیں۔

دکھاوے کے لیے حج پر جانا

سوال: آمنہ حق سوال کرتی ہیں کہ دکھاوے کے لیے حج پر جانا کیسا ہے اور حج فرض کے لیے کیا کسی کی اجازت ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: درمختار اور ردالمختار میں مذکور ہے کہ ”دکھاوے کے لیے حج کرنا اور مالِ حرام سے حج کرنا حرام ہے حج کو جانے کیلئے جن سے اجازت لینا واجب ہے بغیر اس کی اجازت کو جانا ممنوع ہے۔ مثلاً ماں باپ اگر اس کی خدمت کے محتاج ہوں اور اگر ماں باپ نہ ہوں تو دادا دادی کا بھی یہی حکم ہے یہ حج فرض کا حکم ہے اگر نفل ہو تو والدین کی اطاعت کرے۔

احرام میں حرام کام

سوال: فرحین نیازی سوال کرتی ہیں کہ احرام میں کون سے کام حرام ہیں؟

جواب: احرام نام ہی اس کا ہے بہت سے ایسے کام جو اس سے پہلے جائز تھے احرام پہننے کے بعد وہ حرام ہیں۔

(i) صحبت، بوسہ، فحش گفتگو کرنا۔ (ii) دنیاوی جھگڑا کرنا۔ (iii) جنگل کا شکار کرنا یا اس کی طرف اشارہ کرنا۔ (iv) اپنا یا دوسرے کا ناخن کترنا یا کترانا۔ (v) سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال جدا کرنا۔ (vi) خوشبو بالوں کپڑوں یا بدن وغیرہ پر لگانا۔ (vii) خالص خوشبو جیسے زعفران، الائچی، لونگ، مشک وغرہ جوانتری، جائفل، دارچینی وغیرہ کھانا، ایسی خوشبو کو آنچل میں فی الحال مہک ہو۔ سر کو ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مر جائیں، مہندی کا لگانا، زیتون یا تل کا تیل اگر چہ اس کا احرام نہ ہو۔ جوں مارنا، پھینکنا، کسی کو اس کے مارنے کا اشارہ کرنا، اس کے مارنے کا کپڑا دھونا یا دھوپ میں ڈالنا غرض جوں کے ہلاک پر کسی طرح باعث ہوں۔ (درمختار، ردالمحتار)

احرام میں مکروہ کام

سوال: شمائلہ خان سوال کرتی ہیں کہ کیا احرام میں کنگھی کرنا، صابن وغیرہ سے منہ دھونا مکروہ ہے نیز احرام کے دیگر مکروہات کی بھی وضاحت کر دیں؟

جواب: جی ہاں احرام میں کنگھی کرنا، بال یا بدن کو خوشبو صابن سے دھونا مکروہ ہے اسی طرح احرام کی دیگر مکروہات یہ ہیں۔ (i) بدن کا میل چھڑانا۔ (ii) بال اس طرح کھجانا کہ جوں گرنے کا اندیشہ ہو یا بال ٹوٹنے کا اندیشہ ہو۔ (iii) قصداً خوشبو سونگھنا اگر چہ خوشبودار پھل ہی کیوں نہ ہو جیسے نارنگی، لیموں، پودینہ وغیرہ۔ (iv) غلافِ کعبہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا منہ پر لگے۔ (v) تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا، مہکتی خوشبو ہاتھ سے چھونا جبکہ ہاتھ میں نہ لگ جائے ورنہ حرام ہے۔ (vi) بدن پر پٹی، سنگھار کرنا، بازو گلے پر تصویر باندھنا۔ (رفیق الحرمین، صفحہ ۵۶)

طواف کا صحیح طریقہ

سوال: مومنہ احمد صدیقی سوال کرتی ہیں کہ طواف کا صحیح طریقہ بتا دیں؟

جواب: صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "جب

نبی پاک ﷺ حج کیلئے مکہ میں تشریف لائے تو سب کاموں سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا''۔

طبرانی کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بیت اللہ کے سات پھیرے طواف کرے اور اس میں لغویات نہ کرے تو ایسا ہے جیسے گردن آزاد کی''۔ (یعنی غلام آزاد کیا۔ (i) طواف حجر اسود سے شروع ہوگا۔ (ii) اب کعبے کی طرف منہ کر کے حجر اسود کی داہنی طرف رکن یمانی کی جانب حجر اسود کے قریب یوں کھڑی ہو کہ حجر اسود کے قریب براؤن پٹہ آپ کی دائیں طرف ہو۔ (iii) اب بغیر ہاتھ اٹھائے طواف کی نیت کر لیں۔

اللهم انی ارید طواف بیتک المحرم فیسره لی وتقلبهٗ منی

ترجمہ: ''اے اللہ ﷻ میں تیرے عزت والے گھر کے طواف کی نیت کرتی ہوں تو اسے مرے لئے آسان کر دے اور میرے لئے قبول فرما۔

(iv) اب براؤن رنگ کی پٹی پر اس طرح کھڑی ہو کہ دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں رخ بھی اسی طرف رہے اور یہ پڑھیں۔

بسم الله والحمد لله والله اکبر والصلوٰة والسلام علی رسول الله.

حجر اسود کی طرف ہاتھوں کا اشارہ کر کے انہیں چوم لیں اب سیدھے ہاتھ کی طرف تھوڑا سرک کر اس طرح چلیں کہ خانہ کعبہ آپ کیلئے الٹے ہاتھ کی طرف رہے کسی کو دھکا نہ لگائیں۔ مردوں کے درمیان نہ گھسیں۔ تمام چکر میں درود شریف اور تیسرا کلمہ پڑھیں۔

(v) کعبہ شریف کے تینوں کونوں کا طواف کر کے چوتھا کونہ رکن یمانی اور رکن اسود کی درمیانی دیواروں کو مستجاب کہتے ہیں۔ یہاں دعا پر آمین کہنے کیلئے ۷۰ ہزار فرشتے مقرر ہیں یہاں چلتے چلتے درود شریف پڑھ کر ''ربنا اتنا'' والی قرآنی دعا پڑھ لیں۔ اب آپ حجر اسود کی طرف پہنچ گئیں۔ یہاں آپ کا ایک چکر پورا ہوا۔ اب پہلے کی طرح دونوں ہاتھ اٹھا کر بسم اللہ پڑھ کر ہاتھ سے اشارہ کر کے چوم لیں پھر کعبہ مشرفہ کی طرف منہ کر کے تھوڑا سا سر کئے پھر پہلے کی طرح کعبہ مشرفہ کو بائیں طرف رکھ کر طواف شروع کر لیں اسی طرح طواف کے ساتھ پھیرے مکمل کر لیجئے۔

(vi) جب سات پھیرے مکمل ہو جائیں تو آٹھویں بار پہلے کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک

اٹھا کر یہ دعا کریں اور استلام کریں "بسم الله والحمد لله والله اکبر والصلوة والسلام علی رسول الله" طواف کے سات پھیرے ہوتے ہیں اور استلام کے آٹھ۔

(vii) اگر وقت مکروہ نہ ہو تو مقامِ ابراہیم علیہ السلام کے پاس یا جہاں جگہ ہو وہاں دو رکعت نماز طواف ادا کریں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھیں یہ نماز واجب ہے۔

(viii) طواف مکمل ہو تو ملتزم سے پلٹ کر دعا مانگیں کہ وہاں کا ہر حصہ ہر ہر جگہ قبولیت دعا کی معراج ہے۔ (رفیق الحرمین صفحہ ۶۷)

حرم مکہ میں کیسے داخل ہوں۔

سوال: فرخندہ بیگ سوال کرتی ہیں کہ حرم مکہ میں کس طرح داخل ہوا جائے؟

جواب: جب مکہ مکرمہ پہنچیں تو حتی الامکان اپنی نگاہوں کو جھکا لیں آنکھیں شرم گناہ سے نیچی رکھیں خشوع وخضوع سے داخل ہوں، ہو سکے تو ننگے پاؤں داخل ہوں لبیک اور دعا کی کثرت رکھیں بہتر یہ ہے کہ دن میں نہا کر داخل ہوں حیض ونفاس والی عورت کو بھی نہانا مستحب ہے جب کعبہ معظّمہ نظر آئے تو پہلی نظر پڑتے ہی صدقِ دل سے اپنے اور تمام عزیزوں دوستوں مسلمانوں کیلئے مغفرت وعافیت مانگیں جنت بلا حساب کی دعا کرے اور جہاں تک ممکن ہو دعائیں ہی پڑھتا رہے کہ یہ اہم جگہ ہے کہ یہاں پر جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے اس موقع پر درود شریف بھی نہایت اہم ہے اس مقام پر تین بار اللہ اکبر کہے تین مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے پھر یہ دعا پڑھے۔ "ربنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار". (بہارِ شریعت)

سفر حج پر ائیر پورٹ پہنچ کر کیا کریے

سوال: سحر کوثر سوال کرتی ہیں کہ سفر حج کیلئے ائیر پورٹ پہنچ کر کیا کیا جائے؟

جواب: ائیر پورٹ پہنچ کر چاہیئے کہ اپنے آپ کو ذکر واذکار میں مشغول رکھیں دنیاوی گفتگو نہ کریں ہنسی مذاق سے پرہیز کریں اگر وضو وغیرہ کرنا ہو تو آرام سے کرلیں زیادہ تر لاؤنج میں وضو خانہ اور نماز کی جگہ قائم ہے اطمینان سے یہ تمام کام انجام دیں پریشان نہ ہوں اور نہ ہی

گھبراہٹ کا اظہار کریں بلکہ دعائیں کریں کہ سفر حج میں ہر دعا مقبول ہے۔

رش کی وجہ سے حجر اسود کا بوسہ نہ لینا

سوال: کاملہ چوہدری سوال کرتی ہیں کہ کیا حجر اسود کا بوسہ لینا ضروری ہے جبکہ بہت رش کی وجہ سے حجر اسود کا بوسہ نہیں ملتا اس سے حج پر کوئی فرق آئے گا یا نہیں؟

جواب: اگر حجر اسود کا بوسہ نصیب ہو تو کمال سعادت ہے یقیناً اسے ہمارے محبوب و مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ نے بوسہ دیا اور روئے اقدس اس پر رکھا، خوش نصیبی ہے کہ منہ وہاں تک پہنچے اور ہجوم ورش کے سبب ایسا نہ ہو سکے تو اوروں کو ایذاء نہ دیں، نہ دابیں، نہ کچلیں۔

حجر اسود کا بوسہ سنت ہے اور ایسی جگہ پر مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے لہٰذا اس اختلاط سے بچیں کہ یہ حرام ہے۔ جس طرح مکہ مکرمہ میں ہر نیکی ایک لاکھ نیکی کے برابر ہوتی ہے اسی طرح ہر گناہ ایک لاکھ گناہ کے برابر ہوتا ہے لہٰذا اپنے آپ کو خدارا اس گناہ سے دور کرلیں بلکہ اس کے عوض ہاتھ سے چھو کر چوم لیں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے بوسہ دے لیں۔

پیارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کے منہ مبارک رکھنے کی جگہ پر نگاہیں پڑ رہی ہیں یہی کیا کم ہے۔ (رفیق الحرمین، صفحہ ۱۰۷)

نوٹ: ''حجر اسود'' کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر چوم لینے یا اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو استلام کہتے ہیں۔

بائیں طرف سے طواف شروع کرنا

سوال: آصفہ زیدی سوال کرتی ہیں کہ اگر بائیں طرف سے طواف شروع کیا اس طرح کہ کعبہ معظمہ سیدھے ہاتھ پر رہا تو یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: درست طریقۂ طواف یہ ہے کہ دائیں طرف سے شروع کرے کہ کعبہ معظمہ طواف کرنے میں بائیں ہاتھ کو رہے اگر کسی نے اس کے خلاف طواف کیا مثلاً بائیں طرف سے شروع کیا کہ کعبہ معظمہ طواف کرنے پر سیدھے ہاتھ پر رہا یا کعبہ مشرفہ کو منہ یا پیٹھ کر کے آڑا، آڑا طواف کیا یا حجر اسود سے شروع نہ کیا تو جب تک مکہ مشرفہ میں ہے اس طواف کا اعادہ

کرے اور اعادہ نہ کیا اور وہاں سے چلی آئی تو دم واجب ہے۔ (ردالمحتار، درمختار)

طواف کا آٹھواں پھیرا کرنا

سوال: نائمہ احمد صدیقی سوال کرتی ہیں کہ طواف کے ساتھ پھیروں کے بعد اگر کوئی آٹھواں پھیرا قصداً شروع کر دے یا محض وہم کی وجہ سے شروع کر دے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: طواف سات پھیروں پر ختم ہو گیا اور اگر آٹھواں پھیرا جان بوجھ کر قصداً شروع کر دیا تو یہ ایک جدید طواف شروع ہوا اسے بھی اب سات پھیرے کر کے ختم کرے۔ اگر محض وہم اور وسوسے کی بناء پر آٹھواں پھیرا شروع کیا کہ شاید ابھی چھ ہی ہوئے ہوں جب بھی اسے سات پھیر کر کے ختم کرے ہاں اگر اس آٹھویں کو ساتواں گمان کیا بعد میں معلوم ہوا کہ سات ہو چکے ہیں تو اسی پر ختم کر دے ساتھ پورے کرنے کی ضرورت نہیں۔ (ردالمحتار، درمختار)

طواف کرتے ہوئے وضو ٹوٹ جانا

سوال: مبشرہ چانڈیو سوال کرتی ہیں کہ طواف کرتے ہوئے وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرے؟

جواب: طواف کرتے کرتے اگر وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے چلی گئی تو واپس آ کر اسی پہلے طواف پر بنا کرے یعنی جتنے پھیرے رہ گئے ہیں انہیں کرے طواف پورا ہو جائے گا نئے سرے سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں اور نئے سرے سے کیا جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں اس پہلے کو پورا کرنا ضروری نہیں اور بنا کی صورت میں جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے شروع کرے حجرِ اسود سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔

نوٹ ضروری: یہ سب اس وقت ہے جب چار پھیرے سے کم کئے تھے اور اگر چار پھیرے سے زیادہ کئے تو بنا کرے۔ (درمختار، ردالمحتار)

دورانِ طواف نہ کرنے والے کام

سوال: فاطمہ بروہی سوال کرتی ہیں کہ شریعت دورانِ طواف کن باتوں سے منع کرتی ہیں؟

جواب: طواف کی حالت میں خصوصیت کے ساتھ ایسی باتوں سے پرہیز رکھے جنہیں شرعِ مطہر پسند نہیں کرتی۔

(i) عورتیں مردوں کی طرف اور مرد عورتوں کی طرف نگاہ نہ کریں۔ (ii) کسی میں اگر کچھ عیب

ہو یا وہ خراب حالت میں ہو تو نظر حقارت سے اسے نہ دیکھیں۔(iii) بلکہ اسے بھی نظر حقارت سے نہ دیکھیں جو اپنی نادانی کے سبب ارکان ٹھیک طرح سے ادا نہیں کرتے بلکہ ایسوں کو نہایت نرمی کے ساتھ سمجھادیں۔

نفل پڑھنے کیلئے مقام ابراھیم علیہ السلام پر جگہ نہ ملنا

سوال: صائمہ سوال کرتی ہیں کہ طواف کے بعد اگر مقام ابراہیم کے پاس نفل کی جگہ نہ ملے تو کیا کرے؟ اور کیا فوراً پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: اگر بھیڑ کی وجہ سے مقام ابراہیم علیہ السلام میں نماز نہ پڑھ سکیں تو مسجد شریف میں کسی اور جگہ پڑھ لے اور مسجد حرام کے علاوہ کہیں اور پڑھی جب بھی ہو جائے گی۔(عالمگیری)

لباب میں مذکور ہے کہ مقام ابراہیم علیہ السلام کے بعد اس نماز کیلئے سب سے افضل کعبہ معظمہ کے اندر پڑھنا ہے پھر حطیم میں میزابِ رحمت کے نیچے اس کے بعد حطیم میں کسی اور جگہ پھر کعبہ معظمہ سے قریب تر جگہ میں پھر مسجد حرام میں کسی جگہ پھر حرم مکہ کے اندر جہاں بھی ہو، سنت یہ ہے کہ وقت کراہت نہ ہو طواف کے فوراً بعد نماز پڑھے بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر نہ پڑھی ہو تو عمر بھر جب پڑھے گا ادا ہی ہے قضا نہیں مگر برا کیا کہ سنت فوت ہوئی۔

صفا و مروہ کی سعی کا طریقہ

سوال: اقراء فاروق سوال کرتی ہیں کہ صفا اور مروہ کی سعی کا کیا طریقہ کار ہے؟

جواب: سب سے پہلے صفا و مروہ کی سعی کیلئے حجر اسود کے پاس آئیں اور تکبیر وغیرہ کہہ کر چومیں اور یہ نہ ہو سکے تو حجر اسود کی طرف منہ کر کے "اللہ اکبر لا الہ الا اللہ والحمد للہ" پڑھیں۔

☆ درود پڑھتے ہوئے فوراً باب الصفا سے جانبِ صفا روانہ ہوں۔

☆ دروازۂ مسجد سے بایاں پاؤں پہلے نکالیں اور دایاں پاؤں بعد میں نکالیں۔

☆ سعی کیلئے باب صفا سے جانا مستحب ہے اور یہی آسان بھی ہے اور اگر کسی دوسرے دروازے سے جائیں جب بھی سعی ادا ہو جائے گی۔

☆ ذکر و درود میں مشغول صفا کی سیڑھیوں پر اتنا چڑھیں کہ کعبہ معظمہ نظر آئے۔

نوٹ: زیادہ اوپر نہ چڑھیں کہ یہ جاہلوں اور بدمذہبوں کا طریقہ ہے۔

☆ پھر کعبہ معظمہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک دعا کی طرف پھیلے ہوئے اٹھائیں اور اتنی دیر ٹھہریں جتنی دیر میں مفصّل کی کوئی سورت یا سورۃ البقرہ کی پچیس آیتوں کی تلاوت کی جائے۔

☆ تسبیح وتہلیل، تکبیر درود پڑھیں اور اپنے لئے اور اپنے دوستوں، استادوں، عزیزوں اور دیگر مسلمانوں کیلئے دعا کریں کہ یہاں دعا مقبول ہوتی ہے۔

☆ پھر صفا سے اتر کر مروہ کو چلیں ذکر و درود برابر جاری رکھیں۔

☆ مروہ تک پہنچنے پر یہاں سیڑھی پر چڑھنے بلکہ اس کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے مروہ پر چڑھنا ہو گیا یہاں سے عمارات کی وجہ سے کعبہ نظر نہیں آتا مگر جیسا صفا پر کیا تھا اسی طرح کعبے کی طرف منہ کر کے تسبیح وتکبیر وحمد وثناء درود و دعا پڑھیں۔ (رفیق الحرمین، صفحہ ۱۰۰)

نوٹ ضروری: عورتیں سبز میلوں میں درمیانی رفتار سے چلیں یہاں عورتوں کیلئے مردوں کی طرح بھاگنا نہیں ہے۔

سعی طواف سے پہلے کرنا

سوال: تحریم فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ کیا سعی طواف سے پہلے ہو سکتی ہے؟

جواب: ''لباب'' میں مذکور ہے کہ پورے طواف یا طواف کے اکثر حصے کے بعد ہو لہٰذا اگر طواف سے پہلے یا طواف کے تین پھیرے کے بعد سعی کی تو نہ ہوئی اور سعی سے قبل احرام ہونا بھی شرط ہے خواہ حج کا احرام ہو یا عمرہ کا۔

حیض و نفاس والی کا سعی کرنا

سوال: فرحانہ یاسمین سوال کرتی ہیں کہ کیا سعی کیلئے طہارت ضروری ہے کیا حیض ونفاس والی عورت سعی کر سکتی ہے؟

جواب: سعی کیلئے طہارت شرط نہیں، حیض و نفاس والی عورت اور جنبی بھی سعی کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

سعی میں پیدل چلنا

سوال: افشاں احمد سوال کرتی ہیں کہ سعی میں پیدل چلنا کیسا ہے اگر کسی سواری پر کی جائے تو اس پر کیا حکم ہے؟

جواب: سعی میں پیدل چلنا واجب ہے جبکہ عذر نہ ہو لہٰذا اگر سواری یا ڈولی وغیرہ پر سعی کی یا پاؤں سے نہ چلی بلکہ گھسٹتی ہوئی گئی تو حالت عذر میں معاف ہے اگر بلا عذر ایسا کیا تو دم واجب ہے۔ (لباب)

سعی کے بعد نفل کہاں پڑھے

سوال: رمشا سوال کرتی ہیں کہ سعی کے بعد نفل کہاں پڑھنا چاہئے؟

جواب: مکروہ وقت نہ ہو تو سعی کے بعد دو رکعت نماز مسجد میں جا کر پڑھنا بہتر ہے۔ (درمختار)

مطلب بن وداعہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب سعی دے فارغ ہوئے تو حجر اسود کے سامنے تشریف لاکر حاشیہ مطاف میں دو رکعت نماز پڑھی"۔

عورت کے بالوں کی تقصیر

سوال: فارینہ عاصم سوال کرتی ہیں کہ عورتوں کے تقصیر کا طریقہ بتا دیں؟

جواب: عورتوں کو سر مونڈنا حرام ہے اپنی چٹیا کے سرے سے انگلی کے ایک پورے سے کچھ زیادہ بال کاٹ لیں بعض خواتین ادھر ادھر سے بال کاٹ لیتی ہیں یہ طریقہ غلط ہے۔

حج میں عورت کہاں نماز پڑھے

سوال: عمارہ ناہید سوال کرتی ہیں کہ عورتوں کو نماز کہاں پڑھنی افضل ہے؟

جواب: عورتیں نماز قیام گاہ ہی میں پڑھیں نمازوں کیلئے جو دونوں مسجد کریم میں حاضر ہوتی ہیں جہاں سنت ہے کہ مقصود ثواب ہے اور خود حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ عورت کو میری مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنا ہے ہاں عورتیں مکہ معظمہ میں روزانہ ایک بار رات میں طواف کر لیا کریں اور مدینہ طیبہ میں صبح و شام صلوٰۃ و سلام کیلئے حاضر ہوتی رہیں۔ (بہار شریعت)

یوم عرفہ میں حاجی کو روزہ رکھنا

سوال: نورالعین سوال کرتی ہیں کہ عرفہ کے دن حاجی کو روزہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب: عرفہ کے دن حاجی کو روزہ رکھنا مناسب نہیں کہ دعا میں ضعف ہوگا۔

نوٹ ضروری: دوپہر سے پہلے کھانے پینے وغیرہ کی ضروریات سے فارغ ہولے کہ دل کسی طرف لگا نہ رہے یوں ہی پیٹ بھر کر کھانا سخت سستی اور غفلت کا باعث ہے تین روٹی کی بھوک والا ایک ہی کھائے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ کیلئے یہی حکم دیا ہے اور خود دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی کبھی پیٹ بھر کر نہ کھائی حالانکہ اللہ کے حکم سے تمام جہان اختیار میں تھا اور ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم مع تخریج انوار البشارۃ، بہار شریعت)

عرفہ کے دن غیر محرم کو دیکھنا

سوال: نورالہدیٰ سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی عرفہ کے دن عورتوں کی طرف دیکھے تو اس شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: امام احمد وطبرانی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ ایک شخص نے عرفہ کے دن عورتوں کی طرف نظر کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ''آج وہ دن ہے کہ جو شخص کان اور آنکھ اور زبان کو قابو میں رکھے اس کی مغفرت ہو جائے گی''۔

مجدد دین وملت، امام اہلسنّت، پیر طریقت، مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ اپنی مایہ ناز تصنیف ''فتاویٰ رضویہ'' میں رقمطراز ہیں کہ! ''بدنگاہی ہمیشہ حرام ہے نہ کہ احرام میں، نہ کہ موقف میں یا مسجد الحرام میں نہ کہ کعبہ کے سامنے نہ کہ طواف بیت الحرام میں، یہ مردوں کیلئے امتحان کا موقع ہے کہ عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ منہ نہ چھپانا اور انہیں حکم دیا گیا کہ ان کی طرف نگاہ نہ کرنا۔ یقین جانو کہ یہ عزت والے بادشاہ کی باندیاں ہیں اور اس وقت تم اور وہ سب خاص دربار میں حاضر ہو کر بلاشبہ شیر کا بچہ اس کی بغل میں ہو اس وقت کون اس کی طرف نگاہ اٹھا سکتا ہے''۔

تو اللہ واحد کی کنیزیں کہ اس کے خاص دربار میں حاضر ہیں ان پر بدنگاہی کس قدر سخت ہوگی۔ وللہ المثل الاعلیٰ. ''اور اللہ تعالیٰ کی شان سب سے بلند ہے''۔

ہاں ہاں ہوشیار، ایمان بچاتے ہوئے، قلب و نگاہ سنبھالے ہوئے، حرام وہ جگہ ہے جہاں نگاہ کے ارادے پر پکڑا جاتا ہے اور ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر ٹھہرتا ہے اللہ نیکی کی توفیق دے، آمین۔ (فتاوی رضویہ، جلد دہم صفحہ ۷۵۰)

عمرے کی نیت کے بعد حیض آنا

سوال: سمیرا سوال کرتی ہیں کہ ایک عورت نے عمرے کی نیت کرلی اسی دن روانگی کے وقت اس کو حیض آ گیا اب یہ عورت کیا تمام احرام کی پابندیاں اٹھائے یا نہیں اور غسل کرنے کے بعد مکہ مکرمہ ہی میں نیت کرے گی یا مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا جائے گی؟

جواب: جی نہیں وہ عورت احرام کی تمام پابندیاں نہیں اٹھائے گی کیونکہ اس نے احرام کی نیت کرلی ہے اور بعد از غسل مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا جانے کی ضرورت نہیں کہ میقات پر اس نے عمرے کی نیت کرلی۔

حج و عمرے کی روانگی میں مانع حیض گولیاں کھانا

سوال: نسرین گل سوال کرتی ہیں کہ کسی عورت کو حج وعمرہ کی روانگی قریب ہے اور حیض کی تاریخ انہی دنوں میں ہے اب وہ حیض کو روکنے والی گولیاں استعمال کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر ایسی صورتحال ہے کہ روانگی کے دن قریب ہیں اور حیض کی تاریخ بھی انہی دنوں میں ہے وہ مانع حیض (حیض کو روکنے والی) گولیاں استعمال کرسکتی ہے۔

حیض کی وجہ سے طواف زیارت رہ جانا

سوال: نوشابہ احمد سوال کرتی ہیں کہ اگر عورت حیض کی وجہ سے طواف زیارت نہ کرسکی تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: طواف زیارت حج کا فرض ہے اس کے بغیر حج ادا نہ ہوگا اگر کوئی ایسی عورت حیض کی وجہ سے دس تاریخ کو طواف زیارت نہ کرسکے تو گیارہ تاریخ کو کرلے یا بارہ کو کرلے۔ اگر بارہ تاریخ کو نہ کرسکے تو جب حیض سے فارغ ہو تب کرلے اور اگر طواف زیارت سے پہلے روانگی کی تاریخ آجائے تو ضروری ہے کہ تاریخ کو آگے بڑھالیں۔

اگر تاریخ آگے بڑھوانے یا نشست منسوخ کروانے میں بہت زیادہ دشواری کا سامنا ہو

تو مجبوری کی صورت میں طوافِ زیارت کرلے مگر بدلہ یعنی گائے یا اونٹ کی قربانی لازم آئے گی اور توبہ کرنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ جنابت کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا گناہ ہے۔

(رفیق الحرمین، صفحہ ۲۳۲)

''ردالمختار'' میں ہے کہ! ''اگر کسی عورت کو اتنا وقت ملا کہ وہ طواف کرلیتی نہ کیا اب حیض یا نفاس آگیا تو گنہگار ہوئی''۔

آبِ زم زم شریف پیتے وقت کیا دعا کریں

سوال: رابعہ حسن سوال کرتی ہیں کہ زم زم پیتے وقت کیا دعا مانگی جائے نیز اس کے پینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ ''زم زم جس مراد سے پیا جائے اسی کیلئے ہے''۔

زم زم پیتے وقت دعا کے بارے میں اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت، مجدد دین وملت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، یہاں یہ دعائے جامع پڑھی جائے:

"اللھم ھذا بیتک وانا عبدک اسئالک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والاخرۃ والوالدی وللمؤمنین والمؤمنت ولعبدک احمد رضا ابن نقی علی اللھم اغفرھما وارحمھما وانصرہ نصرا عزیز".

اور چونکہ قیام مکہ معظمہ کے دوران زم زم شریف پر حاضری اور اسے پینا بار بار نصیب ہوگا تو کبھی قیامت کی پیاس سے بچنے کیلئے پئیں۔ کبھی عذابِ قبر سے محفوظی کیلئے، کبھی محبت رسول اللہ ﷺ بڑھنے کو کبھی وسعت رزق، کبھی شفائے امراض، کبھی حصولِ علم وغیرہ خاص مرادوں کیلئے پیو، وہاں جب بھی زم زم پئیں خوب پیٹ بھر کر پئیں کہ حدیث میں ہے کہ! ''ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زم زم کو پیٹ بھر کر نہیں پیتے''۔ چاہِ زم زم کے اندر بھی نظر کریں کہ بحکم حدیث دافع نفاق ہے۔

زم زم پینے کا طریقہ:

زم زم شریف کعبہ معظمہ کی طرف منہ کرکے تین سانسوں میں کھڑے ہوکر پیٹ بھر کر جتنا پیا جائے اتنا پئیں۔ ہر بار بسم اللہ سے شروع اور الحمدللہ پر ختم کریں باقی بدن پر ڈال لیں اور

پیتے وقت دعا کریں کہ ہر دعا قبول ہو۔
نوٹ: حج کے تفصیلی احکام جاننے کیلئے امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ کی کتاب ''رفیق الحرمین'' کا مطالعہ کریں۔

☆......☆......☆

باب نمبر۲۲:

نکاح کا بیان

لفظ قبول سے نکاح

سوال: دردانہ رحمٰن سوال کرتی ہیں کہ فقط لفظ ''قبول'' سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: جواب میں صرف ''لفظ قبول'' کے قطعاً یہی معنی ہیں کہ میں نے قبول کیا اور یہ ماضی کا صیغہ ہے اور ماضی سے یقیناً نکاح درست ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

لہٰذا نکاح ہو جائے گا۔

نابالغہ سے ولی کا نکاح

سوال: عرفان نے اپنے چچا کی نابالغہ لڑکی رضوانہ سے نکاح کیا جبکہ وہ اس کا ولی بھی ہے اس نے گواہوں کے سامنے اتنا کہا کہ میں نے اس سے اپنا نکاح کیا تو کیا اس صورت میں عرفان کا نکاح منعقد ہو جائے گا؟

جواب: مذکورہ صورت میں اگر عرفان رضوانہ کا ولی بھی ہے اور اس نے گواہوں کے سامنے یہ کہا کہ میں نے اپنا نکاح اس سے کیا تو ایسی صورت میں نکاح منعقد ہو جائے گا۔ (جوہرۃ نیرہ)

الفاظِ نکاح ماضی کے ہوں یا مستقبل کے

سوال: نکاح کیلئے الفاظ ماضی کے ہونے چاہئے یا مستقبل کے؟

جواب: ایجاب وقبول میں ماضی کے الفاظ ہونا ضروری ہیں مثلاً یوں کہے کہ میں نے اپنا یا اپنی لڑکی یا اپنی مؤکلہ کا تجھ سے نکاح کیا ان کو تیرے نکاح میں دیا وہ کہے میں نے اپنے لئے یا اپنے بیٹے یا مؤکل کیلئے قبول کیا۔

☆ دوسری صورت یہ ہے کہ ایک طرف سے امر کا صیغہ ہو دوسری طرف سے ماضی کا مثلاً اس طرح کہے کہ مجھ سے اپنا نکاح کردے یا تو میری عورت ہو جا اس نے کہا میں نے قبول کیا یا زوجیت میں دیا نکاح منعقد ہو جائے گا۔

☆ تیسری صورت یہ ہے کہ ایک طرف سے حال کا صیغہ ہو اور دوسری طرف سے ماضی کا

مثلاً یہ کہے کہ تو مجھ سے اپنا نکاح کرتی ہے اس نے کہا ''کیا'' تو نکاح منعقد ہو گیا، یا یوں کہے کہ میں تجھ سے نکاح کرتی ہوں اس نے کہا ''میں نے قبول کیا''۔ تو ہو جائے گا۔

ان دونوں صورتوں میں پہلے شخص کو اس کی ضرورت نہیں کہ کہے میں نے قبول کیا اور اگر کہا تو یہ اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دے اس نے کہہ دیا یا کہا ''ہاں'' تو جب تک پہلا شخص یہ نہ کہے کہ میں نے قبول کیا نکاح منعقد نہیں ہوگا اور ان لفظوں سے، نکاح کروں گا یا قبول کروں گا نکاح منعقد نہیں ہو سکتا۔ (ردالمختار، عالمگیری)

رجسٹرڈ کرانے بغیر نکاح کی شرعی حیثیت

سوال: عامر اور عمیر کا نکاح بالترتیب فہمیدہ اور سعیدہ سے ہوا۔ قاضی صاحب نے گواہان، وکلاء اور مجلس عام کی روشنی میں نکاح پڑھایا اور عامر کی بیوی فہمیدہ کی رخصتی ہو گئی۔ جبکہ عمیر کی بیوی سعیدہ کی رخصتی بعد میں طے ہونا قرار پائی جب مدت معینہ کے بعد عمیر کی طرف سے رخصتی کا مطالبہ ہوا تو سعیدہ کے سر پرستوں نے اس رشتے اور رخصتی سے انکار کر دیا اور اب وہ سعیدہ کا رشتہ کسی اور لڑکے سے کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی کے رشتے داروں کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ نکاح کی اطلاع رجسٹرار کے یہاں نہیں دی گئی تھی لہٰذا وہ نکاح کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ آپ شرعی اعتبار سے بتائیں کہ کیا رجسٹرار کے یہاں اندراج نہ کرانے سے نکاح کی شرعی حیثیت متاثر ہوتی ہے نیز کیا اس لڑکی کا نکاح کسی اور جگہ ہو سکتا ہے؟

جواب: یہ درست ہے کہ شریعت کے قواعد کے مطابق بالغہ لڑکی کا نکاح اس کی رضا مندی سے کفو میں دو گواہوں کی موجودگی میں اس طرح ایجاب وقبول کروائے کہ دو عاقل، بالغ مسلمان مرد یا ایک مرد دو عورتیں یہ ایجاب وقبول سن لیں، تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ نکاح صحیح ہونے کیلئے شرعاً رجسٹر کرانا ضروری نہیں ہے۔

نکاح رجسٹر کرائے بغیر بھی درست ہو جاتا ہے۔ البتہ قانونی طور پر یہ عمل ضروری ہے اور جس لڑکی کا نکاح ہو چکا ہو اور اس کو شوہر کی طرف سے طلاق نہ ملے یا اس کا شوہر فوت نہ ہو جائے اس کا دوسرے شخص سے نکاح قطعاً حرام ہوگا۔ (وقار الفتاویٰ)

جیسا کہ قرآن مجید پارہ نمبر ۵ سورۂ نسا میں مذکور ہے۔ ''اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں''۔

نابالغہ کا نکاح

سوال: ایک لڑکی کے والدین بحالت شیر خوارگی فوت ہو گئے اور پانچ سال کی عمر میں اس کی نانی نے اس کا نکاح کر دیا بالغہ ہوتے ہی لڑکی نے اس نکاح کو نامنظور کر دیا اور کہا کہ نہ میرا نکاح ہوا ہے اور نہ مجھے خبر ہے اور نہ ہی مجھے منظور، اب حکام وقت کی اجازت سے نکاح ثانی ہو گیا اور نکاح اول فسخ کر دیا۔ اب شرعاً اس کا نکاح ثانی درست ہو گا یا نہیں؟

جواب: صورتِ مسئولہ میں نابالغہ کا نکاح نانی نے کیا ہے۔ اس لئے لڑکی کو خیارِ بلوغ ملے گا اور بالغہ ہوتے ہی نکاح فسخ کر سکے گی۔ اگر لڑکی نے بالغ ہوتے ہی بلا تامل فسخِ نکاح کر دیا تو کسی باا ثر عالم دین سے حکم فسخ لے اور حاکم وقت سے جاری کرا کر کسی اور جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ (فتاویٰ نعیمیہ)

نکاح کا وعدہ کرکے دوسری جگہ نکاح کرنا

سوال: میری دوست مسرت کے والد نے اپنے بھائی کو کہا کہ میں اپنی لڑکی کا رشتہ تجھے دوں گا۔ لیکن چار پانچ سال کے بعد وہ رشتہ کسی دوسری جگہ دے دیا گیا اب اس صورت میں پہلے کا رشتہ ثابت ہے یا نہیں نیز عہد کرنے کی صورت میں پہلے کا نکاح ثابت ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر صرف یہ وعدہ کیا تھا کہ لڑکی کا نکاح کر دے گا، پھر اس نے دوسری جگہ نکاح کر دیا تو یہی نکاح درست ہوا (یعنی نکاح ثانی جائز ہو گا) اور پہلے شخص سے نکاح نہ ہوا۔ ہاں مگر وعدہ خلافی ہوئی جو کہ بغیر وجہ شرعی نہیں کرنی چاہئے۔ (فتاویٰ امجدیہ)

بغیر گواہوں کے نکاح کی شرعی حیثیت

سوال: معاویہ اور سدرہ نے ایک مجلس میں بغیر گواہوں کے نکاح کیا یعنی باقاعدہ مہر کا تذکرہ کرتے ہوئے ایجاب وقبول کیا بغیر گواہوں کے نکاح کی شرعی حیثیت کیا ہے اور اگر یہ نکاح نہیں ہوا تو معاویہ اور سدرہ کا بحیثیت میاں بیوی زندگی گزارنا شریعت کے نقطۂ نظر سے کیسا ہے؟ سدرہ اور اس کے پہلے شوہر کی اولاد کا نان ونفقہ معاویہ پر واجب ہو گا یا نہیں؟ معاویہ اور سدرہ سے پیدا ہونے والی اولاد صحیح النسب ہو گی یا نہیں؟

جواب: حدیث شریف میں ہے اس حدیث کو امیر المؤمنین امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل

البخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف صحیح بخاری میں نقل کی ہے۔

الحدیث: "لا یجوز نکاح بغیر شاھدین"

ترجمہ "یعنی بغیر دو گواہوں کے نکاح جائز نہیں" (صحیح بخاری شریف)

شیخ الاسلام برہان الدین ابوالحسن علی ابن ابی بکر المرغینانی نے ہدایہ میں کہا ہے۔

ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاھدین حرین عاقلین

بالغین مسلمین رجلین اور رجل وامرأتین

"یعنی مسلمانوں کا نکاح منعقد نہیں ہوتا جب تک کہ دو آزاد عاقل بالغ مسلمان

مرد گواہ یا ایک مرد دو عورتیں موجود نہ ہوں" (ہدایہ شریف)

لہذا صورت مسئولہ میں یہ نکاح ہوا ہی نہیں معاویہ پر نفقہ واجب نہیں اور ان سے ہونے

والی اولاد نا جائز ہے۔ (وقار الفتاویٰ جلد سوم صفحہ ۲۹)

سنی لڑکے کا رافضیہ سے نکاح

سوال: معصومہ جو رافضیہ ہے اس کا نکاح سنی صحیح المذہب شہریار احمد سنی لڑکے سے لاعلمی میں ہو گیا اب ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: رافضیہ (شیعہ) سے نکاح باطل ہے اس وقت شہریار احمد کو معلوم ہو یا نہ ہو بہر حال اس پر فرض ہے کہ وہ بالکل اس سے جدا ہو جائے وہ محض اجنبیہ ہے اصلاً قابلیت نکاح نہیں رکھتی۔ (ملخص فتاویٰ رضویہ)

نکاح فرض ہے یا سنت؟

سوال: میری دوست کا بھائی حسن کہتا ہے کہ نکاح کرنا حدیث میں سنت ہے اور قرآن مجید میں نکاح کرنا فرض اب اگر وہ قرآن پر عمل کرتے ہیں تو حدیث چھوٹ رہی ہے اور اگر حدیث پر عمل کررہے ہیں تو قرآن مجید کا حکم چھوٹ رہا ہے۔ اب ہم اس صورت میں کس پر عمل کریں۔ اب اس کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں عنایت فرمادیں؟

جواب: جو شخص مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو اور اسے یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے سے زنا کی مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا تو نکاح کرنا فرض ہے اور اگر زنا کا یقین نہیں ہے بلکہ خوف

اندیشہ ہے تو نکاح کرنا واجب ہے اور اگر شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو تو نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے اور اگر اس بات کا اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان ونفقہ نہ دے سکے گا یا نکاح کے بعد فرائض متعلقہ نہیں پورا کر سکے گا تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔

خلاصہ: خلاصہ یہ ہے کہ بعض صورتوں میں نکاح کرنا سنت ہے اور بعض صورتوں میں نکاح کرنا فرض ہے نہ ہر صورت میں نکاح کرنا سنت ہے اور نہ ہر صورت میں نکاح کرنا فرض ہے اور قرآن کی کسی آیت میں نکاح کے فرض ہونے کی تخصیص نہیں۔ (فتاویٰ فیض الرسول)

اور اگر ان باتوں کا اندیشہ ہی نہیں بلکہ یقین ہے تو نکاح کرنا حرام ہے۔ (ردالمختار، درمختار)

عورت سے نکاح کرتے وقت نیک سیرتی کو دیکھیں

سوال: نگہت بٹ سوال کرتی ہیں کہ ہم اپنے بھائی کی شادی کر رہے ہیں شرعی نقطۂ نظر سے ہم لڑکی کی کس خصوصیت کو مدنظر رکھیں؟

جواب: عورت کی دینی خصوصیت کو ترجیح دینی چاہئے کہ حدیث پاک میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول پاک، صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا، ''عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے یعنی نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے (i) مال۔ (ii) حسب۔ (iii) جمال۔ (iv) دین، تو دین والی کو ترجیح دے''۔ (بخاری شریف، مسلم شریف)

ایک اور حدیث میں مذکور ہے کہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جسے چار چیزیں ملیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی۔ (i) دل شکر گزار۔ (ii) زبان یادِ خدا کرنے والی۔ (iii) بدن بلا پر صابر۔ (iv) ایسی بیوی کہ نفس اور مال شوہر میں گناہ کی خواہاں نہ ہو۔ (طبرانی)

پس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ دین والی عورت اور ایسی عورت جو گناہ کی خواہاں نہ ہو اس کو ترجیح دینی چاہئے۔ جب کہ آج کل اس کے برعکس ہوتا ہے۔ کہ لڑکی کی دنیاوی تعلیم، فیشن اور اس کی گیدرنگ (Gathoring) اس کا اسٹینڈرڈ (Standard) دیکھ کر منتخب (Select) کیا جائے۔

آجکل کے مغربی فیشن میں نہ صرف وہ لڑکیاں اپنی بے پردگی اور دین سے دوری کے باعث خود بھی گناہوں میں مبتلا ہوئی ہیں بلکہ مرد کو بھی گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے جبکہ نیک

عورت خود بھی اپنے ایمان اور آخرت کی فکر کرتی ہے اور مرد کو بھی ترغیب وترہیب دلاتی ہے جبھی تو حدیث پاک میں فرمایا گیا:

''سب سے بڑھ کر جو متاع اور پونجی ہے وہ نیک سیرت عورت ہے''۔ (سنن نسائی)

بالغہ سے اجازت کے بغیر نکاح

سوال: رمشہ بالغہ ہے اس کا نکاح اس کے باپ کی اجازت سے ہوا اور رمشہ کو علم نہ تھا نہ وہ راضی تھی اب رمشہ نکاح سے انکار کرتی ہے۔ باپ نے لڑکی سے یہ نہیں کہا تھا کہ میں تمہارا نکاح پڑھوانے جارہا ہوں۔ وکیل نے باپ کی اجازت سے نکاح پڑھادیا، وکیل اور گواہ نے بھی لڑکی سے اجازت نہیں لی تھی نکاح کے بعد لڑکی کو معلوم ہوا تو لڑکی نے انکار کردیا۔ کیا اس صورت میں اس کا نکاح جائز ہوگا یا ناجائز؟

جواب: صورت مسئولہ میں اگر لڑکی بالغہ تھی اور اس سے اجازت نہیں لی گئی تھی۔ باپ نے اپنی اجازت سے نکاح پڑھوایا تو یہ نکاح لڑکی کی اجازت پر موقوف ہے اور جب کہ لڑکی نے خبر پاکر اس نکاح سے انکار کردیا تو نکاح باطل ہوگیا۔ اب لڑکی جہاں چاہے دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔ (درمختار)

بد مذہب سے نکاح

سوال: میں ایک بالغہ باشعور لڑکی ہوں میری عمر تقریباً بیس سال ہے میرا مسلک ''مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ'' ہے جبکہ میرے والدین بد مذہب ہیں وہ مجھے کافر بھی کہہ چکے ہیں میرے تمام رشتے دار تقریباً وہابی و دیوبندی عقائد کے ماننے والے ہیں۔ مستقبل میں میرے والدین میری شادی میرے چچازاد سے کرنے والے ہیں جبکہ وہ بھی بد مذہب ہے اور میں گستاخ رسول ﷺ سے شادی کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ دورانِ نکاح میں نکاح قبول کروں یا رد کردوں؟ کیا بدعقیدہ لوگوں سے نکاح کرنا جائز ہے؟ کیا میں بالغ ہونے کے ناطے کسی سنی بریلوی لڑکے سے اپنے ایمان کی بقا کے لئے اپنی مرضی سے شادی کرسکتی ہوں جبکہ میرا یہ عمل والدین کی ناراضگی کا سبب ہو۔ برائے مہربانی مجھے جواب عنایت فرمائیں کہ اس صورت میں مجھے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: دیوبندی و وہابی، قادیانی، شیعہ اور غیر مقلد گمراہ فرقے ہیں، ان سب سے تعلقات رکھنا اور سلام کرنا منع ہے۔ حدیث شریف میں بدمذہب فرقوں کے بارے میں فرمایا گیا۔ ''یعنی اور یہ گمراہ لوگ بیمار ہو جائیں تو ان کی تیمارداری مت کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت مت کرو اور اگر تم سے ملیں تو انہیں سلام بھی مت کرو''۔ (ابن ماجہ)

لہٰذا دیوبندی، وہابی فرقے کے کسی شخص سے کسی سنی کا نکاح جائز نہیں۔ اس لئے کہ دیوبندیوں نے اپنی کتابوں میں نبی کریم ﷺ کی شان میں جو گستاخیاں لکھی ہیں وہ آج بھی چھپ رہی ہیں اور ہر مسلمان ان کتابوں میں وہ بے ادبیاں اور گستاخیاں پڑھ سکتا ہے اور علمائے حرمین وغیرہ نے ان گستاخانہ عبارات کے پیش نظر انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ لہٰذا کسی مسلمان کا نکاح ایسے شخص سے نہیں ہو سکتا جو دائرہ اسلام سے خارج ہو۔

آپ جب بالغہ ہیں تو آپ خود مختار ہیں۔ آپ کی مرضی کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ولی کو آپ پر جبر کرنے کا اختیار ہے۔ لہٰذا آپ پہلے سے ہی انکار کر دیں، کہ میں کسی بد مذہب اور بد عقیدہ شخص سے نکاح نہیں کروں گی، ہدایہ میں منقول ہے کہ ''یعنی حرہ (آزاد) عاقلہ، بالغہ کا نکاح اس کی مرضی سے منعقد ہو جاتا ہے چاہے وہ باکرہ (کنواری) ہو یا ثیبہ (شادی شدہ) اگر چہ ولی اس عقد میں راضی نہ ہوں''۔ (ہدایہ شریف)

اس کے بعد فرمایا، ''**ولا یجوز للولی اجبار البکر البالغة علی النکاح**''۔

ترجمہ: ''یعنی جائز نہیں ہے ولی کو باکرہ بالغہ کو نکاح پر مجبور کرنا''۔ (ہدایہ شریف)

لہٰذا صورت مسئولہ میں آپ اپنی مرضی سے کسی سنی صحیح العقیدہ شخص سے نکاح کر سکتی ہیں۔ (وقار الفتاویٰ)

کم آمدنی کی وجہ سے شادی سے انکار

سوال: صوفیہ سوال کرتی ہیں کہ میرے بھائی کی آمدنی کم ہے ہم ان کی شادی کرنا چاہتے ہیں اور وہ انکار صرف اس وجہ سے کرتے ہیں کہ شادی کے اخراجات نہیں اٹھا سکوں گا۔ اس معاملے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: حکم شرع مطہرہ یہ ہے کہ شادی بیاہ میں آجکل تو اتنے بے جا خرچے کئے جاتے

ہیں یہ ضروری نہیں بلکہ یہ پیسے کا ضائع کرنا اور سراسر اسراف ہے۔ نکاح کرنا ایک نیک عمل ہے اس میں بے جا رسومات کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ بلکہ آجکل کی خود ساختہ رسومات گناہوں کے دلدل میں لے جانے کا باعث بنتی ہیں۔ لہٰذا ایسی صورت میں فضول رسومات سے بچنا چاہئے اور ان کی وجہ سے نکاح کو مؤخر نہیں کرنا چاہئے بلکہ اپنی استطاعت کے مطابق نکاح پر خرچ کرے اور سنت طریقہ سے ولیمہ کرے۔ جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ!

''تین شخصوں کی اللہ مدد فرمائے گا۔ (i) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ (ii) مکاتب کو ادا کرنے والا۔ (iii) پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنے والا۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں نکاح کا حکم فرمایا تم اس کی اطاعت کرو اس نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر فقیر ہوں گے تو اللہ عزوجل انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا''۔

چنانچہ ایسے تمام نوجوانوں کو جو کہ کم آمدنی اور شادی کے اخراجات نہ اٹھا سکنے کی وجہ سے نکاح نہیں کرتے ان کو تنبیہ ہے کہ صرف اس وجہ سے نکاح مؤخر نہ کریں۔

شہرت کی وجہ سے عورت سے نکاح کرنا

سوال: میرا ماموں زاد بھائی احسن مریم سے اس کی شہرت کی بنا پر نکاح کرنا چاہتا ہے جب کہ خاندان والے اس کی مخالفت کر رہے ہیں مخالفت کی وجہ اس لڑکی کی سستی شہرت ہے؟

جواب: حدیث پاک میں ہے کہ ''جو کسی عورت سے بوجہ شہرت کے نکاح کرے گا اللہ عزوجل اس کی ذلت میں زیادتی کرے گا اور جو کسی عورت سے بوجہ اس کے مال کے نکاح کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی ہی بڑھائے گا اور جو اس کے حسب کے سبب نکاح کرے گا تو اس کے کمینہ پن میں زیادتی فرمائے گا اور جو اس لئے نکاح کرے کہ ادھر ادھر نگاہ نہ اٹھے اور پاک دامنی حاصل ہو یا صلہ رحم کرے گا تو اللہ عزوجل اس مرد کیلئے اس عورت میں برکت دے گا اور عورت کیلئے مرد میں''۔ (رواہ طبرانی عن انس رضی اللہ عنہ)

پس اگر آپ کا ماموں زاد بھائی اس کی شہرت کی وجہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس ارادے کو ترک کرے اور کسی نیک سیرت لڑکی سے نکاح کرے۔

نکاح کیلئے لڑکے میں کیا خوبیاں دیکھیں

سوال: میری بہن کیلئے ایک رشتہ آیا ہے شرعی نقطۂ نظر سے لڑکے میں کیا کیا خوبیاں ہونی چاہئیں؟

جواب: عورت کو چاہئے کہ مرد دیندار، خوش خلق، مالدار، سخی سے نکاح کرے۔ فاسق بدکار سے نہیں اور اس طرح بھی نہ کرے کہ کوئی اپنی لڑکی کا نکاح کسی بوڑھے سے کرے۔ (ردالمختار)

ذمہ داریوں کے خوف سے نکاح نہ کرنا

سوال: میرے ماموں صاحب حیثیت ہیں لیکن صرف اس وجہ سے نکاح نہیں کرتے کہ نکاح کے بعد ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں کیا میرے ماموں کا یہ عمل درست ہے؟

جواب: آپ کے ماموں کا یہ عمل غلط ہے انہیں چاہئے کہ حدیث میں ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے نوجوانوں تم میں جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ سے روکنے والا ہے اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والا ہے''۔ (بخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: ''جو خدا سے پاک صاف ہو کر ملنا چاہے وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے''۔

اور جو نکاح نہ کرے اس کیلئے حدیث پاک میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ''حضور تاجدارِ مدینہ ﷺ نے مجرد رہنے سے منع فرمایا ہے اور اگر حرام سے بچنا یا اتباعِ سنت کی نیت ہو اور اللہ کے حکم کی تعمیل ہو تو اس کا ثواب بھی ملے گا''۔ (ردالمختار، درمختار، سنن نسائی)

چنانچہ آپ کے ماموں کو چاہئے کہ اگر وہ صاحب حیثیت ہیں تو فوراً نکاح کرلیں کیونکہ درمختار میں یہ بات مذکور ہے کہ اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو اور نہ نامرد ہو۔ مہر ونفقہ پر قدرت ہو تو نکاح سنت مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر آزاد رہنا گناہ ہے۔ (درمختار)

مرتد ہونے پر نکاح کا حکم

سوال: ایک شخص نے قادیانی مذہب اختیار کرلیا اور اس کی بیوی بدستور اپنے اصل مذہب

یعنی اہلسنت والجماعت پر قائم ہے ان کے نکاح کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورتحال کہ جس میں مرد اپنا مذہب تبدیل کرے عورت فوراً نکاح سے نکل گئی ان میں باہم کوئی تعلق نہیں رہا مرد محض اجنبی ہو گیا اب اس سے قربت زنائے خالص ہوگی۔

بد مذہب سے نکاح پڑھوانا

سوال: میری دوست ناہید کی شادی کامران فاروقی سے ہوئی اور دونوں صحیح العقیدہ ہیں لیکن نکاح خواں غیر مقلد وہابی ہے۔ تو ایسی حالت میں نکاح منعقدہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: جو لوگ غیر مقلدوں (وہابی) کو نکاح پڑھانے کیلئے لائے گناہگار ہوئے توبہ کریں کہ اس میں بد مذہب کی تعظیم ہے اور اس کی تعظیم کرنا ناجائز اور گناہ ہے مگر اس نے جو نکاح پڑھایا تو وہ منعقدہ ہو گیا کہ نکاح خواں حقیقت میں وکیل ہوتا ہے اور صحت وکالت کیلئے اسلام شرط نہیں۔ (حوالہ فتاویٰ عالمگیری)

نابالغ کا نکاح ولی کی اجازت سے ہوگا

سوال: عائشہ جو کہ نو سال کی ہے جبکہ زاہد گیارہ سال کا ہے، ان دونوں کا نکاح ہوا مگر ایجاب وقبول زاہد سے ہی کرایا گیا۔ ایک مولوی صاحب نے کہا کہ والد کو اپنے نابالغ بچے کی طرف سے قبول کرنا چاہئے تھا، مگر رشتہ داروں نے برا یا غلط سمجھا اور اسے نابالغ سے ہی قبول کرایا۔ آیا اس صورت میں نکاح درست ہوا یا غلط؟

جواب: اگر زاہد ناسمجھ ہے تو نکاح منعقد نہ ہوا اور اگر سمجھ والا ہے تو نکاح منعقد ہو جائے گا مگر ولی کی اجازت پر موقوف ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری)

بد مذہب کا نکاح میں گواہ ہونا

سوال: فارینہ اور یاسر سنی صحیح العقیدہ ہیں اور ان کا نکاح بھی سنی عالم ہی نے پڑھایا تھا مگر ان کے نکاح میں ایک گواہ سنی اور دوسرا بد مذہب تھا کیا ایسی صورت میں ان کا نکاح منعقد ہو جائیگا؟

جواب: نکاح خواں کا مسلمان ہونا شرط نہیں کافر بھی ایجاب وقبول کرا دے گا تو نکاح منعقد ہو جائے گا مگر مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے بد مذہبوں کو اپنا گواہ نہ بنائیں۔ یہ عمل کرنا ایک طرح سے ان کیلئے اعزاز ہے اور ان کی تعظیم کرنا حرام ہے۔

صورت مسئولہ میں یاسر اور فارینہ کا نکاح منعقد ہو گیا۔ (فتاویٰ امجدیہ)

سنی لڑکی کا بد مذہب سے نکاح پڑھوانا

سوال: میری دوست جو کہ سنی صحیح العقیدہ لڑکی ہے، اس کا نکاح بدمذہبوں کے اجتماع میں منعقد ہوا اور وہ نکاح بدمذہبوں کے عالم نے ہی پڑھایا تھا کیا اس طرح نکاح درست ہے یا نہیں؟

جواب: دیوبندی، وہابی، قادیانی، شیعہ، اور غیر مقلد گمراہ فرقے ہیں۔ ان سب سے تعلق قائم رکھنا اور سلام کرنا منع ہے۔ حدیث شریف میں بدمذہب فرقوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ:

''اور یہ گمراہ بیمار ہو جائیں تو ان کی تیمارداری نہ کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہو اور اگر تم سے ملیں تو انہیں سلام بھی مت کرو''۔ (ابن ماجہ)

لہٰذا دیوبندی وہابی فرقے کے کسی شخص سے کسی سنی کا نکاح جائز نہیں۔ اس لئے کہ دیوبندیوں نے اپنی کتابوں میں نبی کریم ﷺ کی شان میں جو گستاخیاں لکھی ہیں وہ آج بھی چھپ کر منظر عام پر آ رہی ہیں اور ہر مسلمان ان کتابوں میں وہ بے ادبیاں اور گستاخیاں پڑھ سکتا ہے اور علمائے حرمین وغیرہ ان گستاخانہ عبارات کے پیش نظر انہیں دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ لہٰذا کسی مسلمان کا نکاح ایسے شخص سے نہیں ہو سکتا جو دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ (وقار الفتاویٰ، جلد سوم صفحہ ۳۴ تا ۳۵)

گونگی اور بہری کا نکاح

سوال: شہناز جو کہ گونگی اور بہری ہے۔ اس صورت میں شہناز کا نکاح کس طرح کیا جائے؟

جواب: گونگے کیلئے یہ ہے کہ اگر وہ شخص تلفظ پر قادر نہیں مگر لکھنا جانتا ہے تو اس صورت میں نکاح تحریری طور پر منعقد کیا جائے گا۔ ورنہ اشارے سے منعقد ہو گا یعنی زبان سے کچھ الفاظ بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ اشارہ بھی کرے کہ گونگا جب کچھ کہنا چاہتا ہے تو اشارے سے ہی کہتا ہے۔ (درمختار)

شوقیہ کفریہ گانے گنگنانا

سوال: میری دوست مہناز کا شوہر امجد اکثر شوقیہ گانے گنگناتا ہے جس میں وہ کچھ ایسے

گانے گاتا ہے جس میں کفریہ کلمات بھی ہوتے ہیں جیسے۔ ''حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے۔ خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں''۔ اس طرح سے ''رب نے مجھ پر ستم کیا کیا ہے۔ سارے جہاں کا غم مجھے دے دیا ہے''۔

یہ گانے وہ اپنی لاعلمی میں گاتا ہے اس کو ان گانوں میں کفریہ کلمات کے ہونے کا علم نہیں کیا اس صورت میں اس کی بیوی نکاح سے نکل جائے گی یا نہیں اور اس کی بیعت برقرار رہے گی یا نہیں؟

جواب: مذکورہ صورت حال میں امجد کی لاعلمی کا اعتبار نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ ایسے گانے گنگناتا ہے اگر شوقیہ ہی کیوں نہ ہو تو اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اور اس کا ایمان بھی گیا اور اس کی بیعت بھی ٹوٹ گئی۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے تجدیدِ ایمان کرے پھر تجدیدِ نکاح کرے پھر تجدیدِ بیعت بھی کرے اور خوب توبہ استغفار کرے۔ اگر حج کر لیا تھا تو اس پر صاحب استطاعت ہوتے ہی حج دوبارہ فرض ہے کیونکہ کفریہ کلمہ کہتے ہی تمام نیکیاں ختم ہو جاتی ہیں گانے گانا حرام ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب شجرِ ممنوعہ میں سے کھایا تو شیطان نے خوش ہو کر گانا گایا۔ گانے باجوں کا موجد شیطان ملعون ہے اور مسلمانوں کو شیطان کے نقشِ قدم پر چلنے کی ممانعت کی گئی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۰۸ میں ارشاد فرماتا ہے۔

''اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے''۔ (کنز الایمان)۔

گانے باجے شیطان ہی کی ایجاد ہے۔ ''تفسیرات احمدیہ'' کی روایت ہے سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان نے سب سے پہلے نوحہ کیا اور گانا گایا''۔ اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ گانے باجوں میں دلچسپی رکھنے والے شیطان کے پیروکار ہیں اللہ عزوجل کے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا! ''جو شخص گانے کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتا ہے اللہ عزوجل اس پر دو فرشتے مقرر فرماتا ہے ان میں سے ایک فرشتہ ایک کندھے پر دوسرا فرشتہ دوسرے کندھے پر ہوتا ہے اور وہ دونوں فرشتے اپنے پاؤں سے اسے مارتے پیٹتے رہتے ہیں جب تک وہ

خاموش نہ ہو جائے''۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجدار ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو گانے والی کے پاس بیٹھے اور اس سے کان لگا کر دھیان سے سنے تو اللہ عزوجل بروزِ قیامت اس کے کانوں میں سیسہ انڈیلے گا''۔ (مقدمہ کف الرعاع) ان احادیث مبارک سے ثابت ہوا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ کہ گانے باجے بجانا بھی حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں کچھ تو گانے ایسے ہیں جن میں کفریہ کلمات ہوتے ہیں اور جن کے گانے سے بندہ خارج از ایمان ہو جاتا ہے اور یہ شیطان کی سب سے بڑی چال ہے اگر چہ وہ لاعلمی کے طور پر گائے جائیں جن میں سے کچھ کفریہ اشعار بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں۔

1۔ ''حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے...... خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں''۔

معاذ اللہ عزوجل اس شعر میں کہا گیا ہے۔ خدا عزوجل بھی نہ جانے، یہ بات صریح کفر ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ عزوجل کے علم کا انکار ہے۔

2۔ ''خدا بھی آسمان سے جب زمین پر دیکھتا ہوگا...... میرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا''

اس شعر میں معاذ اللہ عزوجل کم از کم چار کفر ہیں۔ (i) جب دیکھتا ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ عزوجل ہر وقت نہیں دیکھتا معاذ اللہ عزوجل۔ (ii) اس بے حیاء کے محبوب کو اللہ عزوجل نے نہیں بنایا معاذ اللہ عزوجل۔ (iii) کس نے بنایا۔ یہ بھی اللہ عزوجل کو نہیں معلوم معاذ اللہ عزوجل۔ (iv) سوچتا ہوگا۔

3۔ ''رب نے مجھ پر ستم کیا کیا ہے...... سارے جہاں کا غم مجھے دے دیا ہے''۔

اس شعر میں یہ بات کفر ہے ''رب نے مجھ پر ستم کیا ہے''۔ معاذ اللہ عزوجل گانے والا اللہ عزوجل کو ظالم ٹھہرا رہا ہے اللہ عزوجل کو ظالم کہنا صریح کفر ہے۔ معاذ اللہ عزوجل۔

4۔ ''کتنا حسین چہرہ کتنی پیاری آنکھیں...... کتنی پیاری آنکھیں ہیں آنکھوں سے چھلکتا پیار،
قدرت نے بنایا ہوگا فرصت میں تجھے میرے یار''

اس شعر میں ''قدرت نے تجھے فرصت میں بنایا ہوگا''۔ کہا گیا ہے جو کہ کفر ہے۔

5۔ ''او میرے رب بار بارے یہ کیا غضب کیا...... جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنا دیا''۔

اس شعر میں دو کفر ہیں۔ (i) ''جس کو لڑکی بنانا تھا لڑکا بنا دیا''۔ یہ اللہ ﷻ پر اعتراض کی وجہ سے کفر ہے۔ (ii) پھر اس کو ظلم کہنا دوسرا کفر ہے۔

6۔ ''پھولوں سا چہرہ تیرا کلیوں سی مسکان ہے ..... روپ تیرا دیکھ کے قدرت بھی حیران ہے''

اس شعر میں ''قدرت بھی حیران ہے'' کہا گیا ہے اور یہ کفر ہے۔

7۔ ''اب آگے جو بھی ہو انجام دیکھا جائے گا ..... خدا تراش لیا اور بندگی کرلی''۔

اس شعر میں خدا تراش لیا اور بندگی کرلی میں دو کفر ہیں۔ (i) مخلوق کو خدا کہنا۔ (ii) پھر اس کی بندگی کرنا۔

8۔ ''میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں ..... قسم خدا کی خدا بن کے آپ رہتے ہیں''۔

اس شعر میں غیر خدا کو خدا کہہ دیا جو کہ کفر ہے۔

9۔ ''کسی پتھر کی مورت سے محبت کا ارادہ ہے ..... پرستش کی تمنا ہے عبادت کا ارادہ ہے''۔

اس شعر میں پتھر کے بت کی پوجا کی تمنا اور عبادت کرنے کا اظہار ہے جو کھلم کھلا کفر ہے۔

مذکورہ بالا دیئے گئے گانوں کے چند نمونے اور اس کے علاوہ بھی ایسے گانے ہیں جن میں گانے لکھنے والے اب اس حد تک بے باک ہو گئے ہیں کہ انہوں نے خدا پر معاذ اللہ ﷻ اعتراض کرنے شروع کر دیئے ہیں اور بدقسمتی سے یہ گانے آج کل تقریباً ہر گھر میں بجائے جاتے ہیں ہماری بہنوں سے مدنی التجا ہے کہ خدارا اپنے گھر والوں کے حال پر رحم کیجئے اور اپنی اور ان کی آخرت بچانے کی کوشش کیجئے۔

اپنے گھروں میں ایسے کفریہ گانوں سے اپنے شوہر اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو گانے سے منع کریں کیونکہ ایسے گانے سننے سے ان کا ایمان جاتا رہتا ہے اور نکاح باطل ہو جاتا ہے۔ خدارا اپنے گھر سے گانوں کی تمام کیسٹیں ضائع کر دیں۔

نوٹ: جو گانے کی کیسٹیں ہیں ان پر نعتیں ریکارڈ کروالیں اس طرح عشقِ رسول ﷺ بڑھے گا اور آخرت بھی سنور جائے گی۔ (انشاء اللہ)

تجدید ایمان کا طریقہ

سوال: تجدید ایمان کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: تجدید ایمان کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اس کو یاد ہے کہ اس نے کون سا کفریہ کلمہ بولا ہے۔ مثال کے طور پر ''خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں''۔ یہ کفریہ کلمہ بولا ہے تو اس طرح توبہ کرے۔

''یا اللہ عزوجل میں نے یہ کفر بک دیا کہ خدا بھی نہ جانے اس سے توبہ کرتی ہوں۔ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ'' (ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں)۔ اور اس طرح مخصوص کفر سے توبہ بھی ہوگی اور تجدید ایمان بھی ہو گیا''۔

اور اگر اسے یاد نہیں ہے کہ اس نے کیا کفریہ کلمات کہے تو یوں کہے، ''یا اللہ عزوجل مجھ سے جو جو کفریہ کلمات صادر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتی ہوں۔ پھر کلمہ پڑھے کہ اس طرح تجدید ایمان ہو گیا''۔

تجدید نکاح کا طریقہ

سوال: تجدید نکاح کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: تجدید نکاح کا معنی ہے کہ ''نئے مہر سے نکاح کرنا'' اس کیلئے محفل کرنا اور لوگوں کو اکٹھا کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ نکاح ''ایجاب وقبول کا نام ہے'' لیکن نکاح کے وقت دو مرد مسلمان یا ایک مرد اور دو مسلمان عورتوں کا حاضر ہونا ضروری ہے خطبہ نکاح شرط نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اگر خطبہ یاد نہیں تو اعوذ باللہ، بسم اللہ شریف کے بعد سورۃ الفاتحہ پڑھ کر تین سو تیرہ روپے مہر دینے کی نیت کرے اب دو مسلمان مردوں یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتوں کی موجودگی میں عورت سے کہے میں نے تین سو تیرہ روپے مہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا۔ عورت کہے میں نے قبول کیا۔ اس طرح نکاح ہو گیا۔

عورت کا نکاح والی ہو کے دوسرا نکاح کرنا

سوال: جو عورت کسی اور کے نکاح میں ہو تو اس سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ! ''اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں''۔ (نساء:۵، کنز الایمان)

روح البیان میں ہے حضرت نجم الدین کبریٰ قدس سرہ نے فرمایا، ''بے شک اللہ عزوجل نے عورتوں میں سے شوہر والی عورتوں کو مردوں پر حرام فرما دیا''۔ (روح البیان)

جو عورت کسی کے نکاح میں ہو اس سے نکاح کرنا حرام ہے بلکہ اگر دوسرے کی عدت میں ہو جب بھی حرام ہے بلکہ نکاح کا پیغام بھی دینے سے اللہ رب العزت نے منع فرمایا ہے۔

اللہ ﷻ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے! "اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے"۔ (بقرہ ۲۳۵)

نکاح میں ایجاب و قبول کے الفاظ کہنا

سوال: عرفانہ نے علی سے ایجاب کے الفاظ کہے جبکہ علی نے قبول کے الفاظ نہ کہے اور مہر کے روپے دے دیئے تو ایسی صورت میں نکاح منعقد ہوگا یا نہیں؟

جواب: ایسی صورت میں نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ (ردالمحتار)

صحیح العقیدہ لڑکی کا بد مذہب سے نکاح کرنا کیسا

سوال: صبا نور جو کہ مسلک اہلسنت حنفی بریلوی سے تعلق رکھتی ہے اس کا نکاح مصطفیٰ کمال سے جو کہ تبلیغی جماعت سے تعلق رکھتا ہے، اس کا نکاح دیوبندیوں کے اجتماع میں ہوا۔ اب وہ رخصتی کا مطالبہ کر رہے ہیں کیا یہ نکاح جائز ہے؟ اب جواب طلب امر یہ ہے کہ دیوبندی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کیلئے حمد ہے جس نے طیبات کو صرف طیب لوگوں کیلئے منتخب فرمایا اور خبیث کو خبیث لوگوں کیلئے چھوڑ رکھا ہے اور صلوٰۃ وسلام اس پر جس نے تمہیں جہنم کے کتوں سے بچنے کا حکم فرمایا ہے گندے گندیوں کیلئے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "گندیاں گندوں کیلئے اور گندے گندیوں کیلئے، ستھریاں ستھروں کیلئے اور ستھرے ستھریوں کیلئے"۔ (سورۂ نور)

حدیث مبارک میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے بد مذہبوں کی نسبت فرمایا، "ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور پانی نہ پیو بیاہ شادی نہ کرو"۔ چنانچہ ایسی صورت میں وہ نکاح شرعاً باطل و زنا ہے یا ممنوع و گناہ ہے۔ دیوبندی، رافضی وغیرہ سب فرقے بے دین مرتد ہیں وہابی اور دیوبندی تو اسلئے کافر مرتد ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شان اور رسول ﷺ کی شان کے انتہائی درجے کے گستاخ ہیں نمونے کے طور پر ہم ان کی چند گستاخانہ عبارتیں انہی کی کتابوں کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

ان کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے"۔ (معاذ اللہ عزوجل)

(رسالہ یک روزی مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی)

دوسرا عقیدہ: حضور ﷺ کو جیسا علم ہے ایسا بچوں، پاگلوں، اور چوپایوں کو بھی حاصل ہے۔ (معاذ اللہ عزوجل) (حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

تیسرا عقیدہ: حضور اکرم ﷺ آخر نبی نہیں ہیں آپ ﷺ کے بعد دوسرا نبی آسکتا ہے۔ (معاذ اللہ عزوجل)۔ (تحذیر الناس مولوی قاسم نانوتوی)

چوتھا عقیدہ: ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ مرکر مٹی میں مل گئے۔ (معاذ اللہ عزوجل)۔ (تقویۃ الایمان اسمٰعیل دہلوی)

اس کے علاوہ ان کے اور بھی بہت سے عقیدے ہیں۔ اگر ایسے عقائد وہ خود نہیں رکھتا مگر جو ایسے عقائد رکھتے ہیں انہیں امام اور پیشوا یا مسلمان ہی مانتا ہے تو بھی یقیناً اجماعاً وہ خود کافر ہے جس طرح ضروریاتِ دین کا انکار کفر ہے، یوں ہی ان کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔

علماء کا اجماع ہے کہ جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے جس نے کفریہ کلمہ کہلوایا۔ اس کو کافر قرار دیا جائے گا یوں ہی جس نے اس کفریہ کلمے کی یا اس کی بے حرمتی کی یا اس پر راضی ہوا۔ اس کو بھی کافر قرار دیا جائے گا یہاں حکم فقہ یہی ہوگا کہ ان سے نکاح اصولاً جائز نہیں خواہ مرد وہابی ہو یا عورت وہابیہ، یا مرد وہابی ہو اور عورت سنی۔

غنیۃ میں ہے کہ: "اعتقادی فاسق، عملی فاسق سے زیادہ برا ہے"۔

اب اگر عورت سنی بالغہ کا نکاح بد مذہب شخص سے ہوگا یہ نکاح باطل و زنائے خالص ہوگا کہ بد مذہب کسی سنی عورت کا کفو یعنی برابر اور قابل نکاح نہ ہوگا۔

درمختار میں ہے "فاسق شخص نیک عورت کا کفو نہ ہوگا"۔ (فتاویٰ رضویہ)

لہٰذا ایسی صورت میں جبکہ نکاح منعقد ہی نہ ہوا، تو رخصتی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اگر رخصتی کر دی گئی تو یہ خالصتاً زنا ہوگا۔

بد مذہب لڑکے سے صحیح العقیدہ لڑکی کی شادی

سوال: بشیر الدین اپنی بیٹی اریبہ جو کہ سنی اور صحیح العقیدہ ہے اس کی شادی سفیان سے کر رہا

ہے جوکہ بدمذہب ہے اس کا کہنا یہ ہے کہ سفیان نماز، زکوۃ اور روزہ کا پابند ہے اور میری بیٹی سنیت کی پکی ہے بدلے گی نہیں۔ ایسی صورت میں ان دونوں کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بدمذہب سے سنیہ کی شادی ممنوع ہونے پر شرع مطہرہ سے کثیر دلائل قائم ہیں مثلاً۔

دلیل اول: ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ! اور شیطان تجھے بھلادے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ"۔ (ترجمہ کنزالایمان، پارہ نمبر ۷)

بدمذہب سے زیادہ ظالم کون ہے اور نکاح کی صحبت دائمہ سے بڑھ کر کون سی صحبت ہے کہ جب ہر وقت کا ساتھ ہے تو وہ بدمذہب ضرور اس عورت کو بدمذہبی کا حکم دے گا۔ جوکہ اس کو لا محالہ ماننا پڑے گا اور ایسی جگہ اپنے اختیار سے جانا حرام ہے جہاں منکر ہو اور انکار نہ ہو سکے نہ کہ اپنی عورت کیلئے ایسے سامان پیدا کئے جائیں جس سے وہ عاجز ہو کہ مانتے ہی بنے۔

دلیل دوم: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اللہ کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہیں میں سے جوڑے بنائے کہ ان سے مل کر چین پاؤ، اور تمہارے آپس میں دوستی و مہر رکھی"۔

حدیث مبارک میں ہے کہ: "رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں! عورت کے دل میں شوہر کیلئے جو راہ ہے کسی کیلئے نہیں"۔ (رواہ ابن ماجہ)

آیت گواہ ہے کہ شوہر بیوی کا وہ عظیم رشتہ ہے کہ چاہے نہ چاہے باہم انس ومحبت والفت پیدا کرتا ہے اور حدیث شاہد ہے کہ عورت کے دل میں جو بات شوہر کی ہوتی ہے وہ کسی کی نہیں ہوتی اور بدمذہب کی محبت قاتل ہے اللہ ﷻ فرماتا ہے!"ومن یتولھم منکم فانه منھم"۔
ترجمہ: "تم میں جو ان سے دوستی رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے"۔

دلیل سوم: اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: "اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو"۔ (کنزالایمان)

بدمذہبی ہلاکت حقیقی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی"۔

صحبت کا اثر اور خصوصاً بری صحبت حدیث مبارک سے ثابت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "برا ہم نشین دھونکنے والے کی مانند ہے تجھے اس کی سیاہی نہ پہنچے تو دھواں تو

پہنچے گا"۔ (ابوداؤد، نسائی) سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا "گمراہوں سے دور بھاگو انہیں اپنے سے دور کرو کہیں تمہیں بہکانہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں"۔ (مسلم شریف)

عورت میں مادہ قبول کرنے اور جلد متاثر ہونے کی کیفیت پائی جاتی ہے وہ بہت نرم دل ہوتی ہے اور جلد اثر پذیر ہوتی ہے جیسا کہ سرکارِ مدینہ ﷺ فرماتے ہیں: "اے انجشہ! آبگینوں کو بچا کر رکھو"۔

مسلمانو! اللہ ﷻ عافیت بخشے کہ دل پلٹتے خیال بدلتے دیر نہیں لگتی، قلب کو قلب کہتے ہی اس لئے ہیں کہ وہ منقلب ہوتا ہے۔ یعنی الٹا پلٹتا رہتا ہے رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ: "دل کی حالت اس پر کی طرح ہے کہ میدان میں پڑا ہوا اور ہوائیں اسے پلٹے دے رہی ہوں"۔ (ابن ماجہ)

اور پھر عورتوں کا سا نرم و نازک دل، اس پر متصل بری صحبت پھر آپس میں تعلق بھی حاکمی اور محکومی کا اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ: "مرد عورتوں پر حاکم ہیں"۔

اس کے ساتھ محبت کا غضب جذبہ اور پھر عورت ویسے ہی عقل و دین میں ناقص اور جلد اثر قبول کرنے والی ہے۔

تو پس اس شادی میں قطعاً یقیناً عورت کی گمراہی و تبدیل مذہب کا ظن قوی ہے اور یہ خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑھنا ہے کہ یہ نص قطعی قرآن میں ممنوع و ناروا ہے شرع مطہرہ جس چیز کو حرام فرماتی ہے اس کی طرف لے جانے والی چیز کو بھی حرام بتاتی ہے۔

"مقدمة الحرام حرام". "حرام کا پیش خیمہ بھی حرام ہوتا ہے"۔

دلیل چہارم: ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ! "الرجال قوامون علی النساء بما فضل الله بعضهم علی بعض". (پارہ نمبر۵)

"مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔ (کنز الایمان) رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ: "عورت پر سب سے بڑھ کر حق اس کے شوہر کا ہے"۔ (حاکم)

رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں: "اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو عورتوں کو حکم دیتا اپنے شوہروں کو سجدہ کریں"۔

یہ سب اس حق کیلئے ہے جو اللہ ﷻ نے ان کیلئے ان پر رکھا ہے اور اگر شوہر کی ایڑی سے

نگ تک سارا جسم پھوڑا ہو جس سے پیپ اور گندہ پانی جوش مارتا ہو عورت اگر اپنی زبان سے
سے چاٹ لے اور صاف کرے تو خاوند کا حق ادا نہ کیا۔ (ابوداؤد)
الغرض شوہر عورت کیلئے سخت واجب تعظیم ہے اور بد مذہب کی تعظیم حرام ہے پھر متعدد
حدیثوں میں رسول ﷺ نے فرمایا:
''جس کسی بد مذہب کی توقیر کی اس نے اسلام ڈھانے میں مدد کی''۔ (ابن ... حلیہ)
علامہ محقق سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ! ''بد مذہب کے لئے حکم شرعی
یہ ہے کہ اس سے بغض و عداوت رکھیں، روگردانی کریں اس کی تذلیل و تحقیر بجالائیں اس سے
طعن کے ساتھ پیش آئیں''۔

دلیل پنجم: ''النکاح رق للمرأة والزوج مالک''۔

ترجمہ: ''نکاح سے عورت کنیز ہو جاتی ہے اور شوہر مالک''۔ (ردالمختار، باب اللفاظ)
رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ: ''منافق'' کو ''اے سردار'' کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا
سردار ہو تو بے شک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا''۔ (ابوداؤد، نسائی)
حدیث مبارک میں ہے کہ: ''جو شخص کسی منافق کو سردار کہہ کر پکارے وہ اللہ کے غضب
میں پڑا''۔ (صحیح مستدرک، بیہقی)
''جب زبان سے کہنا اللہ عزوجل کے غضب کا باعث ہے تو حقیقتاً سردار بنالینا کس قدر
غضب کا باعث نہ ہوگا''۔

دلیل ششم: حضرت ابو امام باہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''بد مذہبوں والے جہنم کے کتے ہیں''۔ (فیض القدیر)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لا تجالسوھم ولا تشاربھم ولا تاکلوھم ولا تناکحوھم''۔

''بد مذہبوں کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، نہ کھانا کھاؤ، ان سے شادی بیاہ
نہ کرو''۔ مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوا کہ بد مذہب کو سنّیہ کا شوہر بنانا گناہ و ناجائز ہے۔

☆......☆......☆

باب نمبر ۲۴

حرمتِ مصاہرت کا بیان

حرمت مصاهرت کیا هے

سوال: حرمت مصاہرت کسے کہتے ہیں؟

جواب: لغوی معنی: مصاہرت کے معنی داماد بننا، سسر بننا کے ہیں۔

شرعی معنی: شریعت مطہرہ میں ان عورتوں کو کہتے ہیں جن کے اصول وفروع سے صحبت کرنے، بوسہ لینے وغیرہ کی وجہ سے وہ ہمیشہ کیلئے حرام ہو جاتی ہوں۔

حرمت مصاهرت کن چیزوں سے هوتی هے

سوال: حرمت مصاہرت کن کن چیزوں سے ثابت ہوتی ہے؟

جواب: حرمت مصاہرت جس طرح وطی سے ہوتی ہے۔ یوں ہی بشہوت چھونے، بوسہ لینے، فرجِ داخل کی طرف نظر کرنے اور گلے لگانے، دانت سے کاٹنے، مباشرت کرنے اور یہاں تک کہ سر کے بالوں کو چھونے سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے اگرچہ کپڑا حائل ہو۔ (عالمگیری، درمختار)

مصاهرت سے کون سی عورتیں حرام هیں

سوال: مصاہرت سے کون کون سی عورتین حرام ہو جاتی ہیں؟

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ "نسب سے سات رشتے حرام ہوتے ہیں اور مصاہرت سے بھی"۔

جس عورت سے صحبت ہوئی یا شہوت کے ساتھ بوسہ وغیرہ لیا گیا۔ تو اس عورت کی ماں، بیٹی، خالہ، پھوپھی، بہن، بھانجی، بھتیجی سب حرام ہوگئیں مگر ان میں سے دو ماں بیٹی ہمیشہ حرام ہوگئیں ان میں سے دو مرد و عورت ضرب دینے سے چار ہو جاتے ہیں گویا دو رشتے مرد اور دو عورت کیلئے حرام ہو گئے اس طرح کل چار رشتے مصاہرت سے حرام ہو گئے۔

(i)عورت کی ماں اوپر تک۔ (ii)عورت کو بیٹی نیچے تک۔ (iii)باپ دادا کی بیوی اوپر تک۔ (iv)بیٹے، پوتے کی بیوی نیچے تک۔

نوٹ: بقیہ پانچ یعنی خالہ، پھوپھی، بہن، بھانجی، بھتیجی سے وقتی طور پر حرمت ہے اس عورت سے علیحدگی وعدت کی تکمیل کے بعد ان میں سے کسی ایک سے بھی رشتہ ہوسکتا ہے۔

نکاح کا ایک مسئلہ

سوال: بشیر الدین نے ایک عورت سے نکاح کیا، نکاح کے کچھ عرصے کے بعد اس کا انتقال ہوگیا، بشیر الدین کی پہلی بیوی کا بیٹا فیضان اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا اس کا نکاح جائز ہے؟

جواب: جی نہیں! مذکورہ صورت میں فیضان اس عورت سے نکاح نہیں کرسکتا، اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

''ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہو مگر جو گزر چکا اور بے شک یہ بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ ہے''۔ (بقرہ ۲۲)

تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے تحت ہے، ''زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنے باپوں کی بیویوں سے نکاح کرتے تھے تو انہیں اس سے منع کردیا گیا تو تم اپنے باپوں کی بیویوں سے نکاح نہ کرو''۔

الحدیث: ابن جریر اور بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں: ''جس عورت سے تمہارے باپ نے نکاح کرلیا تو وہ عورت تمہارے لئے حرام ہے خواہ تمہارے باپ نے اس عورت سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو''۔

ہم بستری کیلئے شوہر کو اٹھانا

سوال: بلقیس نے جماع کیلئے اپنے شوہر جمال کو اٹھانا چاہا اب اس کا ہاتھ جمال کی جگہ اس کے بیٹے احمد (جوکہ بارہ سال کا ہے) پر شہوت کے ساتھ پڑ گیا، اب بلقیس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں بلقیس اپنے شوہر پر ہمیشہ کیلئے حرام ہوگئی۔ (درمختار)

سسر کا بھو کو شھوت سے ھاتھ لگانا

سوال: امبر کا اس کے سسر نے شہوت کے ساتھ بوسہ لیا اگر چہ امبر کو شہوت نہ ہو تو، کیا پھر بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! بوسہ لینے و گلے لگانے، چھونے وغیرہ کے دوران اگر ان دونوں میں ایک کو شہوت ہو جائے اگر چہ دوسرے کو شہوت نہ ہو پھر بھی حرمتِ مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔

(درمختار، ردالمختار)

نشے میں بھو کو شھوت سے چھونا

سوال: عبدالخالق نشے میں گھر آیا اور شہوت کے ساتھ اپنے بیٹے کی بیوی نسیمہ کو چھو لیا، کیا نشہ میں حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی؟

جواب: نشے میں یا جنون میں اگر کسی سے یہ فعل سرزد ہوا جب بھی وہی حکم ہوا کہ حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔ (درمختار)

بیوی کی بھن کی بیٹی سے نکاح کرنا

سوال: داؤد چاہتا ہے کہ وہ سلمیٰ کی بہن کی بیٹی یا بھائی کی بیٹی سے نکاح کرے کیا یہ نکاح کرنا جائز ہے۔ جبکہ سلمیٰ سے کئی سالوں سے کوئی اولاد بھی نہیں ہے؟

جواب: صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

الحدیث: عورت اور اس کی پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اس کی خالہ کو"۔

(صحیح بخاری و مسلم شریف)

ابوداؤد و ترمذی و دارمی سے نسائی کی روایت انہیں سے ہے کہ حضور ﷺ نے منع فرمایا:

الحدیث: پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے یا بھتیجی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی پھوپھی سے یا اس کی بھانجی سے یا بھانجی کے ہوتے ہوئے اس کی خالہ سے"۔ (ابوداؤد، ترمذی شریف)

شھوت سے بھو کو چھونا

سوال: الوینہ رضا کو اس کے شوہر اسد کے باپ نے (سسر) نے شہوت سے چھو لیا، تو کیا

حکم ہے؟

جواب: اگر وہ نو برس یا اس سے زیادہ عمر کی ہو اور اس کے باپ نے اس کو شہوت کے ساتھ چھولیا، یا بوسہ لیا تو وہ اس پر حرام ہو گئی، اس کو حرمت مصاہرت کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ وہ اپنے شوہر پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو گئی تو اسد پر فرض ہے کہ وہ الو بنہ سے شوہری تعلقات ختم کرے اور اسے طلاق دے دے، "فتاویٰ عالمگیری" میں ہے کہ لڑکے کی زوجہ کو اگر شہوت کے ساتھ چھوا تو وہ عورت اب لڑکے پر بھی ہمیشہ کیلئے حرام ہو گئی۔

ساس سے نکاح

سوال: کلثوم بیگم کی صاحبزادی کا نکاح جواد سے ہوا، لیکن جواد کو کلثوم بیگم سے محبت ہو گئی۔ اب جواد اپنی ساس سے شادی کرنا چاہتا ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں جواد کی شادی کلثوم بیگم کی بیٹی سے ہوئی تو اب کلثوم بیگم جواد پر حرام ہو گئی۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

"حرام ہوئیں تم پر تمہاری عورتوں کی مائیں"۔ (پارہ نمبر ۴، کنزالایمان)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

بیویوں کی مائیں صرف عقد نکاح سے حرام ہو جاتی ہیں خواہ ان بیویوں سے صحبت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ درمختار میں ہے کہ "نکاح البنات یحرم الامهات"۔

ترجمہ: "بیٹی سے نکاح کرنا اس کی ماں سے نکاح کرنے کو حرام کرتا ہے"۔ (درمختار)

لہٰذا کلثوم بیگم کا نکاح اپنے داماد جواد سے ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔

دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا

سوال: عرفان کی دو الگ بیویاں ہیں اور دونوں بیویوں سے دو بیٹیاں تسنیم اور طلعت ہیں اب اگر نبیل تسنیم اور طلعت سے نکاح کرنا چاہے تو کیا وہ ایسا کر سکتا ہے؟

جواب: نبیل ان دونوں لڑکیوں کو اپنے نکاح میں ہرگز نہیں لا سکتا ہے، اس لئے کہ وہ جمع بین الاختین ہے۔ جس کا حرام ہونا قرآن مجید، حدیث شریف اور فقہ سے ثابت ہے۔ پارہ ۴

کی آخری آیت محرمات میں ہے کہ ''یعنی دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے''۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ ''جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے نطفے کو ہرگز دو بہنوں کے رحم میں جمع نہ کرے''۔

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دو بہنوں سے عقد نہ کرے، فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۲۵۹ میں ہے کہ ''یعنی دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع نہ کرو''۔

لہٰذا نبیل خواہ دونوں بہنیں عینی ہوں، علاقائی یا اخیافی ایسی شادی ہرگز ہرگز نہ کرے، ورنہ سخت حرام کار نہایت بدکار، لائق عذابِ قہار اور دین و دنیا میں شرمسار ہوگا۔ (فتاویٰ فیض الرسول)

ایسی دو عورتیں جن کو جمع کرنا حرام ہے، اگر دونوں سے بیک وقت عقد نکاح کیا تو کسی سے نکاح نہ ہوا، فرض ہے کہ دونوں فوراً جدا کر دے اور دخول نہ ہوا تو مہر بھی واجب نہ ہوا۔ اور دخول ہوا تو مہر مثل اور بندھے ہوئے مہر میں جو کم ہو وہ دیا جائے گا، اگر دونوں کیساتھ دخول کیا تو دونوں کو دیا جائے گا، اور ایک کے ساتھ کیا تو ایک کو دیا جائے گا۔ (عالمگیری، درمختار)

اولاد نہ ہونے کی وجہ سے دوسری بہن سے نکاح

سوال: ریحانہ اپنے شوہر فرحان کے ساتھ تقریباً چودہ برس رہی اور اس کی عمر تقریباً تیس سال ہے، مگر ریحانہ کے کوئی اولاد نہیں ہوئی اب فرحان ریحانہ کی بہن فوزیہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ ریحانہ کو تاحیات اپنے ساتھ رکھوں گا۔ اس پر شریعت کا کیا حکم آئے گا؟

جواب: ایک مرد کا دو بہنوں کو جمع کرنا حرام ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

''حرام ہوئیں تم پر دو بہنیں اکٹھی کرنا''۔ (نساء ۲۳)

یعنی ''دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے''۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ یعنی حضرت ضحاک بن فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

الحدیث: انہوں نے عرض کیا میں نے اسلام قبول کیا ہے، اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں حضور ﷺ نے فرمایا دونوں میں سے ایک کا انتخاب کرے''۔ (ترمذی شریف)

یہاں تک کہ اگر ایک بہن کو طلاق دے دی ہے تو جب تک اس کی عدت نہ گزر جائے

دوسری بہن سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ چاہے طلاق رجعی دی ہو یا بائن یا مغلظہ۔ (فتاویٰ عالمگیری)

لہٰذا اگر فرحان فوزیہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اسے ریحانہ کو طلاق دینا ہوگی اور ریحانہ کی عدت گزرنے کے بعد اس کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہوگا۔ (فتاویٰ فیض رسول)

عورت کا مرد کو چھونے سے حرمت مصاہرت

سوال: فرزانہ بی بی سوال کرتی ہیں کہ جس طرح مرد کے عورت کو شہوت کے ساتھ چھونے سے مصاہرت ثابت ہوتی ہے کیا اگر عورت بھی شہوت سے مرد کو چھو لے تو مصاہرت ثابت ہوگی؟

جواب: جی ہاں! اگر عورت نے شہوت کے ساتھ مرد کو چھوا یا بوسہ لیا یا اس کے آلے کی طرف نظر کی تو اس سے بھی مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔ (عالمگیری، درمختار)

بوڑھی ساس کو شہوت سے چھونا

سوال: یاور نے اگر اپنی بڑھیا ساس کو شہوت سے چھو لیا کیا تب بھی حرمت ثابت ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! اگر بڑھیا عورت کو بھی شہوت کے ساتھ چھو لیا یا اس کا بوسہ لیا تو حرمت مصاہرت ہو جائے گی اور اس عورت کی بیٹی اس پر حرام ہو جائے گی۔

بیٹی پر شہوت سے ہاتھ پڑنا

سوال: حنیف خان نے اپنی بیوی کو اندھیری رات میں جماع کیلئے اٹھانا چاہا، لیکن شہوت کے ساتھ اس کا ہاتھ اپنی بیٹی (جو کہ تیرہ برس کی ہے) پر پڑ گیا اب اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: حنیف پر اس کی بیوی حرام ہوگئی کہ اگر کسی سے قصداً بھول کر یا غلطی سے یا مجبوراً حرمت مصاہرت کے افعال سرزد ہو جائیں تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

نوٹ: ”حرمت مصاہرت کیلئے شرط یہ ہے کہ لڑکی مشتہات ہو یعنی نو برس سے کم عمر نہ ہو“۔ (درمختار)

پس مذکورہ صورت میں لڑکی تیرہ برس کی ہے اور مشتہات ہے تو اسکی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔

بلا شہوت بہو پر ہاتھ پڑنا

سوال: نور بخش کا ہاتھ بلا شہوت اپنی بہو کے پستان پر پڑ گیا، کیا اس سے حرمت مصاہرت

ثابت ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں اس عمل سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی ہے کیونکہ عورت کی شرم گاہ اور پستان محض چھونے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے اس میں شہوت کا ہونا ضروری نہیں اسی طرح منہ کا بوسہ لینے سے بھی اور آلہ میں انتشار کے وقت کسی جگہ کا بوسہ لیا جب بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ (بہار شریعت، حرمت مصاہرت)

ساس سے مصافحہ کرنا

سوال: ریحان نے اپنی ساس سے مصافحہ کیا تو کیا اس کی بیوی اس پر حرام ہوگئی؟

جواب: اگر مصافحہ کرتے وقت ریحان پر شہوت ہوئی تو ریحان کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی اور اگر ہاتھ جدا کرنے کے بعد شہوت ہوئی یا سرے سے شہوت ہی نہ ہوئی تو حرام نہ ہوگی۔

شہوت سے چھونی عورت کی پوتی سے نکاح

سوال: ایک شخص نے ایک عورت کو شہوت کے ساتھ چھوا تھا اب وہ آدمی اس کی پوتی سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا یہ نکاح درست ہے؟

جواب: اگر عورت کے ساتھ کسی نے صحبت یا شہوت سے چھو لیا بوسہ لیا یا اس کی شرمگاہ کی طرف بغیر حائل دیکھا یا اس عورت نے یہ کام کئے تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی اور اس عورت کی بیٹی، پوتی، نواسی سب اس شخص پر حرام ہو جائیں گی۔ مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں عرض کی۔ ''یا رسول اللہ ﷺ میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک عورت سے زنا کیا میں اس کی بیٹی سے نکاح کرلوں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا! اس میں گنجائش نہیں ہے اور یہ جائز نہیں کہ تم اس عورت کو اس چیز پر قابو پاؤ کہ جس کی ماں کی اسی چیز پر پہلے مطلع ہو چکے ہو۔ (روح المعانی)

''من مس امرئة بشهوة حرمت علیه امها و بنتها''

ترجمہ: ''جس نے کسی عورت کو شہوت کے ساتھ چھوا تو اس عورت کی ماں اور اس کی بیٹی دونوں اس پر حرام ہو گئیں''۔

☆......☆......☆

باب نمبر ۲۴:

رضاعت کا بیان

طلاق شدہ بیوی کی بیٹی سے نکاح

سوال: شکیل نے نسرین سے نکاح کر کے اس کو طلاق دے دی اور صحبت بھی کی تھی اب وہ نسرین کی بیٹی صائمہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے، کیا وہ نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جو شخص کسی عورت سے نکاح کر کے اس سے صحبت کرے تو اس شخص کے لیے اس کی بیٹی حلال نہیں اور اگر اس عورت سے وطی نہ کی ہو تو اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے اور جس نے کسی عورت سے نکاح کیا تو اس کی ماں سے نکاح کرنا حلال نہیں، خواہ اس سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو''۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: ''جب آدمی کسی عورت سے جماع کر لے یا اس کو بوسہ دے دے یا اس کو شہوت کے ساتھ چھو لے یا اس کی شرمگاہ کی طرف شہوت کے ساتھ دیکھ لے تو وہ عورت اس آدمی کے باپ اور بیٹے کے لیے حرام ہو جائے گی اور اس شخص پر اس عورت کی ماں، بیٹی حرام ہو جائے گی''۔ (روح المعانی)

نکاح کا ایک مسئلہ

سوال: خدیجہ نے دوسری شادی عبدالوہاب سے کی، عبدالوہاب کا ایک لڑکا سراج ہے جو کہ اس کی پہلی بیوی سے ہے، اسی طرح خدیجہ کی بھی پہلے شوہر سے ایک بیٹی صالحہ ہے اب خدیجہ زوجہ عبدالوہاب اپنی بیٹی صالحہ کا نکاح سراج سے کرنا چاہتی ہے، آیا اس صورت میں دونوں کا نکاح جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب: جی ہاں یہ نکاح درست ہے کیونکہ دونوں کے ماں باپ الگ الگ ہیں۔

رضاعت سے کون سے رشتے حرام ہیں

سوال: کسی بچے کو دودھ پلا دینے سے کون سے رشتے حرام ہو جاتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور حرام ہوئیں تم پر تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری دودھ کی بہنیں'' (النساء، ۲۳، کنزالایمان)

حدیث پاک میں ہے کہ ''دودھ سے وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں''۔

تفسیر روح المعانی، تفسیر بیضاوی میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دودھ کے رشتے کو نسب کے رشتے کے مرتبے میں رکھ دیا ہے۔ لہٰذا دودھ پلانے والی دودھ پینے والوں کی ماں ہے اور دودھ پلانے والی کی بیٹی اس کی بہن ہے اور اسی طرح دودھ پلانے والی کا شوہر اس کا باپ ہے اور اس کے ماں باپ اور اس کے دادا دادی اور اس کی بہن اور اس کی پھوپھی رضاعی باپ کا اور ہر وہ بچہ جو دودھ پلانے والی کے علاوہ کسی دوسری عورت سے پیدا ہوا، دودھ پلانے سے پہلے یا دودھ پلانے کے بعد وہ سب اس دودھ پینے والے کے باپ شریک بہن، بھائی ہیں اور دودھ پلانے والی کی ماں اس کی نانی اور اس کی بہن اس کی خالہ اور ہر وہ بچہ جو اس شوہر سے پیدا ہوا وہ اس کے ماں، باپ شریک بہن بھائی ہیں اور جو اس شوہر کے علاوہ کسی دوسرے شوہر سے اولاد ہوگی وہ اس دودھ پینے والے کے ماں شریک بھائی بہن ہوں گے اور اس کی اصل حضور ﷺ کا یہ فرمان ہے۔

''دودھ سے وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں''۔

(تفسیر روح المعانی وتفسیر بیضاوی)

حرمت رضاعت کی مدت

سوال: طاہرہ بی بی سوال کرتی ہیں کہ دو سال تک دودھ پلانے کی اجازت ہے اس کے بعد دودھ پلانا حرام ہو جاتا ہے تو ڈھائی سال کی مدت تک دودھ پلانے سے حرمت رضاعت کیوں ثابت ہوتی ہے؟

جواب: قرآن مجید میں اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے: ''اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس (۳۰) مہینے میں ہے''۔ (احقاف: ۱۵، کنزالایمان)

نیز بچہ کی غذا متغیر ہونے کیلئے اتنی مدت درکار ہے جس میں بچہ دودھ کے علاوہ دوسری

غذا کا بھی عادی ہو سکے اور وہ مدت چھ ماہ ہے جو حمل کی کم تر مدت سے سمجھی جاتی ہے اس لئے دودھ سے نکاح کی حرمت ثابت ہونے کیلئے ڈھائی سال کی مدت رکھی گئی ہے۔

عورت نے چھاتی بچے کے منہ میں دی اور دودھ نہ تھا

سوال: میری خالہ نے میرے چھوٹے بھائی کے منہ میں چھاتی دی اور کہتی ہیں کہ چھاتی میں دودھ نہ تھا تو کیا اس سے رضاعت ثابت ہوگی؟

جواب: اگر کسی ذریعے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان کی چھاتی میں دودھ تھا تو رضاعت ثابت ہوگی ورنہ ان کے کہنے کے مطابق حکم ہوگا غلط بیانی کی صورت میں اس کا وبال اس کے سر ہوگا اور اگر کسی ذریعے سے معلوم نہ ہو سکے کہ اس کی چھاتی میں دودھ تھا یا نہیں تو اس صورت میں اس کا کہنا مان لیا جائے۔ (درمختار)

رضاعی بچے کے دوسرے بھن بھایوں سے رشتہ

سوال: خدیجہ کی چھ ماہ کی بیٹی ندا ہے، اس نے اپنے ایک سالہ بھانجے ذیشان کو دودھ پلا دیا، تو کیا ندا اور ذیشان ہی آپس میں دودھ شریک بہن بھائی ہیں یا خدیجہ کی ساری اولاد وں سے ذیشان کا دودھ کا رشتہ قائم ہو گیا؟

جواب: دودھ کا رشتہ بھی صرف اسی بچے سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ دودھ پلانے والی عورت اور اس کے شوہر کی تمام اولاد سے ثابت ہوتا ہے خواہ وہ اولاد موجودہ شوہر سے ہو یا اس سے پہلے و بعد کسی دوسرے شوہر سے ہو اور اسی طرح اس عورت کے موجودہ شوہر کی تمام اولاد سے نکاح حرام ہے خواہ وہ اسی دودھ پلانے والی بیوی سے ہو یا کسی اور بیوی سے ہو۔ بہر صورت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور اس دودھ پینے والے بچے کا ان دونوں شریک ماں باپ کی تمام اصول و فروع سے نکاح حرام ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جو زنا سے اصول و فروع ہوں گے ان سے بھی نکاح حرام ہوگا۔ (عالمگیری)

رضاعی بچے کے دوسرے بھائی بھن سے اپنی اولاد کا نکاح

سوال: علی اور حنا دونوں دودھ شریک بہن بھائی ہیں، کیا اس صورت میں علی کے بڑے بھائی اور حنا کی بڑی بہن کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: علی کے بڑے بھائی کی شادی حنا کی بڑی بہن سے ہوسکتی ہے کیونکہ دونوں کے ماں باپ الگ الگ ہیں اور دودھ کا رشتہ صرف اسی بچہ سے ثابت ہوگا جس نے دودھ پیا ہو۔

بوڑھی عورت کا بچے کو دودھ پلانا

سوال: ہماری نانی نے ایک بچہ کو دودھ پلایا تو کیا رضاعت ثابت ہوگئی؟

جواب: جی ہاں! ہر قسم کی عورت کا دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے خواہ کنواری ہو یا شادی شدہ بوڑھی ہو زندہ ہو یا مردہ۔ (درمختار)

بھوک سے بلبلاتے بچے کو دودھ پلانا

سوال: ایک بچہ بھوک سے بلبلا رہا ہے تو فہمیدہ نے اس کو دودھ پلا دیا تو کیا اس صورت میں بھی نکاح حرام ہوگا؟

جواب: واضح ہو کہ دودھ کا قطرہ ڈھائی سال کی عمر کے اندر اندر بچے کے حلق میں گیا تو نکاح حرام ہو جائے گا اب یہ دودھ پلانا مجبوری کی حالت میں ہو یا شوقیہ قصداً یا سہواً۔ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر بہر حال نکاح کی حرمت ثابت ہوگی۔

کان کے ذریعے دودھ کا پہنچنا

سوال: حمیدہ بیگم نے شاہدہ کے بچے کے کان میں دودھ ٹپکایا تو اس صورت میں رضاعت ثابت ہوجائے گی؟

جواب: عورت کا دودھ اگر کان میں ٹپکایا گیا یا حقنہ سے اندر ٹپکایا پیشاب کے مقام سے پہنچایا گیا یا پیٹ یا دماغ میں زخم تھا اس میں ٹپکایا گیا تو اس صورت میں رضاعت نہیں۔ (جوہرہ)

پس حمیدہ بیگم کی رضاعت شاہدہ کے بچے کے ساتھ ثابت نہیں۔

بیوی کی چھاتی چوسنا

سوال: ایک مرد نے اپنی بیوی کی چھاتی چوسی کیا اس سے ان دونوں کے نکاح میں کوئی فرق آئے گا؟

جواب: مرد نے اپنی عورت کی چھاتی چوسی تو نکاح میں کوئی نقصان نہ آیا اگرچہ دودھ منہ میں آیا اور حلق سے نیچے اتر گیا۔ (جبکہ دودھ کو حلق سے نیچے اتارنا حرام ہے)۔ (درمختار)

حرمت رضاعت کا مسئلہ

سوال: خالہ نے اپنی بھانجی کو ایک دن دودھ پلایا اس کے پانچ برس کے بعد خالہ کے لڑکا پیدا ہوا جب یہ دونوں بڑے ہوئے تو خالہ کا انتقال ہو گیا اور لوگوں نے ان دونوں کا نکاح کروادیا ان کو کسی عالم نے یہ فتویٰ دیا کہ لڑکی چونکہ لڑکے سے بڑی ہے تو حرمت ثابت نہیں ہوئی کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: ایک عورت کا دو بچوں نے دودھ پیا اور ان میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے یہ دونوں بہن بھائی ہیں ان کا آپس میں نکاح حرام ہے اگر چہ دونوں نے ایک وقت میں دودھ نہ پیا ہو بلکہ دونوں میں برسوں کا فاصلہ ہو لہٰذا مذکورہ صورت میں ان دونوں کا نکاح حرام ہے بڑے یا چھوٹے ہونے کی کوئی قید نہیں ہے۔ (درمختار)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ''دودھ سے وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو ولادت سے حرام ہیں''۔ (مسلم شریف)

ناک کے ذریعہ دودھ پہنچانا

سوال: ایک خاتون نے ایک بچہ کی ناک میں دودھ ٹپکایا کیا اس سے حرمت ثابت ہو جائے گی؟

جواب: یہ ضروری نہیں کہ دودھ صرف پستان سے پلائے تب ہی حرمت ثابت ہوگی بلکہ اگر حلق یا ناک میں ٹپکایا گیا اور اندر پہنچ جانا معلوم ہو جب بھی یہی حکم ہے، تھوڑا پیا ہو یا زیادہ بہر حال حرمت ثابت ہو جائے گی البتہ عورت کا دودھ ناک حلق کے سوا کسی دوسرے رستے سے گیا مثلاً استنجا کی جگہ، کان، پیشاب کے راستے سے پیٹ یا دماغ میں زخم تھا اس میں ڈال کر اندر پہنچایا گیا تو ان صورت میں دودھ کا رشتہ ثابت نہ ہوگا۔ (جوہرہ)

پانی یا دوا میں عورت کا دودھ ملا کر پلانا

سوال: پانی یا دوا وغیرہ میں عورت کا دودھ ملا کر پلایا گیا تو کیا رضاعت ثابت ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: پانی یا دودھ میں اگر عورت کا دودھ ملا کر پلایا گیا تو اگر دودھ غالب ہے یا برابر ہے تو

رضاعت ثابت ہوگی اور اگر دودھ مغلوب ہے تو رضاعت ثابت نہ ہوگی یعنی بکری وغیرہ کسی جانور کے دودھ میں ملا کر پلایا تو اگر جانور کا دودھ غالب ہے رضاعت نہیں ہوگی ورنہ رضاعت ثابت ہوگی اسی طرح کھانے کی پتلی چیز جو پینے کے قابل ہو اس میں دودھ غالب یا برابر ہو تو رضاعت ثابت ہوگی ورنہ نہیں اور اگر پتلی چیز نہیں ہے تو مطلقاً ثابت نہیں ہوگی۔ (جوہرہ، ردالمختار)

دودھ شریک بھائی کی بیٹی سے نکاح

سوال: سلیم ہاشمی اور ندیم دونوں دودھ شریک بھائی ہیں، کیا سلیم ہاشمی ندیم کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟

جواب: سلیم ہاشمی اور ندیم دونوں دودھ شریک بھائی ہیں لہٰذا سلیم ندیم کی بیٹی کا چچا ہوا تو نکاح نہیں ہو سکتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے کیوں نہیں نکاح کر لیتے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہے''۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ابن ماجہ)

پونے تین سال کی عمر میں بچے کو دودھ پلانا

سوال: حرا نے فائزہ کے بیٹے کو دودھ پلایا، اس وقت بچے کی عمر پونے تین سال تھی کیا اس عمر میں بھی رضاعت ثابت ہو جائے گی اور اس نے یہ دودھ بھی بطورِ علاج پلایا تھا؟

جواب: اگر ڈھائی برس کے بعد بچے کو دودھ پلایا تو حرمت نکاح ثابت نہ ہوگی اگرچہ پلانا جائز نہیں، مدت پوری ہونے کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں۔ (درمختار)

رضاعی والدہ کے پوتے سے نکاح

سوال: اصغری خاتون نے خنساء کو دودھ پلایا کیا خنساء کا نکاح اصغری کے پوتے فرہاد سے ہو سکتا ہے؟

جواب: دودھ پینے والی لڑکی کا نکاح پلانے والی کے بیٹوں، پوتوں سے نہیں ہو سکتا کہ یہ ان کی بہن یا پھوپھی ہے۔ (درمختار)

مذکورہ بالا صورت میں خنساء فرہاد کی پھوپھی ہے لہٰذا ان دونوں کا نکاح جائز نہیں۔

پوتے کو دودھ پلانا

سوال: ہاجرہ بی بی نے اپنے پوتے اسامہ کو دودھ پلایا اب اسامہ کا نکاح اپنی پوتی نواسی روبینہ سے کرنا چاہتی ہیں کیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہرگز جائز نہیں کہ جب اسامہ نے اپنی دادی کا دودھ پیا تو وہ اس کی ماں ہوئی اور جب اس کی ماں ہوئی تو اس کی ساری اولادیں خواہ اس دودھ سے پہلے پیدا ہوئی یا بعد میں سب اس کے بہن بھائی ہوئے اور جب وہ سب بہن بھائی ہیں تو ان کی بیٹیاں اس کی بھتیجیاں، بھانجیاں ہیں۔ روبینہ اس کی بھانجی ہے اور اسامہ اس کا ماموں اور ماموں بھانجی کا نکاح کہیں حلال نہیں۔ "فتاویٰ عالمگیری" میں ہے "دودھ پینے والے بچے پر رضاعی ماں باپ اور ان کے اصول وفروع حرام ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اگر دودھ پلانے سے قبل یا بعد اس نے کوئی بچہ جنا ہو یا کسی کو دودھ پلایا ہو تو وہ سب اس کے بھائی بہن ہوں گے اور ان کی اولاد اس کے بھتیجے اور بھتیجیاں اور بھانجے اور بھانجیاں ہوں گی"۔

اور یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ یہ نکاح جائز نہیں لیکن بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جب روبینہ کی والدہ اسامہ سے پہلے پیدا ہوئی تو دودھ میں شرکت نہ ہوئی، نہ روبینہ کی والدہ اسامہ کی بہن نہ روبینہ اس کی بھانجی ٹھہری۔ یہ خیال محض جہالت پر مبنی ہے۔

☆......☆......☆

باب نمبر ۲۵:

شادی بیاہ کی رسومات کا بیان

شادی بیاہ کے موقع پر ڈھول باجہ بجانا

سوال: شادی کے متعلق شریعت کا منشاء یہ ہے کہ علی الاعلان کرو۔ تو کیا شادی بیاہ کے موقع پر ڈھول، باجا بجانا از روئے شریعت جائز ہے؟

جواب: شریعت کی رو سے شادی کو علی الاعلان کرنا اس مقصد کے تحت ہے اگر چھپ کر شادی کی جائے تو لوگوں میں بدگمانی پیدا ہوگی اور حدیث مبارک میں آتا ہے ''تم نکاح کا اعلان کرو اگر چہ یہ اعلان دف بجا کر ہی ہو''۔ (ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب اعلان النکاح)

ولیمے کی شرعی حیثیت

سوال: ولیمے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: دعوت ولیمہ سنت ہے ولیمہ یہ ہے کہ شب زفاف کی صبح اپنے دوست احباب عزیز و اقارب اور محلے کے لوگوں کی حسب استطاعت ضیافت کرے اور اس کیلئے جانور ذبح کرنا اور کھانا تیار کرانا جائز ہے۔ (بہار شریعت)

اس کا حکم یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے دن بھی یعنی دو دن تک اس دعوت کو ولیمہ کہا جا سکتا ہے دو دن بعد اس دعوت پر ولیمے کا اطلاق نہیں ہوگا۔

ولیمہ کا وقت

سوال: کسی برادری میں شادی کے چار روز کے بعد ایک بڑی دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ کیا یہ دعوت کرنا صحیح ہے؟

جواب: ترمذی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''(شادیوں میں) پہلے دن کا کھانا حق ہے یعنی ثابت ہے اسے کرنا ہی چاہئے اور دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا سمعہ ہے یعنی (سنانے اور شہرت کیلئے ہے) جو

ستانے کے لیے کوئی کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ستائے گا یعنی اس کو سزا دے گا"۔ (بہار شریعت)

منگنی میں لڑکے کا لڑکی کو انگوٹھی پہنانا

سوال: منگنی کی رسم میں لڑکے یا لڑکی کو انگوٹھی پہنانا شریعت کی رو سے کیسا عمل ہے؟

جواب: نکاح سے پہلے لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہیں۔

حدیثِ پاک: سرکار ﷺ نے فرمایا: "میں نے جہنم کے اندر عورتوں کو کس طرح عذاب میں مبتلا دیکھا میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے بالوں کے ذریعے جہنم میں لٹکی ہوئی ہے اور اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح پک رہا ہے وہ عورت نامحرم مردوں سے اپنے سر کے بال نہیں چھپاتی"۔ (الکبائر)

تو جب نامحرم سے سر کے بال نہ چھپانے کا یہ عذاب ہے تو انگوٹھی پہنانا جائز نہیں۔

ایک اور روایت میں اس طرح منقول ہے کہ "دو غیر محرم مرد اور عورت ان کے جسم ایک دوسرے سے ملے یہ اس سے زیادہ برا ہے کہ لوہے کی کنگیاں چلیں"۔

چھوٹے بچے کو مہندی لگانا

سوال: کسی خوشی کے موقع پر کیا چھوٹے لڑکے کو مہندی لگائی جا سکتی ہے؟

جواب: چھوٹے لڑکوں کے بارے میں وہی حکم ہے جو مردوں کیلئے ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں وغیرہ پر مہندی لگانا جائز نہیں اسی طرح شادی کے موقعوں پر دولہا کو مہندی لگانا بھی جائز نہیں۔

شادی میں سہرا باندھنا

سوال: میری دوست کی شادی میں لڑکے سے کہا گیا آپ سہرا باندھ کر آیئے گا، لڑکے نے کہا شریعت میں سہرا باندھنا جائز نہیں، آپ سہرا باندھنے کا شرعی حکم بتایئے؟

جواب: سہرا باندھنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قل من حرم زينة الله اللتى اخرج لعبادة.

حدیث مبارک میں ہے کہ: "جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا ہے، وہ حلال ہے اور جسے حرام قرار دیا وہ حرام ہے اور جس چیز کے بارے میں سکوت فرمایا وہ معاف ہے"۔ (مشکوٰۃ شریف)

شادی میں پھولوں کا سہرا باندھنا جائز ہے اور شریعت کا قاعدہ یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں جب تک کسی چیز کی ممانعت نہ ہو اس وقت تک وہ جائز ہے ممانعت ہونے کے بعد وہ ناجائز ہو جاتی ہے۔ سہرے کی مخالفت کی کوئی دلیل نہیں لہٰذا جائز ہے خاص پھولوں کا سہرا باندھنا جائز ہے۔ (بہار شریعت)

لڑکی کا رخصتی کے وقت چاول پھینکنا

سوال: جب لڑکی والدین کے گھر سے رخصت ہوتی ہے تو لڑکی چاول کے دانے اپنے سر کے اوپر سے پیچھے پھینکتی ہے ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کرنا درست نہیں ہے ایسا کرنے سے رزق کی بے ادبی ہے اور رزق کی تعظیم کرنی چاہئے۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''تاجدار مدینہ، سرورِ قلب و سینہ ﷺ مکان میں تشریف لائے روٹی کا ٹکڑا ایک جگہ پڑا ہوا دیکھا اسے پونچھا اور کھالیا پھر فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) اچھی چیز کا احترام کرو یہ چیز یعنی روٹی جب کسی قوم سے بھاگتی ہے تو لوٹ کر نہیں آتی۔ (ابن ماجہ)

دلھن کو ابٹن لگانا

سوال: دلہن کو ابٹن لگانا (بال اکھاڑنا)، ویکسنگ کرنا بلیچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دلہن کو ابٹن لگانا جائز ہے جبکہ اس میں ناجائز اشیاء نہ ملی ہوئی ہوں تو تھریڈنگ اور ویکسنگ کرنا جائز نہیں اس لئے کہ بالوں کو اکھیڑنا جائز نہیں۔

شوھر کیلئے زیب و زینت کرنا

سوال: میری دوست شازیہ آئی برو بنواتی ہے اگر اس کو منع کیا جائے تو کہتی ہے کہ شوہر کیلئے زیب و زینت کرنا جائز ہے۔ شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کی لعنت بال نوچنے والیوں پر ہے یعنی جو عورت ابر کے بال نوچ کر ابرو کو خوبصورت بناتی ہے اس پر لعنت اور اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو بدل ڈالتی ہے''۔

جس کام میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے ممانعت ہے اس کام میں شوہر کی اطاعت نہیں کرنی چاہئے۔

مرد کو منہ دکھائی میں سونے کی انگوٹھی دینا

سوال: آج کل جو داماد کو منہ دکھائی میں سونے کی انگوٹھی دی جاتی ہے تو کیا ایسا تحفہ دینا جائز ہے؟

جواب: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ! ''نبی کریم ﷺ نے ریشمی کپڑا پکڑا اور اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونا پکڑا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھا پھر فرمایا، بے شک یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں''۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی)

فرمانِ رسول ﷺ کے مطابق مردوں پر سونا حرام ہے، لہٰذا ایسا تحفہ مردوں کو دینا جائز نہیں۔

سونے و چاندی کے برتن میں کھانا

سوال: کیا مرد کا سونے و چاندی کے برتنوں میں کھانا یا سونے کی سلائی سے سرمہ لگانا صحیح ہے؟

جواب: زیور کے علاوہ دوسری طرح سونے چاندی کا استعمال مرد و عورت دونوں کے لئے ممنوع ہے کہ سونے و چاندی کے چمچے سے کھانا ان کی سلائی یا سرمہ دانی سے سرمہ لگانا مرد و عورت دونوں کیلئے ممنوع ہے۔ (بہارِ شریعت)

شادیوں میں نمود و نمائش کا اہتمام کرنا

سوال: آج کل شادیوں میں بری بڑی دعوتیں ہوتی ہیں قسم قسم کے کھانے پکائے جاتے ہیں غرض یہ کہ ہر طرح سے نمود و نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے کیا ایسی دعوتوں میں جانا چاہئے؟

جواب: ابوداؤد نے عکرمہ سے روایت کی کہ ایسے دو شخص جو مقابلہ اور تفاخر کے طور پر دعوت کریں رسول اکرم ﷺ نے ان کے یہاں کھانے سے منع فرمایا۔ (بہارِ شریعت)

اگر یہ دعوتیں ریاکاری، فخر اور بڑائی کے اظہار کیلئے نہ ہوں تو جانا جائز ہے۔

دعوتوں میں کھڑے کھڑے کھانا

سوال: دعوتوں میں اگر کھڑے کھڑے کھانے کا اہتمام کیا گیا ہو تو کیا میزبان کا احترام کرتے ہوئے اس طرح کھانا ٹھیک ہے؟

جواب: حضرت انس ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ! ''بیشک آپ ﷺ نے کھڑے ہوکر پینے سے منع فرمایا، حضرت قتادہ ؓ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: وہ اور زیادہ سخت ناپسندیدہ اور برا ہے''۔ (صحیح مسلم)

لہٰذا ہمیں سرکار ﷺ کی پسند کا ہر دم احترام کرنا چاہئے اور کھڑے ہوکر کھانے پینے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

دعوت ولیمہ میں عقیقہ کا گوشت شامل کرنا

سوال: کیا دعوتِ ولیمہ میں عقیقہ کا گوشت ملا کر مہمانوں کو کھلانا صحیح ہے؟

جواب: عقیقہ کے گوشت کا وہی حکم ہے جو قربانی کے گوشت کا حکم ہے عقیقہ کا گوشت قربانی کرنے والے کی ملکیت ہوتا ہے لیکن وہ اسے فروخت نہیں کرسکتا اور نہ ہی کسی کو کام کے معاوضے کے طور پر دے سکتا ہے چاہے وہ خود کھائے دوسروں کو کھلائے غریب و مالدار جسے چاہے دے۔ فقہاء نے قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کو مستحب لکھا ہے اور قربانی اور عقیقہ کا ایک ہی حکم ہے لہٰذا ولیمہ میں عقیقہ کا گوشت شامل کرنا اور کھلانا جائز ہے۔

برتنوں میں نام وغیرہ لکھوا کر تقسیم کرنا

سوال: بچے کی پیدائش کی خوشی میں یا دیگر موقعوں پر برتنوں وغیرہ پر بچے کا نام اور سلسلہ لکھوا کر تقسیم کیا جاتا ہے ایسے برتن کا استعمال کیا جائز ہے؟

جواب: جس برتن میں کچھ لکھ دیا گیا ہو اس میں کوئی چیز رکھنا اور کھانا بہتر نہیں اس لے برتنوں میں کچھ لکھوا کر نہیں دینا چاہئے۔ کیونکہ یہ اسراف ہے۔

عورتوں کو نقلی بال لگوانا

سوال: میری دوست کوثر نیازی سوال کرتی ہیں کہ بیوٹی پارلر میں دیکھا گیا ہے کہ بیوٹی پارلر والیاں عورتوں کے بالوں کے ساتھ نقلی بالوں کی چوٹی جوڑے، پونیاں فکس کرتی ہیں ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر اپنے بالوں میں گوندھنا حرام ہے۔ حدیث مبارک میں اس پر لعنت آئی ہے کہ جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔ (درمختار)

نقلی بالوں کی چوٹی گوندھنا حرام ہے اس لئے پارلر والیوں کا فعل جائز نہیں۔ بہنوں سے التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی لعنت سے بچیں۔

شادیوں میں زیادہ جہیز دینا

سوال: میری دوست ام حبیبہ کے خاندان میں یہ رائج ہے کہ دولت مند لوگ اپنی بیٹیوں کو ۵۰ ہزار سے پانچ لاکھ تک کا جہیز دیتے ہیں اور اس کے خاندان میں بہت سے غریب اپنی بیٹیوں کو جہیز نہیں دے سکتے اس وجہ سے ان کی لڑکیوں سے خاندان میں کوئی رشتہ کرنے کو تیار نہیں۔ کیا دولت مند حضرات کا اس طرح کرنا جائز ہے؟

جواب: یہ انتہائی افسوس ناک بات ہے کہ کثرتِ جہیز نے ایسی تکلیف دہ صورتحال اختیار کر لی ہے جس کی وجہ سے بہت سے والدین کیلئے اپنی لڑکیوں کا رشتہ کرنا ناممکن ہوتا جا رہا ہے ان کے دن کا چین اور رات کا سکون چھین لیا ہے محض اس وجہ سے کہ وہ رشتہ کرنے والوں کی طرف سے منہ مانگا جہیز نہیں دے سکتے ان کی زندگی اجیرن ہوگئی۔ اسلامی معاشرے میں اس کو ختم کرنا ضروری ہے اس سلسلے میں ان لوگوں کو خاص طور پر پہلے قدم اٹھانا چاہئے جو بے تحاشہ جہیز دیتے ہیں وہ آگے آئیں اس برائی کو ختم کرنے میں تعاون کریں اور جہیز کی اتنی مقدار کم رکھیں کہ غریب لوگ بھی دے سکیں۔

بارات میں بینڈ باجے کی شرط لگانا

سوال: میری دوست فرح جبیں کے گھر والوں نے لڑکے والوں سے شرط لگائی کہ بارات بینڈ باجے کے ساتھ آئے گی اس طرح کی شرط لگانا جائز ہے یا نہیں، شریعت محمدی ﷺ میں اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کی شرط غلط ہے لڑکی والوں کے کہنے سے باجہ وغیرہ و دیگر محرمات کا ارتکاب نہ کرے مخلوق کو راضی کرنے کیلئے خالق کو ناراض نہ کرے۔ ''درمختار'' میں ہے کہ

''لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق'' ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔

اس کو سمجھا دے سمجھ جائے تو خیر ورنہ خداوند قدوس اس سے بہتر لڑکی عطا فرمائے گا، بینڈ باجے، گانے اور آتش بازی خواہ کسی موقع پر ہو حرام ہے۔ (فتاویٰ نعیمیہ، صفحہ ۸۹)

شادی میں لغو رسم ادا کرنا

سوال: پڑوس میں شادی کے دوران دیکھا گیا کہ نکاح کے بعد دولہا دلہن کے درمیان کچے چاول کی پلیٹ ہوتی ہے جس میں سات سکے شامل کئے جاتے ہیں دولہا دولہن ان چاولوں میں سے سکے تلاش کرتے ہیں جسے چار سکے ملتے ہیں وہ حاکم ہوتا ہے جسے تین سکے ملتے ہیں وہ تمام زندگی کیلئے محکوم ہوتا ہے اگر عورت حاکم بن جائے تو اس صورت میں کیا شریعت کے مطابق شوہر کے حقوق ادا ہو جائیں گے؟

جواب: قرآن پاک میں رب تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''مرد افسر ہے عورتوں پر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال کو خرچ کیا تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ عزوجل نے حفاظت کا حکم دیا''۔ (نساء:۴)

پیار بہنو! رب تبارک وتعالیٰ تو ارشاد فرما رہا ہے کہ مرد عورتوں پر افسر ہے یہ فضیلت رب نے ہی مردوں کو عطا کی اس طرح کی رسومات ادا کرنے سے عورت مرد پر حاکم نہیں ہو سکتی۔ ہر صورت میں مرد ہی عورت پر حاکم ہے عورت کو شوہر کے حقوق ادا کرنے چاہئے۔ حدیث مبارک میں ہے کہ! حضرت امام احمد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''اگر آدمی کا آدمی کیلئے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے قسم ہے اس کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ بہتا ہو پھر عورت اسے چاٹے تو شوہر کا حق ادا نہ کیا''۔

سسرال میں ایک رسم کی ادائیگی

سوال: ثروت سوال کرتی ہیں کہ ہمارے خاندان میں شادی کے موقع پر جب دلہن آتی ہے تو اس کی گود میں چھوٹے دیور، چھوٹے کزن کو گود میں بٹھاتے ہیں اور دلہن سے پیسے مانگتے ہیں اور دولہن دیتی ہے یہ سب کرنا کیسا ہے؟ کیا دلہن کے دل میں سسرال والوں کیلئے محبت پیدا کرنے کی لئے یہ رسم کی جاتی ہے؟

جواب: یہ رسومات ادا کرنے سے دلوں میں محبت نہیں پیدا ہوتی کیونکہ دل پلٹنے میں دیر نہیں لگتی۔ قلب کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ متقلب ہوتا ہے یعنی الٹا پلٹتا رہتا ہے۔

حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ "دل کی حالت اس پر کی طرح ہے کہ میدان میں پڑا ہو اور ہوا اسے پلٹے دے رہی ہو"۔ (ابن ماجہ)

محبت پیدا کرنے والا رب تبارک وتعالیٰ ہے یہ رسومات ادا کرنے سے دلوں میں محبت پیدا نہیں ہوتی۔ دلہن کو سسرال میں دل جیتنے کیلئے اچھے اخلاق کو اپنانا لازمی ہے اسی طرح دلہن اپنی اچھی عادت اور اخلاص سے سسرال والوں کا دل جیت سکتی ہے۔

دولھا کو ابٹن اور مھندی لگانا

سوال: دولہا کو ابٹن اور مہندی لگانا کیسا ہے؟

جواب: دولہا اور دولہن کو ابٹن لگانا، مائیوں بٹھانا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ دولہا کو مہندی لگانا "ناجائز" ہے۔ (اور جب کہ ان میں مرد وعورت کا اختلاط نہ ہو)

شادی کی رسم کی حقیقت

سوال: حلیمہ سوال کرتی ہیں کہ ہمارے خاندان میں نکاح سے پہلے شادی شدہ عورتیں ایک تیل کا پیالہ لے کر اس میں دو تیلیاں ماچس کی ڈبو کر اور لڑکا اور لڑکی کے سر سے شروع کر کے پاؤں پر ختم کرتے ہیں ان رسومات میں کیا حقیقت ہے؟

جواب: اس طرح کی رسومات ہندوانہ ہیں اسلام میں ایسا کام جس میں مشرکوں کی مشابہت ہو وہ منع ہے "ابوداؤد" کی حدیث پاک میں ہے: "من تشبه بقوم فهو منهم"۔ "جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے"۔

بدقسمتی سے ہمارے یہاں آج کل ہر معاملے میں یہود و نصاریٰ کی مشابہت کی جاتی ہے شادی یقیناً سنت ہے اور بہت ہی پیاری سنت۔ لیکن افسوس اس سنت کو آج اس طرح پورا کیا جاتا ہے کہ نکاح کی تمام رسومات یہود و نصاریٰ کی طرح ہوتی ہیں۔ خدارا بہنو! ہوش کرو اگر ہم اسی طرح اپنے تمام معاملات میں یہود و نصاریٰ کی مشابہت کرتے رہے اور اگر اس مشابہت کرنے سے ہمارا رب ﷻ ناراض ہو گیا اور رب کی ناراضگی میں موت آئی تو سوچئے قبر میں اور حشر میں کیا بنے گا۔

اس حدیث مبارک کی روشنی میں علماء کرام فرماتے ہیں دنیا میں جس قوم کی مشابہت کرے گا اس کا حشر ان ہی کے ساتھ ہوگا۔

خدارا بہنو! ذرا غور کرو اگر آج ہم غیر مسلموں کی مشابہت کریں گے اس مشابہت کی بنا پر اگر ہمارا حشر ان کے ساتھ ہوا تو کیا بنے گا ان کا ٹھکانہ تو جہنم ہے۔ (الامان الحفیظ)

☆......☆......☆

باب نمبر ۲۶:

طلاق کا بیان

طلاق کے معنی

سوال: طلاق کسے کہتے ہیں؟

جواب: نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کو اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔ (بہارشریعت)

نامرد شوہر سے طلاق لینا

سوال: میرا شوہر نامرد ہے اور میرا اس سے گزارہ ممکن نہیں کیا میں اس سے طلاق لے سکتی ہوں؟

جواب: بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہو جاتا ہے جبکہ شوہر نامرد ہو یا ہیجڑا اور اس کے ازالہ کی بھی صورت نظر نہ آتی ہو۔ ان صورتوں میں طلاق حاصل نہ کرنا سخت تکلیف پہنچاتا ہے لہٰذا طلاق لی جاسکتی ہے۔ (درمختار)

نشے میں طلاق دینا

سوال: اگر کوئی شخص نشہ آور شے، بھنگ یا شراب وغیرہ پی کر طلاق دے تو کیا طلاق ہو جائیگی؟

جواب: نشہ والے نے طلاق دی تو طلاق ہو جائے گی کہ نشے والا عاقل کے حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ وغیرہ کسی اور چیز سے یا افیون کے نشہ میں طلاق دی، جب بھی طلاق ہو جائے گی۔ (درمختار، عالمگیری)

نابالغہ یا مجنونہ کی طلاق

سوال: عورت اگر نابالغہ ہو یا مجنونہ ہو تو کیا اسے طلاق دینے سے طلاق ہو جائے گی؟

جواب: طلاق کیلئے عورت کا عاقل اور بالغ ہونا شرط نہیں، اگر عورت نابالغہ ہو یا مجنونہ ہو تو طلاق ہو جائے گی۔ (درمختار، عالمگیری)

بیوی کو ''اے طلاقن'' کہنا

سوال: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ''اے طلاقن'' کہہ کر پکارے تو کیا حکم ہے؟
جواب: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ''اے طلاقن'' یا ''اے طلاق یافتہ'' وغیرہ کہہ کر پکارے اور وہ یہ کہتا ہے کہ میرا مقصد اسے گالی دینا تھا، طلاق دینا نہ تھا تو ایسی صورت میں طلاق ہو جائے گی۔ یا اگر وہ شخص یہ کہتا ہے کہ چونکہ یہ عورت پہلے سے طلاق یافتہ تھی (شوہر اول کی) اور اگر حقیقت میں ایسا ہی ہے تو طلاق نہیں ہوگی۔ (عالمگیری)

عورت کا تین بار طلاق کا مطالبہ کرنا

سوال: اگر کوئی عورت تین مرتبہ یہ کہے کہ مجھے طلاق دے، مجھے طلاق دے، مجھے طلاق دے اور شوہر نے کہا جا دے دی تو ایسی صورت میں کتنی طلاقیں ہوں گی؟
جواب: اگر کوئی عورت تین مرتبہ یہ کہے کہ مجھے طلاق دے، مجھے طلاق دے، مجھے طلاق دے اور شوہر نے اگر جواب دے دیا اور کہا کہ دے دی تو ایسی صورت میں ایک طلاق ہوگی اور اگر نیت تین طلاق کی ہو تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔ (فتاویٰ فیض الرسول، عالمگیری)

سوتے میں یا غشی میں طلاق دینا

سوال: اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو سوتے میں یا غشی میں طلاق دی تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟
جواب: اگر کوئی ایسی بیماری جس میں عقل جاتی رہے یا غشی کی حالت میں یا سوتے میں طلاق دے دی تو واقع نہ ہوگی۔ (درمختار، ردالمختار)

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''مجنون اور بیہوش کی طلاق واقع نہیں ہوتی''۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''بیہوش اور مجنون شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی''۔ (بخاری شریف)

نان و نفقہ پر طلاق کو مشروط کرنا

سوال: کسی شخص نے یہ اقرار نامہ لکھا کہ اگر اس نے دو ماہ کے اندر اندر اپنی بیوی کے نان ونفقہ کا بندوبست نہ کیا تو میری بیوی کو تین طلاقیں ہیں یہ شخص دوبارہ نان ونفقہ کا انتظام نہ کر سکا

تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں اگر اقرار نامہ لکھنے کے بعد دو ماہ گزر گئے وہ اپنی بیوی کے نان و نفقہ کا انتظام نہ کرسکا تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں واقع ہوگئیں وہ عدت ختم کرکے دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے۔

عورت کی طلاق اور حلالہ

سوال: رحمت بی بی سوال کرتی ہیں کہ (i) کئی بار طلاق دینے سے عورت خاوند پر حرام ہوسکتی ہے؟ (ii) جو شخص اپنی زوجہ کو ۱۰ بار طلاق دے تو کیا وہ عورت بغیر حلالہ اس کیلئے حلال ہوسکتی ہے؟ (iii) اگر کوئی شخص بغیر حلالہ کئے مطلقہ کے ساتھ رہے طلاق دینے والا خاوند محبت کرتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے۔ اس کی اولاد کیسی ہے اور اس کی جائیداد کی مستحق ہوگی یا نہیں؟

جواب: (i) جب طلاقیں تین تک پہنچ جائیں، پھر وہ عورت اس کیلئے بے حلالہ کسی طرح حلال نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک (بقرہ ۲۳۰) میں فرمایا:

''پھر اگر تیسری طلاق دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے''۔ (کنز الایمان)

(ii) جس نے دس طلاقیں دیں تین سے طلاقِ مغلظہ ہوگئی اور باقی سات شریعت سے اس کا استہزاء تھیں، بلا نکاح تو مطلقہ بائن بھی حلال نہیں ہوسکتی اور یہ تو نکاح سے حرام محض رہے گی۔ اور جب تک حلالہ نہ ہو کہ اس طلاق کی عدت گزرے پھر عورت دوسرے سے نکاح کرے اور اس سے ہم بستر بھی ہو پھر وہ طلاق دے یا مرجائے اور بہر حال اس کی عدت گزر جائے اس کے بعد اس پہلے سے نکاح ہوسکتا ہے ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

(iii) وہ صحبت زنا ہوگی اور اگر مسئلہ معلوم ہے تو یہ زانی ہے اور شرعاً سزائے زنا کا مستحق اور اولاد ولد الزنا اور جائیداد سے محروم ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دوازدہم مع تخریج صفحہ ۳۸۹)

''ردالمحتار'' میں ہے جب حرام ہونا معلوم ہے تو یہ زنا ہے اور اس میں برابر ہے کہ تین طلاقیں ایک ساتھ ہوں یا متفرق۔ (ردالمحتار)

ایک مجلس میں طلاق تین طلاق دینا

سوال: عبدالوحید نے اپنی زوجہ شاہدہ کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں، بعد ازاں عبدالوحید اپنے اس فعل پر بہت پشیمان ہوا اور شاہدہ کے ساتھ رجعت کرنا چاہتا ہے اہلسنت کے علماء سے فتویٰ لیا جس میں عبدالوحید کیلئے شاہدہ بغیر حلالہ کئے حلال نہیں ہوسکتی پھر عبدالوحید نے اہلحدیث کے علماء سے فتویٰ لیا کہ ان کے نزدیک مجلس واحدہ میں تین طلاقیں ایک شمار ہوں گی۔ اب وہ صدقہ وخیرات کر کے اس کے ساتھ رہے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور وہ دونوں میاں بیوی کی طرح رہتے ہیں۔ ان کے بارے میں اہلسنت والجماعت کا کیا فتویٰ ہے؟

جواب: غیر مقلد کا یہ فتویٰ گمراہ گری ہے۔ اس پر عمل کرنا حرام قطعی ہے، اہلحدیث کے فتوے زیادہ تر جہالت پر ہی مبنی ہوتے ہیں اور یہ فتویٰ نرے جاہل اجہل کا ہے کہ اسے یہ نہیں معلوم کہ ایک جلسہ میں تین طلاقیں ہوجانے پر جمہور صحابہ وتابعین وائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے۔ (ملخص از فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۳۷۷)

شرح صحیح مسلم شریف میں فرماتے ہیں امام شافعی، امام مالک اور امام احمد اور پہلے اور پچھلے جمہور علماء نے فرمایا تین طلاقیں واقع ہوں گی۔ رضی اللہ عنہم

اب ہم اس کے دلائل میں چند حدیثیں پیش کرتے ہیں۔

''سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ میں آل خالد کی بیٹی ہوں اور فلاں فلاں کی بیوی ہوں اور اس نے مجھے طلاق کہلوا بھیجی ہے اور میں اس شخص سے نفقہ اور رہنے کیلئے مکان مانگتی ہوں۔ اور مرد کی طرف کے لوگ انکاری ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دی ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نفقہ، خرچہ اور رہائش کی جگہ اس عورت کو ملتی ہے جس عورت سے مرد رجوع کر سکے اور مرد تین طلاقوں کے بعد رجوع بھی نہیں کرسکتا اور اسے نفقہ بھی نہ ملے گا''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب سوال کیا جاتا ہے تو وہ فرماتے ہیں:

"جب تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو تم رجوع کر سکتے ہو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس چیز کا حکم دیا تھا اور اگر تم نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں ہیں تو تمہاری بیوی تم پر حرام ہوگئی۔ حتیٰ کہ وہ تمہارے علاوہ کسی اور شخص سے نکاح کرے اور (تم نے اکٹھی تین طلاقیں دے کر) اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو طلاق دینے کا طریقہ بتایا ہے۔ اس کی نافرمانی کی ہے"۔

حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان تین طلاقوں کو نافذ کر دیا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی اور سنن ابوداؤد)

"عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دیں۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا، اس شخص نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی اس پر حرام ہوگئی"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی ایسا شخص لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو مارتے تھے اور ان کے درمیان تفریق کر دیتے تھے"۔

حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اجمعین تینوں یہ فتویٰ دیتے تھے کہ: "جس شخص نے مقاربت سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اس کی بیوی اس پر اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک کہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے"۔

"آج کل غیر مقلدین جو بیک وقت تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار دیتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دے رہے ہیں یہ انتہائی حرام اور قبیح ہے۔

عبدالوحید کی بیوی شاہدہ پر تین طلاقیں واقع ہوگئیں ایک ساتھ تین طلاقیں دینا گناہ ہے عبدالوحید گنہگار ہوا اور عورت اس کے نکاح سے خارج ہوئی، بے حلالہ نکاحِ جدید باہم کر لیا تو دونوں مبتلائے حرام کاری ہوں گے اور عمر بھر حرام کاری کریں گے۔

(ملخصاً فتاویٰ رضویہ، صفحہ ۱۰۱، رضا فاؤنڈیشن)

مجنون شخص کا طلاق دینا

سوال: جبران سے ایمن نے شادی کی، شادی کے چار سال کے بعد جبران کسی حادثے کے باعث دیوانہ ہوگیا۔ اب اسے ایمن سے کوئی غرض و واسطہ نہیں۔ اس کا حق پورا نہیں کرسکتا کھانا کپڑا وغیرہ نہیں دے سکتا۔ کچھ عرصے کے بعد لوگوں کے مجبور کرنے پر طلاق دے دی اس طلاق کے گواہ دو مرد ایک عورت ہے جو کہ جبران کی والدہ بھائی اور بھانجا ہیں۔ جبران کی دیوانگی ایسی نہیں جس میں بالکل ہوش و حواس نہ ہو۔ کھاتا پیتا ہے مکان میں رہتا ہے، اب ایمن کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنا چاہتی ہے کیا وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے؟

جواب: مجنون کی طلاق باطل ہے وہ لاکھ مرتبہ طلاق دے ہرگز نہ ہوگی اور نہ ہی عورت کا دوسرے مرد سے نکاح جائز ہوگا نہ اس کی طرف سے اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے، کھانا پینا اور مکان میں رہنا منافی جنون نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، مع تخریج، جلد یازدہم، صفحہ ۳۸۷)

بخاری شریف میں مذکور ہے امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ ''مجنون اور بیہوشی کی طلاق نہیں ہوتی''۔ اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی فرمایا۔ ''بے ہوشی اور مجنون شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی''۔ (بخاری شریف)

حلالہ میں شرط عائد کرنا

سوال: میمونہ خاتون سوال کرتی ہیں کہ حلالہ مع شرط کہ اس قصد سے کرے کہ چند روز کے بعد طلاق دے دے تاکہ پہلے زوج کیلئے عدت گزارنے کے بعد حلال ہوجائے۔ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شرائط اور چیز ہے اور قصد اور چیز ہے شرط تو یہ ہے کہ عقد نکاح میں شرط لگائے کہ یہ ناجائز ہے اور حدیث میں ایسے حلالہ کرنے والوں پر لعنت آئی ہے اور وہ قصد یہ کہ دل میں اسکا ارادہ ہو مگر شرط نہ کی جائے تو یہ جائز ہے بلکہ اس پر اجر کی امید ہے۔

''ردالمحتار'' میں ہے حلالہ کی شرط! ہر نکاح میں اس شرط پر تجھ سے نکاح کرتا ہوں کہ تجھے طلاق دے کر حلال کردوں گا، دوسرے شخص کا نکاح مکروہ تحریمہ ہے۔ لیکن دونوں نے دل میں حلالہ کی نیت کی تو مکروہ نہیں۔ اس صورت میں دوسرا شخص اصلاح کی غرض سے نکاح

کرنے پر اجر کا مستحق ہوگا اور اگر شوہر ثانی بے صحبت کئے طلاق دے بھی دے۔ جب بھی ہرگز شوہر اول کیلئے حلال نہیں ہو سکتی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "اے عورت! تو حلال نہیں پہلے شوہر کیلئے جب تک دوسرا خاوند تیرا اور تو اس کا مزہ نہ چکھ لے"۔ (یعنی جماع نہ کرے)

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۹)

طلاق ہو جائے گی

سوال: دانیال نے اپنی بیوی مہر سے کہا کہ اگر تو اپنے بھائی سے میری شکایت کرے تو تجھے طلاق۔ اگر وہ اپنے بھائی سے شکایت کر دے تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! اگر مہر نے اپنے بھائی سے شکایت کر دی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ لیکن اگر وہ بچے کو مخاطب کر کے کہے کہ میرے شوہر نے یوں کہا وغیرہ اور اس کے بھائی نے سن لیا تو اب طلاق واقع نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

چپ نہ رہے تو تجھے طلاق

سوال: فرحان کا اپنی بیوی صباحت سے جھگڑا ہو رہا تھا، فرحان نے کہا کہ اگر تو چپ نہ رہے گی تو تجھ کو طلاق، "عورت نے کہا نہیں چپ رہوں گی" یہ کہہ کر وہ چپ ہو گئی تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: عالمگیری میں یہ مسئلہ مذکور ہے کہ دو میاں بیوی جھگڑ رہے تھے مرد نے کہا اگر تو چیخے گی تو تجھ کو طلاق ہے عورت نے کہا چیخوں گی مگر چپ ہو گئی طلاق نہ ہوئی یوں ہی اگر کہا کہ فلاں کا ذکر کرے گی تو ایسا ہی عورت نے کہا میں اس کا ذکر نہ کروں گی یا کہا جب تو منع کرتا ہے تو اس کا ذکر نہ کروں گی۔ طلاق نہ ہوگی کہ اتنی بات مستثنیٰ ہے۔ (عالمگیری)

عورت طلاق کا اقرار کرے اور مرد انکار

سوال: کریم بخش نے اپنی بیوی سلمیٰ پر بے انتہا ظلم کیا سلمیٰ اپنے میکے چلی آئی سلمیٰ کا بیان ہے کہ اس کے شوہر نے اس کو چار پانچ مرتبہ طلاق دی ہے مگر عورت کے پاس طلاق کے بارے میں کوئی گواہ نہیں اور شوہر طلاق دینے کا اقرار نہیں کرتا اس صورت میں سلمیٰ کیا کرے

جواب: سلمیٰ اگر اپنے شوہر کریم بخش کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اور شوہر طلاق دینے کا

اقرار نہیں کرتا تو سلمیٰ صبر کرے یا پھر جس طرح بھی ممکن ہو اس سے طلاق حاصل کرے کہ
جب عورت کے پاس کوئی گواہ نہ ہو تو صرف اس کا بیان کہ میرے شوہر نے مجھے چار پانچ
مرتبہ طلاق دی ہے فضول ہے تاوقتیکہ شوہر اقرار نہ کرے اور سلمیٰ کو طلاق دینے کا یقین ہے تو
جس طرح بھی ہو سکے اور روپیہ وغیرہ دے کر کریم بخش سے چھٹکارا حاصل کرے اور اگر اس
طرح بھی نہ چھوڑے تو جیسے بھی ممکن ہو اس سے دور رہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول، جلد دوم، صفحہ ۱۵۵)

مذاق میں طلاق دینا

سوال: اگر کسی نے اپنی بیوی کو مذاق میں طلاق دے دی تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو مذاق میں طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی جیسا
کہ ترمذی شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
تین چیزیں ایسی ہیں جن میں حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت۔
(i) نکاح۔ (ii) طلاق۔ (iii) رجعت۔ (سنن ابوداؤد)

طلاق کی ایک وجہ

سوال: نعمان نے اپنی بیوی کو کہا کہ اگر تو نے اس بچے کو گھر سے نکلنے دیا تو تجھے طلاق
ہے۔ تو کیا اس صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی جب کہ وہ بچہ عورت کی غفلت میں باہر
نکل گیا؟

جواب: اگر عورت غافل ہو گئی یا نماز پڑھنے لگی اور بچہ باہر نکلا تھا تو طلاق نہ ہوگی، بصورتِ
دیگر طلاق ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

سوال: عمار یاسر نے اپنی بیوی ثوبیہ کو ہنستے ہوئے طلاق دی، عمار کا کہنا ہے کہ میری اپنی
بیوی سے کوئی لڑائی ہے نہ میں اس سے جدا ہونا چاہتا ہوں، ہمارے بچے بھی ہیں اور ہم ہنسی
خوشی رہ رہے ہیں، اب اس کیلئے شرع کا کیا حکم ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "طلاق بخوشی دی جائے خواہ بہ جبر، واقع ہو
جائے گی۔ نکاح شیشہ ہے اور طلاق سنگِ شیشہ پر پتھر خوشی سے پھینکے یا جبر سے یا خود ہاتھ
سے چھٹ پڑے شیشہ ہر طرح سے ٹوٹ جائے گا۔ مگر یہ زبان سے الفاظ طلاق کہنے میں

ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۳۸۵)

مندرجہ بالا فتویٰ کی روشنی میں عمار یاسر کی زوجہ کو طلاق واقع ہو جائے گی، ہنسی خوشی رہنا اور بچوں وغیرہ کا ہونا طلاق میں مانع نہیں ہے۔ اگر لفظ طلاق تین مرتبہ ادا کئے تو تین طلاقیں واقع ہو گئیں، اب بے حلالہ کئے عمار یاسر کی بیوی اس پر حلال نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک طلاق دی تو اب دوبارہ نکاح کر کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

عورت کو باہر نکلنے پر طلاق

سوال: ارم سے اس کے شوہر صفدر نے کہا کہ اگر تو اس دروازے سے باہر نکلی تو تجھے طلاق ہے، اگر عورت باہر نکلی تو کیا طلاق ہو جائے گی؟

جواب: اگر عورت اس دروازے سے باہر نکلی تو اسے طلاق واقع ہو جائے گی اگر چھت سے چھلانگ کر پڑوس میں گئی تو طلاق واقع نہ ہو گی۔ (عالمگیری)

سوال: فرید نے اپنی بیوی رخسانہ سے کہا کہ اگر تو میری اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تو تجھے طلاق ہے۔ کیا رخسانہ گھر سے نکلے تو طلاق ہو جائے گی؟

جواب: صورت مسؤلہ میں رخسانہ اگر فرید کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ عالمگیری میں تو یہاں تک ہے کہ شوہر نے اگر لوگوں کے سامنے کہا میں نے اسے نکلنے کی اجازت دی مگر یہ نہ کہا کہ اس سے کہہ دو یا خبر پہنچا دو اور لوگوں نے بطورِ خود عورت سے جا کر کہا کہ اس نے اجازت دے دی اور ان کے کہنے سے عورت نکلی طلاق ہو گئی۔ اگر عورت نے میکے جانے کی اجازت مانگی، شوہر نے اجازت دی مگر عورت اس وقت نہ گئی کسی اور وقت گئی تو طلاق ہو گئی۔ (عالمگیری)

"تجھ کو طلاق ہے انشاء اللہ" کہنا

سوال: شوہر نے اپنی بیوی سے کہا کہ "تجھ کو طلاق ہے ان شاء اللہ تعالیٰ" تو کیا اس صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: عورت سے کہا کہ "تجھ کو طلاق ہے انشاء اللہ تعالیٰ" تو طلاق واقع نہ ہوئی۔

نوٹ: لفظ انشاء اللہ تعالیٰ اگرچہ بظاہر شرط معلوم ہوتا ہے مگر اس کا شمار استثناء میں ہے مگر ان

چیزوں میں جن کا وجود بولنے پر موقوف ہے۔ مثلاً طلاق وحلف وغیرہما اور جن چیزوں کو تلفظ سے خصوصیت نہیں وہاں استثناء کے معنی نہیں مثلاً یہ کہا کہ "**نویت ان اصوم غدا ان شاء اللہ تعالٰی**" کہ یہاں نہ استثناء ہے نہ نیت روزہ پر اس کا اثر بلکہ یہ لفظ ایسے مقام پر برکت و طلب توفیق کیلئے ہوتا ہے۔ (درمختار)

طلاق کے خیال سے طلاق ہونا

سوال: زینت بی بی سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی مرد کے دل میں عورت کو طلاق دینے کا خیال پیدا ہو جائے تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی دل میں طلاق کا خیال کرے تو کچھ نہیں جب تک زبان پر نہ لائے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "صرف نیت سے طلاق نہیں ہو سکتی اگر چہ دل میں سو بار نیت کرے جب تک زبان سے لفظ نہ کہے گا طلاق نہ ہوگی"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۳۷۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحدیث: "اللہ تعالیٰ نے میری امت کے وہ خیالات اور وسوسے معاف کر دیئے ہیں جو ان کے دل میں تو پیدا ہوں لیکن نہ تو زبان پر لائیں اور نہ ہی ان پر عمل پیرا ہوں"۔

(حدیث حسن صحیح ہے، جامع ترمذی شریف)

دو طلاق کے بعد رجعت کرنا

سوال: مریم کے شوہر نے اس کی دو طلاقیں دیں تو کیا وہ اپنی بیوی سے رجعت کر سکتا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں ہے کہ "طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دو بار ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دینا چاہئے"۔

(بقرہ: ۲۲۹، کنزالایمان)

اگر شوہر نے بیوی کو دو طلاقیں دیں تب بھی رجعت کر سکتا ہے۔ ایک دی تب بھی رجعت کر سکتا ہے، مگر تین کے بعد یہ حق نہیں رہتا۔

"جا نکل جا"، "جا دفع ہو" کے الفاظ سے طلاق ہونا

سوال: رقیہ بی بی کے اپنے شوہر رسول بخش سے لڑائی ہوگئی، اس نے اپنی بیوی کو غصے سے کہا کہ "جا نکل جا"، "جا دفع ہو" کیا اس سے طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: اگر رسول بخش نے یہ الفاظ غصے میں کہے اور نیت طلاق کی تھی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ اگر دونوں میں مذاکرہ طلاق کا تھا تو بغیر نیت کے طلاق ہو جائے گی۔ جیسا کہ درمختار میں ہے کہ "نکل جا" میں جواب کا احتمال ہے، لہٰذا ہر صورت میں اس سے طلاق مراد لینا نیت پر موقوف ہوگا۔ نیت کیلئے خاوند سے گھر میں قسم لے لینا کافی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۶۵۲)

نوٹ: کنایہ کے بعض الفاظ ایسے ہیں جو غضب و مذاکرہ کے وقت جن کے ادا کرنے سے بغیر نیت کے طلاق واقع ہو جائے گی۔ ان کی تفصیل "بہارِ شریعت" جس کو حضور صدر الشریعہ مولانا امجد علی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف کیا ہے میں دیکھی جا سکتی ہے اور ساتھ ہی فقہ کی مشہور کتاب فتاویٰ رضویہ جس کو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف کیا ہے، دیکھی جا سکتی ہے۔

نشے میں طلاق دینا

سوال: کشف مرتضیٰ سوال کرتی ہیں کہ میرے بھائی زاردن مرتضیٰ نے اپنی بیوی اریشہ کو حالت نشہ میں طلاق دی، میرے بھائی کا بیان ہے کہ مجھے زبردستی نشہ پلایا گیا ہے۔ کیا میری بھابھی میرے بھائی کے نکاح سے نکل گئیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "لوگ کسی کے اصرار کو بھی جبر کہتے ہیں، یہ جبر نہیں۔ اگر ایسے جبر سے نشے کی چیز پی اور اس نشے میں طلاق دی، بلاشبہ بالاتفاق طلاق ہوگئی۔ ہاں اگر جبر و اکراہ شرعی ہو مثلاً قتل یا قطع عضو کی دھمکی دی جس کے نفاذ پر اسے قادر جانتا ہو یا یوں کہ کسی نے ہاتھ پاؤں باندھ کر منہ چیر کر حلق میں شراب ڈال دی تو یہ صورت ضرور جبر کی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ اس نشے میں اگر طلاق دے طلاق نہ پڑے گی۔ درمختار میں ہے "جس شخص نے مجبور ہو کر یا اضطراری حالت میں نشہ آور چیز کو استعمال کیا اور اسی نشہ میں اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو اس شخص کی طلاق میں تصحیح مختلف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، صفحہ ۳۸۶)

لہٰذا کشف مرتضیٰ بی بی اگر واقعی اس قسم کی زبردستی کی گئی جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں مذکور ہے تو طلاق نہ ہوئی اور دوسری صورت میں آپ کی بھابھی آپ کے بھائی کے نکاح سے نکل گئیں۔ بے حلالہ کئے جائز نہ ہوں گی۔

تین طلاق کیے بعد ملاپ کی صورت

سوال: عاصم رضا نے اپنی بیوی شہیلہ کو غصے میں بحالت حمل لاعلمی کی بناء پر ایک ہی مجلس میں تین طلاق دے کر شہیلہ کے پاس بذریعہ ڈاک روانہ کر دیا، ڈیڑھ سال بعد اب دونوں بے حد پشیمان ہیں اور ایک ساتھ رہنے پر راضی ہیں، کیا صورت اختیار کریں کہ ایک ساتھ رہنے لگیں؟

جواب: نسائی نے محمود بن لبید ﷜ سے روایت کی کہ ''رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دیں، اس کو سن کر جلال میں کھڑے ہو گئے اور یہ فرمایا کہ کتاب ''اللہ تعالیٰ سے کھیل کرتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر موجود ہوں''۔ (نسائی)

عاصم رضا گناہگار ہوا عورت بے حلالہ کئے اس کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ (فتاویٰ رضویہ)

اللہ ﷻ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ''پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے''۔ (کنز الایمان)

نافرمان بیوی کو طلاق دینا

سوال: ارم اور عظمیٰ دونوں بہنوں کی شادی اسلم اور وحید سے بالترتیب ہوئی۔ اب اسلم اپنی بیوی ارم کو عظمیٰ کے گھر جانے اور اس سے راہ و رسم بڑھانے سے منع کرتا ہے۔ ارم خلاف ورزی کرتی ہے جس سے ان دونوں میں لڑائی ہوتی رہتی ہے جب اسلم اس بات پر سخت کلامی کرتا ہے تو ارم دوبدو جواب دیتی ہے اسلم اس نافرمانی شرعی کی وجہ سے طلاق دینا چاہتا ہے۔ تو ایسی صورت میں نافرمان عورت کو طلاق دینا جائز ہے یا نہیں جب کہ وہ حاملہ بھی ہو؟

جواب: حدیث صحیح میں ارشاد ہوا کہ ''عورت ٹیڑھی پسلی سے بنائی گئی ہے اور اگر تو اس سے فائدہ لینا چاہتا ہے تو اسی حال پر اس سے نفع اٹھا اور سیدھی کرنا چاہے تو ٹوٹ جائے گی۔ تو اس کو توڑنا اسے طلاق دینا ہے''۔

دوسری حدیث میں ارشاد ہوا: ''مسلمان عورت سے اچھا برتاؤ کرو کہ اگر تمہیں اس کی ایک عادت ناپسند ہوئی تو دوسری عادت پسند ہوگی''۔

اور اللہ ﷻ فرماتا ہے: ''قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ ﷻ اس میں بہت بھلائی رکھے''۔ (کنزالایمان، نساء:۱۹)

اور اگر طلاق دے کر پھر کبھی نکاح نہ کرنا چاہے تو خیر ہے، لیکن اگر دوبارہ نکاح کیا اور دوسری بیوی اس سے زیادہ بری ملی...... اس لئے حتی الامکان عورت کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اس کی دلجوئی کرو اور اسے خوش کر کے اپنی اطاعت پر لانا اور اس کی کج خلقی پر صبر کرنا چاہئے اور اصلاح ناممکن ہو تو طلاق دے سکتا ہے، مگر ایک طلاق رجعی سے زیادہ دینا گناہ ہے فقط ایک بار اس سے کہے میں نے تجھے طلاق دی، پھر اگر عدت کے اندر یعنی حاملہ کے بچہ پیدا ہونے سے پہلے دل میں اسے رکھنے کی آئی تو زبان سے کہہ لے میں نے تجھے اپنے نکاح میں لیا، وہ بدستور اس کے نکاح میں رہے گی ورنہ اس سے الگ رہے یہاں تک کہ بچہ پیدا ہو جائے، اس وقت وہ نکاح سے نکل جائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد۱۲، صفحہ ۳۲۸)

بغیر کسی وجہ سے طلاق مانگنا

سوال: صفیہ نے اپنے شوہر سے بغیر کسی وجہ کے طلاق طلب کی، اس کا یہ عمل کیسا ہے؟ کیا یہ گناہگار ٹھہرے گی؟

جواب: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت بغیر کسی حرج کے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

طلاق کے بعد مہر اور جہیز کا سامان دینا

سوال: کیا طلاق واقع ہو جانے پر مہر دیا جائے گا؟ نیز عورت کے جہیز کا سامان اور میکے سے آئے زیورات کا شرعاً حقدار کون ہے؟

جواب: طلاق واقع ہو جانے کی صورت میں عورت کو مرد کی طرف سے مہر کی پوری رقم ملے گی، نیز عورت کے جہیز کا سامان اور میکے سے لائے ہوئے زیورات کی حقدار اور مالک عورت ہی ہے، اس کے علاوہ جو چیزیں شوہر نے عورت کو تحفتاً دی ہیں اگر ان چیزوں کا مالک عورت

کو بنادیا ہے تو پھران چیزوں کی مالک بھی عورت ہی ہوگی۔ (فتاویٰ فیض الرسول، جلد دوم، صفحہ ۱۱۵)

طلاق دینے کا صحیح طریقہ

سوال: طلاق دینے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: طلاق دینے کے تین طریقے ہیں:

(i) طلاقِ احسن۔ (ii) طلاقِ سنت۔ (iii) طلاقِ بدعت۔

طلاقِ احسن: احسن طلاق یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو ایک طہر میں ایک طلاق دے اور اس طہر میں اس سے جماع نہ کرے، اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ اپنی عدت پوری کر لے اور عدت پوری کرنے کے بعد جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے یا بغیر حلالہ کئے وہ نئے نکاح کے ساتھ اس مرد کے پاس آسکتی ہے۔

طلاقِ سنت: طلاقِ سنت یہ ہے کہ تین طہر میں اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے یعنی ہر طہر میں ایک طلاق، اور اس طہر میں جماع نہ کرے اس کے بعد عورت عدت گزار کر جہاں چاہے نکاح کرے، یہ طلاق مغلظہ ہوگی۔ اس کے بعد اس شوہر سے بغیر حلالہ کئے نکاح نہیں کر سکتی۔

طلاقِ بدعت: طلاقِ بدعت یہ ہے کہ یہ کلمہ واحدہ میں ایک ساتھ تین طلاقیں دے دے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو طلاق واقع ہو جائیگی مگر مرد گنہگار ہوگا اور بغیر حلالہ کئے وہ عورت اس شوہر کے پاس نہیں جا سکتی۔ (قدوری شریف)

100 طلاق کا حکم

سوال: اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو 100 طلاقیں دے دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو 100 طلاقیں دے دے تو اس کا یہ حکم ہے کہ امام مالک رضی اللہ عنہ ''موطا'' میں روایت کرتے ہیں، ''ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو 100 طلاقیں دے دیں تو اس بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ''تیری عورت تین طلاقوں سے بائن ہوگئی اور 97 طلاقوں کے ساتھ تو نے اللہ کے ساتھ ٹھٹھا کیا''۔ (بہارِ شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۵۹۲)

دوران حمل طلاق دینا

سوال: اسد نے اپنی بیوی رضوانہ کو دورانِ حمل طلاق دی، کیا طلاق واقع ہو جائے گی طلاق پڑ جانے کی صورت میں نان ونفقہ کس کے ذمہ ہوگا؟

جواب: حمل کے دوران اگر طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی اور مطلقہ حاملہ کی عدت چونکہ وضع حمل (بچہ جننے) تک ہے، اس لئے اسد کو رضوانہ کا نان ونفقہ اس کے وضع حمل (بچہ جننے) تک دینا ہوگا۔ (بہار شریعت، حصہ ہشتم، جلد اول)

بیوی کا حلفیہ بیان کہ طلاق دی اور شوہر کا حلفیہ بیان کہ نہیں دی

سوال: زینب کا حلفیہ بیان ہے کہ میرے شوہر نے مجھے رات میں پانچ چھ طلاق دی اور شوہر بھی حلف کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی اور شوہر بھی حلف کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے۔ تو اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شوہر نے واقعہ تین طلاقیں دے دی ہیں تو اس صورت میں اس کی عورت زینب اس پر حرام ہوگئی بغیر حلالہ کیے دوبارہ وہ اس کے نکاح میں نہیں آسکتی۔

طلاق دے کر شوہر کو انکار کرنا خدا تعالیٰ کے ہاں کچھ فائدہ نہ دے گا بلکہ وہ زانی ہوگا اور سخت عذاب میں مبتلا ہوگا لیکن صرف عورت کے بیان سے طلاق ثابت نہ ہوگی تاوقتیکہ شوہر اقرار نہ کرے اور اس معاملے میں عورت کی قسم فضول ہے اس لئے کہ وہ مدعیہ ہے اور مرد کی قسم معتبر ہے لیکن اگر عورت کو یقین ہے کہ وہ تین طلاقیں دے چکا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پیسہ وغیرہ دے کر اس سے رہائی حاصل کرے اور اگر وہ اس طرح بھی نہ چھوڑے تو عورت اسے اپنے اوپر قابو نہ دے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کبھی اپنی خواہش سے اس کے ساتھ میاں بیوی جیسا تعلق قائم نہ کرے ورنہ مرد کے ساتھ وہ بھی گنہگار اور مستحق نار ہوگی۔

(فتاویٰ فیض الرسول، جلد دوم، صفحہ ۲۳۸)

طلاق کے بعد بچے کی پرورش کا ذمہ

سوال: طلاق کے بعد مرد اپنے بچے کو کب تک خرچ دے سکتا ہے نیز اس کی پرورش کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

جواب: بچہ کی پرورش کا خرچ شرعاً مرد پر لازم ہے اور اس کی پرورش کا حق عورت کو ہے پرورش کی میعاد شریعت مطہرہ نے سات برس تک رکھی ہے یعنی مرد کو اپنے بچے کی پرورش کا خرچ سات برس تک دینا ہوگا لیکن اگر بچہ سات برس سے پہلے ہی اپنے آپ کو کھانا پینا اور استنجاء کرلیتا ہے تو مرد کو اختیار ہے کہ بچہ عورت سے واپس لے سکتا ہے۔

(فتاویٰ فیض الرسول، جلد دوم، صفحہ ۱۱۵)

پہلی شادی کے وقت دوسری شادی نہ کرنے کی شرط لگانا

سوال: ایک شخص نے نکاح سے پہلے یہ شرط رکھی کہ اگر وہ دوسرا نکاح اپنی پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر کرے تو اس کی دوسری بیوی کو تین طلاق واقع ہو جائے گی اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ شخص پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر نکاح ثانی کرے گا تو دوسری عورت کو طلاق ہو جائے گی، یہاں تک کہ "اگر وہ شخص اس عورت کی موت کے بعد بھی اس عورت کی اجازت کے بغیر نکاح ثانی کرے گا تو دوسری عورت کو طلاق ہو جائے گی"۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، رضا فاؤنڈیشن)

مرد سے زبردستی طلاق لکھوانا

سوال: اگر کسی مرد سے زبردستی طلاق لکھوائی جائے تو کیا طلاق واقع ہوگی؟

جواب: کسی عورت نے شوہر کو طلاق نامہ لکھنے پر مجبور کیا اس نے لکھ دیا مگر نہ دل میں ارادہ ہے نہ زبان سے اور طلاق کا لفظ زبان سے نہ کہا تو طلاق واقع نہ ہوگی بشرطیکہ مذاق میں نہ لکھا ہو شرعی مجبوری ہو۔ محض کسی کے اصرار کرنے پر لکھ دینا پڑا ہے اس کی بات کیسے ٹالی جائے یہ مجبوری نہیں۔ (بہار شریعت)

کہیں جانے کی ممانعت پر طلاق کی شرط

سوال: اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو منع کیا کہ تمہیں فلاں جگہ جانے کی اجازت نہیں ہے اگر گئی تو طلاق ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں اگر وہ عورت جس جگہ اس کے شوہر نے جانے سے منع کیا وہاں

گئی تو اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ (فتاویٰ فیض الرسول)

مار پیٹ اور دھمکی کی وجہ سے طلاق دینا

سوال: اسماء کے گھر والوں نے ایک طلاق نامہ مرتب کر کے اس کے شوہر عامر کو مار پیٹ کی دھمکی دے کر اور مجبور کر کے طلاق نامہ پر دستخط کرا دیئے اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: صورت مذکورہ میں اگر اکراہ شرعی پایا گیا یعنی عامر کو کسی عضو کے کاٹے جانے کا یا ضرب شدید کا صحیح اندیشہ ہو گیا تھا اور اس صورت میں اس نے طلاق نامے پر دستخط کر دیئے مگر زبان سے اس نے طلاق نہ دی تو طلاق واقع نہ ہو گی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''مجبور اور بیہوشی کی طلاق واقع نہیں ہوتی''۔ (بخاری شریف)

اگر زبان سے طلاق دی یا اکراہِ شرعی کے بغیر طلاق نامے پر دستخط کر دیئے تو طلاق واقع ہو گئی۔

نماز روزہ نہ کرنے پر بیوی کو طلاق دینا

سوال: اگر بیوی نماز روزہ کی پابندی نہ کرے تو کیا شوہر اس بات پر اسے طلاق دے سکتا ہے؟

جواب: طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہ شرعی ممنوع ہے اور وجہ شرعی ہو تو مباح بلکہ بعض صورتوں میں مستحب، مثلاً عورت اس کو یا کسی اور کو ایذا دیتی ہے یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔ عبداللہ بن مسعود ﷛ فرماتے ہیں بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اس کا مہر میرے ذمہ باقی ہو اس حالت کے ساتھ دربارِ خداوندی میں میری پیشی ہو یہ اس حالت سے بہتر ہے کہ میں اس کے ساتھ زندگی گزاروں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ہشتم، جلد اول)

طلاق کی اقسام

سوال: طلاق کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: طلاق کی تین قسمیں: (i) رجعی (ii) بائن (iii) مغلظہ۔

طلاق رجعی: اس کا مطلب یہ ہے کہ شوہر عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو اور عدت کے بعد عورت کی مرضی سے نکاح کر سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں۔

طلاقِ بائن: اس سے عورت فوراً نکاح سے خارج ہو جاتی ہے۔ لیکن عورت کی رضا سے شوہر عدت کے اندر نکاح کر سکتا ہے اور بعد عدت حلالہ کی بھی ضرورت نہیں۔

طلاقِ مغلظہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت بغیر حلالہ کے شوہر اول کے لئے جائز نہیں۔ (انوار الحدیث)

دو بہنوں سے بیک وقت نکاح کرنا

سوال: دو بہنوں سے بیک وقت نکاح کرنا کیسا ہے اور ان کی اولاد کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی دو عورتیں جن کو جمع کرنا حرام ہے اگر دونوں سے بیک وقت نکاح کیا تو کسی سے نکاح نہ ہوا فرض ہے کہ دونوں کو فوراً جدا کر دے، دخول نہ ہوا تو مہر بھی واجب نہ ہوا۔

باب نمبر ۲۷:

موت وطلاق کی عدت وسوگ

عدت کی تعریف

سوال: عدت سے کیا مراد ہے؟

جواب: نکاح زائل ہونے یا شبہ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانے تک انتظار کرنا عدت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ہشتم صفحہ ۱۵۲)

موت کی عدت

سوال: خالدہ کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور وہ غیر حاملہ ہے اس کی عدت کتنی ہے؟

جواب: قرآن کی رو سے بیوہ عورت جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو اور اس کا حمل نہ ہو تو اس کی عدت کی مدت ''چار ماہ دس دن'' ہے جیسا کہ قرآن مجید میں پارہ نمبر ۲ آیت نمبر ۲۳۴ میں مذکور ہے:

'اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں''۔

اور حدیث پاک میں مذکور ہے کہ: حضرت ام حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ منائے سوائے شوہر کے کہ اس پر چار مہینے دس دن سوگ منائے گی۔ (صحیحین)

حاملہ عورت کی عدت

سوال: رخسانہ کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور وہ حاملہ تھی اب اس کی عدت کتنا عرصہ ہو گی؟

جواب: عورت حاملہ ہے تو اس کی مدتِ عدت وضع حمل ہے۔ (بہارِ شریعت، درمختار)

حدیث: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''ربیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کی وفات کے چند راتوں کے بعد بچہ جنا پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور نکاح کرنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے انہیں اجازت عطا فرما دی''۔ (ردالمحتار)

امام مالک وشافعی اور بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب ﷜ سے راوی ہیں کہ ''شوہر کی وفات کے بعد اگر بچہ پیدا ہوگیا اور ہنوز مردہ چارپائی پر ہو تو عدت پوری ہوگئی''۔ اسی طرح اگر کسی حاملہ عورت کو طلاق ہوئی تو جیسے ہی بچہ پیدا ہوگا اس کی عدت ختم ہو جائے گی۔

ایامِ عدت میں حمل ضائع ہونا

سوال: زینب حاملہ تھی کہ اس کے شوہر کا انتقال ہوگیا، ایامِ عدت میں اس کا حمل ضائع ہوگیا اب اس کی عدت کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر عورت عدت میں ہے اور اس کا حمل ساقط **(Abourtion)** ہوگیا اور بچے کے اعضاء بھی بن چکے ہیں تو عدت پوری ہوگئی، خواہ یہ اسقاط اس کے شوہر کے انتقال کے ایکمنٹ بعد ہی کیوں نہ ہو۔ (جوہرہ، بہارِ شریعت، حصہ ہشتم صفحہ ۶۵۴)

عدت میں دو ماہ کا حمل ضائع ہونا

سوال: اسماء کے شوہر کا انتقال ہوگیا اور اس کا حمل دو ماہ کا تھا کہ ساقط ہوگیا اب اس کی عدت کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی عورت عدت پوری گزارے گی۔ اسقاطِ حمل سے عدت اس وقت ختم ہوتی ہے کہ جب بچے کے اعضاء بن چکے ہوں ''بچے کے اعضاء چار ماہ میں بنتے ہیں''۔ (ردالمحتار)

پس مذکورہ صورت میں چونکہ بچے کے اعضاء نہیں بنے تھے لہٰذا عورت چار ماہ دس دن عدت گزارے گی۔

موت کی عدت کا شمار

سوال: زینت بی بی سوال کرتی ہیں کہ کیا موت کی عدت چاند کے حساب سے شمار کی جائیگی؟

جواب: اگر انتقال پہلی تاریخ کو ہوا تو چاند سے مہینے لیے جائیں ورنہ ''ایک سو تیس دن'' شمار کیے جائیں گے (درمختار) ''چار ماہ دس دن'' ہے اور یہ دسویں رات بھی شمار کی جائے گی۔

(بہارِ شریعت، جلد ہشتم صفحہ ۶۵۴)

نابالغہ کی عدت

سوال: ایک نابالغہ لڑکی کے شوہر کا انتقال ہوگیا۔ کیا وہ عدت گزارے گی؟

جواب: جی ہاں! اس لڑکی پر عدت ہے، وہ چار ماہ دس دن عدت گزارے گی اگرچہ شوہر نابالغ ہو یا عورت نابالغہ ہو یا دخول ہوا یا نہ ہوا۔ موت کی عدت چار ماہ دس دن ہے بشرطیکہ حمل نہ ہو۔ (جوہرہ، بہارِ شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۶۵۴)

رخصتی سے قبل شوہر کی وفات پر عدت

سوال: میری دوست کا ایک سال قبل نکاح ہوا ابھی اس کی رخصتی عمل میں نہ آئی تھی کہ شوہر کا انتقال ہوگیا، اب اس کے لیے عدت گزارنے یا نہ گزارنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی عورت یا لڑکی کے شوہر کا انتقال ہوگیا اور رخصتی عمل میں آئے یا نہ آئے دونوں صورتوں میں اسے عدت گزارنا ہوگی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ہشتم صفحہ ۶۵۴)

جنازے کے ساتھ چند قدم عورت کو لے کر جانا

سوال: عبدالرحیم کی بیوہ کو اس کے جنازے کے ساتھ چند قدم باہر گلی میں لے آئے اس خیال سے کہ ایسا کرنے سے اب عورت کو عدت نہیں کرنی پڑے گی کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: ایسا عمل قطعی جہالت پر مبنی ہے اور اللہ ﷻ کے حکم کی خلاف ورزی ہے عدت کا حکم قرآن مجید میں پارہ نمبر ۲ آیت نمبر ۲۳۴ میں اس طرح ملتا ہے کہ "تم میں جو مر جائیں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔ جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے ایمان والیو! تم پر کچھ مواخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملے میں شرع کے موافق کریں اور اللہ ﷻ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے"۔ (کنز الایمان)

مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہوا کہ بیوہ کی عدت اگر وہ حاملہ نہ ہو تو چار ماہ دس دن ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا عمل درست نہیں۔

بوڑھی عورت کے شوہر کے انتقال پر عدت

سوال: اگر کسی بوڑھی عورت کے شوہر کا انتقال ہوگیا، تو کیا وہ عدت گزارے گی؟

جواب: جی ہاں! بوڑھی عورت بھی عدت گزارے گی جیسا کہ پارہ نمبر ۲ آیت نمبر ۲۳۴ میں

مذکور ہے۔

''تم میں جو مر جائیں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو روکے رکھیں''۔

(کنزالایمان)

عورت عدت کہاں گزارے

سوال: عبداللہ کا انتقال کراچی میں ہوا پھر انتقال کے بعد تدفین کیلئے اس کو اس کے آبائی گاؤں لے گئے اس کی بیوی عدت کہاں گزارے گی؟ جب کہ ان کی رہائش کراچی میں ہی تھی؟

جواب: عورت شوہر والے گھر میں جہاں رہتی تھی، وہیں عدت گزارے گی اگر وہ کرائے کا مکان ہے تو اسکے سسرال والے اس کا کرایہ ادا کریں گے۔ اگر عورت خود کرایہ دے سکتی ہے جب بھی اسی میں رہے کیونکہ جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے اسے چھوڑ نہیں سکتی، اور اگر عورت تنہا ہے، اس کی کوئی اولاد وغیرہ نہیں ہے تو عورت کا کوئی محرم رشتے دار (باپ بھائی وغیرہ) اتنے دن اس کے پاس رہے۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ٦٥٨)

پس عبداللہ کی بیوہ کراچی والے گھر میں جہاں وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھی وہیں عدت گزارے۔

میکے میں عدت گزارنا

سوال: ایک عورت اپنے میکے میں تھی وہاں اس کو اس کے شوہر کے انتقال کی خبر ملی اب وہ عدت کہاں گزارے گی؟

جواب: اگر عورت میکے میں تھی یا کسی رشتے دار کے گھر گئی تھی وہاں وفاتِ شوہر کی خبر ملی تو فوراً شوہر والے گھر میں جہاں رہتی تھی چلی آئے کہ اسی مکان میں عدت پورے کرنے کا حکم ہے جیسا کہ ''درمختار'' میں ہے، ''**طلقت اومات زوجها وهی زائرة فی غیر سکنها عادت الیه فوراً لوجوبه علیها**''. (درمختار، بہارِ شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ٦٥٨)

ترجمہ: جب عورت کا شوہر مر جائے یا اس کو طلاق پڑ جائے اور وہ کسی اور کے گھر میں ہو اس پر واجب ہے کہ اپنے گھر لوٹ آئے۔

عدت پوری ہونے سے پہلے دوسرا نکاح

سوال: کیا عدت کی تکمیل سے پہلے نکاح ہوسکتا ہے؟

جواب: عدت کی تکمیل سے پہلے نکاح نہیں ہوسکتا، جس نے ایسا کیا حرام کیا حتیٰ کہ اس کام میں مدد کرنے والوں کا بھی یہی حکم ہے۔

عدت گزارنے کیلئے دوسری جگہ منتقلی

سوال: خیرون بی بی کے شوہر کا انتقال ہوگیا، اس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ شوہر کے شہر میں عورت کا کوئی رشتے دار موجود ہے ایسے حالات میں عورت اپنے ولی کے شہر میں منتقل ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ایک عورت فوت شدہ خاوند کے گھر میں اپنی جان و مال و آبرو کیلئے خطرہ سمجھتی ہے اور اس کے پاس ایسا کوئی شخص بھی نہیں جو اسے تحفظ فراہم کرسکے تو اسے کہیں بھی منتقل ہونے کا حق حاصل ہے۔ لہٰذا صورت مذکورہ میں ایسی عورت اگر عدم تحفظ کا شکار ہے تو اپنے ولی کے گھر منتقل ہوسکتی ہے ورنہ بصورتِ دیگر شوہر کے گھر میں رہ کر عدت گزارنا ہوگی۔

عورت زمانۂ عدت میں تعزیت کیلئے جاسکتی ہے

سوال: کیا عورت زمانۂ عدت میں تعزیت وغیرہ یا کسی اور کام کیلئے نکل سکتی ہے؟

جواب: عورت زمانۂ عدت میں تعزیت وغیرہ یا کسی اور کام سے نہیں جاسکتی، چونکہ عورت کا زمانۂ عدت میں گھر سے نکلنا حرام ہے۔ ہاں اگر عدت موت کی ہو اور اس کے پاس کھانے کو نہ ہو اور بغیر نکلے کام نہ چل سکے گا یا نقصان پہنچے گا تو اس ضرورت کیلئے باہر جاسکتی ہے اور رات اسی گھر میں گزارے اور بغیر ضرورتِ شرعیہ نکلنا حرام ہے۔

(فتاویٰ امجدیہ، کتاب الطلاق، بہار شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۱۵۸)

مجنونہ عورت کی عدت

سوال: ایک مجنونہ عورت کے شوہر کا انتقال ہوگیا کیا اس پر عدت ہے؟

جواب: مجنونہ عورت پر بھی شوہر کے انتقال کے بعد عدت گزارنا لازم ہے۔ (بہار شریعت)

موت یا طلاق کی عدت کہیں اور گزارنا

سوال: کیا موت یا طلاق کی عدت والی عورت کسی دوسرے مکان میں منتقل ہو سکتی ہے؟

جواب: موت یا طلاق کی عدت والی عورت کو دوسرے گھر میں منتقل ہونا جائز نہیں اور اسی مکان میں عدت بسر کرے جہاں واجب ہوئی، اِلّا یہ کہ ان کو جبراً نکالا جائے یا وہ مکان گر جانے کا خطرہ ہو یا مکان کرائے پر تھا اور عورت کرایہ دینے کی طاقت نہ رکھتی ہو یا اور قسم کی ضروریات ہوں جن سے مجبور ہو تو قریب ترین موضع (مکان) میں منتقل ہو جائے۔

(درمختار، فتاویٰ رضویہ، باب العدت)

عدت میں ڈاکٹر کے پاس جانا

سوال: اگر کوئی عورت عدت میں ہو تو کیا کسی ڈاکٹر، طبیب (حکیم) وغیرہ کے پاس جا سکتی ہے یا کسی ڈاکٹر وغیرہ کو نبض وغیرہ دکھا سکتی ہے؟

جواب: اگر کوئی عورت عدت میں ہو اور کوئی ڈاکٹر طبیب وغیرہ کا اس کے گھر میں آنا ممکن ہو تو عورت کا باہر جانا حرام ہے لیکن اگر ڈاکٹر طبیب وغیرہ گھر نہ آتے ہوں تو ضرورتاً باہر جا سکتی ہے لیکن واپسی میں جلدی کرے اور نبض بھی بضرورت دکھا سکتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، باب العدت)

عدت اور سوگ کو مؤخر کرنا

سوال: کیا سوگ اور عدت کو مؤخر کیا جا سکتا ہے؟

جواب: سوگ اور عدت کو مؤخر کرنا جائز نہیں کیونکہ خاوند کی وفات کے ساتھ ہی عدت اور سوگ واجب ہو جاتا ہے۔ عدت کی مدت گزر جانے پر اس کی قضا بھی نہیں ہو سکتی اس لئے خاوند کی وفات کے ساتھ ہی عورت کو عدت گزارنی چاہئے۔

عدت گزارے بغیر دوسرا نکاح کرنا

سوال: ایک شخص فوت ہو گیا اس کے ورثا میں فقط ایک بیوی ہے اس عورت نے عدت بھی نہیں کی، گھومتی رہی اور ایک ماہ پندرہ دن بعد شادی کر لی آیا نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ اس نکاح میں شرکت کرنے والوں (سننے، پڑھنے، بیٹھنے) کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے قرآن

مجید میں ہے۔ (کنز الایمان) ''یعنی اور جو تم میں مرجائیں اور بیبیاں چھوڑ دیں وہ چار ماہ دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں''۔ (بقرہ ۲۳۴)

لہٰذا مذکورہ بالا صورتحال میں نکاح نہیں ہوا اور جن لوگوں نے اس نکاح میں معلوم ہونے کے باوجود اس نیت کے ساتھ شرکت کی کہ یہ جائز ہے، ان سب کے نکاح ٹوٹ گئے۔ کیونکہ یہ عمل قرآنی آیات سے روگردانی اور صریح انحراف ہے۔

طلاق کی عدت

سوال: زینب بی بی کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی، انکی مدت کتنی ہوگی؟

جواب: قرآن مجید کی رو سے مطلقہ عورت کی عدت تین حیض ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔ ''طلاق والیاں اپنی جانوں کو تین حیض تک روکے رہیں''۔ (بقرہ ۲۲۸، کنز الایمان)

اور اگر وہ عورت ایسی ہے کہ اس کو حیض نہیں آتا، تو قرآن کی رو سے اس کی عدت تین مہینے ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ ''اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی مدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض نہیں آیا''۔ (طلاق ۴، کنز الایمان)

قرآن کی رو سے حمل والی کی عدت بچہ جننے تک ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ایک اور جگہ ارشاد ہوا کہ: ''حمل والیوں کی (میعاد) یہ ہے کا اپنا حمل جن لیں اور جو اللہ ﷻ سے ڈرے اللہ اس کے کام میں آسانی فرمادے گا''۔ (طلاق ۴، کنز الایمان)

بوڑھی عورت کی عدت

سوال: ایک بہت بوڑھی عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی اس کی عدت کتنی ہوگی؟

جواب: اگر عورت اتنی بوڑھی ہے کہ اسے حیض نہیں آتا تو اس کی مدت تین ماہ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں سورۂ طلاق آیت نمبر ۴ میں مذکور ہے: ''اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی مدت تین مہینے اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض نہیں آیا۔ (کنز الایمان)

نابالغی میں نکاح پھر طلاق کی عدت

سوال: فرحانہ اور ایاز کا نابالغی میں نکاح ہوا اور نابالغی ہی میں خلوت ہوگئی لیکن بالغ ہونے پر اس مرد نے طلاق دے دی کیا اب اس کی عدت ہوگی؟

جواب: اگر نابالغی میں خلوت ہوئی اور بالغ ہونے کے بعد طلاق دی جب بھی عدت گزارے گی، یعنی تین حیض وہ عورت اپنے آپ کو روکے رکھے گی۔

(ردالمختار، بہار شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۲۵۳)

شوہر کے طلاق دینے کی خبر ملنا

سوال: مریم خاتون کو کسی نے خبر دی کہ اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں اب عورت کیا کرے؟

جواب: اگر عورت کا غالب گمان ہے کہ جس شخص نے خبر دی وہ سچ کہتا ہے تو عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے۔ (جوہرہ، بہار شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۲۵۳)

شوہر کے طلاق دینے کے کچھ عرصے بعد خبر ہونا

سوال: نگہت بی بی کو اس کے شوہر نے طلاق دی لیکن اس کو کچھ عرصہ بعد پتہ چلا اب اس کی عدت کا کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق کی عدت طلاق سے ہے اگرچہ عورت کو اس کی اطلاع نہ ہو کہ شوہر نے اسے طلاق دی ہے۔ یہاں تک کہ اگر تین حیض آنے کے بعد معلوم ہوا تو عورت کی عدت ختم ہو چکی۔ (جوہرہ، بہار شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۲۵۳)

طلاق کا خط موصول ہونا

سوال: ثمینہ بیگم کو ان کے شوہر کی طرف سے خط موصول ہوا جس میں انہیں طلاق دی گئی تھی، ایسی صورت میں عدت کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ثمینہ بیگم کو غالب گمان ہے کہ یہ خط ان کے شوہر کا ہے تو طلاق کی عدت گزارے اور اس کا شمار مرد کے طلاق دینے کے وقت سے ہوگا خط ملنے کے وقت سے نہیں ہوگا جیسا کہ قرآن مجید میں پارہ نمبر ۲ آیت نمبر ۲۲۸ میں مذکور ہے کہ: ''طلاق والیاں اپنی

جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک"۔ (کنزالایمان)

حیض کے دوران طلاق دینا

سوال: ایک عورت کو اس کے شوہر نے حیض کے دنوں میں طلاق دی کیا یہ حیض عدت کے دنوں میں شمار ہوگا؟

جواب: اگر شوہر نے بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ حیض عدت میں نہ شمار کیا جائے گا بلکہ اس کے بعد پورے تین حیض ختم ہونے پر عدت پوری ہوگی۔ (کتب عامہ)

خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق

سوال: خالدہ کا نکاح شاہد سے نابالغی کی عمر (بچپن) میں ہوا اور قبل وطی طلاق دے دی تو دوسرے نکاح کے لیے تین ماہ عدت کا انتظار کرے یا نہ کرے؟

جواب: اگر خلوتِ صحیحہ یا وطی سے قبل طلاق دے دی تو عدت نہیں بعد طلاق فوراً عورت جہاں چاہے نکاح کرے۔

قَالَ اللّٰہ تعالٰی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا.

"اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لئے کچھ عدت نہیں جسے گنو"۔ (احزاب ۴۹، کنزالایمان)

عدت کے دوران عورت کا نان و نفقہ

سوال: جس عورت کو طلاق ہوئی عدت کے دوران اس کا نفقہ کس کے ذمے ہے؟ اور وہ ایام کہاں گزارے؟

جواب: جس عورت کو طلاق ہوئی اس کا نان نفقہ ہر صورت شوہر کے ذمے ہے اور عدت کے ایام بھی اپنے شوہر کے گھر گزارے اور بحالت غیر محرم کے ان کے درمیان پردہ ہوگا۔

(بہارِ شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۱۵۸)

حیض نہ آنے والی عورت کی طلاق کی عدت کا شمار

سوال: جن عورتوں کو حیض نہ آتا ہو ان کی طلاق کی عدت کو انگریزی مہینے سے شمار کریں گے یا

چاند کی تاریخ سے؟

جواب: جن عورتوں کو حیض نہ آتا ہو، ان کی عدت تین ماہ ہے۔ ان کی عدت شمار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ "طلاق پہلی تاریخ کو ہوئی اگر چہ عصر کے وقت ہوئی تو چاند کے حساب سے تین مہینے ورنہ ہر مہینہ تیس دن کا قرار دیا جائے گا یعنی عدت کی مدت کل نوے دن ہوگی"۔

(عالمگیری، جوہرہ، بہار شریعت، حصہ ہشتم، صفحہ ۲۵۳)

نامرد نے طلاق دی اس کی عدت

سوال: شادی کے بعد شوہر نے نامرد ہونے کی وجہ سے طلاق دے دی تو کیا عدت ہوگی؟ اور کیا مہر دینا ہوگا؟ شادی کے بعد میاں بیوی کی طرح کچھ مہینے رہ چکے ہیں تو پھر کیا کرنا چاہئے؟

جواب: میاں بیوی جب تنہائی میں ایسی جگہ جمع ہو جائیں جہاں کوئی مانع وطی نہ ہو اور شوہر اگر نامرد ہو۔ جب بھی خلوتِ صحیحہ ہو جاتی ہے اور خلوتِ صحیحہ کے بعد طلاق دینے سے عدت اور پورا مہر بھی ادا کرنا واجب ہے، لہٰذا جس دن طلاق دی ہے اس کے بعد تین حیض ختم ہو جانے پر عدت ختم ہوگی۔

خلوت کے بعد طلاق کی عدت

سوال: امبر اور ریحان کا نکاح ہوا اور کچھ دیر دونوں کی خلوت واقع ہوئی، طلاق کے بعد کیا امبر عدت گزارے گی؟

جواب: اگر امبر اور ریحان کسی ایسے مکان میں جمع ہوئے کہ وہاں کوئی چیز مانع جماع نہ ہو تو یہ خلوت جماع ہی کے حکم میں ہے اسے خلوتِ صحیحہ کہتے ہیں۔ (عالمگیری)

لہٰذا ایسی صورت کے بعد اگر ریحان نے امبر کو طلاق دی ہے تو امبر پر لازم ہے کہ وہ عدت گزارے۔

موانع تین ہیں: (i) حسی۔ (ii) شرعی۔ (iii) طبعی۔

حسی: جیسے مرض کہ شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی اور زوجہ اس حد تک بیمار ہو کہ وطی سے ضرر کا اندیشہ صحیح ہو۔ اگر ایسی بیماری نہ ہو تو خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔

طبعی: جیسے وہاں کسی تیسرے کا ہونا اگرچہ وہ سوتا ہی ہو، یا نابینا ہو یا اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ کسی کے سامنے بیان نہ کر سکے گا تو اس کا ہونا مانع نہیں یعنی خلوت صحیحہ ہو جائے گی۔

شرعی: مثلاً عورت حیض و نفاس میں ہے۔ یا دونوں میں کوئی محرم ہوا۔ یا کسی کا رمضان کا روزہ ادا ہو یا نماز فرض میں ہو، ان سب صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی۔ (اگر نفل، قضا، نذر یا کفارہ کا روزہ ہو یا نفلی نماز ہو خلوتِ صحیحہ سے مانع نہیں)۔ (بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ ۵۶۹)

خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق کی عدت

سوال: حنا اور امین کا نکاح ہوا، بعد از نکاح حنا اور امین کی ریسٹورنٹ وغیرہ میں ملاقات ہوئی اگر ان دونوں میں طلاق واقع ہو جائے تو کیا عدت ہوگی؟

جواب: زوج زوجہ کسی ایک جگہ ملے جو اس قابل نہیں کہ وہاں وطی کی جائے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی۔ (جوہرہ)

درمختار اور جوہرہ میں یہ بات مذکور ہے کہ ایسا مکان جس کا دروازہ کھلا ہوا ہے، کہ اگر کوئی باہر کھڑا ہو تو ان کو دیکھ سکے یا یہ اندیشہ ہے کہ کوئی آجائے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی۔ (جوہرہ، درمختار)

پس چونکہ ریسٹورنٹ ایسی جگہ ہے جہاں لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہے لہٰذا اس صورت میں عدت نہ ہوگی۔

عدت کے دوران سوگ کرنا

سوال: عدت کے دوران عورت سوگ کس طرح کرے گی؟

جواب: عدت خواہ طلاق کی ہو یا موت کی اس میں عورت سوگ کرے گی یعنی ان دنوں میں زینت کو ترک کرے، "ہر قسم کے زیور سونے چاندی جواہر وغیرہ کے اور ہر قسم کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے اور خوشبو کا بدن اور کپڑے پر استعمال نہ کرے، تیل بھی استعمال نہ کرے اگرچہ اس میں خوشبو نہ ہو جیسے روغن زیتون وغیرہ اسی طرح سیاہ سرمہ، سفید سرمہ، مہندی لگانا، کنگھا کرنا، خوشبو لگانا، زعفران یا کسم وغیرہ کا رنگا کپڑا پہننا اور سرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے، ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے"۔

(جوہرہ، درمختار، عالمگیری، بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ ۶۵۶)

سنن ابو داؤد اور نسائی میں ہے کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''جس عورت کا شوہر فوت ہو گیا وہ نہ کسم کا رنگا کپڑا پہنے نہ گیرو کا رنگا کپڑا پہنے اور نہ زیور پہنے اور نہ مہندی لگائے اور نہ سرمہ''۔

عدت کے دوران آنکھوں میں سرمہ لگانا

سوال: دورانِ عدت اگر آنکھوں میں تکلیف ہو تو عورت سرمہ لگا سکتی ہے؟

جواب: اگر واقعی آنکھوں میں درد ہے اور عذر ثابت ہے تو سرمہ لگانا جائز ہے اور سرمے کیلئے ضروری ہے کہ اگر سفید سرمے سے کام چل جائے تو سیاہ سرمہ استعمال نہ کرے اور اگر سرمہ رات میں لگانا کافی ہے تو دن میں سرمہ لگانے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

عدت کے دوران کپڑوں کا استعمال

سوال: عورت عدت کے دنوں میں کیسے کپڑے استعمال کرے؟

جواب: عدت چاہے موت کی ہو یا طلاق کی عورت وہ کپڑے استعمال کرے جس کپڑے کا رنگ پرانا ہو گیا ہو کہ اب اس کا پہننا زینت نہیں اور ریشم کا نہ ہو اسے پہن سکتی ہے۔

(عالمگیری، بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ ٦٥٧)

عدت کے دوران کنگھا کرنا

سوال: کیا عدت کے دنوں میں کنگھا کرنا جائز ہے؟

جواب: جی نہیں! عدت کے دنوں میں کنگھا کرنا جائز نہیں ہے۔ (بہارِ شریعت، جلد اول، صفحہ ٦٥٦)

عدت کے دوران سر میں تیل لگانا

سوال: ایک خاتون عدت میں ہیں ان کے سر میں شدید درد ہے کیا ایسی صورت میں وہ تیل لگا سکتی ہیں؟

جواب: عذر کی وجہ سے عورت عدت کے دنوں میں تیل اس وقت استعمال کر سکتی ہے جب کہ اس کا استعمال زینت کے قصد سے نہ ہو، لہٰذا ایسی عورت کو دردِ سر کی وجہ سے تیل لگانا جائز ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

عدت کے دوران دیور، جیٹھ سے پردہ

سوال: کیا عورت عدت کے دنوں میں اپنے سسرالی رشتے دار یعنی دیور، جیٹھ اور نندوئی وغیرہ سے پردہ کرے؟

جواب: پردے کے احکام میں عدت اور غیر عدت میں کوئی فرق نہیں۔ قبل عدت جن سے پردہ فرض تھا تو دورانِ عدت بھی ان سے پردہ کرنا فرض ہے اور جن سے پردہ کرنا فرض نہیں تھا ان سے پردہ نہیں ہوگا جیسے سسرال، اسی طرح دیور، جیٹھ اور نندوئی یہ عدت سے قبل بھی نامحرم تھے تو ان سے پردہ کرنا عدت اور غیر عدت دونوں میں فرض ہے اور دیور کیلئے حدیث میں ہے کہ:

الحدیث: ''یعنی دیور موت ہے''۔ (صحیح بخاری شریف)

گویا جس طرح آدمی کو موت سے ڈرنا چاہئے عورت کو اسی طرح دیور سے دور رہنا چاہیے۔

عدت میں عورت کو نکاح کا پیغام بھیجنا

سوال: اگر عورت عدت میں ہو تو اس کے پاس نکاح کا پیغام بھیجنا کیسا ہے؟

جواب: جو عورت عدت میں ہو تو اس کے پاس نکاح کا پیغام صراحتاً حرام ہے اگرچہ نکاح فاسد کی عدت میں ہو اور اگر موت کی عدت میں ہو تو اشارۃً کہہ سکتے ہیں اور طلاق رجعی یا بائن یا فسخ نکاح کی عدت میں اشارۃً بھی نہیں کہہ سکتے۔

اشارۃً کہنے کی صورت یہ ہے کہ میں نکاح کرنا چاہتا ہوں مگر یہ نہ کہے کہ تجھ سے کرنا چاہتا ہوں ورنہ صراحت ہو جائے گی، یہ کہے کہ میں ایسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں کہ جس میں یہ اوصاف ہوں اور پھر وہ اوصاف بیان کرے جو اس عورت میں ہیں یا یہ کہے کہ مجھے تجھ جیسی کہاں ملے گی۔ (درمختار، عالمگیری)

☆......☆......☆
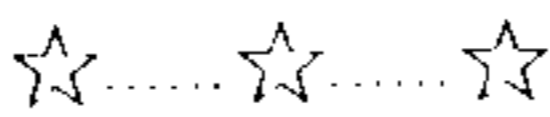
باب نمبر ۲۸:

کتاب الجنائز

قریب الموت کو تلقین

سوال: فوزیہ اشرف سوال کرتی ہیں کہا جاتا ہے کہ قریب الموت شخص کو کلمہ کی تلقین کرو کیا یہ کرنا درست ہے نیز تلقین کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ ﷻ ہر مسلمان کو کلمے والی موت نصیب کرے (آمین) اگر کسی پر نزع کی کیفیت ہو تو اس کے قریب بیٹھنے والوں کو چاہئے کہ اس کو کلمۂ طیبہ کی تلقین کریں کیونکہ جس کا آخری کلام ''لا الٰہ الا اللہ'' ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا نزع کے وقت شیطان اس کو بہکانے کی پوری کوشش کرتا ہے امام ابن الحاج مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''نزع کے وقت دو شیطان آدمی کے دونوں پہلو آ کر بیٹھتے ہیں ایک اس کے باپ کی شکل بن کر، ایک ماں کی شکل بن کر، ایک شیطان کہتا ہے کہ وہ یہودی ہو کر مرا تو یہودی ہو جا کہ یہود وہاں بڑے چین سے ہیں دوسرا کہتا ہے تو نصرانی ہو جا کہ نصرانی وہاں بڑے عیش میں ہیں''۔ اس سلسلے میں علماء فرماتے ہیں کہ شیطان کے اغوا سے بچانے کے لیے اس کو کلمے کی تلقین کرنی چاہئے۔ (المدخل لابن الحاج، مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت، جلد ۳، صفحہ ۲۴۱)

''بحار الانوار'' میں ہے کہ تلقین کا سبب یہ ہے کہ اس وقت شیطان آدمی کا ایمان بگاڑنے کیلئے آتا ہے اور ''لا الٰہ الا اللہ'' سے پورا کلمہ مراد ہے۔ (مجمع بحار الانوار، جلد ۳)

''بحر الرائق'' میں ہے کہ میت کو شہادت کی تلقین کریں یوں اس کے پاس ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھیں۔

''حلیہ'' میں ہے کہ میت کو ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی تلقین کریں، یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں کہ وہ سن کر پڑھے، اسے یوں نہ کہیں کہ یعنی کہنے کا حکم نہ کریں اور جب وہ دونوں جزو کلمے کے کہہ لے تو اسے دوبارہ کہنے کا اصرار نہ کریں کہ کہیں اکتا نہ جائے ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد کوئی اور بات اس نے کی تو پھر تلقین کریں کہ آخری کلام ''لا الٰہ الا اللہ محمد

رسول اللہ'' ہو۔ (حلیہ الحلی شرح منیۃ المصلی)

مختصر القدوری باب الجنائز میں ہے کہ ''لقن الشہادتین'' پورا کلمہ تلقین کیا جائے۔

کسی میں موت کی علامات ظاہر ہوں تو کیا کریں

سوال: آفرین سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی میں علاماتِ موت ظاہر ہونے لگیں تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں قریب آئیں تو سنت یہ ہے کہ داہنی طرف لٹا کر قبلے کی طرف منہ کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ سیدھا لٹائیں قبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قبلہ کو منہ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو تھوڑا اونچا رکھیں اور قبلہ کو منہ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہو چھوڑ دیں۔ (درمختار)

موت کی آسانی کیلئے

سوال: شازیہ ہاشمی سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی ایسے مریض کے پاس بیٹھیں کہ جس کا آخری وقت قریب ہو تو کیا عمل کرنا چاہئے کہ اس پر موت کی سختی آسان ہو جائے؟

جواب: اس وقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا اچھی بات ہے اس وقت وہاں ''سورۂ یٰسین'' کی تلاوت کی جائے اور اگر زیادہ سختی ہو تو ''سورۂ رعد'' پڑھیں اور خوشبو ہونا مستحب ہے مثلاً لوبان یا اگربتیاں سلگا دیں۔ (عالمگیری)

میت کے قریب حیض و نفاس والی کا آنا

سوال: حبیبہ محبوب سوال کرتی ہیں کہ کیا میت کے قریب حیض ونفاس والی خواتین آسکتی ہیں؟

جواب: موت کے وقت حیض ونفاس والی عورتیں اس کے پاس آسکتی ہیں۔ (عالمگیری)

مگر جس کا حیض ونفاس منقطع ہو گیا اور اس نے غسل نہ کیا ہو، تو وہ نہ آئے کہ وہ جنبی ہے اور جس جگہ جنبی ہو وہاں ملائکۂ رحمت نہیں آتے۔ (عالمگیری)

میت کے گھر سے تصاویر ہٹانا

سوال: نیلوفر عباسی سوال کرتی ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ میت کے گھر میں تصویر وغیرہ ہو تو ہٹا دینی چاہئے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جی ہاں اگر مکان میں کوئی تصویر یا کتا وغیرہ ہو تو فوراً نکال دیئے جائیں کہ جہاں یہ چیزیں ہوں ملائکۂ رحمت نہیں آتے۔ (جوہرہ)

نزع کے وقت موجود لوگوں کا دنیاوی گفتگو کرنا

سوال: عظمیٰ بخاری سوال کرتی ہیں کہ ہم نے اکثر دیکھا ہے، مریض پر نزع کی کیفیت ہوتی ہے تو گھر میں آئے لوگ دنیاوی گفتگو میں مشغول ہوتے ہیں کیا میت کے گھر میں یہ عمل جائز ہے؟

جواب: نزع کے وقت اپنے لیے اور اس کے لیے دعا کرتی رہیں کہ کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کہ اس وقت جو کچھ کہا جائے ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔ (جوہرہ)

حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات منہ سے نکالو اس لیے کہ ملائکہ تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں۔

درسِ عبرت: ایسی جگہوں پر کہ جہاں کسی پر نزع کا عالم ہو دنیاوی باتوں سے بچنا چاہئے، اپنے اوپر اسی وقت کو یاد کر کے عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ بہر حال موت برحق ہے اور سب کو آنی ہے۔

روح نکلنے کے بعد کیا کیا جائے

سوال: جبین قیصر سوال کرتی ہیں کہ جب روح نکل جائے تو سب سے پہلے کیا کیا جائے؟

جواب: جب روح نکل جائے تو چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ منہ کھلا نہ رہے، آنکھیں نرمی سے بند کر دیں انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں یہ کام اس کے گھر والوں میں سے وہ کرے جو زیادہ نرمی سے کر سکتا ہو۔ (جوہرہ)

اس کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا کوئی اور چیز رکھ دیں کہ پیٹ نہ پھول جائے۔ (عالمگیری)
مگر زیادہ وزن نہ ہو کہ میت کے لیے باعثِ تکلیف ہے۔ (درمختار)

میت کو غسل سے پہلے کہاں رکھیں

سوال: فریدہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ میت کو غسل سے قبل کہاں رکھنا بہتر ہے؟

جواب: میت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپا دیں یا اس کو چارپائی یا کسی اونچے تخت پر رکھیں کہ زمین کی سیل (نمی) نہ پہنچے۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت، حصہ چہارم، صفحہ ۳۲۲)

میت کے پاس تلاوت قرآن کرنا

سوال: نجمہ خاتون سوال کرتی ہیں کہ کیا میت کے آس پاس تلاوت قرآن کی جاسکتی ہے؟

جواب: میت کے آس پاس تلاوتِ قرآن پاک جائز ہے جب کہ اس کا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہوا ہو۔ تسبیح اور دیگر اذکار میں مطلقاً حرج نہیں کہ وہ مطلقاً پڑھے جاسکتے ہیں۔ (ردالمختار)

میت حاملہ ہو تو

سوال: بلقیس بانو سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی عورت مرجائے اور حاملہ ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب: عورت مرگئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو بائیں جانب سے پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے اور اگر عورت زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ مرگیا اور عورت کی جان پر بنی ہوئی ہو تو پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے۔ (عالمگیری)

میت کے ناخن تراشنا اور کنگھا کرنا

سوال: کلثوم زمان بیگم سوال کرتی ہیں کہ کیا میت کو کنگھا کیا جاسکتا ہے، نیز ناخن اور بالوں کا حکم بھی بتادیں؟

جواب: ''درمختار'' میں ہے میت کے بالوں میں کنگھا نہ کیا جائے، یعنی یہ مکروہ تحریمی ہے اس کے ناخن نہ تراشے جائیں مگر وہ جو ٹوٹا ہوا ہے اور نہ ہی بال تراشے جائیں۔

''ردالمختار'' میں غنیۃ سے منقول ہے اس کے مرنے کے بعد زینت کرنا، ناخن کاٹنا، کنگھا کرنا، بال کاٹنا ناجائز ہے۔

نوٹ: اگر ناخن ٹوٹا ہوا ہے تو اسے علیحدہ کر کے کفن کے ساتھ رکھ دیں۔

میت کو غسل دینے کا طریقہ

سوال: زرین بخاری سوال کرتی ہیں کہ میت کو نہلانے کا طریقہ بتادیں؟ نیز دھونی کتنی بار دینا بہتر ہے؟

جواب: میت کو نہلانے کا طریقہ:

میت کو نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چارپائی یا تخت پر نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین، پانچ یا سات بار دھونی دیں، یعنی خوشبو سلگا کر اسے چارپائی وغیرہ کے گرد پھرائیں۔

(i) میت کے پاؤں سے لے کر گردن تک کسی کپڑے میں چھپا دیں۔
احتیاط: اس میں اس بات کا خیال رکھیں کہ چادر اتنی موٹی ہو کہ گیلی ہونے پر جسم کی رنگت نظر نہ آئے۔
(ii) اب آہستگی سے میت کے کپڑے اتار دیں کہ بے پردگی نہ ہو جس طرح زندہ کے جسم پر نظر نہیں کر سکتے اسی طرح مردہ کے جسم پر بھی نظر نہیں کر سکتے۔
(iii) نہلانے والی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر میت کو استنجا کرائے، نماز کا سا وضو کرائے۔ یعنی منہ دھلائے، پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھلائے پھر سر کا مسح کرے، پھر پاؤں دھلائے۔
نوٹ: میت کے وضو میں پہلے گٹوں تک ہاتھ دھونا، کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا نہیں ہے۔
(iv) کپڑا یا روئی کی پھریری پانی میں بھگو کر، ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیریں۔
احتیاط: ہر عضو کیلئے الگ الگ پھریری ضروری ہے۔
(v) پھر پاک صابن سے سر کے بال دھوئیں۔
(vi) پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کا پانی بہائیں کہ تختے پر پہنچ جائے پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر بیری کا پانی بہائیں کہ تختے تک پہنچ جائے۔ (اگر بیری کا پانی نہ ملے تو نیم گرم پانی ہی کافی ہے)
(vii) پھر ہلکا سا ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں وضو و غسل کا اعادہ نہ کریں۔
(viii) آخر میں سر سے پاؤں تک کافوراً پانی بہائیں اس کے بعد بدن کو کسی صاف کپڑے سے آہستہ آہستہ پونچھ دیں۔
مسئلہ: ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت۔
احتیاط: جہاں غسل دیں مستحب ہے کہ پردہ کر لیں کہ سوائے نہلانے والوں اور مددگاروں کے کوئی دوسرا نہ دیکھے۔ (عالمگیری)

غسال کا باوضو ہونا

سوال: کنول ناز سوال کرتی ہیں کہ غسال کا باوضو ہونا ضروری ہے؟
جواب: جی ہاں! غسال یا نہلانے والی باطہارت ہو یعنی باوضو ہو کر نہلائے۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت)

حیض والی عورت کا میت کو غسل دینا

سوال: جمیلہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ اگر حیض والی عورت نے نہلا دیا تو کیا میت کا غسل ہو جائے گا؟

جواب: حیض والی عورت نے غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

غسل دینے والی کیسی ہو

سوال: فیروزہ فاروق سوال کرتی ہیں کہ نہلانے والی کو کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: نہلانے والی ایسی عورت ہو کہ پوری طرح غسل دے اور جو اچھی بات دیکھے مثلاً چہرہ چمک اٹھا یا میت کے بدن سے خوشبو آئی تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور کوئی بری بات دیکھی مثلاً چہرے کا رنگ سیاہ ہو گیا یا بدبو آئی یا صورت یا اعضاء میں تغیر آیا تو اسے کسی سے نہ کہے اور ایسی بات کہنا جائز نہیں کہ حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ:

''اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیوں سے باز رہو''۔ (جوہرہ نیرہ)

شوہر کا بیوی کو غسل دینا

سوال: فاطمہ زیدی سوال کرتی ہیں کہ شوہر بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ''تنویر الابصار'' میں ہے خاوند کو بیوی کے غسل سے منع کیا جائے گا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تصنیف ''فتاوی رضویہ'' میں فرماتے ہیں کہ ''شوہر بیوی کی وفات کے بعد غسل نہیں دے سکتا نہ اس کے بدن کو ہاتھ لگا سکتا ہے موت کے بعد عورت اصلاً محل نکاح نہ رہی''۔

چھونے کا جواز صرف نکاح کی بناء پر تھا۔ ورنہ زن و شوہر (بیوی و شوہر) اصل میں محض اجنبی ہوتے ہیں ان کا نکاح زائل ہو گیا، چھونے کا جواز بھی جاتا رہا۔ (فتاوی رضویہ، جلد نہم، صفحہ ۹۵)

''درمختار'' میں ہے: ''شوہر کے لیے عورت کو غسل دینا اور چھونا منع ہے دیکھنا منع نہیں''۔

مسئلہ: عوام میں مشہور ہے کہ مرد اپنی بیوی کو کندھا نہیں دے سکتا یہ غلط ہے۔

بیوی کا شوہر کو غسل دینا

سوال: زیب النساء بیگم سوال کرتی ہیں کہ کیا عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے؟

جواب: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔ (عالمگیری)

عورت کا حالت جنابت میں انتقال کرجانا

سوال: عائشہ امجد سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی عورت حالت جنابت میں مرگئی تو کیا کریں جب کہ جنابت کے غسل میں کلی اور ناک میں پانی چڑھانا ضروری ہوتا ہے؟

جواب: ''کنز الدقائق'' میں ہے (وضی بلا مضمضة واستنشاق)

ترجمہ: ''میت کو بغیر کلی کرائے اور ناک میں پانی ڈالے وضو کرائے''۔

''تبیین الحقائق'' میں ہے ''چونکہ پانی باہر نہیں کیا جاسکتا اس لئے اس کو ترک کیا جائے''۔

حیض و نفاس کی حالت میں مرنے والی کو دو غسل دینا

سوال: گل بانو سوال کرتی ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی عورت حیض ونفاس کی حالت میں مرجائے تو اس کو دو غسل دینے چاہئیں شرع میں اس فعل کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: جب یا حیض ونفاس والی عورت کا انتقال ہوا تو ایک ہی غسل کافی ہے دو غسل کی حاجت نہیں کہ غسل واجب ہونے کے کتنے ہی اسباب ہوں سب ایک ہی غسل سے ادا ہو جاتے ہیں۔ (درمختار)

غسل کے بعد کوئی نجاست بر آمد ہونا

سوال: شائستہ حسن سوال کرتی ہیں کہ اگر میت کے جسم سے بعد از غسل کوئی چیز برآمد ہو تو کیا غسل دوبارہ دیا جائے؟

جواب: غسل دوبارہ دینے کی مطلقاً کسی حال میں حاجت نہیں بلکہ اگر نجاست برآمد ہو تو دھو دی جائے۔ (فتاویٰ رضویہ)

میت کو غسل دینے والے برتن کو ضائع کرنا

سوال: فرزانہ خاتون سوال کرتی ہیں کہ جن برتنوں مثلاً مٹکے وغیرہ سے میت کو نہلایا جاتا ہے وہ لوگ ضائع کردیتے ہیں کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: یہ بلا وجہ مال کا ضیاع (ضائع کرنا) ہے اگر بالفرض وہ ناپاک ہوگئے تو انہیں پاک کرلیا جائے۔

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین باتیں ناپسند رکھتا ہے۔

(i) فضول باتیں۔ (ii) مال کی اضاعت (مال کا ضائع کرنا)۔ (iii) سوال کی کثرت"۔

(صحیح بخاری شریف)

اور اگر یہ خیال کیا جائے کہ ان سے مردے کو نہلایا ہے تو ان میں نحوست ہوگئی تو یہ کفار کی رسموں سے ملتا ہے اس لئے اس سے بچنا چاہئے اور انہیں پاک کر کے استعمال میں رکھے۔

(فتاوی رضویہ جلد نہم صفحہ ۹۸)

غسل میت کی اجرت لینا

سوال: یاسمین افسری سوال کرتی ہیں کہ کیا نہلانے والی اجرت لے سکتی ہے؟

جواب: اگر اس کے علاوہ اور بھی نہلانے والیاں ہیں تو اجرت لے سکتی ہے مگر افضل یہ ہے کہ اجرت نہ لے اور اگر کوئی دوسری نہلانے والی نہ ہو تو اجرت لینا جائز نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

چھوٹے بچے کو عورت کا غسل دینا

سوال: مدثرہ سوال کرتی ہیں کہ بہت چھوٹے لڑکے کا انتقال ہو جائے تو کیا عورت نہلا سکتی ہے؟

جواب: اگر ایسا چھوٹا لڑکا ہے کہ حد شہوت کو نہ پہنچا ہو تو عورت نہلا سکتی ہے اور اگر اتنی چھوٹی بچی ہو جو حد شہوت پر نہ پہنچی ہو تو اسے مرد بھی نہلا سکتا ہے۔ (عالمگیری)

ایسی جگہ عورت کا انتقال ہونا جہاں کوئی عورت نہ ہو

سوال: ارم نیر سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی عورت کا جنگل میں انتقال ہو جائے جہاں دوسری عورت نہیں جو اسے غسل دے تو کیا کیا جائے؟

جواب: اگر عورت کا انتقال ایسی جگہ ہو گیا کہ وہاں عورت نہیں جو اس کو نہلائے تو ایسی صورت میں تیمم کرایا جائے اگر تیمم کرانے والا اس کا محرم یعنی باپ بھائی وغیرہ ہو تو ہاتھ سے تیمم کرائے اور اگر شوہر ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر زمین پر ہاتھ مارے اور تیمم کرائے اسی طرح شوہر کے سوا کوئی اجنبی ہو تو اسی طرح تیمم کرائے اور کلائیوں کی طرف نظر نہ کرے۔ (عالمگیری)

پانی نہ ہونے کی صورت میں غسل میت کیسے ہو

سوال: رضیہ سلطان سوال کرتی ہیں کہ جہاں پانی میسر نہ ہو وہاں میت کو غسل کس طرح دیا جائے؟

جواب: ایسی جگہ انتقال ہوا کہ وہاں پانی نہیں ملتا تو تیمم کرائیں اور نماز پڑھیں اور نماز کے

بعد اگر قبل دفن پانی مل جائے تو نہلا کر اعادہ کریں۔ (عالمگیری)

جلی ہوئی میت کو غسل دینا

سوال: رافیہ صفدر سوال کرتی ہیں کہ اگر عورت ایسی جگہ جل کر مرے کہ چہرے سے کھال جھڑتی ہو تو کس طرح غسل دیں؟

جواب: میت کا بدن اگر ایسا ہو گیا کہ ہاتھ لگانے سے کھال ادھڑنے کا خدشہ ہے تو صرف پانی بہا دیں۔ (عالمگیری، درمختار)

میت کے ناک، کان میں روئی رکھنا

سوال: عالیہ سرفراز سوال کرتی ہیں کہ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ میت کے ناک کان میں روئی رکھ دی جاتی ہے کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: نہلانے کے بعد اگر ناک کان، منہ کے سوراخ میں روئی رکھ دی تو ٹھیک ہے ورنہ نہ رکھنا بہتر ہے۔ (درمختار عالمگیری)

غسل کے بعد عورت کے بال کیسے رکھیں

سوال: کومل محمود سوال کرتی ہیں کہ عورت کے بال بعد از غسل کہاں رکھے جائیں؟

جواب: عورت کے بال دو حصوں میں تقسیم کر کے سینے پر رکھے جائیں۔ (عالمگیری)

میت کے ہاتھ سینے پر رکھنا

سوال: پروین سوال کرتی ہیں کہ دیکھا گیا ہے کہ میت کے ہاتھ سینے پر رکھے جاتے ہیں کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: میت کے دونوں ہاتھوں کو کروٹوں میں رکھیں سینے پر نہ رکھیں کہ یہ کفار کا طریقہ ہے۔ (درمختار)

عورت کے کفن میں کل کپڑے

سوال: ثمینہ احمد سوال کرتی ہیں کہ عورت کے کفن میں کتنے کپڑے ہوتے ہیں؟

جواب: کفن: میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے عورت کیلئے سنت پانچ کپڑے ہیں۔

(i) لفافہ۔ (ii) ازار۔ (iii) اوڑھنی۔ (iv) قمیض۔ (v) سینہ بند۔

ورنہ جو میسر آئے مگر اتنا ہو کہ تمام بدن ڈھک جائے۔ (عالمگیری)

عورت کے کفن کی مقدار

سوال: ذکیہ سوال کرتی ہیں کہ عورت کے کفن کی مقدار کیا ہونی چاہئے؟

جواب: (i) **لفافہ:** یعنی بڑی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔

(ii) **ازار:** یعنی تہہ بند چوٹی سے قدم تک، لفافہ سے اتنی چھوٹی رکھنی ہے کہ جو بندش کیلئے رکھا تھا۔

(iii) **قمیض:** اس کو کفنی بھی کہتے ہیں گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور آگے پیچھے دونوں طرف برابر رکھنی چاہئے جاہلوں میں جو رواج ہے کہ پیچھے کم رکھتے ہیں یہ کرنا غلط ہے۔

نوٹ: چاک اور آستین اس میں نہیں ہوگی اور عورت کی کفنی آگے یعنی گریبان کی جانب سے چیری جائے گی۔

(iv) **اوڑھنی:** اوڑھنی تین ہاتھ کی ہونی چاہئے یعنی ڈیڑھ گز اور چوڑائی ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک۔

(v) **سینہ بند:** سینہ سے ناف تک ہو۔ افضل یہ ہے کہ رانوں تک ہو۔

(عالمگیری، فتاویٰ رضویہ، جلد ہشتم صفحہ ۹۹)

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

سوال: عفت چودھری سوال کرتی ہیں کہ عورت کو کفن پہنانے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: کفن پہنانے کا طریقہ:

(۱)۔ یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد میت کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ آہستہ پونچھ لیں کہ کفن تر نہ ہو۔

(۲)۔ کفن کو تین، پانچ یا سات بار دھونی دے لیں۔

(۳)۔ پھر کفن یوں بچھالیں کہ پہلے سینہ بند پھر بڑی چادر، پھر اوڑھنی پھر کفنی یعنی قمیض۔

(۴)۔ پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں۔

(۵)۔ عورت کے بالوں کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینے پر ڈال دیں۔

(۶)۔ تمام بدن پر خوشبو لگائیں۔

(۷)۔ تمام مواضع سجود یعنی ماتھے ناک، ہاتھ، گھٹنے، قدم پر کافور لگائیں۔

(۸)۔ اوڑھنی نصف پشت سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب ڈال دیں کہ سینہ پر رہے کہ اس کا نصف پشت سے سینہ تک ہے اور عرض ایک کان سے دوسرے کان کی لو تک ہے۔

(۹)۔ پھر ازار لپیٹیں، پہلے بائیں طرف سے داہنی جانب تاکہ داہنا اوپر رہے۔

(۱۰)۔ پھر لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر دائیں طرف سے تاکہ داہنا اوپر رہے اور سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں تاکہ اُڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔

(۱۱)۔ پھر سب سے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک اسی طرح پہلے بائیں طرف سے پھر دائیں طرف سے لا کر لپیٹیں اور باندھ دیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہ)

عورت کو کفن میں دوپٹہ پہنانا

سوال: آمنہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ عورت کے کفن کے دوپٹے کو جس طرح وہ زندگی میں دوپٹہ پہنتی تھی، اس طرح رکھنا درست ہے؟

جواب: یہ طریقہ غلط ہے اوڑھنی کو مثل نقاب ڈالنا چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ)

عورت کا کفن کیسا ہو؟

سوال: فریدہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ کفن کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: کفن اچھا ہونا چاہئے یعنی مرد عیدین اور جمعہ کو پہنتا تھا اور عورت جیسے میکے پہن کر جاتی تھی۔ حدیث پاک میں ہے: ”مردے باہم ملاقات کرتے۔ باہم تفاخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں“۔

سفید کفن بہتر ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ”اپنے مردوں کو سفید کفن دو“۔ (غنیۃ)

مردہ بچہ کا کفن

سوال: ناصرہ عابدی سوال کرتی ہیں کہ بچہ مردہ پیدا ہوا تو اسے کفن کس طرح دیا جائے؟

جواب: جو بچہ مردہ پیدا ہو یا کچا گر گیا اسے ایک ہی کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں کفن نہ دیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۱۰۰)

چھوٹے بچے کا کفن

سوال: زرینہ سوال کرتی ہیں کہ اگر چھوٹا بچہ مر جائے تو کفن کیا دیں؟

جواب: چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دیئے جا سکتے ہیں اور بہتر ہے دونوں کو پورا کفن دیں۔ (ردالمحتار)

سہاگن عورت کے انتقال پر لال دوپٹہ پہنانا

سوال: ماہ نور سوال کرتی ہیں کہ عورت اگر سہاگن مرتی ہے تو اس پر لال دوپٹہ ڈالا جاتا ہے شرع میں اس فعل کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: شرع میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ (عالمگیری)

میت پر پھول ڈالنا

سوال: زہرہ بتول سوال کرتی ہیں کہ میت پر پھول ڈالنا کیسا عمل ہے؟

جواب: پھولوں کی چادر کفن کے اوپر ڈالنے میں شرعاً اصلاً حرج نہیں بلکہ نیت حسن سے حسن ہے جیسے قبروں پر پھول ڈالنا کہ جب تک تر رہیں تسبیح کرتے رہیں اور اس سے میت کا دل بہلتا ہے اور رحمت اترتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۱۰۵)

''فتاویٰ عالمگیری'' میں ہے کہ ''قبروں پر گلابوں اور پھولوں کا رکھنا اچھا ہے''۔ (اسی طرح ''ردالمحتار'' میں ہے۔

پھول جب تک تر رہے تسبیح کرتے رہتے ہیں جس سے میت کو انس حاصل ہوتا ہے اور اس کے ذکر سے رحمت نازل ہوتی ہے۔

کفن پر عہد نامہ لکھنا

سوال: زوبیہ سوال کرتی ہیں کہ میری دادی کے کفن پر عہد نامہ **اللھم فاطر السموت ...... لا تخلف المیعاد** لکھا گیا کیا یہ عمل مردے کو کوئی فائدہ پہنچاتا ہے؟

جواب: ''امام فقیہ ابن عجیل'' نے دعائے عہد نامے کی نسبت فرمایا! ''جب یہ لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں رکھ دیں تو اللہ تعالیٰ اسے سوال نکیرین و عذابِ قبر سے امان دے''۔

''امام صفار'' نے ذکر فرمایا کہ! ''اگر میت کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھ دیا جائے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے اور عذابِ قبر سے مامون کرے۔ (وجیز)

ردالمختار: میں ہے کہ ''مردے کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھنے سے اس کیلئے بخشش کی امید ہے کسی صاحب نے وصیت کی تھی کہ ان کی پیشانی اور سینے پر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' لکھ دیں، لکھ دی گئی پھر خواب میں نظر آئے، حال پوچھنے پر فرمایا، جب میں قبر میں رکھا گیا عذاب کے فرشتے آئے جب میری پیشانی پر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' لکھی دیکھی کہا تجھے عذاب الٰہی سے امان ہے۔ (سبحان اللہ عزوجل)''۔

اس واقعے سے پتہ چلا کہ صرف بسم اللہ شریف کی اس قدر فضیلت ہے تو پورے عہد نامہ سے مردے کو کیا کچھ فائدہ نہ ملتا ہوگا اس کے علاوہ اپنے مردے کی یا میت کی پیشانی پر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' سینے پر ''یارسول اللہ ﷺ'' اس کے نیچے ''یاغوث الاعظم'' لکھنا باعث برکت ہے۔

قبر میں جسم کا سلامت رہنا

سوال: ثمینہ خاتون سوال کرتی ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ قبر میں جا کر جسم خراب نہیں ہوتا کچھ جسم سلامت رہتے ہیں کیا یہ درست ہے؟

جواب: ہر جسم قبر میں بوسیدہ نہیں ہوتا، انبیاء کرام علیہم السلام، اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ، باعمل علماء، شہداء، باعمل حافظ قرآن، طالب ثواب مؤذن، سرحد کا پاسبان، طاعون میں صبر کرنے والا، کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والا کثرت سے درود پاک پڑھنے والا ان کا بدن نہیں بگڑتا۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم، صفحہ ۱۲۸)

عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا

سوال: اقراء جاوید سوال کرتی ہیں کہ عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا کیسا عمل ہے؟

جواب: عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع اور نوحہ کرنے والی ساتھ ہو تو اسے سختی سے منع کیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ)

میت کو کندھا دینے کا طریقہ

سوال: وردہ احمد سوال کرتی ہیں کہ میت کو کندھا دینا بہتر ہے ایسا طریقہ بتائیں جو سنت کے عین مطابق ہو؟

جواب: <u>جنازے کو کندھا دینا:</u>

جنازے کو کندھا دینا عبادت ہے، ہر شخص کو چاہئے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے اور

حضور سید عالم ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا۔ (جوہرہ)

سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں ایک ایک پایہ ایک ایک شخص لے اور اگر صرف دو شخصوں نے جنازہ اٹھایا ایک سرہانے اور ایک پائنتی کو تو یہ بلاضرورت مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے پوری سنت یہ ہے کہ "پہلے داہنے سرہانے کندھا دے پھر داہنی پائنتی، پھر بائیں سرہانے اور پھر بائیں پائنتی کو تو کل چالیس قدم ہوئے۔ امام سعید بن منصور اپنے سنن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی یعنی انہوں نے ایک جنازے میں کچھ عورتیں دیکھیں اور ارشاد فرمایا: "پلٹ جاؤ گناہ سے بوجھل ثواب سے اوجھل، تم زندوں کو فتنے میں ڈالتی ہو اور مردوں کو اذیت دیتی ہو"۔

حدیث میں ہے کہ: "جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے"۔ (جوہرہ، عالمگیری)

حدیث نبوی ﷺ: "جو چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ اس کے حق میں مغفرت فرما دے گا"۔

جنازے کے ساتھ چلنے والے

سوال: تہمینہ فرید سوال کرتی ہیں کہ جنازے کے ساتھ جانے والوں کو کیا امر ذہن میں رکھنا چاہئے؟

جواب: جنازے کے ساتھ چلنے والے کو سکوت کی حالت میں ہونا چاہئے موت اور احوال قبر کو پیش نظر رکھیں دنیا کی باتیں نہ کریں نہ ہنسیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جنازے کے ساتھ ہنستے دیکھ کر فرمایا: "جنازے میں ہنستا ہے تجھ سے کبھی کلام نہ کروں گا"۔ اسی لئے علماء نے ذکر جہر (بلند آواز سے ذکر) کی اجازت دی ہے۔ (صغیری، درمختار)

بعض مشائخ نے جہری ذکر کو جائز قرار دیا ہے۔ اس طرح کہ درمیان میں کوئی بات ڈالے بغیر جنازے کے آگے اور پیچھے تعظیم کے ساتھ باآواز بلند ذکر کریں تاکہ میت اور دوسرے زندوں، مردوں کو تلقین ہو، غافلوں، ظالموں کو تنبیہ ہو، دنیا کی محبت والفت سے

دلوں میں جو زنگ اور درشتی ہے وہ دور ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم، صفحہ ۱۴۲)

جوتا پہن کر نماز جنازہ پڑھنا

سوال: جنت بیگم سوال کرتی ہیں کہ کیا جوتا پہن کر نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے؟

جواب: بعض لوگ جوتا پہن کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں اگر جوتا پہنے پڑھی تو جوتا اور اس کے نیچے کی زمین پاک ہونی ضروری ہے بقدر مانع نجاست نہ ہو اگر ہوئی تو نماز نہ ہوگی اگر جوتے پر کھڑا ہو کر پڑھ رہا ہے تو جوتا پاک ہونا ضروری ہے۔ (بہار شریعت)

لہٰذا بہتر یہی ہے کہ جوتا اتار کر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

مردہ پیدا ہونے والے بچے کی نماز جنازہ

سوال: ممتاز اشرف سوال کرتی ہیں کہ کیا مردہ پیدا ہونے والے بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟

جواب: اگر مردہ بچہ پیدا ہوا بلکہ اگر نصف سے کم باہر نکلا اس وقت زندہ تھا اور اکثر باہر نکلنے سے پہلے مر گیا تو اس کی نماز نہ پڑھی جائے۔ (عالمگیری)

عورت کو قبر میں اتارنا

سوال: صبا عطا قریشی سوال کرتی ہیں کہ عورت کو قبر میں اتارتے وقت کیا کرنا چاہئے؟

جواب: عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختہ لگانے تک منہ کو کپڑے وغیرہ سے چھپا لیں عورت کا جنازہ ڈھکا رہے۔ (جوہرہ، درمختار)

عورتوں کے جنازے کو چھپا دینا بہتر ہے اور اس کیلئے منہ ڈھانپا رہنا مستحب قرار دیا ہے۔

میت کی پیشانی پر بسم اللہ لکھنا

سوال: شاہینہ بانو سوال کرتی ہیں کہ میت کی پیشانی پر بسم اللہ لکھنا کیسا عمل ہے؟

جواب: میت کے سینے اور پیشانی پر بسم اللہ لکھنا جائز ہے۔ درمختار، غنیۃ عن التاتارخانیہ میں ہے کہ ایک شخص نے وصیت کی تھی انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دی جائے تو لکھ دی گئی پھر کسی نے خواب میں دیکھا، حال پوچھا تو کہا کہ جب فرشتوں نے بسم اللہ لکھی دیکھی تو کہا تو عذاب سے بچ گیا۔

یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بسم اللہ لکھیں اور سینہ پر کلمہ طیبہ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ''

(ﷺ) مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر۔

نوٹ: یہ تمام کلمے انگشت شہادت سے لکھیں روشنائی وغیرہ استعمال نہ کریں۔ (ردالمختار)

عورت کے مرنے پر شوہر کا جنازے کو کندھا دینا

سوال: نسرین بخاری سوال کرتی ہیں کہ اگر عورت مر جائے تو شوہر کندھا نہیں دے سکتا شرع میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ مسئلہ صرف جاہلوں میں محض غلط مشہور ہے کیا شوہر اپنی زوجہ کے جنازے کو ہاتھ نہیں لگا سکتا جنازے کو تو اجنبی بھی اٹھاتے ہیں قبر تک لے جاتے ہیں۔

شوہر بغیر حائل کے اس کو ہاتھ نہیں لگا سکتا شوہر کو بعد مرگ منہ دیکھنا جائز ہے کندھا دینا جائز ہے قبر میں اتارنا جائز ہے البتہ ہاتھ لگانا منع ہے۔ (درمختار)

جنازے میں بلند آواز سے ذکر اللہ کرنا

سوال: شہلا ایاز سوال کرتی ہیں کہ بلند آواز سے ذکر کرنا کیسا عمل ہے بعض مرتبہ دیکھا گیا ہے لوگ بلند آواز سے ذکر کو منع کرتے ہیں کیا یہ درست ہے؟

جواب: اب لوگوں کی حالت یہ ہے کہ لوگ جنازے کے ساتھ اور دفن کے وقت اور قبروں پر بیٹھ کر لغویات اور فضولیات اور دنیاوی تذکروں میں مشغول رہتے ہیں ان لوگوں کو ذکر خدا عزوجل، ذکر رسول ﷺ کی طرف پہنچانا عین ثواب اور کارآمد ہے۔

بعض مشائخ نے جنازے کے ساتھ بلند ذکر کو جائز کہا ہے اس طرح کہ درمیان میں کوئی بات ڈالے بغیر جنازے کے آگے اور پیچھے تعظیم کے ساتھ باآواز بلند ذکر کرے تاکہ میت اور دوسرے زندوں، مردوں کو تلقین ہو، غافلوں، ظالموں کو تنبیہ ہو دنیا کی محبت اور ریاست سے دلوں میں جو زنگ اور درشتی ہے وہ دور ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۱۴۲)

سیدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جب جنازے کے ساتھ چلنے والے کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ وہ لغو سے باز نہ آئیں گے اور دنیا کی باتوں میں مشغول رہیں گے انہیں "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" (ﷺ) پڑھنے کا حکم دینا چاہیے کیونکہ ایسی حالت میں اسے پڑھنا نہ پڑھنے سے افضل ہے"۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۱۴۲)

سلف صالحین کی حالت جنازے میں یہ ہوتی ہے کہ ناواقف کونہیں معلوم ہوتا کہ ان میں اہل میت کون ہے بعد میں سب ایک سے مغموم نظر آتے اور اب حال یہ ہے کہ جنازے میں دنیاوی باتوں میں مشغول ہوتے ہیں موت سے انہیں کوئی عبرت نہیں ہوتی۔ ان کے دل اس سے غافل ہیں کہ میت پر کیا گزری بلکہ اکثر لوگوں کو میت پر ہنستے دیکھا ہے تو اس حالت میں بلند آواز سے ذکر کرنا اور تعظیم خدا جل جلالہ بلند آواز سے پڑھنا عین سعادت ہے تاکہ ان کے دل غفلت سے چھوٹیں اور زنگ چھوٹ جائے۔

نیز اس میں میت کو تلقین ذکر کا فائدہ ہے کہ وہ سن سن کر سوال نکیرین کے جواب کیلئے تیار ہو۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اگر جنازے کے تمام ہمراہی بلند آواز سے کلمہ طیبہ وغیرہ ذکر خدا اور ذکر رسول ﷺ کرتے چلیں تو کچھ اعتراض نہیں بلکہ اس کا ذکر کرنا نہ کرنے سے افضل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مصیبت پر صبر کرنے کا ثواب

سوال: شازے محمد علی سوال کرتی ہیں کہ مصیبت پر اگر صبر کیا جائے تو کیا اس پر بھی ثواب ہے؟

جواب: جی ہاں ''ردالمختار'' میں مذکور ہے کہ مصیبت میں اگر کوئی صبر کرے تو اسے دوگنا ثواب ملتا ہے ایک مصیبت کا دوسرا صبر کا اور جزع فزع (بے صبری) سے دونوں جاتے رہتے ہیں۔

میت کے گھر تعزیت کیلئے جانا

سوال: ام ایمن سوال کرتی ہیں کہ میت کے گھر میں تعزیت کیلئے جانا کیسا عمل ہے؟

جواب: تعزیت: تعزیت کرنا سنت ہے حدیث پاک میں ہے کہ! ''جو اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت میں تعزیت کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا''۔ (ابن ماجہ)

ترمذی شریف میں ہے کہ: ''جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اسے اس کی مثل ثواب ملے گا''۔

لیکن تعزیت موت میں جانے کا وقت موت سے تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔ (جوہرہ، ردالمختار)

تعزیت کا مسنون طریقہ

سوال: مہ جبین سوال کرتی ہیں کہ تعزیت کیلئے جائیں تو وہاں جا کر کیا کہنا مسنون ہے؟

جواب: تعزیت کیلئے جانے والی عورتیں عموماً اہل میت وغیرہ سے لپٹ کر دھاڑیں مار مار کر روتی ہیں، طمانچے مارتی ہیں اور اہل میت کے رونے میں کمی کرنے کے بجائے مزید غم کو بڑھاتی ہیں یہ بلا ہندوستان کی عورتوں کی تقلید میں مسلمان عورتوں میں بھی آ گئی ہے۔ اس لئے مستحب یہ ہے کہ تعزیت میں یہ کہے اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر عطا کرے اور اس مصیبت پر ثواب عطا فرمائے۔ تعزیت کے مسنون الفاظ یہ ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان لفظوں سے تعزیت فرمائی۔

"للہ ما اخذ و اعطی و کل شئی عندہ باجل مسمی"

''خدا کا ہی جو اس نے لیا اور دیا اور اس کے نزدیک ہر چیز ایک معیاد مقرر کے ساتھ ہے''۔

گھر والوں کے رونے سے میت کو تکلیف

سوال: رامین عاصم سوال کرتی ہیں ہم نے سنا ہے اگر میت کے گھر والے روئیں تو میت کو تکلیف ہوتی ہے کیا واقعی یہ صحیح ہے؟

جواب: جی ہاں! اس سلسلے میں بہت سی احادیث مبارکہ موجود ہیں کہ صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ: ''آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب اللہ تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا لیکن اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت پر عذاب ہوتا ہے''۔ یعنی جب کہ اس نے وصیت کی ہو یا وہاں رونے کا رواج ہو اور منع نہ کیا ہو "واللہ تعالیٰ اعلم" یا یہ مراد ہے کہ ان کے رونے سے اسے تکلیف ہوتی ہے۔

دوسری حدیث شریف میں آیا ہے کہ: ''اے اللہ کے بندو! اپنے مردے کو تکلیف نہ دو جب تم رونے لگتے ہو وہ بھی روتا ہے''۔ (سرور خاطر)

سوئم کے چنے کھانا

سوال: منزہ جہانزیب سوال کرتی ہیں کہ سوئم کے چنے کھانا کیسا عمل ہے؟

جواب: یہ چیزیں غنی نہ لیں صرف فقراء ہی کھائیں۔ بچہ ہو یا بڑا غنی، بچوں کو ان کے والدین منع کریں اگر کوئی ایسا شخص ہے جو ان کا منتظر رہتا ہے اور نہ ملنے سے ناخوش ہوتا ہے اس کا قلب سیاہ ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۶۱۵)

میت کے گھر میں لوگوں کو کھانا کھلانا

سوال: مومنہ فیض سوال کرتی ہیں کہ میت والے گھر میں جو کھانا لوگوں کو کھلایا جاتا ہے اس کی شرعاً کیا حقیقت ہے؟

جواب: طعام تین قسم پر ہے۔ (۱) ایک وہ جو عوام ایامِ موت میں بطورِ دعوت کرتے ہیں یہ ناجائز و ممنوع ہے اس لئے کہ شریعت نے دعوت کو خوشی میں رکھا ہے غمی میں نہیں۔

(۲) دوسرا وہ طعام کہ اپنے اموات کو ایصالِ ثواب کیلئے تصدق کیا جاتا ہے فقراء اس کے حق دار ہیں اغنیاء کو نہیں کھانا چاہیے۔

(۳) تیسرا وہ طعام کہ جو انبیاء علیہم السلام اولیاء رحمہم اللہ کی ارواح طیبہ کو نذر کیا جاتا ہے اور فقراء و اغنیاء سب کو بطورِ تبرک دیا جاتا ہے یہ سب کو بلا تکلف جائز ہے بلکہ باعث برکت ہے برکت والوں کی طرف جو نسبت کی جاتی ہے اس میں برکت آجاتی ہے مسلمان اس کی تعظیم کریں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۶۱۴)

میت کے گھر والوں کیلئے کھانا بھیجنا

سوال: علیزہ عنایت سوال کرتی ہیں کہ ہمارے محلے میں یہ رواج ہے کہ میت کے سوئم تک میت کے گھر والوں کیلئے کھانا بھیجا جاتا ہے جو کہ کافی مقدار میں ہوتا ہے اور باقاعدہ لوگ اس کھانے میں شرکت کیلئے آتے ہیں اور جو کھانا بھیجتا ہے اپنے رشتے داروں کو کہتا ہے، کیا ایسا عمل شرعاً درست ہے؟

جواب: میت کے گھر والوں کیلئے جو کھانا بھیجا جاتا ہے یہ کھانا صرف گھر والے کھائیں اور انہی کے لائق بھیجا جائے زیادہ نہیں اوروں کو وہ کھانا کھانا منع ہے۔ (کشف الغطاء)

اور صرف پہلے دن کھانا بھیجنا سنت ہے اس کے بعد مکروہ۔ (عالمگیری)

''فتح القدیر'' میں ہے کہ: ''شریعت نے دعوت کو خوشی میں رکھا ہے غمی میں نہیں''۔

میت کو ثواب بخشنا

سوال: حدیقہ جہاں سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی نیک کام یا ایصال ثواب کو بہت سی میتوں پر بخشا جائے تو کیا ثواب بانٹ کر ملتا ہے یا ہر ایک کو پورا پورا ملتا ہے؟

جواب: اللہ عزوجل کے کرمِ عظیم اور فضلِ عظیم سے امید ہے کہ سب کو پورا پورا ثواب ملے گا۔ اگر چہ ایک آیت یا درود تسبیح کا ثواب آدم علیہ السلام سے قیامت تک کے تمام مومنین اور مومنات اور احیاء و اموات کیلئے ہدیہ کرے۔ تاتارخانیہ میں محیط سے منقول ہے کہ! ''جو کوئی نفل صدقہ کرے تو بہتر یہ ہے کہ تمام مومنین اور مومنات کی نیت کرے اس لئے کہ وہ سب کو پہنچے گا اور اس کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا''۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۶۱۶)

میت کے نام پر صدقہ و خیرات کرنا

سوال: عریشہ حامد سوال کرتی ہیں کہ ہم نے دیکھا ہے کہ میت کے نام پر کافی دنوں تک صدقہ کیا جاتا ہے کیا یہ فعل جائز ہے نیز کیا میت کو اس کا ثواب ملتا ہے؟

جواب: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''شرح مشکوٰۃ شریف باب زیارت القبور'' میں فرماتے ہیں کہ:

''میت کے دنیا سے جانے کے بعد سات دن تک اس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے میت کی طرف سے صدقہ اس کیلئے نفع بخش ہوتا ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ)

مرنے والوں سے تعلقات رکھنا

سوال: مائرہ غنی سوال کرتی ہیں کہ اپنے عزیزوں سے مرنے کے بعد تعلقات کس طرح رکھے جاسکتے ہیں؟

جواب: موت فنائے روح نہیں بلکہ وہ جسم سے روح کا جدا ہونا ہے روح ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ''انما خلقتم للابدی'' ترجمہ: ''تم ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے بنائے گئے ہو''۔ تو جیسے تعلقات حیات دنیوی میں تھے اب بھی رہتے ہیں۔ حدیث میں فرمایا: ''کہ ہر جمعہ کو ماں باپ پر اولاد کے ایک ہفتے کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں برائیوں پر رنجیدہ ہوتے ہیں تو اپنے گزرے ہوؤں کو رنجیدہ نہ کرو۔ اے

اللہ عزوجل کے بندو"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۶۵۷)

روحوں کا گھروں پر آنا

سوال: سنبل ناہید سوال کرتی ہیں کہ کیا روحیں گھروں پر آتی ہیں اور ہماری دادی کہتی ہیں کہ روحیں تمہاری باتیں سنتی ہیں کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: شیخ الاسلام "کشف" میں فرماتے ہیں غرائب اور خزانہ میں منقول ہے کہ مومنین کی روحیں ہر شب جمعہ، روزِ عید، روزِ عاشورہ اور شب برأت کو اپنے گھر آ کر باہر کھڑی رہتی ہیں اور ہر روح غم ناک آواز سے ندا کرتی ہے۔ "اے میرے گھر والو! اے میری اولادو، میرے قربت داروں صدقہ کر کے ہم پر مہربانی کرو"۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حدیث پہنچی کہ:

"مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں"۔

علماء محققین سے مروی ہے کہ "روحیں شب جمعہ چھٹی چاہتیں اور پھیلتی جاتی ہیں پہلے اپنی قبروں پر آتی ہیں پھر اپنے گھروں میں"۔

دستور القزاد میں فتاویٰ امام نسفی فرماتے ہیں کہ "مسلمانوں کی روحیں شب جمعہ اپنے گھر آتی اور دروازے کے پاس کھڑی ہو کر دردناک آواز سے پکارتی ہیں کہ اے میرے گھر والو! اے میرے بچو! اے میرے عزیزو! ہم پر صدقے سے مہربانی کرو ہمیں یاد کرو بھول نہ جاؤ ہماری غریبی پر، ہم پر ترس کھاؤ"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۶۵۳)

میت کو دفن کے بعد دوبارہ نکال کر دفن کرنا

سوال: ایمان سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی مسافر مر جائے تو فی الحال تو اسے وہاں دفن کر دیا جاتا ہے بعد میں اسے نکال لیا جاتا ہے اور ورثا لے جاتے ہیں کیا یہ درست ہے؟

جواب: یہ حرام ہے دفن کے بعد قبر کھولنا جائز نہیں اور دور مسافت تک لے جانا بھی روا نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم، صفحہ ۴۰۶)

مرنے کے بعد روح کا مقام

سوال: صالحہ سلام کہتی ہیں کہ روح کا مقام مرنے کے بعد کہاں ہوتا ہے؟

جواب: روح کا مقام بعد موت حسب مراتب مختلف ہے مسلمانوں میں بعض کی روحیں قبر پر رہتی ہیں اور بعض کی چاہِ زمزم میں اور بعض کی آسمان و زمین کے درمیان اور بعض آسمان دوم سے ہفتم تک اور بعض اعلیٰ علیین اور بعض سبز پرندوں کی شکل میں عرش کے نیچے نور کی قندیلوں میں۔

کفار میں بعض کی روحیں چاہِ وادی برہوت میں بعض کی زمین دوئم، سوئم سے ہفتم تک، بعض سجین میں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۶۵۸)

قبر والوں کا آنے والوں کو پہچاننا

سوال: ثمنی شاہ سوال کرتی ہیں کہ کیا اہلیان قبر اپنے پاس آنے والوں کو پہچانتے ہیں؟

جواب: قبر پر آنے والے کو مردہ دیکھتا ہے اس کی بات سنتا ہے، اگر زندگی میں جانتا تھا تو اب بھی جانتا ہے اگر اس کا عزیز دوست ہے تو اس کے آنے سے انس حاصل ہوتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۶۵۸)

جمعہ کے دن مرنے کی فضیلت

سوال: اسماء فاروق سوال کرتی ہیں کہ کیا جمعہ کے دن مرنے کی زیادہ فضیلت ہے؟

جواب: شبِ جمعہ اور روز جمعہ اور رمضان میں ہر روز کے واسطے یہ حکم ہے کہ جو مسلمان ان دنوں میں مرے گا سوالِ نکیرین اور عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔ (فتاویٰ رضوی، جلد نہم، صفحہ ۶۵۸)

وصیت کیلئے وقت مقرر کرنا

سوال: جویریہ ناز سوال کرتی ہیں کہ کیا وصیت کیلئے کوئی وقت مقرر ہے کہ بڑھاپے میں کی جائے یا جوانی میں بھی کی جاسکتی ہے؟

جواب: آدمی ہر وقت موت کے قبضے میں ہے ہر وقت وصیت تیار رہنی چاہیے کہ جس میں ہر وقت ہر پسماندہ کو توحید الٰہی ﷻ، رسالت پناہی ﷺ، استقامت عقائد اہل سنت، اتباع شریعت، محبت اولیاء، کفار سے تنفر اور گمراہی اور فسق سے دور رہنے کی ہدایت ہو اور جو ترکہ چھوڑے اس کا شرعی انتظام کرے۔ اپنی تجہیز و تکفین میں اتباع سنت کرے۔ (فتاویٰ رضویہ)

موت کا تذکرہ سن کر ناگوار ہونا

سوال: نادیہ جمیل سوال کرتی ہیں کہ ہماری ممانی کے سامنے جب بھی موت کا تذکرہ کیا جائے وہ آئے وائے مچا دیتی ہیں کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: موت کا خوشی سے انتظار کرنا چاہیے کہ آتے وقت ناگواری نہ ہو اس وقت کی ناگواری معاذ اللہ بہت سخت ہے، العیاذ باللہ اس میں سوئے خاتمہ کا خوف ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''جو اللہ سے ملنا پسند کرے گا اللہ اس کا ملنا پسند فرمائے گا اور جو اللہ سے ملنا مکروہ رکھے گا اللہ عزوجل ان سے ملنا مکروہ رکھے گا''۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ ہم میں سے کون ایسا ہے جو موت کو مکروہ نہ جانے''۔

یہ مراد نہیں بلکہ جس وقت دم سینے پر آئے اس وقت کا اعتبار ہے کہ اس وقت جو اللہ سے ملنے کو پسند کرے گا اللہ اس کو دوست رکھے گا''۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد نہم صفحہ ۸۱)

دنیا میں موت کی تیاری

سوال: حمیرا بانو سوال کرتی ہیں کہ دنیا میں رہ کر موت کی تیاری کس طرح کی جائے؟

جواب: اپنے ذمے نماز، روزہ یا زکوٰۃ جو کچھ باقی ہو فوراً بقدر قدرت اس کی ادا میں مشغول ہو حج فرض ہو گیا تو دیر نہ لگائے، طاقت نہ رہی ہو تو حج بدل کروائے۔ اگر آخری دم تک طاقت نہ پائے گا تو ادا ہو جائے گا ورنہ طاقت آنے پر دوبارہ کرے، حقوق العباد جس قدر ہیں ادا کرے۔ معافی چاہے اور معافی میں تاخیر کو کام میں نہ لائے معافی چاہنے میں کتنی ہی تواضع کرنی پڑے اس میں اپنی کسر شان نہ سمجھے اس میں ذلت نہیں، ذلت اس میں ہے کہ جس روز بارگاہِ رب العزت میں حاضر ہو اس طور پر کہ اس کا حق دبایا، اس کو برا کہا اس کی غیبت کی، اس کو مارا ہے اور وہ حق دار اس سے لیں، اس کی نیکیاں اس کو دی جائیں اور ان کے گناہ اس کو دیئے جائیں اور جہنم میں پھینک دیا جائے۔ (العیاذ اللہ تعالیٰ)۔ (فتاویٰ رضویہ)

☆......☆......☆

باب نمبر ۲۹:

زیب وزینت کا بیان

باریک کپڑے پہننا

سوال: خدیجہ مستور سوال کرتی ہیں کہ آج کل شلواروں کے کپڑے بہت باریک ہوتے ہیں جو کہ اس طرح پہنے جاتے ہیں کیا عورت کیلئے ایسے کپڑے پہننا جائز ہے؟

جواب: حدیث:۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ''اسماء رضی اللہ عنہا باریک کپڑے پہن کر حضور اکرم ﷺ کے سامنے آئیں حضور ﷺ نے منہ پھیر لیا اور یہ فرمایا اے اسماء! رضی اللہ عنہا جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ نہ دکھائی دینا چاہئے سوائے منہ اور ہتھیلیوں کے''۔ (ابوداؤد)

عورت کی پنڈلی ستر عورت ہے جس کا چھپانا نماز و خارج نماز واجب ہے اس طرح کہ باریک شلوار سے نماز بھی شروع نہیں ہوتی۔ (بہارِ شریعت)

لہٰذا اس طرح کی شلواروں کو استر کے ساتھ سلوایا جائے۔

سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھات پہننا

سوال: صبا مریم سوال کرتی ہیں کہ میں بہت غریب ہوں، سونا خرید کر پہننے کی استطاعت نہیں رکھتی کیا اب میں سونے چاندی کے علاوہ کوئی اور دھات استعمال کر سکتی ہوں؟

جواب: سونے چاندی کے سوائے دوسری دھاتوں کے زیور مرد اور عورت دونوں کیلئے ناجائز ہے، یہ مصنوعی سونا بھی اسی حکم میں ہے۔

درمختار میں ہے، ''ولا یتختم الا بالفضۃ لحصول الاستغناء بھا مینحرم بغیرھا کحجر و ذھب و صفر و رصاص و زجاج وغیرھا''. اس وقت کا افلاس زمانۂ رسالت سے کچھ زیادہ نہیں کہ اس کو عذر قرار دیا جائے چاندی تو اب بھی مصنوعی سونے سے سستی ہے پھر اگر زیور کا عورتوں کو شوق ہو تو چاندی کے کیوں نہ پہنیں''۔ (فتاویٰ امجدیہ)

عورت کو مردانہ جوتے پہننا

سوال: فائزہ طارق سوال کرتی ہیں کہ میں مردانہ جوتے (جوگرز) استعمال کرتی ہوں شریعت میں مردانہ جوتے عورتوں کیلئے پہننے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حدیث: ابوداؤد نے ابن ابی ملکیہ سے روایت کی ''کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے، انہوں نے فرمایا یارسول اللہ ﷺ نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی یعنی عورتوں کو مردانہ جوتے نہیں پہننے چاہئے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وضع اختیار کرنے سے ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وضع اختیار کرنے کی ممانعت ہے نہ مرد عورت کی وضع اختیار کرے نہ عورت مرد کی''۔(بہارِ شریعت)

مردوں کی طرح لباس پہننا

سوال: نازش علی سوال کرتی ہیں کہ ان کی دوست آمنہ نے آج کل کے فیشن کے مطابق چلنے والی مردوں کی طرح پینٹ سلوائی ہے ایسے لباس کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

جواب: عورتوں کی شلواریں ڈھیلی ڈھالی ہوں اور نیچے ہوں کہ قدم چھپ جائیں اور ان کیلئے جہاں تک پاؤں کا زیادہ حصہ چھپے اچھا ہے۔(بہارِ شریعت)

لہٰذا اس طرح کا لباس عورتوں کو پہننا جائز ہے۔

عورتوں کو چست پاجامہ پہننا

سوال: آج کل شادیوں میں پاجامے کا رواج عام ہوگیا ہے شریعت کا اس سلسلے میں کیا حکم ہے؟

جواب: علامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تصنیف بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں کہ آج کل عورتوں میں پاجامے پہننے کا رواج عام ہوگیا ہے ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جس سے عضو کی شکل اور بناوٹ ظاہر ہوجائے ممنوع ہے''۔

اس سے معلوم ہوا چست کپڑے جن سے جسم کے نشیب و فراز ظاہر ہوں اور ابھار جسم کا نظر آئے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

عورت کا جھانجھر پہننا

سوال: میری دوست آسیہ جھانجھر بہت زیادہ استعمال کرتی ہے کیا شریعت میں جھانجھر پہننے کی ممانعت ہے؟

جواب: ابوداؤد نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہتے ہیں کہ ''ہمارے یہاں کی لونڈی حضرت زبیر ﷜ کی لڑکی کو حضرت عمر ﷜ کے پاس لائی اور اس کے پاؤں میں گھنگھرو تھے حضرت عمر ﷜ نے انہیں کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ہر گھنگھرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے''۔

معلوم ہوا کہ گھنگھرو والا زیور پہننا عورت کیلئے منع ہے۔

سر میں مصنوعی بال لگانا

سوال: طاہرہ سلیم سوال کرتی ہیں کہ میرے بال چھوٹے ہیں اور میں ان کو لمبے کرنے کیلئے انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر گوندھتی ہوں کیا اس طرح کرنا جائز ہے؟

جواب: انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے یہ حرام ہے، حدیث شریف میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں ایسی چوٹی گوندھی اور اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اسی عورت کے ہیں جس کے سر پر جوڑی گئی جب بھی ناجائز۔ (درمختار)

کان میں سوراخ کروانا

سوال: جویریہ نے اپنی بیٹی کے کان میں تین سوراخ کروائے ہیں کیا ایک سے زائد سوراخ کروانے جائز ہیں؟

جواب: لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے اس میں ایک، دو یا تین کی قید نہیں۔

لڑکے کے کان میں منت کی بالی پہنانا

سوال: میری بہن شمسہ کنول نے ایک منت مانی تھی کہ جب یہ منت پوری ہوگی تو میں اپنے بیٹے کے کان میں بالی پہناؤں گی تو اس صورتحال میں اب اس کو یہ منت پوری کرنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: لڑکوں کے کان چھدوانا ہی ناجائز ہے اور اسے زیور پہنانا بھی ناجائز اس قسم کی منت پوری نہ کریں تو کوئی گناہ نہیں بلکہ ایسی منت پوری کرنا گناہ ہے۔

چھوٹے بچوں کو سونے کی انگوٹھی پہنانا

سوال: آج کل یہ رواج عام ہوگیا ہے کہ مائیں اپنے چھوٹے لڑکوں کو سونے کی انگوٹھی پہناتی ہیں تو شریعت میں اس بات کی اجازت ہے کہ چھوٹے لڑکوں کو سونا پہنایا جائے اور اگر اجازت نہیں تو پہنانے کا گناہ کس پر ہوگا؟

جواب: لڑکوں کو سونے چاندی کے زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہوگا۔

(درمختار، ردالمحتار)

حدیث: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ موطا میں فرماتے ہیں کہ بچوں کو سونا پہنانا برا جانتا ہوں کیونکہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے ممانعت فرمائی لہٰذا مردوں کیلئے برا ہے چھوٹے اور بڑے دونوں کیلئے''۔

چھوٹے لڑکوں کو مہندی لگانا

سوال: کوثر فاروق عید اور شادی بیاہ کے موقعوں پر اپنی بیٹیوں کے ساتھ ساتھ اپنے چھوٹے بیٹے کو بھی مہندی لگا دیتی ہیں شریعت کے مطابق کیا ان کا یہ فعل صحیح ہے؟

جواب: بچوں کے ہاتھ پاؤں میں بلاضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

نیل پالش لگانا

سوال: سعدیہ شمس کی کزن نیل پالش کا استعمال کثرت سے کرتی ہیں کیا اس کا یہ عمل درست ہے؟

جواب: ہاتھ اور پاؤں کے ناخن پر نیلو پالش لگانا مرد اور عورت دونوں کیلئے ممنوع ہے ایک تو وہ ناپاک ہوتی ہے دوسرے یہ کہ اس کی وجہ سے غسل و وضو نہیں ہوتا۔ چھوٹے بچے اور بچیوں کو بھی نہ لگایا کریں۔

آئی بروز بنوانا

سوال: رخشندہ جمیل سوال کرتی ہیں کہ آج کل آئی بروز بنانے کا رواج بہت عام ہو گیا ہے کیا آئی بروز بنوانا جائز ہے؟

جواب: حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ عزوجل کی لعنت گودنے والیوں اور گودوانے والیوں اور بال نوچنے والیوں پر یعنی جو عورت ابرو کے بال نوچ کر ابرو خوبصورت بناتی ہے اس پر لعنت ہے اور اس طرح اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدل دیتی ہے"۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

جن کاموں میں اللہ عزوجل کی اطاعت فرض ہے ان کاموں میں شوہر کی اطاعت ضروری نہیں اگر شوہر گناہ کے کاموں میں حکم دے تو اس کا حکم نہ مانا جائے۔

دانتوں کو گھسوا کر خوبصورت بنوانا

سوال: شمیم بانو سوال کرتی ہیں کہ میری دوست اپنے دانتوں کو گھسوا کر خوبصورت بنواتی ہے کیا دانتوں کو گھسوانا جائز ہے؟

جواب: حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ: "اللہ عزوجل کی لعنت ہو خوبصورتی کیلئے دانت ریتنے (یعنی دانت گھسوانے) والیوں پر یعنی وہ عورتیں جو دانتوں کو ریت (یعنی گھسوا کر) خوبصورت بناتی ہیں اور اس طرح اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی چیز کو وہ بدل ڈالتی ہیں"۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

گھر میں بزرگوں کی تصاویر لگانا

سوال: میری کزن نے اپنے گھر میں اپنے بزرگوں کی تصاویر دیواروں پر آویزاں کی ہوئی ہیں اس مسئلے کے بارے میں ہمارے علماء دین کیا فرماتے ہیں؟

جواب: گھر میں جانداروں کی تصویر پوری ہو یا آدھی یا صرف چہرہ لگانا یا اسے اعزاز و تعظیم سے رکھنا ناجائز ہے حدیث پاک میں ہے کہ "جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور ﷺ سے عرض کی، ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا اور تصویر ہو"۔ (بخاری، مسلم شریف)

بعض گھروں میں خاندانی بزرگوں کی مصنوعی تصویریں دیواروں پر لٹکاتے یا میز وغیرہ پر

یا ایسی چیز پر رکھتے ہیں کہ نمایاں نظر آتی ہیں یہ برا اور سخت تر گناہ ہے بت پرستی کی ابتدا ہوئی تو اپنے بزرگوں کی تصویروں کی تعظیم سے۔ قرآن کریم میں جو پانچ بتوں کا سورۂ نوح میں ذکر فرمایا یہ پانچوں بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد ابلیس لعین کے بہکاوے میں آ کر ان کی تصویریں بنا کر مجلسوں میں قائم کی پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انہیں معبود سمجھ لیا اور ان کی پوجا شروع ہوگئی۔

بچوں کی تصویر والے لباس پہنانا

سوال: شمائلہ اپنے بچوں کو تصاویر والے لباس پہناتی ہے کیا تصاویر والے لباس پہنانا جائز ہے؟

جواب: حدیث پاک میں ہے کہ ''فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کتا اور جنب ہو''۔ (ابوداؤد)

اس حدیث پاک سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں فرشتے نہیں آتے اب وہ تصاویر چاہے لباس پر ہوں یا سجا کر گھر میں رکھی ہوئی ہوں۔ گھر میں تصاویر رکھنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ ایسی جگہ تصاویر ہوں نماز پڑھی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ (یعنی دوبارہ لوٹانا واجب ہوگی) بچوں کو ایسے لباس پہنائے جائیں جس میں غیر جاندار کی تصاویر ہوں مثلاً پھول، ریل گاڑی، جہاز، کار وغیرہ۔

لمبے ناخن رکھنا

سوال: زہرہ عبدالرزاق سوال کرتی ہیں کہ کیا ناخن بڑھانا جائز ہے؟

جواب: سرکار ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: "**الفطرة خمس الختان ولا ستحدر وقص السارب ونتف الابط وقلم الاظفار**". (رواہ المسلم کتاب الطہارۃ)

ترجمہ: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں، ختنہ کرنا، استرا استعمال کرنا، مونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا اور ناخن تراشنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے مونچھیں کاٹنے، ناخن تراشنے، بغلوں کے بال اکھاڑنا، زیر ناف بال مونڈنے کیلئے وقت مقرر فرمایا ہے کہ ہم

چالیس دن سے زیادہ ان میں سے کچھ نہ چھوڑیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ)

علماء کرام فرماتے ہیں ناخن کا بڑھانا تنگی رزق کا سبب ہے۔

نیز لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (کیمیائے سعادت)

اس لئے ہماری بہنوں کو چاہئے کہ ناخن بڑھانا جو کہ درندوں اور کفار کی مشابہت ہے۔ ایسے قبیح فعل سے بچیں اور ہر ہفتے اپنے ناخن تراشیں بلکہ ممکن ہو تو ہر جمعہ کو ضرور ناخن تراشے جائیں کہ حدیث پاک میں ہے جو جمعہ کے دن ناخن تراشتا ہے اللہ عزوجل اس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔

☆......☆......☆

باب نمبر ۳۰:

پردے کے احکامات

کن سے پردہ نہیں ہے

سوال: فاطمہ کنول سوال کرتی ہیں کیا تمام رشتہ داروں سے پردہ کرنا ضروری ہے یا کچھ ایسے رشتے دار بھی ہیں جن سے شریعت میں پردہ نہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: ''اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا اپنے شوہر کے باپ (یعنی سسر) یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور عورتیں اپنے پاؤں زمین پر نہ رکھیں کہ ان کا چھپا ہوا سنگھار جانا جائے''۔ (نور: ۳۱، کنزالایمان)

مذکورہ بالا آیات کی روشنی میں پتہ چلا کہ ان لوگوں سے پردہ نہیں ہے۔

تفصیلی ذکر مندرجہ ذیل ہے: 1۔ باپ دادا، پردادا وغیرہم۔ 2۔ بیٹا، پوتا، پڑپوتا ان سے نیچے تک...... 3۔ بھائی، بھائی کے بیٹے (بھتیجے) ان کے بیٹے وغیرہم...... 4۔ بہن کے بیٹے (بھانجے) ان کے بیٹے اور ان کے بیٹے...... 5۔ شوہر۔ 6۔ شوہر کا باپ (سسر)۔ 7۔ اپنے دین کی عورتیں۔ 8۔ ایسے بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں یعنی نابالغ بچے (بارہ سال کے بچے سے احتیاطاً پردہ شروع کر دینا چاہئے کیونکہ لڑکوں کی بلوغت کی عمر بارہ سے پندرہ سال تک ہے)۔ 9۔ داماد۔ 10۔ ماموں، چچا وغیرہما......

نوٹ: ہیجڑوں سے بھی پردہ ہے۔

یہ اعضاء (باپ، بھائی، سسر، بیٹا، چچا، ماموں، بھتیجا، بھانجا اور جن کا ذکر اوپر کیا) ۔ ف ان کے سامنے کھولنے کی اجازت ہے جن سے پردہ نہیں ہے۔

عورتیں جو آج کل کسی بھی شے کا لحاظ نہیں رکھتیں زینت کی چیز کو دکھاتی پھرتی ہیں ایسے

ایسے فیشن کرتی ہیں کہ جسم کی نمائش اور اعضاء مخصوصہ کی نمائش اور شناخت ہوتی ہے لہٰذا باحیاء عورتوں کو چاہئے کہ جن رشتوں سے پردہ نہیں ہے ان کے سامنے بھی اپنے آپ کو بڑی سی چادر میں لپیٹ کر رکھیں تو بہتر ہے کہ کمال حیاء یہ ہی ہے۔

کن سے پردہ ضروری ہے

سوال: فرحانہ نے سوال کیا کہ کیا خاندان کے تمام افراد سے پردہ کیا جائے گا اور کیا چچازاد وخالہ زاد وغیرہ سے پردہ کرنا ضروری ہے؟

جواب: جن لوگوں سے پردہ نہیں ہے ان کا ذکر قرآن مجید کی سورۂ نور کی مذکورہ آیات میں ہوا ان کے علاوہ تمام سے پردہ چاہے وہ خاندانی رشتے دار ہوں یا سسرالی رشتے دار، جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

(۱) خالو۔ (۲) پھوپھا۔ (۳) خالہ زاد، ماموں زاد، چچازاد، تایازاد، پھوپھی زاد، ان تمام سے پردہ ہے۔ (۴) ماں کے چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد وغیرہ سے پردہ ہے۔ (۵) باپ کے چچا زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد وغیرہ سے پردہ ہے۔

سسرالی رشتے: (۶) دیور۔ (۷) جیٹھ۔ (۸) نندوئی۔ (۹) دیور کی اولاد، جیٹھ کی اولاد۔ (۱۰) نند کی اولاد۔ (۱۱) شوہر کے ماموں، چچا، وغیرہما۔

ضروری نوٹ: تمام سسرالی رشتہ داروں سے پردہ ہے سوائے سسر کے۔

پس پردہ یا حجاب ایک قرآنی قانون ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عورتوں کے سپرد اس لئے کیا گیا ہے کہ وہ اس کے ذریعے اپنی عزت وناموس کی حفاظت کرسکیں جن سے قرآن کریم نے پردے کا حکم دیا ہے ان سے ضرور پردہ کرنا چاہئے کہ بے پردگی بہت سے فتنوں کی راہیں کھولتی ہے۔ جب کہ پردے میں عورت کی عظمت پنہاں ہے۔

عورت کو خوشبو لگا کر نکلنا

سوال: نگینہ سوال کرتی ہیں کہ میری دوست امبر کی عادت ہے کہ جب بھی گھر سے باہر نکلتی ہے خوشبو لگاتی ہے، شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: عورتوں کو گھر سے خوشبو لگا کر نکلنے کو ہمارے پیارے آقا ﷺ ہم سے پیار کرنے

والے نبی پاک ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے، چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا ''جب عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے سامنے سے گزرے تو وہ اس طرح ہے جیسے زانیہ''۔ (ترمذی، راوی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مردانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کی خوشبو تو ظاہر ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو اور زنانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خوشبو ظاہر نہ ہو۔ (شمائل ترمذی)

مذکورہ بالا حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ عورت کیلئے خوشبو لگا کر باہر جانا کسی طور جائز نہیں، چاہے جائز خوشبو ہو یا ناجائز۔

چنانچہ آپ کی دوست کو چاہئے کہ اپنی اس عادت کو ترک کرے کہ حدیث پاک میں ایسی عورت کو زانیہ کے حکم میں شمار کیا ہے۔

مسلمان عورت کا غیر مسلم عورت سے پردہ

سوال: فہمیدہ نسرین سوال کرتی ہیں کہ میرے گھر میں ایک عیسائی عورت کام کرتی ہے اور میری پڑوسن اس سے پردہ کرتی ہے کیا غیر مسلم عورت سے بھی پردہ ہے جبکہ وہ بھی ہماری طرح عورت ہی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ: ''تم اپنے دین کی عورتوں کے علاوہ کسی دوسری عورت پر اپنا بناؤ سنگھار نہ ظاہر کرو''۔

اس سے پتہ چلا کہ مسلمان عورت کی شان اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی پیاری ہے کہ اس کی زینت غیر مسلم عورتوں کے سامنے بھی نہ ظاہر ہو پس مسلمان عورتوں کو کافرہ عورتوں سے بھی اسی طرح پردہ کرنا چاہئے کہ جس طرح مردوں کے ساتھ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ ''مسلمان عورتوں کیلئے یہ بات درست نہیں کہ انہیں یہودی یا نصرانی عورتیں دیکھیں تاکہ یہ عورتیں ان مسلمان عورتوں کا تذکرہ ان غیر مردوں کے سامنے نہ کرسکیں۔ (تفسیر قرطبی)

چونکہ عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ کسی عورت کو دیکھ کر اس کی خوبصورتی، بدصورتی کپڑے اور زیورات وغیرہ کو کا ذکر ضروری کرتی ہے اس لئے منع فرمادیا گیا کہ کوئی غیر مسلمہ

عورت بھی مسلمان عورت کو نہ دیکھے تاکہ اس کی پاک دامنی کی حفاظت رہے۔

چنانچہ آپ کی پڑوسن کا عمل بالکل درست ہے کیونکہ ایک مسلمان عورت کا غیر مسلمہ عورت سے پردہ ہے۔

عورت مرد سے کس طرح بات کرے

سوال: ارشین بخاری سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی مرد سے بات کرنی ہو تو کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے؟ اس کے علاوہ میں نے سنا ہے کہ عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جی ہاں! عورت پوری پوری پردہ ہے۔ جس طرح عورت کے جسم و چہرہ وغیرہ کا پردہ ہے اسی طرح اس کی آواز کا بھی پردہ ہے۔

اور جہاں تک غیر مردوں سے بات چیت کا تعلق ہے تو عورت کو نرم آواز سے گفتگو نہیں کرنی چاہئے کیونکہ امہات المؤمنین جو کہ ایمان والوں کی مائیں ہیں جو سب سے زیادہ پاکیزہ و مطہرہ ہیں کہ ان کی شان کے متعلق مولا عزوجل فرمائے:

ترجمہ: ''نبی (ﷺ) مومنوں سے ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں اور نبی ﷺ کی بیبیاں مومنین کی مائیں ہیں''۔

ہماری ان مطہرہ مائیں جن پر ہماری جانیں قربان جن کی پاکیزگی پر قرآن کریم گواہ ہے۔ ان کو غیر مردوں سے گفتگو کے متعلق یہ حکم دیا جا رہا ہے:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ''۔

ترجمہ ''اے نبی ﷺ کی بیبیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ تعالیٰ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے''۔ (احزاب: ۳۲)

پس عام عورتوں کو تو غیر مردوں سے گفتگو کرنے میں بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہئے کسی غیر محرم کے سامنے گفتگو کرنا، نگاہیں اٹھا کر انہیں دیکھتے ہوئے گفتگو کرنا، ساتھ آنا جانا سب ناجائز و حرام ہے۔

پس اگر کوئی غیر محرم سے گفتگو کی ضرورت پڑ جائے، اگرچہ ٹیلیفون پر ہی کیوں نہ ہو

Comintment سے وہ آپس میں محرم نہیں ہو جاتے، لہٰذا منگنی کے بعد ملنا بھی ایک اجنبی غیر مرد سے ملنے کے برابر ہے۔

باپردہ عورت کا فاحشہ سے تعلق رکھنا

سوال: فزا عامر سوال کرتی ہیں کہ کیا کوئی باپردہ عورت کسی فاحشہ سے تعلق رکھ سکتی ہے؟ اس کی شریعت مطہرہ میں اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: ایک نیک، صالحہ، باکردار اور باپردہ عورت کو فاحشہ، بے پردہ اور فیشن ایبل عورت کے ساتھ تعلق نہیں رکھنا چاہئے اس سے بچنا چاہئے خواہ وہ حقیقی بہن ہی کیوں نہ ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ''اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس مت بیٹھو''۔

اس بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تصنیف فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں کہ: ''ہر صورت کو عام ہے اور مصلحت بھی عام بلکہ ایسی قرابت میں برا اثر پڑنے کا زیادہ احتمال کہ اجنبیہ سے نہ اتنا میل ہوتا ہے نہ اس کی طرف اتنا میل، ہاں یہ حکم احتیاطی ہے''۔

اگر نادراً کبھی کچھ دیر کو ملنے دے تو کبیرہ نہیں مگر احتیاط ضروری ہے، جب دیکھے کہ اب کچھ بھی برا اثر پڑتا معلوم ہوتا ہے، فوراً انقطاع کلی کرے اور اس کی صحبت کو آگ جانے اور انصاف یہ ہے کہ برا اثر پڑتے معلوم نہیں ہوتا اور جب پڑ جاتا ہے تو پھر احتیاط کی طرف ذہن جانا قدرے دشوار ہے۔ لہٰذا امان و سلامتی جدا رہنے ہی میں ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

اس کے علاوہ مولانا قدس سرہ العزیز مثنوی شریف میں فرماتے ہیں کہ:

ترجمہ: ''جہاں تک ممکن ہو برے دوست سے دور رہو کہ برا دوست زہریلے سانپ سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے، اس لئے کہ زہریلا سانپ صرف جان لیتا ہے، لیکن برا دوست (بری صحبت) جان کے ساتھ ایمان بھی لے جائے گا۔

عوت کے چہرے کا پردہ

سوال: شاہدہ سوال کرتی ہیں کہ کیا چہرے کا بھی پردہ ہے؟

جواب: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

ترجمہ: ''اے نبی ﷺ اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں سے اور مسلمان عورتوں سے فرما دو کہ اپنی

چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالی رہیں۔ (احزاب ۵۹)

اس آیت مبارکہ میں جو لفظ استعمال ہوا ہے جلابیب جمع ہے جلباب کی جس کے معنی بڑی چادر کے ہیں جو کہ دوپٹے کے اوپر اوڑھی جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جلباب اس لمبی چادر کو کہتے ہیں کہ جس میں عورت سر سے پیر تک مستور (چھپ) جائے جب عورتیں اپنے چہرے کا بھی پردہ کریں گی تو یہ پتہ چل جائے گا کہ یہ شریف زادیاں ہیں اس طرح لوگوں کو جرأت نہ ہوگی کہ کوئی ان کو چھیڑے یا ستائے، اگر عقلاً بھی اس بات کا جائزہ لیا جائے تو چہرے کو دیکھ کر ہی پسند یا ناپسند کا اعتبار ہوتا ہے۔

مثلاً جب لڑکی کا رشتہ لینے کیلئے جایا جاتا ہے تو چہرے کو دیکھ کر ہی پسند یا ناپسند کیا جاتا ہے ویسے بھی انسان کو جو چیز سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے وہ چہرہ ہی ہے ویسے بھی جس طرح کتاب کی فہرست (Index) دیکھ کر کتاب کے مضمون کا اندازہ ہوتا ہے اسی طرح چہرے کو دیکھ کر شخصیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ہماری صحابیات رضی اللہ عنہن چہرے کا بھی پردہ کیا کرتی تھیں۔ اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک بار ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی بارگاہ میں اپنے بیٹے کا حال دریافت کرنے آئیں جو کہ جنگ میں شہید ہو گئے تھے تو نقاب پہنی ہوئی تھیں۔

نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ان کی اس استقامت پر تعجب کیا کہ نقاب پہن کر آپ رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے کا حال دریافت کرنے آئی ہیں ان صحابیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''میرا بیٹا مرا ہے میری حیا نہیں مری''۔ (ابوداؤد، جلد اول)

پس اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح جسم کا پردہ ضروری ہے اسی طرح چہرے کا پردہ بھی ضروری ہے۔

گانے باجے کا استعمال

سوال: حمیرا انورین سوال کرتی ہیں کہ گانے باجے کے آلات کا استعمال کیسا تھا ہے؟

جواب: گانے باجے کے آلات کا استعمال ناجائز و گناہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے مروی ہے، ''طبل یعنی ڈھول بڑا مٹکا، بانسریاں، باجے بجانا حرام ہے''۔ (سنن کبریٰ از بیہقی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے مجھے جہانوں کیلئے رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا اور مجھے عزت و جلال والے رب نے باجوں، بانسریاں، بتوں، صلیبوں اور جاہلیت کی چیزوں کو مٹانے کا حکم دیا''۔ (احمد، مشکوٰۃ، صفحہ ۳۱۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''مجھے ڈھول اور بانسری توڑنے کا حکم دیا گیا''۔ (دیلمی)

مقامِ غور کہ ہمارے پیارے آقا ﷺ تو ڈھول، بانسریاں آلات مزامیر وغیرہ کو توڑنے کیلئے تشریف لائے اور ہم ان کے امتی ہو کر ان چیزوں کو سنیں اور سنائیں اور فروغ دیں، کتنے افسوس کی بات ہے۔ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''گانا دل کو خراب کرنے والا اور رب تبارک و تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے۔ (تفسیر احمدی)

نیز فرمایا، ''جو شخص گانا سننے کیلئے بیٹھے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالے گا''۔ (ابنِ عساکر)

فرمایا: بچو! گانے اور باجے سننے سے کیونکہ گانا بجانا دل میں اس طرح منافقت اگاتا ہے جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے۔ (زواجر)

شادی کی رسم میں سیٹیاں اور تالیاں بجانا

سوال: ہمارے عزیزوں کے یہاں شادی ہوئی مہندی کی رسم میں لڑکیوں اور لڑکوں نے مل کر سیٹیاں اور تالیاں بجائیں کیا یہ سب جائز ہے؟

جواب: تالی اور سیٹی بجانا بھی ناجائز اور منع ہے، تالی و سیٹی بجانا افعالِ کفار سے ہے، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ''اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی''۔ (انفال: ۳۵)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''قریشی ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے''۔ (تفسیر خزائن العرفان)

ایک حدیث شریف میں فرمایا: ''گانا سننا، تالی بجانا، طنبور، بربط اور دف جو بھی اس قسم کی چیزیں ہیں سب کا سننا اور بجانا حرام ہے''۔ (نہایہ)

لطیفے سنا کر ہنسانے والے

سوال: ہمارے قریبی حلقے میں شادی ہوئی اور فنکشن کا انعقاد کیا جس میں ایسے فنکاروں کو بلایا گیا جو کہ ہنسنے اور ہنسانے کیلئے بلائے گئے تو کیا یہ سب جائز ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں، بھانڈ (نقال، مسخرے) جس طرح نقلیں بنایا کرتے اور لوگوں کو ہنسایا کرتے ہیں یہ بھی شرعاً حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۰)

ایسی محافل میں لوگوں کو ہنسانے کیلئے فحش گوئی بھی کی جاتی ہے اور اس کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، فحش گوئی ہر چیز کو عیب دار بنا دیتی ہے اور حیاء ہر چیز کو خوبصورت بنا دیتی ہے"۔

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ "کیمیائے سعادت" میں فرماتے ہیں، "بعض لوگ ایسے ہوں گے جنہیں فرشتے دوزخ میں لے جائیں گے تو ان کے منہ سے ایسی سخت بدبو اور تعفن نکل کر دوزخ میں پھیل جائے گا کہ خود اہلِ دوزخ چیخ اٹھیں گے اور پوچھیں گے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تب انہیں بتایا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو فحش کلامی سے کام لیتے تھے اور ایسی جگہوں پر جانے کے بہت شوقین تھے جہاں بدزبانی اور فحش گوئی ہوا کرتی تھی"۔

اس حدیث پاک سے بے شرمی کی باتیں کرنے والے اور اسٹیج ڈراموں میں فحش کلمات سننے والے درس عبرت حاصل کریں۔

حضرت ابراہیم میسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "فحش کلامی و بے حیائی کی باتیں کرنے والا قیامت کے دن کتے کی شکل میں آئے گا"۔ (کیمیائے سعادت)

کیا پردہ کرنا فرض ہے

سوال: فائزہ داؤد سوال کرتی ہیں کہ کیا پردہ کرنا فرض ہے؟

جواب: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: "اے نبی ﷺ اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں سے اور مسلمان عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالی رہیں"۔ (احزاب: ۵۹)

ہمارے محسنِ غمخوار آقا ﷺ نے فرمایا: "عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز"۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اے لوگو! تمہیں حیا نہیں؟ کیا تمہیں غیرت نہیں کہ تم میں سے کوئی اپنی عورت کو اس حالت میں چھوڑتا ہے کہ وہ مردوں کے سامنے نکلتی ہے وہ دوسروں و دیکھتی ہے اور مرد اسے دیکھتے ہیں''۔ (روح البیان)

عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو تکتا ہے اور اس کے در پے ہوتا ہے۔ (ترمذی)

اس سے پتہ چلا مرد و عورت کا ایک دوسرے کے سامنے بے حجابانہ آنا فتنوں کی راہیں کھولتا ہے اسلام نے پردے کا رواج دے کر ان فتنوں کا قلع قمع کیا ہے۔

بے پردگی گناہ ھے

سوال: رابعہ سوال کرتی ہیں کہ کیا بے پردگی پر کوئی گناہ بھی ہے؟

جواب: جی ہاں! بے پردگی سخت گناہِ کبیرہ اور حرام ہے۔ معراج کی رات سرورِ کائنات ﷺ نے جو بعض عورتوں کے عذاب کے ہولناک مناظر ملاحظہ فرمائے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ ایک عورت کو دیکھا جس کا جسم آگ کی قینچی سے کاٹا جا رہا تھا۔

فرمایا یہ اپنا جسم اور زینت غیر مردوں پر ظاہر کرتی تھی۔ (ملخص از درۃ الناصحین)

ہرگز ہرگز شیطان کے بہکاوے میں مت آئیں یقیناً مسلمان کیلئے قرآن و حدیث کی دلیل ہی کافی ہے۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى (پارہ ۲۲:۱)

ترجمہ: ''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی''۔

(کنز الایمان)

نابینا مرد سے پردہ

سوال: شائستہ جبیں پوچھتی ہیں کہ کیا نابینا سے بھی پردہ ہے حالانکہ نابینا کو تو نظر آتا ہی نہیں؟

جواب: جی ہاں! نابینا سے بھی پردہ ہے اس ضمن میں ایک حدیث مبارک ہے حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ ''میں اور حضرت سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہما دونوں بارگاہِ رسالت میں حاضر تھیں کہ (ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ) حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوت

میں حاضر ہو گئے تو سرکار ﷺ نے فرمایا، ''تم دونوں ان سے پردہ کرلو'' میں نے عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟'' یہ تو ہم کو نہیں دیکھ سکتے۔ فرمایا'' کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم دونوں ان کو نہیں دیکھ سکتیں؟'' (ترمذی، ابوداؤد)

لہٰذا اس سے واضح ہوا کہ نابینا سے بھی ہر طور پر پردہ ہے۔

اسکارف سے جھلکتے بال

سوال: ہماری پڑوسن برقع پہنتی ہے جس سے چہرہ تو ڈھانپ لیتی ہے مگر اسکارف سے اس کے بال لہراتے نظر آتے ہیں کیا میری پڑوسن کا یہ پردہ ٹھیک ہے۔

جواب: جس طرح چہرہ اور دیگر اعضاء کو ڈھانکنا ضروری ہے اسی طرح سر کے تمام بالوں کو ڈھانپنا بھی ضروری ہے۔

معراج کی رات حضور ﷺ نے ایک منظر ملاحظہ فرمایا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اس کا دماغ اس طرح کھول رہا ہے جس طرح پتیلی کھولتی ہے۔ سرکار ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یہ عورت غیر مردوں سے اپنے بال نہیں چھپاتی تھی۔ (ملخص از درۃ الناصحین)

شوھر کی اجازت کے بغیر گھر سے باھر جانا

سوال: نگہت ارم سوال کرتی ہیں کہ کیا شوہر کی اجازت کے بغیر عورت گھر سے باہر جا سکتی ہے اور اگر کوئی عورت شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جائے تو شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: حضور ﷺ نے فرمایا، ''جو عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے چلی جاتی ہے تو اس عورت پر آسمان کے فرشتے اور رحمت و عذاب کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں جب تک واپس اپنے گھر میں قدم نہ رکھے''۔ (طبرانی)

لہٰذا عورت کو چاہئے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے۔ علم دین جتنا اس پر حاصل کرنا فرض ہے وہ سیکھنے کیلئے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکل سکتی ہے۔

شرعی پردہ پر عورت کا مذاق اڑانا

سوال: میری دوست میرے شرعی پردے کا مذاق اڑاتی ہے میں کیا کروں؟

جواب: اگر کوئی خاتون کسی دوسری خاتون کا شرعی پردے پر اس لئے مذاق اڑاتی ہے کہ وہ

پابند شریعت ہے، تو شریعت کی کسی چیز کا مذاق اڑانا حد کفر تک پہنچا دیتا ہے، کسی بھی مسلمان عورت کو شرعی پردے کا مذاق نہیں اڑانا چاہئے۔ پردے کا حکم اللہ تبارک وتعالیٰ نے دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کا مذاق اڑانا اللہ تعالیٰ پر ہنسنا ہے یہاں تک کہ ہنسی اور مذاق میں بھی ایسا نہیں کرنا چاہئے اور شریعت کے حکم کو ہنسی میں نہیں اڑانا چاہئے۔

عورت کا ملازمین اور ڈرائیور کے سامنے بے پردہ آنا

سوال: ام القرأ سوال کرتی ہیں کہ ہمارے ملازمین اور ڈرائیور وغیرہ ہیں ان کے سامنے بار بار آنا پڑتا ہے کیا ان کے سامنے بھی پردہ کر کے آنا چاہئے؟

جواب: ملازمین اور ڈرائیور بھی نامحرم ہیں ان کے سامنے آنا تنہائی میں رہنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت (تنہائی) میں ہوتا ہے تو تیسرا اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے''۔

لہٰذا ملازمین اور ڈرائیور سے بھی پردہ کیا جائے۔

نابالغہ لڑکی کو پردہ کرانا

سوال: نوری فاطمہ کی والدہ نے اپنی بچی کو پردہ کروایا اس عمر میں کہ وہ نابالغہ تھی۔ کیا ان کا یہ عمل درست ہے؟

جواب: نابالغ بچیوں کے ورثا کو انہیں اسلامی تعلیمات سکھانا ضروری ہے اگر کوئی والدہ اپنی بچیوں کو پردہ کراتی ہیں تو یہ اچھا عمل ہے بلکہ اپنی بچیوں کو تربیت دینے کی غرض سے اور فتنے کے خوف سے باہر بے پردہ نہ جانے دیں کہ ان کی درست اخلاقی تربیت بھی ہو جائے گی۔ آپ کا یہ عمل بہت اچھا ہے کہ حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''لڑکیوں کو اچھی تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کی ماں کو دوزخ سے آزاد کر دے گا اور جنت واجب کر دے گا''۔ (مسلم)

بوڑھی عورت کا پردہ کرنا

سوال: عاتکہ بی بی سوال کرتی ہیں کہ میں ایک بوڑھی عورت ہوں کیا غیر محرم رشتہ دار کے سامنے بے پردہ جا سکتی ہوں؟

جواب: اللہ ﷻ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَةٍ ط وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ط وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ.

اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں جنہیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جب کہ سنگھار نہ چمکائیں اور اس سے بچنا ان کیلئے اور بہتر ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (نور:٦٠)

قرآن مجید کی اس آیت سے پتہ چلا کہ ایسی بوڑھی عورتیں جن میں نکاح کی خواہش نہ ہو وہ غیر محرم رشتہ داروں کے سامنے چہرہ کھول سکتی ہیں۔ لیکن پردہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔ جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ: "وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ"۔ "اور اس سے بچنا ان کیلئے اور بہتر ہے"۔

پس اس سے پتہ چلا کہ اس سے بچنا ضروری ہے بلکہ بوڑھی عورتیں تو اپنے طبعی حسن و جمال کے سبب باعث فتنہ بنتی ہیں۔ اگر کوئی بوڑھی عورت زیب و زینت سے آراستہ ہونے والی ہو تو اس کو پردہ کرنا ضروری ہے۔

ملازمہ کا پردہ نہ کرنا

سوال: یاسمین کہتی ہیں کہ میرے گھر میں ایک خادمہ ہے اور گھر میں اکثر شوہر بھی ہوتے ہیں کیا وہ میرے شوہر کے سامنے بے پردہ آسکتی ہیں؟

جواب: آپ کی خادمہ کو آپ کے شوہر سے پردہ کرنا واجب ہے، کیونکہ اس کا آپ کے شوہر کے سامنے بے پردہ رہنا اور اپنے حسن کی نمائش کرنا فتنہ کا باعث ہے اور اپنے لئے بھی مصیبتوں اور پریشانیوں کا دروازہ کھول سکتی ہے بلکہ وہ خادمہ اس مرد کے ساتھ خلوت میں بھی نہیں رہ سکتی کہ ایسا کام شیطانی گمراہی کا سبب بنتا ہے۔ لہٰذا آپ کو اس خادمہ کو نصیحت کرنی چاہئے کہ وہ آپ کے شوہر کے سامنے باپردہ رہے۔

شوہر کے چھوٹے بھائی سے پردہ نہ کرنا

سوال: سمیرا ملک سوال کرتی ہیں کہ میری ساس چاہتی ہیں کہ میں شوہر کے چھوٹے بھائی کے سامنے باپردہ ہی آکر بیٹھ جاؤں۔ (کیونکہ شرعی پردہ کرتی ہوں) اور اس سے گفتگو کروں۔

جواب: اگر آپ کے شوہر کا بھائی غیر شادی شدہ ہو تو ان کے پاس نہ بیٹھیں کہ یہ فتنے کا باعث ہے۔

تصاویر والے رسائل رکھنا

سوال: تہمینہ ایسے جدید رسائل خریدتی ہیں جن میں جدید تراش وخراش لباس میں ملبوس خواتین ہوتی ہیں، کیا ایسے تصاویر والے رسائل کو رکھنا درست ہے؟

جواب: ایسے تصاویر پر مبنی رسائل وجرائد کا خریدنا درست نہیں چونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لا دخل الملائکة بیتا فی الصورة".

ترجمہ: ''جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے''۔ (ابوداؤد)

اور وہ رسائل اس لئے خریدتیں ہیں کہ وہ اس کے ذریعے لباس تیار کریں گی، ان میں بعض لباس ایسے بھی ہوتے ہیں جو بے پردگی کا باعث ہیں اور بعض غیر مسلموں سے مشابہت رکھتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: "من تشبه بقوم فهو منهم"

ترجمہ: ''جو جس قوم کی مشابہت کرے گا وہ انہی میں سے ہے''۔

ایک مسلمان عورت کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ غیر مسلموں والے لباس بنوائے۔ لہٰذا وہ رسائل بھی نہ خریدیں بلکہ انہی پیسوں سے دینی کتابوں کو خرید کر مطالعہ کریں۔

ممانی بھانجے کا پردہ

سوال: عمیر سے میرا رشتہ ممانی بھانجے کا ہے۔ کیا میں اس کے سامنے آسکتی ہوں؟

جواب: نہیں! ممانی بھانجے کا بھی پردہ ہے آپ کا اس کے سامنے جانا درست عمل نہیں وہ آپ کے چہرے اور جسم کے محاسن کو بھی نہیں دیکھ سکتے اور آپ اس کے ساتھ خلوت میں بھی نہیں رہ سکتیں کیونکہ وہ غیر محرم ہے۔

علم دین سیکھنے کیلئے عورت کا مجلس میں جانا

سوال: علم دین سیکھنے کیلئے عورت کیا علمی مجالس میں جا سکتی ہے؟

جواب: عورت کو چاہئے کہ اس بارے میں اپنے گھر کے مردوں سے پوچھے اور اگر اس کے گھر میں ایسا انتظام نہیں ہے تو وہ گھر سے باہر علمی مجالس میں دین کی تعلیم حاصل کرنے کی

غرض سے جاسکتی ہیں۔ بلکہ فرائض سیکھنے کیلئے شوہر کی اجازت کے بغیر بھی جاسکتی ہے۔ الحمد للہ! علم دین سیکھنے کا بہترین ذریعہ ''دعوت اسلامی'' کے اجتماعات ہیں۔

مسلمان کا مذاق اڑانا

سوال: سونیا سوال کرتی ہیں کہ غمامہ نے پلوشہ کا مذاق اڑایا، کیا ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا مذاق اڑانا صحیح ہے؟

جواب: نہیں مسلمانوں کو ایسی چیزوں سے اپنی زبان کو محفوظ رکھنا چاہئے جو کسی کی بے عزتی اور مذاق کا باعث بنتی ہے، اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں یہ ارشاد فرماتا ہے:

وَيْلٌ '' لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ. ترجمہ: ''خرابی ہے اس کیلئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے''۔ (الہمزہ:۱)

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ م بِنَمِيْمٍ. ترجمہ: بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی ادھر لگا تا پھرنے والا۔ (القلم:۱۱)

وَلَا تَنَابَزُوْ ا بِالْاَلْقَابِ. ترجمہ: ''اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو''۔ (الحجرات:۱۱)

ان آیات کریمہ سے پتہ چلا کہ کسی مسلمان کا مذاق اڑانا قطعی صحیح نہیں ہے اور اس سے اعراض کرنا بے حد ضروری ہے۔

اخبارات کو ردی میں فروخت کرنا

سوال: کیا اخبارات کو ردی میں فروخت کیا جاسکتا ہے بعض خواتین ان کو کوڑے کرکٹ میں ڈال دیتی ہیں؟

جواب: یہ عمل صحیح نہیں ہے، اخبارات میں آیاتِ قرآنی ہوتی ہیں اور حروفِ تہجی کا بھی احترام ہے، لہٰذا ان اخبارات کو مقدس اوراق کے ڈبوں میں ڈال دیں۔ یا سمندر میں ٹھنڈا کرادیں۔

پرانی انگوٹھی کے بدلے نئی انگوٹھی لینا

سوال: میں اپنی انگوٹھی سنار کے پاس لے کر گئی اور وہ انگوٹھی دے کر میں نے دوسری نئی انگوٹھی لی اور نئی انگوٹھی تیار کرنے کی اجرت سنار کو دی کیا میرا یہ عمل درست ہے؟

جواب: یہ عمل درست نہیں ہے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''الذهب بالذهب و الفضة بالفضة و البر بالبر و الشعير بالشعير و التمر بالتمر و الملح بالملح مثلا بمثل

سواء بسواء یدا بیدا"۔ (مسلم)

ترجمہ: "سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، نیکی نیکی کے بدلے، جو جو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے، نمک نمک کے بدلے ہم مثل برابر اور نقد و نقد ہوگا۔

سونے کو سونے کے بدلے فروخت کرنا جائز نہیں اس کا بے سود طریقہ یہ ہے کہ سونے کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے اس شخص سے یا پھر کسی اور شخص سے اپنی ضرورت کے مطابق لے لے، یہ معاملہ سود سے ہٹ کر دوسرا معاملہ ہو جائے گا۔

بھنوئی سے پردہ

سوال: فاریہ ملک سوال کرتی ہیں کہ کیا میں اپنے بہنوئی سے بھی پردہ کروں؟

جواب: بہنوئی کا حکم شریعت میں بالکل مثل اجنبی ہے بلکہ اس سے بھی زائد وہ جس بے تکلفی سے آمد و رفت اور نشست و برخاست کر سکتا ہے غیر شخص کی اتنی ہمت نہیں ہو سکتی۔ بہنوئی سالی میں بہت ہنسی مذاق ہوتا ہے یہ بہت جلد شیطان کا دروازہ کھولتا ہے، لہٰذا چاہئے کہ بہنوئی سے پردہ کیا جائے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "ایسے رشتے کا ضرر (نقصان) نرے بیگانے شخص سے بھی زیادہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم صفحہ ۱۹۶)

بوسیدہ قرآن کا کیا کریں

سوال: قرآن مجید جو نہایت بوسیدہ ہو جائیں ان کا کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ایسے قرآن جو نہایت بوسیدہ ہو جائیں وہ ایسی جگہ دفن کئے جائیں جہاں پاؤں نہ پڑے۔ (در مختار)

عورت کا مرد سے مصافحہ کرنا

سوال: بعض قوموں میں اکثر رواج یہ ہے کہ جب مرد آتے ہیں تو اگرچہ وہ نامحرم ہی کیوں نہ ہوں وہ عورتوں سے ہاتھ ملاتے ہیں یہ کیسا عمل ہے؟

جواب: عورت کا غیر مردوں سے مصافحہ کرنا جائز نہیں حضور ﷺ عورتوں سے مصافحہ نہیں فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "انی لا اصافح النساء"۔ ترجمہ: "میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا"۔ (نسائی، ترمذی)

ایک روایت میں ہے کہ اے مردو! تمہارے سرلوہے کی سوئی سے چھلنی ہوں یہ بہتر ہے اس سے کہ تمہارا جسم کسی اجنبی عورت کو لگے"۔ (بیہقی طبرانی)

ایک روایت میں ہے کہ کسی سے غلاظت آلود سور مس ہو یہ بہتر ہے کہ کسی نامحرم مرد کا جسم ایک عورت سے لگے۔ (طبرانی)

عورتوں کو اختیار کرنے والے پیشے

سوال: کون سے پیشے جائز ہیں جنہیں عورتیں اختیار کریں اور وہ غیر شرعی بھی نہ ہوں؟

جواب: عورت ایسے پیشے اختیار کرے جو عورتوں کیلئے مخصوص ہوں تعلیم البنات کا شعبہ، قرآن اور عورتوں کو دینی تعلیم کا شعبہ یا جیسے سلائی کڑھائی کا اسی طرح وہ اپنے گھر میں رہ کر مختلف کام کرسکتی ہیں، جیسے کپڑے سینا۔

عورتوں کا ایسے شعبوں میں کام کرنا جس میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہو۔ یہ ناجائز ہے بلکہ فتنہ کا باعث ہے اور گھر کے مردوں کے بھی چاہئے کہ وہ ایسی جگہ عورتوں کو کام کرنے سے روکیں۔

حدیث پاک میں ہے: "عورتوں سے خلط ملط نہ رکھو"۔ (بخاری ومسلم)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "ہر صبح دو فرشتے اعلان کرتے ہیں کہ مردوں کیلئے ایک بڑا فتنہ وخرابی ہے عورتوں کی طرف سے اور عورتوں کیلئے فتنہ وخرابی ہے مردوں کی وجہ سے۔ (ابن ماجہ، حاکم)

عورت کا اپنے نامحرم رشتہ داروں سے پردہ نہ کرنا

سوال: تمکنت کی شادی ہوئی تو شادی کے بعد اس کے شوہر نے اس سے کہا کہ تم اپنے رشتہ داروں سے پردہ کرو تو وہ کہتی ہے میرے رشتہ دار مجھ سے ناراض ہو جائیں گے میں ان سے پردہ نہیں کروں گی چاہے تم مجھے طلاق دے دو، اس کا یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد وغیرہ یہ سب اجنبی ہیں بلکہ اس سے بھی زائد کیونکہ وہ جس بے تکلفی سے آتے جاتے ہیں غیر شخص کی اتنی ہمت نہیں ہوسکتی اور یہ لوگ میل جول کی وجہ سے بالکل بے تکلف ہوکر آتے ہیں۔ عورت بھی اجنبی شخص سے اتنی جلدی بے تکلف نہیں ہوتی

لیکن یہ چونکہ گھر کے لوگ ہوتے ہیں اس لئے بہت بے تکلفی سے ہنسی مذاق ہوتا ہے۔ پھر اگر وہ پردے کی احتیاط کے ساتھ ان سے گفتگو کرتی لیکن اب تو شوہر منع کرتا ہے ناراض ہوتا ہے لہٰذا اس صورت میں حرام ہو گیا۔ عورت اگر کہنا نہیں مانے گی تو اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہو گی اور اگر طلاق مانگے گی تو منافقہ ہو گی اور جو عورتوں کو بھڑکاتے ہیں وہ شیطان کے پیارے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے کہ: ''جو عورت بے ضرورتِ شرعی خاوند سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے''۔ (ابوداؤد، ترمذی)

یہ اس شخص کی خوبی ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو پردے کی تلقین کرتا ہے اور آخرت کے عذاب سے بچاتا ہے۔ عورت پر پردہ کرنا فرض ہے اور ان سب سے ان کو پردہ کرنا چاہئے اور پھر اس پر شوہر کا حکم بھی ٹھہرا، لہٰذا عورت کو چاہئے کہ اپنے شوہر کی اطاعت کرے اور اس سے طلاق نہ مانگے۔

شوھر کی اجازت کے بغیر گھر سے جانا

سوال: رشنا سوال کرتی ہیں کہ میری بھابھی بغیر شوہر کی اجازت سے باہر جاتی ہیں اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: جو عورت اپنے گھر سے باہر جائے اور شوہر کو ناگوار گزرے تو جب تک یہ نہ لوٹے آسمان کا ہر فرشتہ اس پر لعنت کرتا ہے اور جس جگہ سے گزرے وہ جگہ اس پر لعنت کرتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

عورت کا شوھر سے طلاق مانگنا

سوال: صادقہ سوال کرتی ہیں کہ عورت اگر اپنے شوہر سے طلاق مانگے تو اس کا یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: عورت اگر طلاق مانگے گی تو منافقہ ہو گی اور جو لوگ عورت کو بھڑکاتے ہیں اور شوہر سے بگاڑ پر ابھارتے ہیں وہ شیطان کے پیارے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، ''جو کسی شخص پر اس کی زوجہ یا باندی غلام کو بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ میں سے نہیں ہے۔ اس حدیث سے ان لوگوں کو درس عبرت حاصل کرنا چاہئے ان کیلئے کیسی سخت وعید ہے۔

☆......☆......☆

باب نمبر ۳۱:

تصاویر کے احکام

تصویر بنانا اور بنوانا

سوال: تصویر بنانے اور بنوانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''بیشک جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو''۔ (صحیحین وسنن نسائی)

گھر میں جاندار کی تصاویر لگانا

سوال: نائمہ رحمٰن سوال کرتی ہیں کہ میری پڑوسن کے گھر میں جاندار کی تصاویر آویزاں ہیں، کیا اس کا یہ عمل درست ہے؟

جواب: گھر میں تصویر لگانا ناجائز ہے۔ لہٰذا حدیث مبارک میں ہے، ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ''جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کی ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا یا تصویر ہو۔ (صحیح بخاری)

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کی ''تین چیزیں ہیں کہ ان میں سے جب ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت وبرکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا:

(۱) کتا۔ (۲) جنب (ناپاک)۔ (۳) جاندار کی تصویر۔

تصویر گھروں میں لگانا

سوال: فرزانہ ناہید سوال کرتی ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ تصویر بنوانا اور گھر میں رکھنا ناجائز ہے تو اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: پیاری بہن آپ کو اب یہ چاہئے کہ آپ اپنے گھر سے تمام تصویروں کو ختم کر دیں

اور تصویر بنوانے سے توبہ کیجئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بغیر توڑے نہ چھوڑتے۔ (صحیح بخاری، سنن ابوداؤد)

یادگار تصاویر جمع کرنا

سوال: یادگار تصاویر جمع کرنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

جواب: یادگاری تصویریں جمع کرنا درست نہیں، حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، "لاتدع صورۃ الاطمتها" ترجمہ: ہر تصویر کو مٹا دو۔ (صحیح مسلم)

کیمرہ سے تصویر بنانا

سوال: نورین درانی سوال کرتی ہیں کیا کیمرہ سے تصویر بنانا جائز ہے کیونکہ یہ عکسی تصویر ہوتی ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جاندار کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے خواہ دستی ہو یا عکسی بعض لوگ بڑی مضحکہ خیز بات کہتے ہیں کہ یہ عکس ہے، ان بیوقوفوں کو یہ جاننا چاہئے کہ تصویر کسی چیز کا عکس ہی تو ہوتی ہے پھر ٹی وی میں تو چلتی پھرتی تصویریں ہیں اور جو اس میں نظر آرہا ہے تو خود اس کی اپنی شخصیت تو ایک ہی ہے وہ تو فردِ واحد ہے اب یہ سینکڑوں جگہوں پر اس کی تصویر یعنی اس کا عکس ہی تو دیکھا جارہا ہے۔ کسی حیلے سے بھی ان کے جائز ہونے کی گنجائش نہیں بہر حال ایک مسلمان کیلئے تو ان دلائل کی ضرورت بھی نہیں اس کو تو اس کے ماننے میں ذرا تامل نہیں کرنا چاہئے کہ یہ سراسر حرام قطعی ہے فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب بہارِ شریعت میں ہے کہ "تصویر بنانا یا بنوانا حرام ہے خواہ دستی یعنی ہاتھ کی بنی ہوئی ہو یا عکسی یعنی کیمرہ سے عکس لے کر دونوں کا ایک ہی حکم ہے"۔

کون سی تصویر بنانا جائز ہے

سوال: میمونہ سوال کرتی ہیں کہ کون کون سی تصاویر بنانا جائز ہیں؟

جواب: تصویر اگر غیر جاندار کی ہے جیسے پہاڑ، دریا، درخت، پھول، پتی وغیرہ کی تو کچھ حرج نہیں۔ (فتح القدیر)

تصاویر بنانے کا عذاب

سوال: عقیلہ سوال کرتی ہیں کہ مجھے تصویریں بنانے کا بے حد شوق ہے کیا میرا یہ مشغلہ جائز ہے؟ اور کیا اس پر کوئی عذاب بھی ہے؟

جواب: جی نہیں! تصویر بنانا بالکل ناجائز ہے رسول اللہ ﷺ نے تصویر بنانے والے کے متعلق ارشاد فرمایا: ''ہر مصور جہنم میں ہے اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کرے گا وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی''۔ (صحیحین و مسند امام احمد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''بیشک نہایت سخت عذاب روزِ قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے''۔ (صحیحین و مسند امام احمد علیہ الرحمۃ)

لہٰذا آپ غیر ذی روح کی تصویر مثلاً درخت، پھول، پودے، پہاڑ، سورج، چاند وغیرہ کی تصاویر بنا کر اپنا شوق پورا کر لیں۔

☆......☆
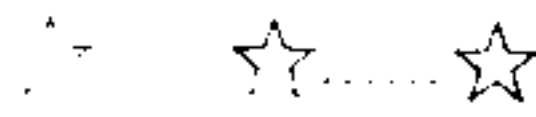
باب نمبر ۳۲:

ضمنی مسائل

پیر کا مریدنی کے سر پر ہاتھ پھیرنا

سوال: فہمیدہ نسرین سوال کرتی ہیں کہ کیا بوڑھا پیر مریدنی کے سر پر ہاتھ پھیر سکتا ہے؟

جواب: عورت اجنبی مرد کے جسم کو ہرگز نہ چھوئے جب کہ دونوں میں سے کوئی جوان ہو، اس کو شہوت ہوسکتی ہے اگرچہ اس بات کا دونوں کو اطمینان ہو کہ شہوت پیدا نہیں ہوگی۔ (عالمگیری)

بعض جوان عورتیں اپنے پیروں کے ہاتھ پاؤں دباتی ہیں اور بعض پیر اپنی مریدنی سے ہاتھ پاؤں دبواتے ہیں اور ان میں اکثر دونوں یا ایک حد شہوت میں ہوتا ہے ایسا کرنا ناجائز اور دونوں گنہگار ہیں۔ (بہارِ شریعت)

حضور اکرم ﷺ بوقت بیعت بھی عورتوں سے مصافحہ نہ فرماتے تھے۔ صرف زبان سے بیعت لیتے۔

موسیقی کے آلات

سوال: ارجمند سوال کرتی ہیں کیا موسیقی کے تمام آلات ناجائز ہیں؟

جواب: جی ہاں! ہر قسم کی موسیقی حرام ہے باجے، ہارمونیم، سارنگی، طبلے اور ڈھول وغیرہ کے جواز کی شریعت میں کوئی صورت نہیں، قرآن کریم میں ہے کہ:

''اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے''۔

اس آیت شریف کی تفسیر میں مفسرین کرام نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ آیت گانوں اور باجوں وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی اور بخاری شریف میں ہے کہ: ''ضرور میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور باجوں کو حلال ٹھہرائیں گے''۔ (بخاری جلد ۲، کتاب الاشربہ)

اس سے معلوم ہوا موسیقی حرام ہے۔ (وقار الفتاویٰ)

نذر و نیاز اور فاتحہ کا فرق

سوال: صدف ایوب سوال کرتی ہیں کہ نذر و نیاز اور فاتحہ میں کیا فرق ہے؟ نیاز و فاتحہ

دینے کا مستحب طریقہ کیا ہے؟ اور جس کی نیاز فاتحہ دلائی جائے اس کو ثواب کس طرح پہنچایا جائے اور اس کے علاوہ دیگر مسلمانوں کو کس طرح ثواب پہنچایا جائے؟

جواب: مسلمانوں کو دنیا سے جانے کے بعد جو ثواب قرآن مجید کے تنہا یا کھانے وغیرہ کا پہنچاتے ہیں عرف میں اسے فاتحہ کہتے ہیں کہ اس میں فاتحہ پڑھی جاتی ہے اولیائے کرام کو جو ایصال ثواب کرتے ہیں اسے تعظیماً نذر و نیاز کہتے ہیں۔

سورۂ فاتحہ آیت الکرسی اور تین بار یا سات بار یا گیارہ بار سورۂ اخلاص اول و آخر تین بار درود شریف پڑھیں اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر عرض کرے کہ الٰہی میرے اس پڑھنے اور ان چیزوں کے دینے پر جو ثواب مجھے عطا ہوا سے میرے عمل کے لائق نہ دے۔ اپنے کرم کے لائق عطا فرما اور اسے میری طرف سے فلاں ولی اللہ مثلاً حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں نذر پہنچانا اور ان کے آبائے کرام اور مشائخ عظام و اولاد امجاد و مریدین و محبین اور میرے ماں باپ اور فلاں اور سیدنا آدم علیہ السلام سے روزِ قیامت تک جتنے مسلمان ہو کر گزرے یا موجود ہیں یا قیامت تک ہوں گے ان سب کو بھی اس کا ثواب پہنچا۔

شیعوں کی مجالس میں شرکت کرنا

سوال: زبیدہ سوال کرتی ہیں کہ شیعوں کی محفل میں مسلمانوں کو جانا اور مرثیہ سننا ان کی نیاز کی چیزیں خصوصاً آٹھویں محرم کو جب کہ ان کے یہاں حاضری ہوتی ہے کھانا جائز ہے یا نہیں، محرم بعض مسلمان ہرے رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں اور سیاہ کپڑوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ان کی محافل میں جانا اور مرثیہ سننا حرام ہے ان کی نیاز کی چیز نہ لی جائے ان کی نیاز نیاز نہیں اور وہ غالباً نجاست سے خالی نہیں ہوتی۔ کم از کم ناپاک قلتین کا پانی ضروری ہوتا ہے اور وہ حاضری سخت ملعون ہے اور اس میں شرکت موجب لعنت ہے۔

محرم میں سیاہ اور سبز کپڑے علامت سوگ ہیں سوگ حرام ہے خصوصاً سیاہ کپڑے کہ شعار رافضیاں شام ہے۔ (احکام شریعت، صفحہ ۱۴۴)

عشرۂ محرم کے متعلق باتیں

سوال: (۱) زینب احمد سوال کرتی ہیں کہ بعض اہل سنت و جماعت عشرۂ محرم میں نہ تو دن

بھر روٹی پکاتے ہیں اور نہ جھاڑو دیتے ہیں کہتے ہیں کہ بعد میں دفن تعزیہ روٹی پکائی جائے گی۔
(۲)ان دس دن میں کپڑے نہیں اتارتے۔ (۳) ماہِ محرم میں کوئی بیاہ شادی نہیں کرتے۔
(۴)ان ایام میں سوائے امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما کے کسی کی نیاز فاتحہ نہیں دلاتے
یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پہلی تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے اور چوتھی بات جہالت ہے۔ ہر مہینے میں ہر تاریخ میں ولی کی نیاز اور ہر مسلمان کی فاتحہ ہو سکتی ہے۔ (احکام شریعت، صفحہ ۱۴۴)

شوہر کا حکم ماننا

سوال: غزالہ سوال کرتی ہیں کہ شوہر کسی کام کے کرنے کا حکم دے اور وقت نماز اتنا ہے کہ اگر اس کے حکم کی تعمیل کرے تو پھر نماز کا وقت باقی نہیں رہے گا اس سورت میں وہ نماز پڑھے یا حکم شوہر بجا لائے؟

جواب: نماز پڑھے ایسا حکم ماننا حرام ہے۔ (احکام شریعت، صفحہ ۱۸۰)

بوقت زوال قرآن پڑھنا

سوال: رمشہ سوال کرتی ہیں کہ بوقت زوال قرآن پاک پڑھنا چاہیئے یا نہیں؟

جواب: آفتاب نکلتے ڈوبتے وقت دوپہر کو قرآن مجید کی تلاوت کی جگہ اور ذکر الٰہی درود پاک پڑھیں کہ یہ تین اوقات تلاوت کے لائق نہیں۔ (احکام شریعت، صفحہ ۱۸۳)

پتنگ اڑانا اور ڈور لوٹنا

سوال: فارینہ احمد سوال کرتی ہیں کہ کیا پتنگ اڑانا جائز ہے یا نہیں اور اگر پتنگ اڑائی جائے تو ڈور لوٹنا درست ہے یا نہیں؟ اور اگر اس لوٹی ہوئی ڈور کو عمل میں لایا جائے تو یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: پتنگ اڑانا لہو و لعب ہے اور یہ ناجائز ہے حدیث میں ہے کہ "کل لھو المسلم حرام الا فی ثلث" ترجمہ: "مسلم کیلئے کھیل کی چیزوں میں سوائے تین چیزوں کے سب حرام ہیں۔ (۱) بیوی سے کھیل۔ (۲) گھوڑوں کی نیزہ بازی۔ (۳) تیر اندازی۔

ڈور لوٹنا نُہبیٰ ہے اور نُہبیٰ حرام ہے۔ "نھی رسول اللہ ﷺ عن النھبیٰ"۔ ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے لوٹنے سے منع فرمایا"۔

ٹوٹی ہوئی ڈور کا مالک اگر معلوم ہو تو فرض ہے اسے دے دی جائے اگر نہ دی اور بغیر اس کی اجازت استعمال میں لائی تو حرام ہوگا اور اگر مالک نہ ہو تو وہ لُقطہ ہے یعنی پڑی ہوئی چیز۔ تو واجب ہے کہ اسے مشہور کیا جائے یہاں تک کہ مالک کے ملنے کی امید قطع ہو اس وقت اگر یہ شخص غنی ہے تو فقیر کو دے دے اور فقیر ہے تو اپنے صرف میں لاسکتا ہے پھر جب مالک ظاہر ہو فقیر کے صرف میں آنے پر راضی نہ ہو تو اپنے پاس سے اس کا تاوان دینا ہوگا۔

(احکامِ شریعت، صفحہ ۶۲ تا ۶۳)

بیمار کے ساتھ کھانا کھانا

سوال: جوہرہ عالم سوال کرتی ہیں کہ بعض لوگ بیمار آدمی کے ساتھ کھاتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں اور اس مریض کا کپڑا نہیں پہنتے اور کہتے ہیں بیماری ایک آدمی کی دوسرے شخص کو لگ جاتی ہے کیا حدیث میں اس کی مخالفت آتی ہے یا نہیں؟

جواب: یہ سراسر جھوٹ ہے کہ ایک آدمی کی بیماری دوسرے آدمی کو اڑ کر لگتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ لاتعدی ''بیماری اڑ کر نہیں لگتی'' اور فرماتے ہیں اس دوسرے کو تو پہلے کی اڑ کر لگی اس سے پہلے کو کس کی لگی۔ جس مریض کے بدن سے نجاست نکلتی ہو اور کپڑوں کو لگتی ہو مثلاً جلد پیپ کی بیماری یا معاذ اللہ جزام وغیرہ، ایسی بیماریوں میں تو بہتر ہے کہ اس کا کپڑا نہ پہنا جائے نہ اس خیال سے کہ اس کو بیماری لگ جائے بلکہ نجاست سے احتیاط کیلئے اور جہاں یہ نہ ہو کپڑا پہننے میں حرج نہیں یوں ہی ساتھ کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں بلکہ دیکھا جائے کہ اگر معاذ اللہ بہ تقدیرِ الٰہی خود اسے وہی مرض ہو جائے جس سے وہ بچتا تھا تو اب وہ کیا کرے گا لہٰذا اس خیال سے بچنا چاہئے کہ بیماری لگ جائے گی اپنا خیال مردود و باطل ہے تقدیر پر کسی کا بھروسہ نہیں بیماری اور شفا سب اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے اپنی حرکت کسی عام بیماری والے کی دل آزاری کا سبب بن سکتی ہے اور دل آزاری کرنا حرام ہے۔ (احکامِ شریعت، صفحہ ۱۳۴)

تمباکو، پان وغیرہ کھا کر قرآن پڑھنا

سوال: رعنا ملک سوال کرتی ہیں کہ شریعت میں تمباکو، پان، نسوار وغیرہ کھانا کیسا ہے حرام ہے یا مکروہ، جو لوگ تمباکو پان کھانے کے عادی ہوتے ہیں اگر تمباکو پان کھا کر تلاوتِ قرآن

عظیم اور دیگر وظائف وغیرہ پڑھیں تو ان کا پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ''احکام شریعت'' میں مذکور ہے کہ تمباکو وغیرہ جو فرد اور جو اس کو خراب کرنے والے ہوں ان کا کھانا حرام ہے اور اس طرح کہ منہ میں بو آنے لگے مکروہ ہے اگر تھوڑی خصوصاً مشک وغیرہ سے خوشبو کر کے پان میں کھائیں اور ہر بار کھا کے کلیوں سے خوب منہ صاف کر لیں کہ بو آنے نہ پائے تو خالص مباح ہے۔

بو کی حالت میں وظیفہ نہیں پڑھنا چاہئے منہ کو اچھی طرح صاف کر کے بعد میں پڑھیں اور قرآن عظیم تو حالت بد بو میں پڑھنا اور بھی سخت حرام ہے ہاں جب بد بو نہ ہو تو درود شریف اور دیگر وظائف اس حالت میں بھی پڑھ سکتے ہیں کہ منہ میں پان تمباکو ہو اگرچہ صاف کر لینا بہتر ہے لیکن قرآنِ عظیم کی تلاوت کے وقت ضرور منہ بالکل صاف کر لیں فرشتوں کو قرآنِ عظیم کا بہت شوق ہے اور عام ملائکہ کو تلاوت کی قدرت نہ دی گئی جب مسلمان قرآن پڑھتا تو فرشتہ اس کے منہ پر منہ رکھ کر تلاوت کی لذت لیتا ہے اس وقت اگر منہ میں کھانے کی کسی چیز کا اثر ہوتا ہے تو فرشتے کو ایذا دیتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''اپنے منہ مسواک سے ستھرے کرو کہ تمہارے منہ قرآنِ عزیز کا راستہ ہیں''۔ (حدیث حسن)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: ''جب تم میں کوئی سو کر اٹھے مسواک کر کے نماز میں تلاوت کرے فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے جو اس کے منہ سے نکلتا ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتا ہے''۔ (بیہقی)

دوسری حدیث میں ہے کہ ''فرشتہ پر کوئی چیز کھانے کی بو سے زیادہ سخت نہیں جب کبھی مسلمان نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اس کا منہ اپنے منہ میں لیتا ہے جو آیت اس کے منہ سے نکلتی ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتی ہے''۔ (احکام شریعت، صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۷)

تعدیل ارکان نہ کرنا

سوال: مریم بیگم سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی شخص تعدیل ارکان نہ کرے یعنی رکوع کے بعد سیدھا نہ کھڑا ہو سجدہ کے بعد بیٹھنے نہ پائے کہ دوسرا سجدہ کرے بلکہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ اول سجدہ سے ایک دو بالشت سر اٹھایا بعدہٗ دوسرا سجدہ کر لیا ایسے شخص کی نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: ایسی نماز قریب نہ ہونے کے ہے اور اس کا پھیرنا واجب ہے اور پڑھنا گناہ ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ: ''اگر ساٹھ برس ایسی نماز پڑھے قبول نہ ہوگی''۔

دوسری حدیث میں ہے کہ: ''ہم خوف کرتے ہیں اگر تو اس حال پر مرا تو محمد ﷺ کے دین پر نہ مرے گا''۔ (احکام شریعت، صفحہ ۱۸۲)

مختلف دھاتوں کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھنا

سوال: رابعہ حسن سوال کرتی ہیں کہ سونے یا چاندی، پیتل، کانسہ وغیرہ کی انگوٹھی یا بٹن یا گھڑی کی زنجیر مرد کو پہننا جائز ہے یا نہیں اور ان کو پہن کر نماز پڑھنا یا پڑھانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی مرد کو پہننا جائز ہے اور دو انگوٹھیاں یا کئی نگ کی ایک انگوٹھی یا ساڑھے چار ماشہ خواہ زائد چاندی کی اور سونے، کانسی، پیتل، لوہے یا تانبے کی مطلقاً ناجائز ہیں گھڑی کی زنجیر سونے، چاندی کی مرد کو حرام اور دھاتوں کی ممنوع ہیں اور جو چیزیں ممنوع کی گئی ہیں ان کو پہن کر نماز اور امامت مکروہ تحریمی ہیں۔ (احکام شریعت، صفحہ ۱۸۸)

یا کئی انگوٹھیاں اگرچہ سب مل کر ساڑھے چار ماشہ سے کم پہنے ہو، اس کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ (ملفوظات صفحہ ۲۳۲)

کفار و مشرکین کو اخلاق میں اچھا کہنا

سوال: افروزہ سوال کرتی ہیں کہ مسلمان اپنی لاعلمی سے مشرکین کے بارے میں کہتے ہیں فلاں شخص فلاں کام میں یا اخلاق میں اچھا ہے یہ کہنا مسلمان کا کس حد تک جائز ہے اور کیا گناہ اس کے ذمہ عائد ہوتا ہے؟

جواب: اخلاق میں اچھا کہنا گناہ ہے اور کسی دنیوی کام میں مثلاً تیرتا اچھا ہے یا گھوڑے پر اچھا چڑھتا ہے یا اچھا بولتا ہے تو حرج نہیں۔ (احکام شریعت، صفحہ ۱۹۳)

بد مذہبوں سے سودا سلف خریدنا

سوال: رضیہ بیگم سوال کرتی ہیں کہ اہل سنت والجماعت کو رافضیوں سے ملنا جلنا، کھانا پینا اور رافضیوں سے سودا سلف خریدنا جائز ہے یا نہیں اور جو شخص سنی ہو کر ایسا کرتا ہے اس کے

لئے شریعت کا کیا حکم ہے وہ شخص دائرہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے یا نہیں اور رافضیوں سے تمام مسلمانوں کو اپنے دینی و دنیوی تعلقات سے منقطع کرنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: ''روافض زمانہ بھی بالعموم مرتد ہیں'' ان سے کوئی معاملہ اہل اسلام کا سا کرنا حلال نہیں ان سے میل جول نشست و برخاست سلام کلام سب حرام ہے۔

قرآن مجید میں رب تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''وَاِمَّا يُنۡسِيَنَّكَ الشَّيۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّكۡرٰى مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ''۔ ترجمہ: ''اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ''۔ (انعام:٦)

حدیث شریف میں ارشاد ہوتا ہے کہ: ''عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں ان کا ایک بد لقب ہوگا انہیں رافضی کہا جائے گا سنو وہ صالحین پر طعن کریں گے اور جمعہ جماعت میں حاضر نہ ہوں گے ان کے پاس نہ بیٹھنا ان کے ساتھ نہ کھانا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جانا مرجائیں تو ان کے جنازے پر نہ جانا نہ ان پر نماز پڑھنا، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا''۔

جو سنی ہو کر ان کے ساتھ میل جول رکھے گا اگر خود رافضی نہیں تو کم از کم اشد فاسق ہے مسلمانوں کو اس سے بھی میل جول ترک کرنے کا حکم ہے۔ (احکامِ شریعت، صفحہ ۱۹۷)

گیارھویں کی فاتحہ کا طریقہ

سوال: فرحانہ سوال کرتی ہیں کہ فاتحہ گیارہویں میں یہ رباعی پڑھنا چاہئے یا نہیں، رباعی یہ ہے کہ

سید و سلطان فقیر و خواجہ مخدوم و غریب
بادشاہ و شیخ و درویش دونی مولات

اور اگر رباعی پڑھنا جائز ہے تو گیارہویں شریف کی فاتحہ کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: یہ رباعی نہ پڑھی جائے اس میں بعض الفاظ خلافِ شان اقدس ہیں۔ فاتحہ ایصالِ ثواب کا نام ہے جو کچھ قرآن مجید اور دورد شریف سے ہوسکے پڑھ کر ثواب نذر کرے۔ گیارہویں شریف کی فاتحہ کا طریقہ یہ ہے کہ سات بار درودِ غوثیہ پھر ایک بار الحمد شریف وآیت

الکرسی پھر سات بار سورۂ اخلاص پھر تین بار درودِ غوثیہ پڑھے، درودِ غوثیہ یہ ہے: "اللھم صل علی سیدنا و مولنا محمد معدن الجود والکرم و علی اله وبارک وسلم"
(احکام شریعت ،صفحہ ۲۶۸)

بے ترتیب سورت کا پڑھنا

سوال: قمر جہاں سوال کرتی ہیں کہ بے ترتیب سورت پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ہو یا تلاوت نماز میں قرآن مجید کی تلاوت ہو یا نماز سے باہر دونوں میں لحاظ ترتیب واجب ہے اگر الٹ کرے گی تو گنہگار ہوگی۔

سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "ایسا شخص یہ خوف نہیں کرتا کہ اللہ عزوجل اس کا دل الٹ دے"۔

اگر کسی نے سورتیں بے ترتیبی سے سہواً (بھول کر) پڑھیں تو کچھ حرج نہیں، اگر قصداً پڑھیں تو گنہگار ہوا۔ نماز میں کچھ خلل نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

ایک ھی رکعت میں متعدد سورتیں پڑھنا

سوال: رمشہ فیروز سوال کرتی ہیں کہ نماز میں ایک ہی رکعت میں متعدد یعنی کئی سورتیں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: فرائض کی ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں نہیں پڑھنی چاہئیں اگر کوئی پڑھ لیتا ہے تو کراہت نہیں بشرطیکہ وہ سورتیں متصل ہوں اگر کوئی متفرق سورتیں جمع کرتا ہے تو اس میں کراہت ہے۔ (فتاوی رضویہ)

نماز میں ایک سورت چھوڑ کر پڑھنا

سوال: وردہ صلاح الدین سوال کرتی ہیں کہ نماز میں ایک سورت چھوڑ کر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر چھوڑی ہوئی سورت اتنی لمبی ہے کہ اس کی قرأت سے دوسری رکعت سے پہلی رکعت طویل ہو جائے تو ایسی صورت کو ترک کر کے تیسری سورت پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، مثلاً پہلی رکعت میں "سورۂ والتین" اور دوسری رکعت میں "سورۂ قدر" پڑھے اور اگر ایسی سورت نہیں تو فرائض میں ایسا کرنا مکروہ ہے جیسا کہ "سورہ قدر" اور "اخلاص" کا پڑھنا اور

اگر درمیان میں دو سورتیں ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں مثلاً ''سورہ نصر اور سورۃ الفلق''۔

رکعتوں میں قرأت کی کمی بیشی کرنا

سوال: انشرح سوال کرتی ہیں کہ رکعتوں میں قرأت کی کمی بیشی کیسی ہے؟

جواب: فرائض کی دوسری رکعت کو پہلی پر لمبی کرنا بالاتفاق مکروہ ہے اور اصح قول کے مطابق نوافل بھی مکروہ ہیں اور اس کے برعکس قرأت کرنا نوافل میں کراہت نہیں رکھتا اور نماز فجر کی رکعت اولیٰ میں بالاتفاق اور بالاطلاق جائز ہے یعنی جس طرح بھی طویل کرے کوئی حرج نہیں ہے۔ (ملفوظات)

سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کا طریقہ

سوال: ثمرین سوال کرتی ہیں کہ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: سنت یہ ہے کہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کا سین رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ کہیں اور حمدہ کی حا سیدھے ہونے کے ساتھ ختم کریں، پوری سیدھی کھڑی ہوکر "اللھم ربنا ولک الحمد" پڑھیں،''اسی طرح ہر تکبیر انتقال میں حکم ہے کہ ایک فعل سے دوسرے فعل کو جانے کی ابتداء کے ساتھ اللہ اکبر کا الف شروع ہو اور راء کے ساتھ ختم ہو''۔

جیسے سجدہ کو جانے کے ساتھ اللہ اکبر کے لام کو بڑھائیں جب سر رکھنے کے قریب پہنچیں تو اللہ کی ہا اور زمین پر سر پہنچتے وقت اکبر کی راء ختم کریں۔

لام کو بڑھانا اس لئے ہے کہ یہ راستہ طے کرنے میں اگر لام کو نہ بڑھایا تو اکبر سجدے میں پہنچنے سے پہلے ختم ہو جائے گا اور یہ خلافِ سنت ہے اگر لام کے علاوہ اکبر کا الف یا باء بڑھائیں گے تو اس سے نماز فاسد ہوتی ہے، یا راء بڑھائیں گے تو یہ غلط اور خلافِ سنت ہے۔

الحمد شریف سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

سوال: حمیرا ناز سوال کرتی ہیں کہ کیا یہ ضروری ہے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف سے پہلے بسم اللہ پڑھی جائے اور اسی طرح ہر سورت سے پہلے بھی پڑھی جائے؟

جواب: سورۂ فاتحہ کی ابتدأ میں تسمیہ پڑھنا سنت ہے اور اگر سورت یا شروع سورت کی آیتیں ملائے تو اس سے پہلے تسمیہ پڑھنا مستحب ہے یعنی پڑھے تو اچھا ہے۔ (ملفوظات)

دل ہی دل میں قرأت کرنا

سوال: امبر ناز سوال کرتی ہیں کہ اگر کوئی عورت نماز میں قرأت نہ کرے بلکہ دل ہی دل میں پڑھ لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس نے اپنی سب نمازیں برباد کیں، اس کی ایک نماز بھی نہیں ہوئی اب چاہئے کہ جتنی نمازیں ایسی پڑھی ہیں سب کی قضا کرے۔ (فتاویٰ رضویہ)

عالمگیری میں ہے کہ: ''قرأت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا ہوں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ضروری ہے کہ خود سنے اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کی خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور وغل یا ثقل سماعت بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی''۔ (عالمگیری)

فرض و نفل میں ایک ہی سورت کی تکرار کرنا

سوال: نازنین سوال کرتی ہیں کہ فرض نماز اور نفل نماز کی ہر رکعت میں ایک ہی سورت کا تکرار کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: بغیر ضرورت فرائض میں مکروہ تنزیہی ہے۔ پس پہلی رکعت میں سورۃ الناس جان بوجھ کر نہیں پڑھنی چاہئے تا کہ تکرار کی ضرورت نہ پڑے۔ اگر سہواً یا عمداً پڑھ چکا تو دوسری رکعت میں بھی وہی سورت پڑھے کہ ترتیب بدل کر پڑھنا سورت بدل کر پڑھنے سے بھی سخت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

بدمذہبوں کے پاس اپنے بچوں کو پڑھانا

سوال: عذرا سوال کرتی ہیں کہ بدمذہبوں کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھانا کیسا ہے اور جو ان کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھنے کیلئے بھیجے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: حرام، حرام، حرام، اور جو ایسا کرے بدخواہ (احکام شریعت) خدارا اپنے بچوں کو ایسے اداروں سے دور کر دیں جہاں بدمذہب استاد ہو جیسا استاد ہو اس کا ویسا ہی عکس شاگردوں میں ہوتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اپنے اور اپنے بچوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ''۔ (بہار شریعت)

تاش و شطرنج کھیلنا

سوال: سائمہ سلیم سوال کرتی ہیں کہ تاش و شطرنج کھیلنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دونوں ناجائز ہیں اور تاش زیادہ گناہ و حرام کہ اس میں تصاویر بھی ہیں۔ (ملفوظات)

بے وضو درود پاک پڑھنا

سوال: بے وضو درود شریف پڑھنا کیسا عمل ہے؟

جواب: درود شریف وضو بے وضو ہر حال میں پڑھ سکتے ہیں، بلکہ جنبی اور حائضہ کو بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے، اگرچہ ان کیلئے کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے۔

لیٹ کر قرآن پاک پڑھنا

سوال: میں حافظہ ہوں اکثر رات میں لیٹ کر منزل دہراتی ہوں کیا لیٹ کر قرآن کی تلاوت کرنا جائز ہے؟

جواب: لیٹ کر قرآن پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوئے ہوں۔ (بہار شریعت)

روٹی پکاتے وقت قرآن پاک پڑھنا

سوال: میں اکثر روٹی پکاتے ہوئے قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہوں کیا اس طرح کام کرتے ہوئے قرآن پاک کی تلاوت میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: چلتے ہوئے اور کام کرنے کی حالت میں قرآن پاک کی تلاوت جائز ہے جبکہ دل نہ بٹے ورنہ مکروہ ہے۔ (غنیہ)

نجاست کی جگہ قرآن پاک پڑھنا

سوال: کیا غسل خانہ اور نجاست کی جگہ پر قرآن پاک کی تلاوت کرنا جائز ہے؟

جواب: غسل خانہ اور نجاست کی جگہ پر قرآن پاک کی تلاوت کرنا ناجائز ہے۔ (غنیہ)

قرآن خوانی میں سب کا بلند آواز سے پڑھنا

سوال: اکثر تیجوں اور قرآن خوانی وغیرہ میں تمام لوگ قرآن پاک بلند آواز سے پڑھتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے کہ اکثر تیجوں اور قرآن خوانی میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے۔ اگر چند شخص پڑھنے پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (درمختار)

علم دین کی تکرار اور قرآن پاک پڑھنا

سوال: کنول اور فاطمہ علم دین کی تکرار کر رہی تھیں جب کہ ان کا بھائی ان کے پاس ہی قرآن کی تلاوت میں مشغول تھا کیا ان کیلئے قرآن کی تلاوت سننا ضروری ہے؟

جواب: جہاں کوئی شخص علم دین پڑھ رہا ہے یا طالب علم علم دین کی تکرار میں مشغول ہیں یا مطالعہ کر رہے ہوں وہاں بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرنا منع ہے۔ (بہار شریعت)

قرآن پاک یاد کرکے بھول جانا

سوال: میری دوست نکہ جو کہ حافظ تھی وہ قرآن پاک بھول گئی کیا قرآن پڑھ کر بھلا دینے پر کوئی وعید بھی آئی ہے؟

جواب: قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کئے گئے یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو کوئی سورت یا آیت دی گئی اور اس نے بھلا دیا۔

دوسری روایت میں ہے جو قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا اور قرآن مجید میں ہے کہ اندھا ہو کر اٹھے گا۔ (بہار شریعت)

خوشی کی خبر سن کر سجدۂ شکر کرنا

سوال: فرحین اسد سوال کرتی ہیں کہ میری امی کی عادت ہے کہ جب بھی کوئی خوشی کی خبر سنتی ہیں تو فوراً سجدہ شکر ادا کرتی ہیں اس قسم کے سجدہ کا شریعت میں کیا حکم ہے؟ نیز سجدۂ شکر کا اصل طریقہ کیا ہے؟

جواب: جب بھی کوئی خوشخبری ملے سجدۂ شکر ادا کرنا سنت ہے۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ میں ہے کہ میدان بدر میں ابوجہل مارا گیا ہمارے پیارے آقا ﷺ نے سجدۂ شکر ادا کیا، چنانچہ

فرحین بی بی آپ کی والدہ کا خوشی کی خبر سن کر سجدہ کرنا سنت پر عمل ہے۔

سجدۂ شکر کا طریقہ: سجدۂ شکر کا درست طریقہ یہ ہے کہ باوضو کھڑے کھڑے اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدہ میں جائے تین بار "سبحان ربی الاعلی" پڑھ کر اللہ اکبر کہتی ہوئی کھڑی ہو جائیں۔ نہ اس میں ہاتھوں کا کاندھوں تک اٹھانا، نہ ہی ہاتھ باندھنا ہے نہ ہی سلام پھیرنا۔ (بہارِ شریعت)

منت ماننا

سوال: سکینہ نے یہ منت مانی کہ میرا بچہ جب تین سال کا ہو جائے گا تو میں اس کے کان میں بالی ڈالوں گی۔ کیا ایسی منت ماننا صحیح ہے؟

جواب: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ منت دو قسم کی ہے۔ جس نے اطاعت کی منت مانی وہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور اسے پورا کیا جائے اور جس نے گناہ کرنے کی منت مانی وہ شیطان کے سبب سے ہے اور اسے پورا نہ کیا جائے۔ (نسائی)

لہٰذا سکینہ نے جو منت مانی ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ لڑکے کے کان چھیدنا ہی جائز نہیں تو کان میں بالی پہنانا بدرجہ اولیٰ ناجائز ہے لہٰذا چاہئے کہ ایسی منت کو پورا نہ کرے۔ جیسا کہ حدیث بالا سے ثابت ہوا کہ ناجائز منت کو پورا نہ کرنا چاہئے۔

منت میں بچے کو فقیر بنانا

سوال: انیلہ بی بی نے منت مانی کہ محرم کی دس تاریخ کو اپنے بیٹے کو امام حسین رضی اللہ عنہ کا فقیر بناؤں گی یہ منت جائز ہے یا نہیں۔ نیز کیا بچے کو فقیر بنا کر بھیک منگوانا جائز ہے؟

جواب: اس طرح کی منت ماننا جائز نہیں ہے نہ ہی ایسی منتوں کو پورا کرنا چاہئے ایسی منتیں جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں۔ اولاً ایسی واہیات منتوں سے بچیں اور مانی ہوں تو پورا نہ کریں اور شریعت کے معاملے میں اپنے لغو خیالات کو دخل نہ دیں۔ نہ یہ کہ ہمارے بوڑھے یہی کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کریں گے تو بچہ مر جائے گا بچہ مرنے والا ہوگا تو یہ ناجائز منتیں بچا نہ لیں گی، منت تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، درود پاک، کلمہ شریعت، قرآن مجید پڑھنے اور فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی مانیں۔ (بہارِ شریعت)

اس کے علاوہ بھیک مانگنا جائز ہے کہ بلاضرورتِ شرعی سوال کرنا ناجائز ہے۔

منت پوری کرنے سے پہلے انتقال ہو جانا

سوال: افشین نے منت مانی اور منت پوری کرنے سے پہلے افشین کا انتقال ہو گیا۔ کیا ورثاء منت پوری کر سکتے ہیں؟

جواب: صحاح ستہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سعد بن عباد ﷺ نے نبی اکرم ﷺ سے فتویٰ پوچھا کہ ان کی ماں کے ذمے منت تھی اور پوری کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا۔ سرکار ﷺ نے فرمایا یہ اسے پورا کریں۔ لہٰذا افشین کا انتقال ہو گیا تو ان کے بیٹے اس منت کو پورا کریں۔

منت پوری نہ کرنے کا کفارہ

سوال: رضیہ بیگم کی اپنی نند سے لڑائی ہوگئی رضیہ بیگم نے منت مانی کہ اگر میں تم سے بات کروں یا تمہارے گھر آؤں تو مجھ پر تین روزے ہیں، کیا ان روزوں کا رکھنا ضروری ہے؟ اور اگر رضیہ بیگم یہ روزے نہ رکھیں تو کچھ گناہ ہوگا؟

جواب: اگر منت کو ایسی شرط پر معلق کیا جس کا ہونا نہیں چاہتی مثلاً اگر میں تم سے بات کروں یا تمہارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ میں تمہارے یہاں نہیں آؤں گی یا تم سے بات نہیں کروں گی ایسی صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اس کے یہاں گئی یا اس سے بات کی تو ایسی صورت میں اختیار ہے کہ جتنے روزے کی منت مانی تھی وہ روزے رکھے یا کفارہ دے۔ (درمختار)

منت کا کفارہ: ابوداؤد، ترمذی میں حدیث مبارک ہے کہ منت کا کفارہ وہی ہے جو کہ قسم کا کفارہ، بہار شریعت میں اس طرح مذکور ہے، غلام آزاد کرنا یا دس مسکین کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا یا پھر صدقۂ فطر کی مقدار میں رقم دینا ان چیزوں سے کسی ایک کام کو اختیار کرے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

منت میں کوئی چیز معین نہ کرنا

سوال: راحت فردوس پوچھتی ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے کی تندرستی کیلئے منت مانی مگر معین

نہ کی تھی کہ کونسی عبادت کروں گی اب میرے لئے شریعت مطہرہ کیا حکم دیتی ہے؟

جواب: منت میں اگر کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً کہا کہ اگر میرا یہ کام ہو جائے تو مجھ پر منت ہے اور منت ماننے میں نماز، روزہ، حج وغیرہ عبادات کو معین نہ کیا تو اگر دل میں کسی چیز کو معین کیا ہو تو جو نیت کی وہ کرے اور اگر دل میں کچھ بھی مقرر نہیں ہے تو کفارہ ادا کرے۔ (بحر)

اور اس کا کفارہ یہ ہے، ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا یا صدقۂ فطر کی مقدار میں رقم دینا ان تمام صورتوں میں سے کسی ایک کو بھی اختیار کر لیا تو کفارہ ادا ہو جائے گا۔

روزوں کی منت ماننا

سوال: فرحت سوال کرتی ہیں کہ میں نے روزوں کی منت مانی لیکن معین نہ کیا کہ کتنے روزے رکھوں گی اب بتایئے کہ مجھے کتنے روزے رکھنے پڑیں گے؟

جواب: منت مانی اور زبان سے منت کو معین نہ کیا مگر دل میں روزے کا ارادہ ہے تو جتنے روزوں کا ارادہ ہے اتنے ہی رکھ لے اور اگر روزے کا ارادہ ہے کہ کتنے روزے؟ تو تین روزے رکھے اور اگر صدقہ کی نیت کی اور مقرر نہ کیا تو دس مسکینوں کو بقدر صدقۂ فطر دے یوں ہی اگر فقیروں کو کھانا کھلانے کی منت مانی تو جتنے فقیروں کو کھانا کھلانے کی منت مانی اتنے کو کھلائے اور تعداد اس وقت دل میں نہ ہو تو دس فقیروں کو کھلائے۔

مزارات اولیاء پر چادر چڑھانے کی منت ماننا

سوال: حسنہ کنول سوال کرتی ہیں کہ ہماری والدہ ہر سال مزارات اولیاء پر چادر چڑھانے کی منت مانتی ہیں کیا ان کا یہ عمل درست ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مزارات پر عورتوں کی حاضری کے متعلق فرماتے ہیں: غنیۃ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور صاحب قبر کی طرف سے جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک وہ واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں، جب عورتوں کا مزارات پر جانا ہی منع تو وہاں جا کر چادر چڑھانا تو بدرجہ اولیٰ منع

ہے اپنے گھر کے مردوں سے باشرع طریقے سے چادر چڑھوا سکتی ہیں۔

مانع حمل گولیاں استعمال کرنا

سوال: مسرت حسین سوال کرتی ہیں کہ میں مانع حمل گولیوں کا استعمال کرتی ہوں کیونکہ میرے بچے بہت چھوٹے چھوٹے ہیں جن کی پرورش میں مجھے دشواری ہوتی ہے کیا ان گولیوں کا استعمال جائز ہے؟

جواب: مانع حمل گولیوں کا استعمال اس رو سے ناجائز ہے جیسا کہ لوگ زیدہ اولاد سے پریشان ہو کر اس کا استعمال کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جس جان کو دنیا میں پیدا کرتا ہے اس کے رزق دینے کا بھی وعدہ فرماتا ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ''وما من دَآبَةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا على اللهِ رِزْقُها''۔ ترجمہ: ''اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمے کرم پر نہ ہو''۔ (ہود ۲، کنزالایمان)

سرکار ﷺ کا ارشاد ہے: ''تزوجو الولودا لود ود فانی مکاثر بکم الامم یوم القیامة. (رواہ ابوداؤد کتاب النکاح باب نمبر ۴ والنسائی)

محبت کرنے والی اور زیادہ بچوں کو جنم دینے والی عورتوں سے شادی کرو میں روز قیامت تمہاری وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

امت مسلمہ کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کے افراد زیادہ سے زیادہ ہوں تا کہ وہ خوب دین کی تبلیغ واشاعت کریں غیر مسلموں سے جہاد کریں عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع کو دوسروں کے سینوں میں بھی روشن کریں خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام اور اس کی طرف سے ملنے والی مانع حمل ادویات یہ بھی کفار کی مسلمانوں کے خلاف ایک سازش ہے تا کہ مسلمانوں کی افرادی قوت کو کمزور کیا جائے، خود یورپ، امریکہ وغیرہ کا یہ حال ہے کہ ان کے زناکاری کثرت سے بچے پیدا ہوتے ہیں نوعمر لڑکے اور لڑکیاں بھی مبتلائے زنا ہو کر حرامی بچے پیدا کر رہے ہیں۔ جبکہ انہوں نے مسلمانوں کو حلال ذرائع سے بھی روکنے کی طرف لگا دیا ہے، لہٰذا مسلمان خواتین کو چاہئے کہ کفار کی اس سازش کو سمجھیں اور ایسی ادویات سے پرہیز کریں، اگر ایسی صورت ہے کہ جس میں عورت کی جان کو خطرہ ہے تو ایسی صورت میں استعمال کرے۔ ورنہ کوشش

کریں کہ کثرت سے بچے پیدا کریں اور سرکار ﷺ کی امت میں اضافہ کریں اور ان کی صحیح طریقے سے پرورش کر کے اسلام کا مجاہد بنا کر کفار کے خلاف تیار کریں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاویٰ رضویہ میں اس کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: ''ایسی دوا کا استعمال جس سے حمل نہ ہونے پائے اگر کسی ضرورت شدیدہ قابل قبول شرع کے سبب ہے تو حرج نہیں ورنہ معیوب ہے اور شرعاً ایسا قصداً ناجائز وحرام ہے''۔

شریعت کی خلاف ورزی پر شوہر کو نصیحت کرنا

سوال: فرحین ناز سوال کرتی ہیں کہ میرے شوہر شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہیں میں ان کو نصیحت کرتی ہوں کیا میرا انہیں نصیحت کرنا صحیح ہے؟

جواب: اگر خاوند شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہے تو بیوی اس کو احسن طریقے سے سمجھائے اس لئے کہ دنیاوی رشتوں کی محبتوں کا تقاضہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کو جہنم کی آگ سے بچایا جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ

ترجمہ: ''اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (تحریم:۶)

لہٰذا بیوی کو چاہئے کہ وہ شوہر جو اس کا نان نفقہ پورا کرتا ہے اس کی دنیوی ضروریات پوری کرتا ہے اس سے اتنی محبت کرتا ہے بیوی کو بھی چاہئے کہ اس کی آخرت کا خیال کرے جس طرح دنیاوی کاموں میں اس کا خیال رکھتی ہے۔ اگر شوہر کو سر میں درد ہوتا ہے پریشان ہو جاتی ہے اسی طرح اپنے شوہر کو عذاب سے بھی بچائے۔ اگر داڑھی نہیں ہے تو پیار ومحبت سے سمجھا کر داڑھی رکھوائے اگر نماز نہیں پڑھتا تو اس کی ترغیب دلائے۔ اسی طرح اپنے شوہر میں جس بد خصلت کو پائے اس کو دور کرنے کی ہر دم کوشش کرے اور اس ضمن میں اسے احادیث سنائے اور کتابوں کا مطالعہ بھی کرائے تا کہ اسے عمل میں ترغیب ملے کہ اگر بیوی چاہے تو محبت اور پیار سے آہستہ ہی سہی مگر کامیابی کے ساتھ اپنے شوہر کے عمل کو بدل کر اسے پکا اور سچا مومن بنانے میں مدد دے سکتی ہے۔ ''دعوتِ اسلامی'' کے مدنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دلائے۔

لہٰذا فرحین بہن اگر آپ اپنے شوہر کو نصیحت کرتی ہیں تو آپ کا یہ عمل بالکل درست ہے۔

دورانِ عدت فون سننا

سوال: صغریٰ محمود سوال کرتی ہیں کہ میں عدت گزار رہی ہوں کیا دورانِ عدت میں فون سن سکتی ہوں؟

جواب: جی ہاں! آپ دورانِ عدت فون سن سکتی ہیں۔

شوہر کی بد اخلاقی پر صبر کرنا

سوال: نزہت حسین سوال کرتی ہیں کہ میرا شوہر بد اخلاق ہے اگر اپنے شوہر کے منفی رویوں پر صبر کروں تو کیا مجھے اجر ملے گا؟

جواب: جی ہاں! اگر مرد بد اخلاق ہو تو عورت کو چاہئے کہ اس کی سختیوں اور تکالیف پر صبر کرے کہ صبر کرنے پر اسے اجر ملے گا جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے کہ ”جو عورت اپنے شوہر کی بداخلاقی پر صبر کرے اللہ تعالیٰ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا جیسا ثواب عطا فرمائے گا“۔

نماز کے بعد دعا مانگنا

سوال: ثانیہ سعید سوال کرتی ہیں کہ نماز کے بعد دعا مانگنا کیسا عمل ہے۔ نیز عورتیں دعا مانگ کر منہ پر ہاتھ پھیر لیتی ہیں اور پھر چومتی ہیں یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: نماز کے بعد دعا مانگنا سنت ہے اور بعض مرتبہ منہ پر ہاتھ پھیرنا بھی ثابت ہے مگر چومنا کہیں سے ثابت نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، صفحہ ۲۰۲، جلد ششم مع تخریج رضا فاؤنڈیشن)

دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا

سوال: فاکہہ احمد سوال کرتی ہیں کہ میری ساس کی عادت ہے کہ جب بھی دعا مانگتی ہیں، ختم دعا کے بعد اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیرتی ہیں، شریعت میں اس کا کیا حکم ہے، کیا یہ عمل سرکار ﷺ کی سنت ہے؟

جواب: جی ہاں! یہ عمل مسنون ہے، اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: ”دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا مسنون ہے کہ حصولِ مراد و قبولِ دعا کی فال ہے، گویا دونوں ہاتھ خیر و برکت سے بھر گئے“۔

ترمذی و حاکم کی حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو چہرہ مبارک پر پھیرے بغیر ہاتھوں کو نیچے نہ کرتے۔

اور حدیث حسن ہے کہ ابوداؤد نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ جب دعا فرماتے تو ہاتھ اٹھا کر چہرہ مبارک پر ملتے

بیہقی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ہتھیلیوں کے باطن میں سوال کرو اور ہاتھوں کی پشت میں سوال نہ کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لو۔

علامہ علی قاری نے حرز ثمین میں فرمایا ہے اس بات کا اشارہ ہوا کہ دعا قبول ہو چکی ہے اور وقع ہوا اور حصول عطا کیلئے نیک فال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ہاتھوں کو خالی اور مایوس خیر سے خالی لوٹانے سے حیا فرماتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

ثابت ہوا کہ آپ کی ساس کا یہ عمل درست بھی ہے اور عین سنت کے مطابق بھی اور باعث خیر و برکت ہے۔ لہٰذا آپ کی ساس کی طرح آپ کو بھی چاہئے کہ آپ بھی دعا کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر ضرور پھیرا کریں۔

نوجوان لڑکوں کا لڑکیوں کو چوڑیاں پہنانا

سوال: ارشیہ چوہدری سوال کرتی ہیں کہ آج کل چوڑی والیوں میں یہ Trand اور Fashion چلا ہے کہ چوڑیوں کے اسٹال لگائے جاتے ہیں جن میں نوجوان لڑکے لڑکیوں اور خواتین کو چوڑیاں پہناتے ہیں اس کے علاوہ رات میں عید پر بھی یہی دیکھا گیا ہے اس عمل کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

جواب: جاننا چاہئے کہ کانچ کی چوڑیاں ازروئے شرع خرید و فروخت کرنا اور عورتوں کو پہننا جائز ہے اگر عورت اپنے خاوند کیلئے زیب و زینت کی نیت کرے اور پہنے تو مستحب ہے

لیکن غیر محرم عورتوں کو چوڑیاں پہنانا مردوں سے بہت حرام در حرام اور حرام ہے کیونکہ عورت کا غیر محرم سے ہاتھ ملانا حرام ہے غیر مرد کے ہاتھوں میں ہاتھ دینا حرام ہے اور غیر مردوں کا اجنبی عورت کی کلائی پکڑنا حرام ہے اور جو اپنی عورتوں کے لیے اس سے راضی ہو

قضا نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ

سوال: رمشہ احسان سوال کرتی ہیں کہ میری عمر ۲۰ سال ہے، مجھے نمازوں کی بالکل عادت نہیں تھی، اب میں چاہتی ہوں کہ کسی طرح بھی میری نمازیں قضاء مکمل ہو جائیں اور یہ بھی بتادیں کہ قضا نمازوں کا حساب کس طرح لگائیں اور نماز قضا کرنے کی کیا وعید ہے؟ میری بالغ ہونے کی عمر دس سال ہے؟

جواب: رمشہ بی بی چونکہ آپ کی بلوغت کی عمر ۱۰ سال ہے، لہٰذا دس سال سے آپ کا حساب لگایا جائے گا اور جو بھی خواتین 9 سے 12 سال کی عمر میں بالغ ہوئیں ہیں، ان کا حساب اسی حساب سے لگایا جائے گا۔

رمشہ کی عمر =20 سال۔ بلوغت کی عمر =10 سال۔ 20-10=10 سال

ایک سال میں ۱۲ ماہ لہٰذا 10 سال میں 10 x 12=120 ماہ۔

چونکہ ہر ماہ عورت کو 3،5،7 یا 10 دن تک نماز معاف ہے، لہٰذا اپنی عادت کے مطابق دن ہر ماہ سے نکال لیں اور چونکہ آپ کی عادت کے دن معلوم نہیں لہٰذا 7 دن فرض کر لیتے ہیں۔

چنانچہ 7 x 120-840، 120 ماہ کے دن 120 x 30=3600، 3600 دنوں میں سے ماہواری کے دن نکالے،

3600

840-

کل دن =2760

روزانہ کی نماز پڑھنے کے کل دن =2760

روزانہ کی نماز =20 رکعتیں

20 x 2760=552000 کل رکعتیں

(۱) روزانہ فجر کی رکعتیں = 2، 2 x 2760=5520

(۲) روزانہ ظہر کی رکعتیں = 4، 4 x 2760=11040

(۳) روزانہ عصر کی رکعتیں = 4، 4 x 2760=11040

(۴) روزانہ مغرب کی رکعتیں = 8280= 3 x 2760,3

(۵) روزانہ عشاء کے فرض وواجب = 3+4=7 19320= 7 x 2760 7

فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	کل رکعات
5520	11040	11040	8280	19320	55200

چنانچہ رمشہ احسن اب آپ کو 55200 رکعتیں پڑھنی ہیں اور اب اپنے دل میں مصمم ارادہ کرلیں کہ اب آپ سے کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ اپنی ادا نمازوں کے ساتھ ساتھ قضاء نمازیں بھی جلد از جلد ادا کریں۔

اور ویسے بھی بے نمازی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ جو جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑ دیتا ہے، اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔ نماز میں سستی کرنے والے کو قبر اس طرح دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی اور اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی اور اس پر ایک گنجا سانپ مسلط کر دیا جائے گا۔ نیز قیامت کے روز اس کا حساب سختی سے لیا جائے گا۔

قسم توڑنے کا کفارہ

سوال: دراج اعوان سوال کرتی ہیں کہ میں نے قسم کھائی کہ میں اپنی پھوپھی فرحین کے گھر نہیں جاؤں گی، اب اگر میں ان کے گھر جاؤں تو قسم توڑنے پر مجھے کیا کرنا ہوگا اور اگر میں کفارۂ قسم ادا کر کے ان کے گھر جاؤں تو یہ عمل شریعت کی رو سے کیسا ہے؟

جواب: بہارِ شریعت میں مذکور ہے کہ ''قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا ہے، ان چیزوں سے کوئی ایک کام اختیار کرے قسم کا کفارہ ادا ہو جائے گا، مساکین کو دونوں وقت کھانا کھلانا ہوگا۔ اور جن مساکین کو صبح کے وقت کھلایا انہیں کو شام کے وقت بھی کھلائے، دوسرے دس مساکین کو کھلانے سے ادا نہ ہوگا۔ اور یہ ہوسکتا ہے کہ دسوں کو ایک ہی دن کھلائے یا پھر روزانہ ایک کو اور مساکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچہ نہ ہو اور کھلانے میں ہبہ اور ملک دونوں صورتیں ہوسکتی ہیں، یا دس روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بقدر صدقۂ فطر دیا کریں یا بعض کو کھلائیں اور بعض کو دے دیں۔

صدقہ فطر کی مقدار: سوا دو کلو آٹا یا اس کی قیمت، آٹے کی قیمت موجودہ حساب سے دینا ہوگی۔

مثلاً ایک کلو = 12 روپے سوا دو کلو آٹا = 27 روپے

دس مسکینوں کو 27 x 10 = 270 روپے۔

چنانچہ ایک مسکین کو ۲۷ روپے اور دس مسکینوں کو ۲۷۰ روپے ادا کرے، تو کفارہ ادا ہو جائے گا۔

کفارہ ادا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ جب قسم ٹوٹ جائے تو کفارہ ادا کیا جائے گا بغیر قسم توڑے کفارہ ادا نہیں ہوگا، لہٰذا آپ اپنی پھوپھی کے گھر جانے کے بعد کفارۂ قسم ادا کریں۔

شرم گاہ دیکھنے سے وضو ٹوٹنا

سوال: کیا اپنی یا غیر کی شرم گاہ دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: عوام میں مشہور ہے کہ گھٹنا یا ستر کھولنے یا اپنا یا پرایا ستر دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے محض بے اصل بات ہے ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے رانوں کے نیچے تک سب ستر چھپا ہوا ہو۔ (بہارِ شریعت، حصہ دوم صفحہ ۹۵)

مکھیوں کا نجاست سے اڑ کر کپڑوں پر بیٹھنا

سوال: اگر مکھیاں نجاست سے اڑ کر کپڑوں پر بیٹھ جائیں تو کیا کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

جواب: اگر مکھیاں نجاست سے اڑ کر کپڑوں پر بیٹھ جائیں تو کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔

(بہارِ شریعت حصہ اول، صفحہ ۱۳۳)

اجنبی عورت کا جوٹھا کھانا

سوال: اجنبی عورت کا جوٹھا کھانا پینا کیسا ہے؟

جواب: مرد کو غیر عورت کا اور عورت کو غیر مرد کا جوٹھا اگر معلوم ہو کہ فلاں یا فلاں کا جوٹھا ہے بطورِ لذت کھانا پینا مکروہ ہے مگر اس کھانے میں یا پانی میں کوئی کراہت نہیں آتی اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے یا لذت کے طور پر کھایا یا پیا نہ گیا ہو تو کوئی حرج نہیں بلکہ بعض صورتوں میں بہتر ہے جیسے باشرع عالم دین یا دین دار پیر کا جوٹھا کہ اسے تبرک جان کر لوگ کھاتے پیتے

ہیں۔ (بہار شریعت حصہ اول صفحہ ۱۰۹)

عورت کا اذان واقامت کہنا

سوال: عورت کو اذان واقامت کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: عورت کو اذان واقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے کہے گی تو گنہگار ہوگی اور اعادہ کیا جائیگا۔ (بہار شریعت حصہ اول صفحہ ۱۱۱، عالمگیری، درمختار)

کن لوگوں پر اذان کا جواب دینا ضروری نہیں

سوال: وہ کون سے لوگ ہیں جن پر اذان کا جواب دینا ضروری نہیں ہے؟

جواب: حیض ونفاس والی عورت، خطبہ سننے والے، نماز جنازہ پڑھنے والے، جماع میں مشغول یا قضائے حاجت میں ہوان سب پر اذان کا جواب نہیں۔ (بہار شریعت، درمختار)

فی زمانہ عورتوں کو مسجد میں جانا

سوال: اس زمانہ میں عورتوں کا مسجد میں حاضر ہوکر جماعت میں شریک ہونا کیسا ہے؟

جواب: عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں دن کی نماز ہو یا رات کی جمعہ ہو یا عیدین خواہ جوان ہو یا بوڑھی۔ (بہار شریعت، درمختار)

دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا پڑھے

سوال: اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو وہ وتر میں کیا پڑھے؟

جواب: جسے دعائے قنوت یاد نہ ہو تو یہ پڑھے: اللھم ربنا اتنا فی الدنیا ۔ الخ یا تین بار اللھم اغفرلنا ۔ الخ کہے۔ (بہار شریعت)

تراویح کی قضا

سوال: تراویح اگر قضا ہو جائیں تو کب پڑھیں گے؟

جواب: تراویح اگر فوت ہو جائیں تو اس کی قضا نہیں اور اگر قضا تنہا پڑھ لیں تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہے جیسے مغرب اور عشاء کی سنتیں۔ (بہار شریعت صفحہ ۲۷، درمختار، ردالمحتار)

قرآن پاک میں کل سجدے

سوال: قرآن پاک میں کتنے سجدے ہیں؟

جواب: قرآن پاک میں سجدہ کی چودہ آیات ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول صفحہ ۲۸۷)

عورت کا مسواک کرنا

سوال: کیا عورت مسواک کر سکتی ہے؟

جواب: مسواک کرنا عورتوں کیلئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سنت ہے۔ بہتر ہے کہ عورت مسواک کرے کیونکہ مسواک کرنے کے دینی و دنیاوی فوائد بکثرت ہیں مسواک کرنے سے نظر تیز ہوتی ہے حافظہ تیز مضبوط ہوتا ہے۔ رضائے الٰہی کا سبب ہے، نزع کے وقت کلمہ یاد دلاتی ہے۔ فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں، منہ میں خوشبو ہوتی ہے اور زبان کی فصاحت و بلاغت میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔ کمر مضبوط ہوتی ہے مسواک کرنے سے رگوں کا نظام صحیح رہتا ہے یہاں تک کہ کوئی ساکن رگ حرکت نہیں کرتی اور کوئی متحرک رگ ساکن نہیں ہوتی۔ نیز نظام انہضام درست رہتا ہے بلغم دور ہوتا ہے، حدیث مبارک میں ہے کہ مسواک کر کے دو رکعتیں پڑھی جائے وہ بے مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہے۔

عورتوں کو کانچ کی چوڑیاں پہنانا

سوال: کانچ کی چوڑیاں عورتوں کو پہننا جائز ہے یا نا جائز؟

جواب: جائز ہیں (مانع) شرعی رکاوٹ نہ ہونے کی وجہ سے بلکہ شوہر کیلئے سنگار کی نیت سے مستحب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

اس کے علاوہ دوسری دھات کی چوڑیاں وغیرہ پہننا جائز نہیں۔

مرد و عورت کے ایک دوسرے پر حقوق

سوال: عورت کے مرد پر اور مرد کے عورت پر کیا کیا حق ہیں؟

جواب: مرد پر عورت کا حق یہ ہے کہ نان نفقہ دینا، رہنے کو مکان دینا، مہر وقت پر ادا کرنا، اس کے ساتھ بھلائی کا برتاؤ رکھنا اور اسے خلافِ شرع باتوں سے بچانا، اور عورت پر مرد کا حق یہ ہے کہ خاص امور متعلقہ زوجیت میں اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ کے بعد تمام حقوق حتیٰ کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے ان امور میں اس کے احکام کی اطاعت اور اس کے ناموس کی نگہداشت عورت پر اہم فرض ہے۔ بغیر اس کے اذن کے محارم کے سوا کہیں نہیں جا سکتی اور

محارم کے یہاں بھی، ماں باپ کے یہاں ہر آٹھویں دن وہ بھی صبح سے شام تک کیلئے اور بہن، بھائی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے یہاں سال بھر بعد اور شب کو کہیں نہیں جا سکتی۔
(فتاوی رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۲۸۲)

عورت کا تعزیہ دیکھنے جانا

سوال: ایسی عورتیں جو تعزیہ دیکھنے جاتی ہیں اور ان کے شوہر ان کو منع نہیں کرتے ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورتوں کا گھر سے نکلنا خصوصاً تماشے دیکھنے کیلئے ناجائز ہے اور مردوں کا اسے روا رکھنا بے غیرتی ہے بلکہ ایسے مردوں کو دیوث کہا گیا اور دیوث مرد جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔ (فتاوی رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۲۷۵)

ساس اور داماد کا پردہ

سوال: ساس اور داماد کے پردے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ساس اور داماد کا پردہ نہیں ہے لیکن جوان ساس کو داماد سے پردہ مناسب ہے یہی حکم سسر اور بہو کا ہے، اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو پردہ واجب ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۱۲۵)

اگر جوان ساس ہو تو فتنے سے بچنے کیلئے پردہ کرنا بہتر ہے کیونکہ آج کل اس بے پردگی سے بھی خوفناک واقعات رونما ہوتے ہیں۔

عورتوں کا میلاد پڑھتے وقت آواز باہر جانا

سوال: چند عورتیں مل کر میلاد شریف پڑھتی ہیں اور ان کی آواز باہر جاتی ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت ہے اور عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سنے یہ محل فتنہ ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد دہم، صفحہ ۱۲۲)

رات کو آئینہ دیکھنا

سوال: رات کے وقت آئینہ دیکھنا منع ہے یا نہیں خصوصاً عورتوں کو کہ اپنے خاوند کیلئے بناؤ سنگھار کرتے وقت آئینہ دیکھنے کی سخت ضرورت پڑتی ہے؟

جواب: رات کے وقت آئینہ دیکھنے کی ممانعت نہیں، بعض عوام کا خیال ہے کہ اس سے منہ

پرچھائیاں پڑتی ہیں اس کا بھی کوئی ثبوت نہیں ہے، نہ شرعاً نہ طبعاً اور عورت اپنے شوہر کے سنگار کے واسطے آئینہ دیکھے ثوابِ عظیم کی مستحق ہے۔ ثواب کی بات بے اصل خیالات کی بنا پر منع نہیں ہو سکتی۔ (فتاوی رضویہ، جلد دہم صفحہ ۱۱۹)

کافر کو سلام کرنا

سوال: کافر کو سلام کرنا کیسا ہے؟

جواب: کافر کو بے ضرورت سلام کی ابتدا کرنا نا جائز ہے اور اگر وہ سلام کر دے تو علماء کہتے ہیں کہ جواب میں وعلیک کہے۔ (فتاوی رضویہ)

شوہر اور بیوی کا حق

سوال: شوہر اور بیوی کے درمیان زیادہ حق کس کا ہے؟

جواب: بیوی اور شوہر میں ہر دوسرے پر حقوق کثیرہ ہیں۔ ان میں سے جو اپنے حقوق ادا نہ کرے تو دوسرا اسے دستاویز بنا کر اس کے حق کو ساقط نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر اس کا کوئی ایسا حق ہو جو دوسرے پر مبنی ہو تو ترک کر سکتا ہے جیسے عورت کا نان نفقہ جو شوہر کے ہاں پابند رہنے کا بدلہ ہے اگر ناحق وہ اپنے شوہر کے پاس سے چلی جائے تو جب تک نہ آئے گی تو کچھ نہ پائے گی۔ واجب ہونے، مطالبہ ہونے، بے وجہ شرعی حقوق ادا نہ کرنے سے گنہگار ہونے میں شوہر اور بیوی برابر ہیں۔ شوہر کے حقوق عورت پر بکثرت ہیں اس پر اس کا ادا کرنا بھی تاکید سے ہے۔ عورت پر سب سے بڑا حق شوہر کا ہے یعنی ماں باپ سے بھی زیادہ شوہر کا حق ہے۔ مرد پر سب سے بڑا حق ماں کا ہے یعنی دوسرے لوگوں سے بھی زیادہ۔ (فتاوی رضویہ)

محرم میں پانی کی سبیل لگانا

سوال: محرم میں لوگ پانی یا شربت کی سبیل لگاتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں شریعت کی رو سے یہ کیسا کام ہے؟

جواب: پانی یا شربت اچھی نیت کے ساتھ اور خاص اللہ تعالیٰ کیلئے اور ارواح طیبہ اور ائمہ اطہار کی ارواح کی ثواب رسانی مقصود ہو تو یہ بہتر مستحب اور کارِ ثواب ہے۔

حدیث میں ہے کہ رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ: ”جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو

پانی پر پانی پلا گناہ جھڑ جائیں گے جیسے سخت آندھی میں پیڑ کے پتے''۔اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں سے جو دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں فرشتوں سے مباہات فرماتا ہے''۔(کہ دیکھو یہ کیسا اچھا کام کر رہے ہیں)۔(فتاوی رضویہ،جلد دہم صفحہ ۹۸)

عورت کا مرثیہ ور نوحہ پڑھنا

سوال: بعض عورتیں ایک جگہ جمع ہو کر مرثیے پڑھتی اور نوحہ کرتی ہیں کیا یہ صحیح ہے اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: ایسی کتابیں جن میں موضوعاتِ باطلہ شامل ہوں اور ایسے مرثیوں کی کتابیں جس میں نوحہ یا سینہ کو پیٹنا یا اہل بیت کی ایسی مدح جس میں صحابہ کی شان کی نفی ہو وغیرہ مذکور ہو تو ایسی کتابوں کو پڑھنا سننا سب حرام ہے۔(فتاوی رضویہ جلد دہم)

نیز ایسے مرثیوں کا سننا اور پڑھنا بھی ناجائز ہے۔

مرید ہونے کے فوائد

سوال: مرید ہونا سنت ہے یا واجب،مرید کیوں ہوا کرتے ہیں،مرشد کی کیوں ضرورت ہے اور اس سے کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: مرید ہونا سنت ہے اور اس سے فائدہ حضور سید عالم ﷺ سے اتصال مسلسل یہاں تک فرمایا گیا جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے۔اگر صحیح عقیدت کے ساتھ سلسلۂ صحیحہ سے وابستہ ہو جائے تو نظر والے تو اس کی برکات بھی دیکھتے ہیں جنہیں نظر نہیں وہ نزع میں قبر میں حشر میں اس کے فوائد دیکھیں گے۔(فتاوی رضویہ،جلد۱۲)

لہٰذا کسی پیر کامل سے ضرور بیعت ہو جانا چاہئے۔

نسیان کا علاج

سوال: نسیان کا مجرب علاج کیا ہے؟

جواب: دفع نسیان کیلئے سترہ بار سورۂ الم نشرح ہر شب سوتے وقت سینے پر دم کرنا اور صبح بار سترہ دفعہ پانی پر دم کر کے پی لیا جائے۔(فتاوی رضویہ)

آسمانی بجلی کیا ھے

سوال: آسمانی بجلی کیا شے ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو چلانے پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جس کا نام رعد ہے اس کا قد بہت چھوٹا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا کوڑا ہے۔ جب وہ کوڑا بادل کو مارتا ہے اس کی تری سے آگ جھڑتی ہے اس آگ کا نام بجلی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

عورت کو باریک یا چست لباس پھننا

سوال: آج کل خواتین ایسے بارک لباس پہنتی ہیں کہ ان سے جسم جھلکتا ہے یا ایسے چست لباس پہنتی ہیں کہ جسم کی ہیئت معلوم ہوتی ہے کیا ایسے لباس پہننا درست ہے؟

جواب: ایسے لباس پہننا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''وہ عورتیں دوزخ کی آگ میں جلیں گی اور بہشت میں ہرگز داخل نہ ہوں گی یہاں تک کہ بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھ پائیں گی''۔

حالانکہ بہشت کی خوشبو بہت دور کی مسافت تک ہوگی۔ جو عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی (باریک کپڑے کی وجہ سے یا تنگ و چست لباس کی وجہ سے یا بدن کے ایک ایک عضو کا اتار چڑھاؤ معلوم ہوگا) غیر مردوں کی طرف رغبت کرنے والی ہوں گی اور غیر مردوں کو اپنی طرف رغبت دیں گی ان کے سروں کے بال بختی اونٹ کی کوہان کی طرح ہوں گے۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

شوھر کی اجازت کے بغیر عورت کا شادی میں جانا

سوال: اگر عورت بغیر اجازت شوہر غیروں کی شادی میں جائے تو کیسا ہے؟

جواب: غیروں کے ہاں جانے ان کے ہاں عیادت کرنے یا شادی میں جانے کی اجازت شوہر نے دی تو دونوں گنہگار ہوں گے اور اگر خود اس کی اجازت کے بغیر گئی تو وہ گنہگار ہوگی۔

(مروج النجاء فی خروج النساء)

شوھر کا بیوی کو مارنا

سوال: کیا شوہر اپنی بیوی کو مار سکتا ہے؟

جواب: بلاعذر اپنی بیویوں کو مارنا پیٹنا اچھی بات نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "وعاشروھن بالمعروف" ترجمہ: بیویوں سے اچھا سلوک کرو۔

جو مرد بلاعذر اپنی عورتوں کو مارتے ہیں ان کیلئے حدیث میں وعید آئی ہے فرمایا کہ "آج آل محمد ﷺ کے پاس بہت سی عورتیں مردوں کی مار پٹائی کی شکایت کرتی رہیں، خدا ﷻ کی قسم وہ مرد اچھے نہیں، جو اپنی عورتوں کو مارتے ہیں۔ (روحانی زیور)

اپنی بیوی کو حکم دے اگر اس میں بھلائی ہے تو تیرا حکم مانے گی ورنہ اس کو تو باندی کی طرح نہ مارنا۔

یہ بات کیسے لائق ہے کہ تم میں سے کوئی صبح کو اپنی بیوی کو زر خرید غلام کی طرح مارے اور اسی شام اس سے ہم بستری کرے۔ (عن عبداللہ بن زمعۃ)

حدیث میں ہے "میں مصطفیٰ (ﷺ) اس مرد سے بغض رکھتا ہوں جو کانپتا ہے اور بیوی کو مارتا ہے۔

ایک روایت میں ہے اگر بیوی کو نصیحت کرنی ہو تو بستر اس سے الگ کرلو اور اگر مارنا ہو تو معمولی مارو۔ بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرو، "تمام بندوں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیارا وہ بندہ ہے جو اپنے اہل وعیال کو زیادہ نفع دینے والا ہو۔ (ابن جریر، الزوائد)

عورت کا اپنے والدین اور دیگر محارم کے یہاں جانا

سوال: عورت اپنے والدین کے یہاں اور دیگر محارم کے یہاں کب آ جا سکتی ہے؟

جواب: عورت اپنے والدین کے ہاں ہفتہ میں ایک بار جا سکتی ہے اور دیگر محارم جیسے بہن، بھائی وغیرہ کے ہاں سال میں ایک بار جا سکتی ہے اور بغیر اجازت رات کو کہیں نہیں رک سکتی اور اگر عورت کو دیکھنے کیلئے اس کے محارم آئیں تو شوہر منع نہیں کر سکتا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲)

انٹرنیٹ پر مرد و عورت کا دوستی کرنا

سوال: آج کل کمپیوٹر کے ذریعے انٹرنیٹ پر جو دوستی کی جاتی ہے کیا وہ صحیح ہے؟

جواب: یہ کام ناجائز ہے، ایسا کرنا مرد و عورت کے درمیان شہوت بھڑکاتا ہے اور فتنہ کا سبب بنتا ہے اور باہم ملاقات پر ابھارتا ہے۔ عام طور پر یہ عمل اظہار محبت کے فتنوں کو جنم دیتا

ہے۔اور دل میں زنا کی آبیاری کرتا ہے۔لہٰذا دین اور عزت کے بچاؤ کیلئے ضروری ہے کہ ایسے کاموں سے بچا جائے اور کسی مسلمان کو ایسے لہو ولعب جائز نہیں۔

عورت کے والدین کا اس کے گھر جانا

سوال: عورت کے والدین کب اس کے گھر آ سکتے ہیں؟

جواب: عورت کے والدین ہفتہ میں ایک باراس کے گھر آ سکتے ہیں،شوہر منع نہیں کر سکتا ہاں اگر رات وہاں رہنا چاہیں تو مرد منع کر سکتا ہے اور والدین کے علاوہ دوسرے محارم بہن، بھائی،خالہ وغیرہ سال میں ایک بار آ سکتے ہیں۔(درمختار،عالمگیری)

شوہر کے مال سے بغیر اجازت لینا

سوال: کیا عورت شوہر کے مال سے بغیر اجازت لے سکتی ہے؟

جواب: بعض مرد اپنی بیوی، بچوں کے اخراجات مناسب طور پر پورے نہیں کرتے تو اس صورت میں بیوی اس کے مال میں سے لے سکتی ہے، کہ وہ اپنی اور بچوں کی ضروریات پوری کر سکے،ایک صحابیہ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرا خاوند بخیل شخص ہے،میرے بچوں کیلئے کافی اخراجات نہیں دیتا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کے مال میں سے اتنا لے لے جو تیرے اور تیرے بچوں کیلئے کافی ہو"۔اس سے پتہ چلا کہ شوہر اخراجات میں بخیلی کرتا ہے تو عورت اس کے مال میں سے لے سکتی ہے۔(بخاری،مسلم)

حضور ﷺ نے فرمایا"اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے،اس لئے مرد کو چاہئے کہ وہ خوش دلی سے اپنے بیوی بچوں کے اخراجات پورے کرے۔

شوہر بیوی کو کن باتوں پر مار سکتا ھے

سوال: شوہر اپنی بیوی کو کن باتوں پر مار سکتا ہے؟

جواب: شوہر اپنی بیوی کو ایسا مار سکتا ہے کہ اس کے چہرے وغیرہ پر نہ مارے، پہلے اس کو محبت سے سمجھائے اگر نہ مانے تو ایسی مار مارے جس سے کوئی ضرر نہ ہو،اور مندرجہ ذیل باتوں پر مار سکتا ہے۔

(۱) جب وہ اپنے خاوند کیلئے بناؤ سنگار نہ کرے۔

(۲) جب مرد کی خواہش پوری نہ کرے یہاں تک کہ وہ صبح ہو جائے۔ (۳) جب نماز نہ پڑھے۔
(۴) جب اجازت کے بغیر گھر سے چلی جائے جبکہ شوہر نے حق مہر ادا کر دیا ہو۔
(۵) عورت اجنبی کو گالی دے۔
(۶) عورت بے عقل بچے کو اتنا مارے کہ وہ رونے لگے تو عورت کو مار سکتا ہے۔
(۷) اس کی داڑھی پکڑے اور غلط الفاظ استعمال کرے۔
(۸) غیر محرم کو صورت دکھائے۔ (۹) اپنی آواز غیر مردوں کو سنائے۔ (بہشتی زیور)

سفر پر جانے والے کے امام ضامن باندھنا

سوال: فوزیہ مرسوال کرتی ہیں کہ ہمارے خاندان میں رواج ہے کہ سفر پر جانے والے کے بازو پر ایک پیسہ امام ضامن کے نام پر باندھتے ہیں اس کی شریعت مطہرہ میں کیا حقیقت ہے؟

جواب: سفر پر جانے والے کے بازو پر امام ضامن کے نام کا پیسہ باندھا جاتا ہے اس کی حقیقت نہیں۔ (احسن الفتاویٰ ج ۳)

مسافر کو نیک دعاؤں سے رخصت کریں اور مسلسل نیک دعاؤں میں یاد رکھیں ہاں امام ضامن، امام علی رضا (رضی اللہ عنہما) کے نام کی فاتحہ دلا دی جائے تو امید رکھنی چاہئے کہ خداوند تعالیٰ امام علی رضا (ﷺ) اور دوسرے ائمہ اور بزرگان دین کے طفیل سے اپنی امان و ضمان میں رکھے اس کے علاوہ اگر مسافر کے ساتھ نقش نعلین پاک بھی رکھ دیا جائے تو سفر میں باعث خیر و برکت ہے۔

عورت کا ساحل پر شوقیہ گھڑ سواری کرنا

سوال: فائزہ شاہین سوال کرتی ہیں آج کل ساحل سمندر پر خواتین گھڑ سواری شوقیہ کرتی ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: بلا ضرورت صحیحہ عورتوں کو گھوڑے پر چڑھنا منع ہے کہ مردانہ کام ہے اور حدیث میں اس پر لعنت آئی ہے۔ "لعنت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے اس عورت پر کہ کوئی مردانی وضع اختیار کرے۔"

لہٰذا عورت کو شوقیہ گھوڑے کی سواری ساحل سمندر پر نہیں کرنا چاہئے۔

بیوی کے پردہ کرنے پر شوہر کا طلاق کی دھمکی دینا

سوال: میری شادی حمید سے ہوگئی شادی کے بعد میرے شوہر نے مطالبہ کیا کہ میں ان کے بھائیوں سے پردہ نہ کروں ورنہ وہ مجھے طلاق دے دیں گے اس صورت میں میں کیا کروں؟

جواب: ایسی صورت میں بھی عورت کیلئے پردہ چھوڑنا جائز نہیں۔ ایسا کرنا قطعاً ناجائز ہے، کیونکہ بیوی پر ایسے امور میں اطاعت واجب نہیں ہے یعنی اطاعت صرف نیکی کے کاموں میں ہے، عورت پر پردہ کرنا واجب ہے خواہ اس کی پاداش میں طلاق ہی کیوں نہ دے دیں، اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔ کتنی ہی عورتیں جو بے پردہ ہوتی ہیں فیشن ایبل ہوتی ہیں اور ان کو طلاق ہو جاتی ہے۔

اگر عورت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر ثابت قدم رہے گی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے بہتر انتظام فرمائے گا اور ایسا شخص جو اپنی بیوی کو غیر مردوں کے سامنے بے پردہ ہونے پر مجبور کرتا ہے، وہ اللہ کی بارگاہ میں مستحق عذاب ہوتا ہے اور اللہ والوں کی نظر میں ذلیل ہوتا ہے۔ اول تو شوہروں کو اتنا کمزور نہیں ہونا چاہئے کہ بھائیوں اور چچاؤں وغیرہ غیر محرم رشتے داروں کے سامنے بے پردہ جائیں۔

کیونکہ ایسے مردوں کو اسلام میں دیوث کہا گیا ہے۔ اس کی بیوی کو چاہئے کہ ہرگز بھی پردہ کرنا نہ چھوڑے اپنے شوہر کو پیار ومحبت سے سمجھائے اگر وہ شخص پھر بھی ایسا کر گزرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بے آسرا نہ چھوڑے گا۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: "من ترک شیئاللہ عوضہ خیر امنہ" ترجمہ: "جو آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کوئی چیز چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے بہتر بدلہ دے گا"۔

بچوں کی اسلامی تربیت کا طریقہ

سوال: حرابٹ سوال کرتی ہیں کہ بچے کی اسلامی تربیت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: ایک عورت کو چاہئے کہ اپنے بچے کی صحیح طریقے سے اسلامی تربیت کرے حدیث پاک میں آیا ہے کہ اپنی اولاد اور گھر والوں کو خیر سکھاؤ اور باادب بناؤ، خواتین کو چاہئے کہ جب بچے چھوٹے ہوں تو انہیں کلمہ سکھائیں کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ "اپنے بچوں کو سب

سے پہلے کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' سکھاؤ۔

☆ ماں کو چاہئے جب بھی اپنے بچے کو دودھ پلائے باوضو پلائے ایک بزرگ کے سامنے کسی نے ان کی تعریف کی تو انہوں نے فرمایا یہ میری ماں کا کمال ہے جس نے مجھے کبھی بے وضو دودھ نہ پلایا۔

☆ بچوں کو شروع ہی سے اسلامی لباس کرتا، پاجامہ پہنایا جائے، کارٹون کی تصویریں والے باباسوٹ نہ پہنائے جائیں۔

☆ اپنے بچوں کو جب وہ بچے تھوڑے سمجھدار ہو جائیں تو ان کو ٹی وی کے آگے بٹھانے کے بجائے پیارے آقا ﷺ سے محبت کے واقعات سنائے جائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اپنے بچوں کو تین باتیں سکھاؤ: (۱) اپنے نبی کریم ﷺ سے محبت۔ (۲) ان کے اہل بیت واصحاب رضی اللہ عنہم سے محبت۔ (۳) اور قرآن سے محبت۔

☆ اپنے بچوں کو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سیرت ومحبت کے واقعات سنائے جائیں تاکہ ان کے اندر عبادت کا ذوق اور شجاعت کا شوق پیدا ہو، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''ہم اپنے بچوں کو رسول اللہ ﷺ کے غزوات اس طرح یاد کراتے تھے جس طرح ان کو قرآن کی سورتیں یاد کراتے تھے''۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں یہ وصیت کی ہے کہ بچے کو قرآن کریم، احادیث نبویہ ﷺ اور نیک لوگوں کے واقعات اور دینی احکام کی تعلیم دی جائے۔

☆ اپنے بچوں کو شروع ہی سے بری اخلاقیات، گالی گلوچ، جھوٹ وغیرہ سے بچایا جائے اور ان کو عذابات سے بھی ڈرایا جائے۔

☆ اپنے بچوں کو بری صحبت سے بچایا جائے کہ بری صحبت زہر قاتل ہے۔

☆ ان کو موسیقی گانے باجے سننے کی ممانعت کی جائے کیونکہ یہ چیزیں انسان کے ایمان میں نقصان پیدا کرتی ہیں حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ ''گانا باجا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے''۔

☆ کسی معاملے میں بھی اپنے بچے کو کفار سے مشابہت نہ کرائی جائے۔ لباس، بالوں کی کٹنگ وغیرہ میں بلکہ ان کے دلوں میں ان کے خلاف نفرت دلائی جائے اور ان کے دلوں

میں پیارے نبی کریم ﷺ کی محبت ڈالی جائے۔

☆ آپ اپنے بچوں کو جب سات سال کے ہو جائیں تو نمازوں کا عادی بنائیں اور اپنے بچوں کو شروع ہی سے بھاری انگریزی کتابیں دلانے کے بجائے حافظ اور عالم بنائیں اور بچوں کو یہ باور کرایا جائے کہ ہم جو پہچانے جاتے ہیں وہ انگریزی طرز کی وجہ سے نہیں بلکہ پیارے آقا ﷺ اور ان کے ساتھیوں کیساتھ وابستگی کی وجہ سے ہماری پہچان ہے۔

☆ بچوں کو جھوٹ بول کر نہ ڈرایا جائے کہ ''بلی آرہی ہے''۔

☆ بچوں کو تنہائی میں کھیلنے سے منع کیا جائے۔

☆ دنیاوی چیزوں کا خوف ان کے دلوں سے نکال دیا جائے بلکہ ان کے اندر شجاعت و بہادری پیدا کی جائے تاکہ وہ اسلام کے اچھے مجاہد بن سکیں اس کیلئے ضروری ہے کہ صالحین کے واقعات سنائے جائیں، اخلاق کو تباہ کرنے والے لٹریچر سے بچایا جائے جھوٹے قصے کہانیاں وغیرہ پڑھنے سے روکا جائے۔

☆ یہ کوشش کی جائے کہ دنیا کی محبت ان کے دلوں میں نہ پائی جائے کہ حدیث پاک میں آیا ہے ''دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے''۔

☆ شروع ہی سے ان کو صدقہ وخیرات کی عادت ڈالی جائے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ صدقہ وخیرات ان کے ہاتھ سے دلوائے جائیں۔

☆ اپنے بچوں کو بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت سکھائی جائے۔

☆ مناسب عمر ہو جانے پر جلد ہی اس کا نکاح کر دیا جائے کہ وہ کسی برائی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

عورتوں کا استنجا کا طریقہ

سوال: نادیہ مہتاب سوال کرتی ہیں کہ استنجا کا صحیح طریقہ بتائیں؟

جواب: بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے دعا پڑھیں:

(۱)۔ بسم الله اللهم انی اعوذبک من الخبث و الخبائث. ''اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع، یا اللہ میں جنوں (نر اور مادہ) سے تیری پناہ مانگتی ہوں''۔

(۲)۔ سر پر دوپٹہ وغیرہ اچھی طرح لپیٹ لیں تاکہ اس کا کنارہ وغیرہ نجاست میں نہ پڑے

ننگے سر بیت الخلاء میں داخل ہونا مکروہ ہے۔

(۳)۔ پھر الٹا قدم بیت الخلاء میں رکھ کر داخل ہوں۔

(۴)۔ جب قضائے حاجت کیلئے بیٹھے منہ اور پیٹھ دونوں میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ ہو کہ یہ حرام ہے اگر بھول کر قبلہ کی طرف پیٹھ یا منہ کر کے بیٹھ گئی تو یاد آتے ہی فوراً قبلہ کی طرف سے رخ بدل دے اس میں امید ہے کہ فوراً اس کیلئے مغفرت و بخشش فرما دی جائے۔ اپنے بیت الخلاء بناتے وقت خیال رکھیں کہ فلش ایسا نہ ہو کہ اس پر بیٹھیں تو منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف ہو۔

☆ اکثر خواتین بچے کو پیشاب یا پاخانہ کیلئے بٹھاتی ہیں تو قبلہ کی سمت کا خیال نہیں رکھتیں لہٰذا خواتین کو چاہیے کہ وہ بچے کو پیشاب یا پاخانہ کرواتے وقت بچہ کی پیٹھ یا منہ قبلہ کی طرف نہ رکھیں اگر کسی خاتون نے ایسا کیا تو وہ گنہگار ہوگی۔

(۵)۔ جب تک قضائے حاجت کیلئے بیٹھنے کے قریب نہ ہوں کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ ہی نجاست کو دیکھے جو بدن سے نکلی ہے اور خواہ مخواہ زیادہ دیر تک بیت الخلاء میں نہ بیٹھے۔

(۶)۔ قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد پہلے پیشاب کی جگہ دھوئے پھر پاخانہ کی جگہ دھوئے، عورت کیلئے پانی سے استنجا کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ ذرا کشادہ ہو کر بیٹھے سیدھے ہاتھ سے آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور الٹے ہاتھ کی ہتھیلی سے نجاست کے مقام کو دھوئے۔ سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔ دھونے میں مبالغہ کرے یعنی سانس کا دباؤ نیچے کی جانب رکھے یہاں تک کہ اچھی طرح نجاست کا مقام دھل جائے یعنی اس طرح کہ چکنائی کا اثر باقی نہ رہے۔

☆ عورت اگر روزہ دار ہو تو مبالغہ نہ کرے کہ مکروہ ہے۔

(۷)۔ جب بیت الخلاء سے نکلے تو پہلے سیدھا قدم باہر نکالے اور بیت الخلاء سے باہر نکلنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

"الحمد لله الذی اذهب عنی الاذیٰ و عافانی"

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی"۔

عورتوں کو مہندی لگانا

سوال: ونیزہ دعٰی سوال کرتی ہیں کہ عورتوں کومہندی لگانا کیسا ہے؟

جواب: عورتوں کومہندی لگانا بہتر ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کوحکم فرمایا کہ ہاتھوں میں مہندی لگائیں تاکہ مردوں سے مشابہت نہ ہواور ایک حدیث میں اس طرح ارشاد ہے کہ زیادہ نہ ہوتو ناخن ہی رنگین رکھیں۔

لہٰذا عورتوں کو چاہئے کہ اپنے ناخنوں کو ضرور مہندی سے رنگین رکھیں تاکہ مردوں سے تشبیہ نہ ہو۔

چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں کو مہندی لگانا

سوال: فرحین ناز سوال کرتی ہیں کہ میں اپنے بیٹوں کومہندی لگاتی ہوں یہ کیسا ہے، کیا مردوں کومہندی لگانا جائز ہے؟

جواب: آپ اپنی بیٹیوں کومہندی لگاسکتی ہیں بیٹوں کونہیں کیونکہ مردوں کومہندی لگانا حرام ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے: ''مرد کو ہتھیلی یا تلوے بلکہ صرف ناخنوں پر مہندی لگانا حرام ہے کہ عورتوں سے مشابہت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد دہم صفحہ ۱۴۹)

عورت کا بالوں کو رنگنا

سوال: سمیرا سلمان پوچھتی ہیں کہ عورت کا بالوں کورنگنا جیسا کہ آج کل رواج ہے کیسا ہے؟

جواب: سیاہ خضاب مطلقاً حرام ہے حدیث پاک میں آیا ہے کہ ''سیاہی کے پاس نہ جاؤ''۔ جو خضاب کرے اس کے متعلق سرکار ﷺ کا فرمان یہ ہے کہ ''وہ سر سے لے کر پاؤں تک جھوٹ کا جامہ پہنے ہوئے ہے''۔ اگرچہ عورت اس بات کی محتاج ہے کہ شوہر کی نگاہ میں آراستہ ہولیکن چونکہ یہ امر خلق میں تغیر کا سبب ہے اس لئے حرام اور موجب لعنت ہے لہٰذا عورتوں کو چاہئے کہ وہ مہندی سے اپنے بالوں کو رنگ لیا کریں۔ (بحوالہ فتاویٰ رضویہ)

چھوٹے بچوں کے انتقال پر صبر کرنا

سوال: حمیدہ رمضان سوال کرتی ہیں کہ میرے دو چھوٹے بچوں کا انتقال ہوگیا اگر میں صبر کروں تو مجھے ثواب ملے گا؟

جواب: اللہ ﷻ فرماتا ہے: ''انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب''
ترجمہ: ''اور صابروں کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔ اور فرماتا ہے: ''اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ'' مِنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ'' وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ''۔ ترجمہ: ''یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی دوردیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں''۔ (بقرۃ: ۱۵۷)

سرکار ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں مریں گے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اس رحمت کی زیادت جوان بچوں پر فرمائے گا''۔

جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازوں سے اس کا استقبال کریں گے جس سے چاہے داخل ہو۔

حدیث مبارک میں ہے: ''جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے اللہ ﷻ فرشتوں سے فرماتا ہے ''تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی''۔ عرض کرتے ہیں ''ہاں'' فرماتا ہے ''تم نے اس کے دل کا پھل توڑلیا''۔ عرض کرتے ہیں ''ہاں''۔ فرماتا ہے ''میرے بندے نے کیا کہا؟'' عرض کرتے ہیں ''تیرا شکر کیا اور کہا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ فرماتا ہے ''میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو''۔ (فتاویٰ رضویہ)

خود حمل ساقط ہونے پر اجر

سوال: علیزہ یوسف سوال کرتی ہیں کہ میرا حمل ساقط ہوگیا ہے کیا مجھے اس پر اجر ملے گا؟

جواب: سرکار ﷺ نے فرمایا: ''قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ کچا بچہ جو گر جاتا ہے اگر ثواب الٰہی (ﷻ) کی امید میں اس کی ماں صبر کرے تو وہ اپنی نال سے اپنی ماں کو جنت میں کھینچ کرلے جائے گا''۔ (فتاویٰ رضویہ)

میت پر نوحہ

سوال: ثریا صدیقی سوال کرتی ہیں کہ میری ساس کے انتقال پر میری نندیں بہت بلند آواز سے چلا چلا کر بین کررہی تھیں اور رو بھی رہی تھیں کیا اس طرح میت کے مرنے پر رونا پیٹنا جائز ہے؟ نیز اس طرح رونے سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے؟

جواب: چلا کر رونے سے مردے کو ضرور تکلیف ہوتی ہے میت پر چلا کر رونا جزع فزع

کرنا حرام و سخت حرام ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے فرمایا "چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے قیامت کے دن اس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اس کے بدن پر گندھک کا کرتا ہوگا اور کھجلی کا دوپٹہ"۔ (قانون شریعت)

ایک اور روایت میں ہے اللہ تعالیٰ اسے گندھک کے کپڑے پہنائے گا اور اوپر سے دوزخ کی لپٹ کردوپٹہ اوڑھائے گا۔

سرکار ﷺ نے فرمایا "یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں کی جائیں گی دوزخیوں کے داہنے بائیں وہاں ایسے بھونکیں گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے فرمایا میں بیزار ہوں اس سے جو چلا کر روئے اور گریبان چاک کرے۔

سرکار ﷺ نے فرمایا "ارے سنتے نہیں ہو بیشک اللہ تعالیٰ نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرے نہ دل کے غم پر (اور زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا) ہاں اس پر عذاب فرماتا ہے یا رحم فرمائے اور بیشک مردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر نوحہ کرنے سے۔

عورتوں کا بال کٹوانا

سوال: آئمہ حضرات پوچھتی ہیں کہ عورتوں کا بال کٹوانا کیسا ہے آگے سے اور پیچھے سے بال کاٹنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورتوں کا بال کٹوانا دو طرح پر ہے۔ (۱) مردوں سے مشابہت کے بال کٹوانا۔ (۲) یہود و نصاریٰ عورتوں سے مشابہت کے بال کٹوانا۔

(۱)۔ مردوں سے مشابہت کے بال کٹوانا:

عورت مردوں سے مشابہت اپنائے یہ حرام ہے اور مرد عورتوں سے مشابہت اپنائے یہ بھی حرام ہے۔

ایک عورت مردوں کی طرح کمان کاندھے پر باندھے چلتی تھی اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کی لعنت ان مردوں پر کہ کسی بات میں عورتوں سے مشابہت کریں اور ان عورتوں پر کہ مردوں سے مشابہت پیدا کریں"۔ (قانون شریعت جلد سوم صفحہ ۳۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئی کہ ایک عورت مردانہ جوتے پہنتی ہے۔فرمایا لعنت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے اس عورت پر کہ کوئی وضع مردانی اختیار کرے۔

(فتاوی رضویہ)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس کی تحقیق میں ارشاد فرماتے ہیں کہ کمان یا جوتا اجزائے بدن میں نہیں جب ان میں مشابہت پر لعنت فرمائی تو بال تو اجزائے بدن میں ہیں ان میں مشابہت کس درجہ سخت تر ہوگی۔لہٰذا عورت کو حرام ہے کہ اپنے بال تراشے کہ اس میں مردوں کی مشابہت ہو۔(فتاوی رضویہ)

(۲)۔غیر مسلمہ عورتوں سے مشابہت کے بال کٹوانا:

اور اگر غیر مسلمہ عورتوں سے مشابہت ہوتو یہ بھی ناجائز ہے جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے "من تشبہ بقوم فھو منھم" ترجمہ: جو جس قوم سے مشابہت کرے وہ اسی میں سے ہے۔

نان نفقہ کیا ھے

سوال: خالدہ محسن سوال کرتی ہیں کہ نان نفقہ سے کیا مراد ہے اور اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: نان نفقہ سے مراد کھانا، کپڑا، رہنے کا مکان وغیرہ ہے اور نفقہ شوہر پر واجب ہے۔

(عالمگیری، درمختار)

نفقہ کیسا ھو

سوال: ثمینہ پوچھتی ہیں کہ نفقہ کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: اگر دونوں میاں بیوی مالدار ہوں تو مالداروں جیسا ہونا چاہئے اگر دونوں محتاج ہوں تو محتاجوں جیسا اگر ایک مالدار اور دوسرا محتاج ہو تو درمیانی نفقہ ہونا چاہئے۔

نفقہ مرد پر ضروی ھے

سوال: شازیہ مشتاق سوال کرتی ہیں کہ کیا سامان مرد پر مہیا کرنا واجب ہے؟

جواب: کھانے پکانے کے تمام برتن اور گھریلو سامان مہیا کرنا شوہر پر واجب ہے مثلاً چکی، ہانڈی، چمٹا، رکابی، پیالی، چمچہ وغیرہ چٹائی، دری، قالین، چارپائی، لحاف، تکیہ، کنگھا، تیل، صابن وغیرہ اور اتنی خوشبو کہ جس سے بغل اور سینہ کی بو کو دفع کر سکے۔(جوہرہ)

پہلے بچے کی ولادت کا خرچ

سوال: اسریٰ پوچھتی ہیں کہ ہمارے خاندان میں رسم ہے کہ پہلے بچہ کی ولادت پر ہونے والا سارا خرچہ لڑکی کے والدین اٹھاتے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟

جواب: جی نہیں یہ عمل درست نہیں کیونکہ زچگی کا سارا خرچہ شوہر پر واجب ہے۔ (ردالمختار)

بیمار بیوی کو میکے بھیجنا

سوال: فہمیدہ جب بیمار ہوتی ہیں تو ان کے شوہر انہیں میکے بھیج دیتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: جی نہیں عورت جب بیمار ہو تو شوہر پر خدمت کرنا واجب ہے۔ (ردالمختار)

شوہر پر عورت کے کتنے کپڑے بنانا واجب ہے

سوال: یسریٰ خاتون سُوال کرتی ہیں کہ سال میں شوہر پر عورت کے کتنے کپڑے دینے واجب ہیں؟

جواب: سال میں دو جوڑے کپڑے دینا شوہر پر واجب ہے ہر چھ ماہ کے بعد ایک جوڑا دے اور اگر پہلے پھٹ جائیں تو اور دینا واجب ہے۔ (جوہرہ)

لباس دینے میں اس شہر کے لباس کا اعتبار کیا جائے جس شہر میں وہ رہتے ہیں۔ نیز عورت کو میکے سے جتنے بھی کپڑے ملیں مرد کو اول ششماہی سے ہی دینا واجب ہے۔

عورت کو شوہر کے والدین کی خدمت کرنا

سوال: میمونہ بنت کریم بخش سوال کرتی ہیں کہ کیا شوہر کے والدین کی خدمت کرنا عورت پر ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں شوہر کے والدین شوہر کے بھائی، بہن کی خدمت کرنا ضروری نہیں اگر خدمت نہیں کرے گی تو گنہگار نہیں ہوگی شوہر ان کی خدمت کیلئے عورت کو مجبور نہیں کرسکتا اگر کرے گی ان کی خدمت تو ثواب ملے گا۔ شوہر کو چاہئے کہ اپنے والدین کی خود خدمت کرے کیونکہ مرد پر سب سے زیادہ حق اس کی ماں کا ہے آج کل جو یہ رسم ہے کہ عورت اگر ساس سسر کی خدمت نہ کرے تو لڑائی جھگڑا ہوتا ہے یا شوہر عورت کو مارتا ہے یا اسے طلاق دے دی جاتی ہے یا میکے بھیج دیا جاتا ہے ایسا کرنا ظلم ہے شریعت کے خلاف ہے۔

شوہر سے الگ مکان کا سوال کرنا

سوال: نسیم بنت لیاقت سوال کرتی ہیں کہ ہمارا گھر بہت چھوٹا ہے اور میرے سسرال والے بھی ساتھ ہی رہتے ہیں اس لئے میں پردہ نہیں کر سکتی کیونکہ دیور بھی ساتھ ہی رہتے ہیں تو اس صورت میں شوہر سے مطالبہ کر سکتی ہوں کہ وہ مجھے الگ مکان دے؟

جواب: نفقہ کا تیسرا جز سکنیٰ یعنی رہنے کا مکان ہے شوہر جو مکان عورت کو رہنے کیلئے دے وہ خالی ہو یعنی شوہر کے متعلقین وہاں نہ رہیں ہاں اگر شوہر کا بچہ اتنا چھوٹا ہے کہ جماع سے آگاہ نہیں تو وہ مانع نہیں اور اگر عورت نے اس کو اختیار کیا کہ سب کے سب ساتھ رہیں تو متعلقین شوہر سے خالی ہونے کی شرط نہیں۔ (کتب عامہ)

سسرال والوں سے علیحدہ رہنا

سوال: نجمہ سوال کرتی ہیں کہ مجھے الگ مکان چاہئے میں اپنے سسرال والوں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی میرا یہ مطالبہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: عورت اگر تنہا مکان چاہتی ہو یعنی اپنی ساس یا شوہر کے متعلقین کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو اگر مکان میں کوئی ایسا دالان اس کو دے دیا جس میں دروازہ ہو اور بند کر سکتی ہو تو وہ دے سکتا ہے دوسرا مکان طلب کرنے کا اس کو اختیار نہیں بشرطیکہ شوہر کے رشتہ دار اسے تکلیف پہنچاتے ہوں رہا غسل خانہ، باورچی خانہ وغیرہ کا مطالبہ تو اگر شوہر مالدار ہو تو ایسا مکان دے جس میں یہ ضروریات الگ ہوں اور غریب ہو تو صرف ایک کمرہ دے دے اگرچہ غسل خانہ وغیرہ مشترک ہو۔ (عالمگیری، درالمختار)

لڑکی کی منہ دکھائی کی رسم

سوال: نسیم جہانگیر سوال کرتی ہیں کہ میرے بھائی کی شادی پر بھابھی کو ہمارے رشتے داروں اور دیگر احباب اور بھائی کے دوستوں نے بھابھی کا چہرہ دیکھ کر منہ دکھائی کے تحفے دیئے از روئے شرع کیا یہ چیز جائز ہے؟

جواب: نئی دلہن کی منہ دکھائی کا عموماً جو رواج ہے، کہ رشتہ دار، دوست، احباب اور شوہر کے دوست وغیرہ آکر دلہن کا منہ دیکھتے ہیں اور کچھ رقم یا تحائف وغیرہ منہ دکھائی میں دیتے

ہیں، غیر محارم کو ایسا کرنا جائز نہیں اور ایسا کرنے پر شوہر گنہگار ہوگا۔

ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر نکاح کا حکم

سوال: عندلیب مرزا سوال کرتی ہیں کہ میری دوست فرحت کا نکاح نعیم عباسی سے ٹیلی فون پر ہوا۔ جب کہ سنا یہ گیا ہے کہ آج کل انٹرنیٹ پر بھی نکاح ہو رہے ہیں از روئے شرع کیا ٹیلی فون و انٹرنیٹ جیسے آلات پر نکاح کیا جا سکتا ہے؟

جواب: ٹیلی فون پر نکاح کے منعقد ہونے کے بارے میں مفتی وقار الدین علیہ الرحمۃ، وقار الفتاوٰی میں ارشاد فرماتے ہیں کہ: ”نکاح صحیح ہونے کی بہت سی شرطیں ہیں، ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ ایجاب و قبول دونوں ایک مجلس میں ہوں اور دوسری شرط یہ ہے کہ ایجاب و قبول کے الفاظ دو عاقل، بالغ، مسلمان مرد یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتیں ایک ساتھ سنیں۔

ٹیلی فون پر ظاہر ہے کہ مجلس ایک نہیں ہے لہٰذا پہلی شرط نہ پائی جانے کی وجہ سے نکاح باطل ہے اور دوسری شرط بھی نہیں پائی جاتی۔ اس لئے کہ ٹیلی فون سے ایک آدمی سنتا ہے اگر قاضی نے سنا تو گواہوں نے کچھ نہ سنا اور جب گواہ سنیں تو دوبارہ ٹیلی فون کرنے والا بولے گا۔ اس نے نئے الفاظ سنے جو پہلے والے نہ سنے تھے۔ اسی طرح دوسرا گواہ بھی سنے گا۔ اس لئے دونوں گواہوں کا ایک ساتھ سننا بھی نہیں پایا جائے گا۔

اور تیسری وجہ باطل ہونے کی یہ ہے کہ ٹیلی فون پر صرف آواز سنی جاتی ہے۔ کون شخص قبول کر رہا ہے یہ معلوم نہیں ہوتا اور صرف آواز سے یہ متعین نہیں کیا جا سکتا ہے کہ یہ فلاں شخص کی آواز ہے۔ اسلئے کہ آواز دوسرے کی طرح بنائی جا سکتی ہے، لوگ جانوروں کی آوازوں کی اس طرح نقل کرتے ہیں کہ اگر سامنے نہ ہو تو پہچانا نہیں جا سکتا کہ یہ آواز جانور کی ہے یا انسان نقل کر رہا ہے۔ بہر حال ٹیلی فون پر نکاح باطل ہے۔ اس کے صحیح ہونے کی کوئی صورت نہیں۔

اگر کوئی ایسی ہی مجبوری ہے کہ نکاح جلد کرنا ہے اور شوہر یہاں نہیں آ سکتا تو یہ کر سکتے ہیں کہ شوہر وہاں سے کسی شخص کی معرفت یہاں اپنے والد، بھائی وغیرہ کسی کو وکیل مقرر کر دے اور شرائط لکھ دے کہ فلاں شخص کی بیٹی، فلاں نام والی کے ساتھ میرا نکاح آپ قبول کر لیجئے اتنے مہر پر۔

اس کے بعد قاضی نکاح پڑھاتے وقت اس وکیل سے یہ کہے گا کہ "فلاں بنت فلاں کا نکاح اتنے مہر پر میں نے تمہارے مؤکل فلاں شخص کے ساتھ کیا" وکیل کہے گا کہ "میں نے اپنے مؤکل فلاں شخص کیلئے قبول کیا"۔

تو یہ نکاح صحیح ہو جائے گا اسی لئے نکاح کے فارم میں جس طرح لڑکی کے وکیل کا کالم ہے، اسی طرح لڑکے کے وکیل کا کالم بھی بنا ہوا ہے۔ (وقار الفتاویٰ، جلد سوئم صفحہ ۵۲)

نوٹ: آج کل اسپیکرفون کی وجہ سے بیک وقت گواہ وکیل و دیگر احباب ایک ساتھ سن لیتے ہیں لیکن دوسری شرائط نہ پائے جانے کی وجہ سے نکاح پھر بھی باطل رہے گا۔

اسی طرح انٹرنیٹ پر نکاح باطل ہے، اس نکاح کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں ہے کہ جس نکاح میں شرائط نکاح مفقود ہوں وہ نکاح سراسر باطل ہے۔

صدقہ کرنا

سوال: دراج ذید سوال کرتی ہیں کہ صدقہ کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: صدقہ صدق سے بنا ہے بمعنی سچائی۔ چونکہ خیرات سخی کے سچے مومن ہونے کی علامت ہے اس لئے اسے صدقہ کہتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح صفحہ ۹۲، باب صدقہ کی فضیلت، جلد ۳)

مندرجہ بالا تعریف سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ صدقہ مومن کے صدق کی علامت ہے اور کئی احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہے کہ صدقہ بہترین اور احسن عمل ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ "صدقہ رب تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے"۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۱۰۳، جلد ۳)

احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ صدقہ کرنا بہت اچھا عمل ہے۔ لہٰذا اللہ عزوجل کی راہ میں خوب صدقہ وخیرات کرنا چاہئے۔

مسلمان کو کپڑا ور کھانا وغیرہ دینا

سوال: روشن بنت علی سوال کرتی ہیں کہ کسی مسلمان کو کپڑا پہنانا یا کھانا کھلانے پر کیا ثواب ہے؟

جواب: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے اللہ عزوجل اسے جنت کے سبز جوڑے پہنائے گا۔

اور جو کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ ﷻ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے کو پلائے تو اللہ ﷻ اسے مہر والی پاک وصاف شراب پلائے گا۔

(ابوداؤد، ترمذی، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۰۶، جلد ۳)

غرض یہ کہ مسلمان کی حاجت روائی رب تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں بہت مقبول ہے دوسری حدیث شریف میں کسی مسلمان کو کپڑا پہنانے کی بہت زیادہ فضیلت بتائی گئی ہے۔ چنانچہ روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا نہیں پہناتا مگر جب تک اس کے بدن پر ایک چھیتھڑا بھی رہے یہ اللہ ﷻ کی حفاظت میں رہتا ہے۔ (احمد، ترمذی، مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد ۳، صفحہ ۱۱۰)

ثابت ہوا کہ یہ اعمال بہترین اور ان کے کرنے والوں کیلئے بہترین جزا ہے۔

کن کن چیزوں سے صدقہ دیں

سوال: نشاط زہرہ سوال کرتی ہیں کہ روپے پیسوں سے ہی صدقہ ہوتا ہے کہ اور کیا کسی اور چیز سے بھی صدقہ ادا ہو جاتا ہے؟ اور صدقہ کا کیا ثواب ملتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اللہ ﷻ کی رحمت کاملہ سے کچھ کام ایسے ہیں کہ جن سے صدقے کا ثواب ملتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کی حدیث مبارک سے ثابت ہے۔

روایت ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "تیرا اپنے بھائی کے سامنے مسکرا دینا صدقہ ہے اور بھلائی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روک دینا صدقہ ہے اور تیرا کسی بھٹک جانے والی زمین میں راہ دکھا دینا صدقہ ہے اور تیرا کسی کمزور نگاہ والے شخص کی مدد کرنا تیرے لئے صدقہ ہے اور تیرا راستہ سے پتھر، کانٹا، ہڈی ہٹا دینا تیرے لئے صدقہ ہے اور تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔

(ترمذی، مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۱۰۴ جلد ۳)

اچھا خواب دیکھنا

سوال: درِ نجف سوال کرتی ہیں کہ اگر اچھا خواب دیکھیں تو کیا کرنا چاہئے اور اگر ڈراؤنا خواب دیکھیں تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: روایت ہے حضرت ابوقتادہ ﷺ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اچھے خواب اللہ ﷻ کی طرف سے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے، تو جب تم میں سے کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو اپنے پیارے کے سوا کسی سے بیان نہ کرے اور جب ناپسندیدہ بات دیکھے تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اور تین بار تھوک دے اور اس کی خبر کسی کو نہ دے تو خواب اسے مضر نہ ہوگی۔ (مسلم و بخاری)

اسی طرح دوسری روایت ہے کہ حضرت جابر ﷺ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور تین بار شیطان سے اللہ ﷻ کی پناہ مانگے (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے) اور جس کروٹ پر ہو اس سے پھر جائے۔ (مسلم، مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد ۶ صفحہ ۲۸۹، ۲۸۸)

جھوٹا خواب بیان کرنا

سوال: خدیجہ بنت نوفل سوال کرتی ہیں کہ جھوٹا خواب بیان کرنا کیسا عمل ہے؟

جواب: روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ''جھوٹوں میں سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو انہوں نے نہیں دیکھا''۔

یہاں آنکھوں سے مراد خواب کی آنکھیں ہیں جن سے بندہ خواب دیکھتا ہے۔ یعنی جھوٹے خواب گھڑ کر لوگوں کو سنائے یہ جھوٹ دوسرے جھوٹوں سے بدتر اس لئے ہے کہ اس میں رب تبارک وتعالیٰ پر نبوت کے چھیالسویں جز پر جھوٹ باندھنا ہے۔ جامع صغیر میں ہے کہ بدترین جھوٹے تین ہیں:

(۱)۔ ایک وہ جو کہ اپنا نسب بدلے، اپنے غیر کو باپ کی طرف نسبت کرے۔

(۲)۔ دوسرا وہ جو جھوٹا خواب گھڑے۔

(۳)۔ تیسرا وہ جو حضور ﷺ پر جھوٹ باندھے یعنی جھوٹی احادیث وضع کرے۔

(مرقاۃ، مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ ۳۱۰، جلد ۶)

لہٰذا یہ فعل انتہائی برا ہے اور ایسی عادت والے کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خوب توبہ و استغفار کرنا چاہئے۔

دعا مانگنے کی فضیلت

سوال: ماریہ فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ دعا مانگنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: سرکارِ اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، عاشق ماہِ رسالت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ اپنی مایہ ناز تصنیف ''فتاویٰ رضویہ'' باب الجنائز میں دعا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''دعا کی کثرت کرنی چاہئے کہ بہت سی احادیث مبارکہ میں اس کی فضیلت آئی ہے۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: ''دعا میں سستی وکمی نہ کرو کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا''۔ (مستدرک) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے''۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ فرماتے ہیں: ''بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت وبار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے''۔

(طبرانی، کتاب الدعا)

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں: ''تمہارے رب کی طرف سے زمانے کے دنوں میں کچھ عطائیں، رحمتیں، تجلیاں ہیں تو ان کی تلاش رکھو یعنی کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر وقت دعا مانگتے رہو، تمہیں کیا معلوم کب کس وقت رحمت الٰہی کے خزانے کھولے جائیں، شائد ان میں کوئی تجلی تمہیں بھی پہنچ جائے پھر کبھی بدبختی نہ آئے۔ (طبرانی، معجم کبیر)

علامہ مناوی نے تیسیر (شرح جامع الصغیر) میں فرمایا کہ: ''تو انہیں تلاش کرو اس طرح کہ دلوں کو کدورتوں اور برے اخلاق سے پاک وصاف کرلو اور باری تعالیٰ سے کھڑے، بیٹھے، لیٹے، دنیاوی کام کرتے، ہر وقت مانگتے رہو، اس لئے کہ بندے کو پتہ نہیں کہ کس وقت رحمت کے خزانے کھل جائیں۔

اشعار وغیرہ لکھے ہوئے دستر خوان کا استعمال کرنا

سوال: عبیر فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ اکثر دستر خوان، جائے نماز اور بچھونے وغیرہ پر کمپنی کے نام وغیرہ اردو انگریزی میں لکھے ہوتے ہیں۔ ازروئے شرع کیا ایسی چیزوں کا استعمال جائز ہے؟

جواب: بچھونے اور مصلے پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو استعمال کرنا ناجائز ہے۔ یہ عبارت اس کی بناوٹ میں ہو یا کاڑھی گئی ہو یا روشنائی سے لکھی ہو، اگرچہ الگ الگ حروف لکھے ہوں، کیونکہ حروفِ مفردہ (حروفِ تہجی) کا بھی احترام ہے۔ (ردالمختار)

عموماً دستر خوانوں پر اردو یا فارسی میں اشعار لکھے ہوتے ہیں۔ ایسے دستر خوان کو استعمال میں لانا، ان پر کھانا نہ کھانا چاہئے، کھانا کھانے والے اگر پیروں وغیرہ کے رکھتے وقت احتیاط کریں تب بھی اس پر روٹی، سالن کے برتن، ڈونگے، ڈشیں وغیرہ تو رکھنے ہی پڑیں گے۔ تو ان حروف کی تعظیم کہاں رہی، لہٰذا ان سے دور رہنا ہی ٹھیک ہے۔

یوں ہی بعض لوگوں کے تکیوں پر عشقیہ یا دعائیہ اشعار لکھے ہوتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ استعمال نہ کئے جائیں کہ حروفِ تہجی کی بے ادبی پائی جاتی ہے اور بعض جگہ چادروں پر بھی اشعار لکھے جاتے ہیں، ایسی چادروں کا استعمال میں لانا اور بھی زیادہ برا اور ممنوع کہ ان پر آدمی کا پاؤں بھی پڑے گا۔ (بہارِ شریعت، سنی بہشتی زیور صفحہ ۴۱۹)

جوتے پہن کر کھانا کھانا

سوال: افشاں بی بی سوال کرتی ہیں کہ کیا جوتے اتار کر کھانا ضروری ہے؟ نیز اگر بغیر جوتے اتارے کھانا کھالیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کھانا کھاتے وقت جوتوں کو اتار لینا سنت ہے۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو کہ اس میں تمہارے پاؤں کیلئے زیادہ راحت ہے اور یہ اچھی سنت ہے۔ نیز بہتر یہی ہے کہ جوتے اتار کر کھانا کھایا جائے۔ (سنی بہشتی زیور، صفحہ ۵۶۲)

روٹی کے چار ٹکڑے کرنا

سوال: نوشین خاتون سوال کرتی ہیں کہ کھانا کھاتے وقت روٹی کے چار ٹکڑے کرنے کی کیا اصل ہے؟

جواب: کھانا کھاتے وقت روٹی کے چار ٹکڑے، اس نیت سے کرنا کہ دوسرے انہیں سنی مسلمان، چاروں خلفاء کے ماننے والے اور ان کی خلافت کو حق جاننے والے سمجھیں اور بچوں کے دلوں میں بھی یہ عقیدہ راسخ ہو جانے کی نیت ہو کہ بچے بھی چاروں خلفاء کی خلافت کو حق

جانیں تو اس میں حرج نہیں اور اگر رافضی کو چڑانے کی نیت سے چار کریں تو یہ نیت محمود ہے اور انشاء اللہ عزوجل اس پر ثواب پائے گی۔ ہاں جو سنی مسلمان ایسا نہ کرے اسے عیب لگانا خود معیوب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، سنی بہشتی زیور، صفحہ ۵۶۳)

گلاس کا بچا ہوا پانی پھینک دینا

سوال: شارمین فاطمہ سوال کرتی ہیں کہ گلاس وغیرہ میں بچا ہوا پانی یا شربت وغیرہ کو جھوٹا کہہ کر پھینک دیا جاتا ہے اس بارے میں شریعت مطہرہ کیا فرماتی ہے؟

جواب: گلاس میں بچے ہوئے پانی کو اگرچہ وہ صاف ستھرا ہو لوگ اسے جھوٹا کہہ کر پھینک دیتے ہیں، یہ ہندوؤں کی تہذیب ہے اسلام میں چھوت چھات نہیں۔ مسلمان کے جھوٹے سے بچنے کے کوئی معنی نہیں بلکہ یہ خواہ مخواہ صاف اور قابل استعمال پانی کو ضائع کرنا اور اسراف ہے اور اسراف حرام ہے۔ (سنی بہشتی زیور، صفحہ ۵۶۷)

عام برتنے کی چیزیں دینا

سوال: کرن سوال کرتی ہیں کہ عام برتنے کی چیزیں مثلاً پانی، آگ، نمک وغیرہ کا کیا حکم ہے نیز اس کے بارے میں کوئی حدیث مبارک بھی ہو تو وہ بھی تحریر فرمائیں؟

جواب: پانی، نمک، آگ کا منع کرنا حلال نہیں۔ حدیث شریف میں فرمایا گیا: جس نے آگ دے دی گویا اس نے تمام کھانے کو صدقہ کیا جو اس آگ سے پکایا گیا اور جس نے نمک دیا تو اس کو اتنا ثواب ملے گا گویا اس نے اس کے تمام کھانے کو صدقہ کیا جو اس نمک سے درست کیا گیا اور جس نے مسلمانوں کو اس جگہ پانی کا گھونٹ پلایا جس جگہ پانی ملتا تو گویا گردن کو آزاد کیا اور جس نے مسلمان کو ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی نہیں ملتا تو گویا اس نے اس کو زندہ کیا۔ (ابن ماجہ، سنی بہشتی زیور، صفحہ ۵۶۶)

کھانے کے دوران آنے والے سے کیا کہا جائے

سوال: نورین پوچھتی ہیں کہ کھانے کے دوران کوئی آجائے اور اس سے کھانے کیلئے کہا جائے تو وہ کیا کہے؟

جواب: کھانا کھاتے وقت اگر کوئی آجاتا ہے تو رواج ہے کہ پوچھتے ہیں کہ آؤ کھانا کھاؤ۔

جو ابا دہ کہتا ہے بسم اللہ، یہ کہنا چاہئے، یہاں بسم اللہ کہنے کے کوئی معنی نہیں کہ مسلمان بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھاتے ہیں اور وہ پڑھ چکے۔ علماء کرام نے اس موقع پر بسم اللہ کہنے کو بہت سخت ممنوع کہا ہے بلکہ ایسے موقع پر دعائیہ الفاظ کہنے چاہئے جیسے کہہ کہ اللہ عزوجل تجھے برکت دے اور زیادہ دے۔ (بہارِ شریعت، سنی بہشتی زیور، صفحہ ۵۶٦)

عصر کے بعد کھانے پینے سے پرہیز کرنا

سوال: سبرینا احمد سوال کرتی ہیں کہ عصر کے بعد اکثر خواتین کھانے یا پانی پینے سے پرہیز کرتی ہیں تو شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: عصر کے بعد کھانے پینے سے بہت سے مرد وعورت پرہیز کرتے ہیں یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں البتہ صوفیاء کا طریقہ رہا ہے کہ ان کے نزدیک رات طالبانِ حق کی عید ہے اور عید سے پہلے روزہ ہوتا ہے تو عصر ومغرب کے مابین کو وہ روزہ کی طرح گزارتے تھے اور شب بیداری میں مصروف رہتے اگر یہی نیت رکھی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

محرم کے دنوں میں سبز، سرخ، سیاہ کپڑے پہننا

سوال: ایامِ محرم میں بارہ تاریخ تک میری والدہ مجھے سبز، سرخ، سیاہ رنگ کے کپڑے پہننے سے منع کرتی ہیں تو اس کی کیا اصل ہے؟

جواب: ایامِ محرم میں یعنی پہلی سے بارہویں تک تین قسم کے رنگ نہ پہنے جائیں، سیاہ کہ یہ رافضیوں کا طریقہ ہے اور سبز کے یہ مبتدعین یعنی تعزیہ داروں کا طریقہ ہے اور سرخ کہ یہ خارجیوں کا طریقہ ہے کہ وہ معاذ اللہ اظہارِ مسرت کیلئے سرخ پہنتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، جلد۲)

تعویذ پہننا کیسا ھے

سوال: یسریٰ یامین سوال کرتی ہیں کہ تعویذ وغیرہ کے پہننے کا کیا حکم ہے؟ آیا یہ فعل جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: گلے میں تعویذ لٹکانا جائز ہے جبکہ وہ تعویذ جائز ہو یعنی آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ یا ان دعاؤں یا تحریروں پر مشتمل ہو جو بزرگانِ دین سے منقول ہیں یا کسی اسم کا نقش (ہندسوں) اعداد میں لکھا جائے تو جائز ہے اور اگر تعویذ میں ناجائز الفاظ لکھے ہوں یا شرک وکفر کے الفاظ پر

مشتمل ہوں یا تعویذ دینے والا باعتبار نہیں تو ایسے تعویذ کا پہننا ناجائز ہے۔ (سنی بہشتی زیور صفحہ ۵۴۵)

بچوں کا کہہ کر کوئی چیز دینا

سوال: راحت بنت جاوید پوچھتی ہیں کہ بعض اوقات میرے رشتہ دار کچھ لاتے ہیں تو وہ بچوں کا نام کہہ کر وہ چیز دیتے ہیں مگر اس میں ہم بھی کھاتے ہیں تو کیا ہم وہ کھا سکتے ہیں؟

جواب: کھانے پینے کی چیز جو بچوں کا نام کر کے بھیجتے ہیں اس میں ماں باپ کھا سکتے ہیں کہ اصل مقصود ماں باپ کو بھیجنا ہوتا ہے۔ (بحرالرائق، سنی بہشتی زیور، صفحہ ۵۵۱)

دوست سے پوچھے بغیر اس کی کوئی چیز لینا

سوال: فاطمہ اعجاز سوال کرتی ہیں کہ میں اپنی دوست کی چیزوں کو اس سے بغیر پوچھے لے لیتی ہوں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: دوست احباب، رشتہ دار، سہیلیاں جن میں آپس میں بے تکلفی ہو وہ ایک دوسرے کے مال میں ایسا تصرف کر سکتے ہیں جو دوسرے کو ناگوار نہ ہو۔ یوں ہی اس کے نوکر، نوکرانی سے اتنا کام بھی لے سکتے ہیں جو اسے برا نہ لگے اور اگر اتنی بے تکلفی نہ ہو تو بغیر اجازت نہ ایک دوسرے کے مال کو استعمال کریں نہ خدمتگار سے کام لیں۔ (فتاویٰ رضویہ، سنی بہشتی، زیور، صفحہ ۵۵۳)

نیز ماں باپ، دادا، دادی بچے سے جوان کی اولاد سے ہے کام لے سکتے ہیں۔

ملتانی مٹی کھانا

سوال: سعدیہ جبین سوال کرتی ہیں کہ میری بھابھی حاملہ ہیں وہ ملتانی مٹی کھاتی ہیں تو کیا یہ کھا سکتی ہیں؟

جواب: کھریا ملتانی مٹی یا طین خراسانی اور کوئی اور سوندھی مٹی خوشبودار خوش ذائقہ کو حاملہ عورتیں اسے کھاتی ہیں اطباء کے نزدیک سخت نقصان دہ ہے اور شرعاً اس کا کھانا حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، سنی بہشتی زیور، صفحہ ۵۵۴)

مرنے کی دعا کرنا

سوال: تبسم ناز کہتی ہیں آج کل مجھے بہت سے مسائل کا سامنا ہے اس قدر پریشان ہوں کہ دعا کرتی ہوں کہ میں مرجاؤں تو کیا میرا یہ دعا کرنا صحیح ہے؟

جواب: مرنے کی آرزو کرنا اور اس کی دعا مانگنا مکروہ ہے جب کہ کسی دنیاوی تکلیف کی وجہ سے ہو مثلاً تنگی سے بسر اوقات ہوتی ہے اور اگر یہ باتیں کہ لوگوں کی حالتیں بہت خراب ہیں معصیت میں مبتلا ہیں اندیشہ ہے کہ خود بھی معصیت میں مبتلا ہو جائے گی تو ایسی دعا مانگنا جائز ہے۔

ذی قعدہ کا مہینہ

سوال: بعض عورتیں ذی قعدہ کے مہینے کو خالی کا مہینہ کہتی ہیں اس کی اصل کیا ہے؟

جواب: عورتیں ذی قعدہ کے مہینے کو بہت برا جانتی ہیں اور ان کی زبان میں اس مہینہ کا نام ہی خالی کا مہینہ ہے یوں ہی ہر ماہ کی ۳، ۱۳، ۲۳، ۸، ۱۸، ۲۸ کو بھی برا جانتی ہیں یہ محض لغو ہے۔

مصنوعی پلکیں لگانا

سوال: خضریٰ بلال سوال کرتی ہیں کہ پلکوں پر اگر مصنوعی پلکیں لگائی جائیں تو کیا یہ خلقت میں تبدیلی ہوگی؟

جواب: اگر پلکوں کے بال نہیں ہیں اور آنکھوں کی حفاظت کی نیت سے بال لگائے تو درست ہے بصورتِ دیگر درست نہیں۔

عورت کا مفتی بننا

سوال: زرینہ فائز سوال کرتی ہیں کہ کیا عورت مفتی بن سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: جی ہاں! بن سکتی ہے۔ ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فتویٰ دیا کرتی تھیں۔

آنکھوں میں لینس لگوانا

سوال: زہرہ بانو سوال کرتی ہیں کیا لینس لگوانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جس طرح چشمہ لگانا جائز ہے اسی طرح لینس لگانا بھی جائز ہے۔

عورت کا بچے کے کان میں اذان دینا

سوال: لیقہ بنت عدنان سوال کرتی ہیں کیا عورت بچے کے کان میں اذان کہہ سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: بچے کے کان میں اذان دینا سنت ہے اور شروع میں یہ اذان مرد ہی دیتے آئے ہیں کسی عورت کا اذان دینا ثابت و منقول نہیں، لہٰذا خلافِ متوارث سے بچے کے کان میں

مرد ہی اذان کہے۔

ایمیٹیشن جیولری پہننا

سوال: دنیزہ چوہدری سوال کرتی ہیں کہ اگر کسی زیور میں دس فیصد سونا ہو اور دس فیصد کھوٹ ہو اس میں دو فیصد چاندی ملا دی جائے تو ایسے زیور کے پہننے کے بارے میں شریعت مطہرہ کیا کہتی ہے؟

جواب: ایسے زیورات جن میں سونا، چاندی غالب ہوں اور کھوٹ مغلوب ہو ان کا پہننا جائز ہے اور اگر کھوٹ غالب ہو تو وہ سونے چاندی کے حکم سے نکل جائے گا لہٰذا اس کا پہننا جائز نہ ہوگا اور صورتِ مسئولہ میں غالب حصہ سونے اور چاندی کا ہے لہٰذا اس کا پہننا جائز ہے۔

ایمیٹیشن جیولری پر سونے کا پانی چڑھا کر پہننا

سوال: سونیا عباس سوال کرتی ہیں کہ ایمیٹیشن جیولری پر سونے کا پانی چڑھالیا جائے کیا یہ پہننا جائز ہے؟ ایمیٹیشن جیولری اگر دلہن تھوڑی دیر کیلئے پہنے تو کیا حکم ہے، جبکہ یہ زیورات پہن کر دلہن نماز نہ پڑھے، آجکل کے حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ دلہن زیورات سونے کے پہنے۔

جواب: ایمیٹیشن جیولری مکروہ تحریمی ناجائز ہے اور سونے کا پانی چڑھالینے سے دھات میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا چنانچہ پانی چڑھالینے سے یہ زیور سونے کا نہیں کہلائے گا۔ صورت مسئولہ میں دلہن کیلئے یہ زیورات پہننا ناجائز ہیں چاہے تھوڑی دیر ہی کیلئے کیوں نہ ہوں۔

مکہ و مدینہ کے نقش والے لاکٹ پہننا

سوال: زرین بتول سوال کرتی ہیں کہ نعلین پاک، مکہ، مدینہ وغیرہ کے لاکٹ پہننے جائز ہیں؟

جواب: جی ہاں! جائز ہیں مگر بیت الخلاء وغیرہ جاتے وقت خصوصی احتیاط کریں کہ اسے پہن کر ہرگز نہ جائیں اور ادباً پہنیں تو اچھا ہے۔

منگل کے روز کپڑے کاٹنا

سوال: امّ رومان بنت عقیل احمد سوال کرتی ہیں کہ کیا منگل کے روز کپڑا کاٹ سکتے ہیں اور اگر کٹا ہوا کپڑا سیا جائے تو کیا یہ عمل درست ہے؟

جواب: منگل کے دن کی نسبت حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ارشاد ہے کہ جو کپڑا منگل کے دن قطع ہو وہ جلے گا یا ڈوبے گا یا چوری ہو جائے گا۔ (الملفوظ حصہ دوم صفحہ ۱۹۳)

البتہ کپڑا سینے میں حرج نہیں۔

بعض کفریہ کلمات کی نشاندھی

جہالت، علم دین سے دوری، فیشن پرستی کے سبب بعض اوقات خواتین لاپرواہی سے ایسے کلمات کہہ دیتی ہیں جن سے ان کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ کبھی ہنسی مذاق میں کبھی دل لگی میں، کبھی شوہر سے لڑائی میں کبھی بچوں کو ڈانٹتے ہوئے ایسے کلمات زبان سے نکال کر نہ صرف اپنے ایمان سے نکل جاتی ہیں بلکہ ان کا نکاح تک ٹوٹ جاتا ہے۔

ہم ایسے چند کلمات درج کرتے ہیں تاکہ ہماری بہنیں ایسے کلمات منہ سے نکالنے سے بچیں۔ اگر خدانخواستہ ایسے کلمات منہ سے نکل جائیں تو فوراً توبہ کر کے کلمہ پڑھے اور تجدید نکاح بھی کرے۔

(۱)۔ اگر کوئی یہ کہہ دے کہ میں شریعت کو نہیں مانتی یا کسی مفتی کا فتویٰ سن کر یہ کہہ دیں کہ یہ ہوائی باتیں ہیں یا یہ کہے کہ میں شرع ورع کو نہیں مانتی یا جاتی۔

(۲)۔ بعض اوقات شوہر بیوی کو کسی حرام کام سے منع کرتا ہے مثال کے طور پر تصویر کھنچوانے، فلم دیکھنے سے منع کرتا ہے تو بیوی کہتی ہے کہ دوسری عورتیں بھی یہ کام کرتی ہیں آگ لگے شریعت کو صرف میرے ہی لئے رہ گئی ہے یا یہ کہہ دے کہ ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو برادری کی رسموں کی پابندی کریں گے یہ کفر ہے۔

(۳)۔ جو شخص سرکار ﷺ کی جانب منسوب کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے مثلاً آپ ﷺ کے مقدس بال مبارک کو تحقیر سے یاد کرے یا آپ ﷺ کے لباس مبارک کو گندا یا میلا بتائے یہ کفر ہے۔

(۴)۔ کوئی حضور اکرم ﷺ کی سنت کی تحقیر کرے مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا، عمامہ کا شملہ لٹکانا آج کل عورتیں اگر ان کے شوہر ان کے بیٹے وغیرہ داڑھی رکھ لیں تو یہ ان کو کہہ کر ان سے داڑھی منڈوا دیتی ہیں اور ان چیزوں کو ناپسندیدہ سمجھتی ہیں اور ان چیزوں

کی تحقیر کرتی ہیں تو یہ کفر ہے۔اس لئے ایسے کاموں کے متعلق بات کرتے وقت ڈرتے رہنا چاہئے کہ اگر آپ کی زبان سے کوئی حقارت والا لفظ نکل گیا تو ایمان گیا۔

(۵)۔بعض اوقات بھوک کی شدت پر کچھ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ میری آنتیں ''قل ھو اللہ'' پڑھ رہی ہیں یہ کفریہ کلمہ ہے۔

(۶)۔اگر کوئی غریب ہو تو اپنی محتاج اور پریشان حالی کو دیکھ کر یہ کہہ دیا کہ اے خدا فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے، آفرین ہے کیسا انصاف ہے، یہ کلمہ کفر ہے۔

(۷)۔کسی سے کہا تم اس کام کو کرو گے انشاء اللہ عزوجل۔اس نے کہہ دیا کہ اجی میں بغیر انشاء اللہ کے کروں گا کافر ہو گیا۔

(۸)۔کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کیلئے یہ کہنا کہ اے اللہ میاں بھول گئے ہیں۔یہ کلمۂ کفر ہے۔(اللہ تعالیٰ کو ''اللہ میاں'' کہنا منع ہے)

(۹)۔مصیبتوں سے گھبرا کر کہنا یا اللہ عزوجل تو نے مال لیا اولاد لی، یہ لیا وہ لیا اب کیا لے گا تو اس طرح بکنا بھی کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو کفریہ باتوں سے محفوظ و مامون فرمائے۔آمین۔

☆......☆......☆

میلادِ مصطفیٰ
عورت اور مذاہبِ عالم
کڑوا سچ
اوراد و وظائف
منہاج العابدین
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ۔ لاہور
Voice: Mobile:
042-7248657 0300-9467047